عمران سیریز
سپیشل نمبر
شومان
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا سپیشل نمبر "شودرمان" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس دنیا میں خیر و شر کی آویزش ازل سے چلی آ رہی ہے۔ انسانوں کو بہکانے اور انہیں حق کے راستے سے ہٹانے کے لئے شیطان نے نجانے کس قدر تہہ در تہہ جال بچھا رکھے ہیں ایسے جال جن کی ہر کڑی لاکھوں شیطانی خواہشوں اور حسرتوں سے بنائی گئی ہے۔ شیطان کی شروع سے ہی یہ خواہش رہی ہے کہ وہ انسانوں کو اس انداز میں بہکائے کہ انہیں اپنی تخلیق کے اصل مقصد کا شعور ہی نہ رہے اور اس کاوش میں اس نے نجانے کتنے جادو، کتنے سحر اور کتنی شیطانی طاقتیں جگہ جگہ مختلف انداز میں پھیلا رکھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو چونکہ انسانوں کی بھلائی مقصود ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے نیکی کو اس قدر قوت دے دی ہے کہ شیطان کو اپنی بے پناہ کوششوں کے باوجود ہمیشہ منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ خیر و شر کی اس آویزش کی بے شمار سطحیں ہیں جو عام انسانوں سے پوشیدہ رکھی جاتی ہیں اور ایسی بھی ہیں جن کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں لیکن خیر و روشنی کی طاقتیں ایسی تمام شیطانی سطحوں کے خلاف ہمیشہ سے نبرد آزما رہی ہیں لیکن بعض اوقات خیر و روشنی کی ان طاقتوں کو ایسی شیطانی سطحوں کے خلاف کام کرنے کے لئے عام انسانوں کا بھی سہارا لینا پڑتا ہے۔ شر

کی ایک ایسی ہی سطح کاجلا کہلاتی ہے۔ یہ ایک ایسی شیطانی سطح ہے جس میں گندگی، غلاظت کے ساتھ ساتھ ناپاک جانوروں کی ہڈیوں اور سڑی بسی کھالوں سے پیدا ہونے والی ان گنت لیکن انتہائی باقوت شیطانی ذریات پھیلی ہوئی ہیں اور اس بار روشنی اور خیر کی قوتوں نے کاجلا کے مقابلے پر عمران کو لاکھڑا کیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی جب کاجلا کی شیطانی ذریات سے ٹکرائے تو یہ ٹکراؤ اس قدر خوفناک اور اس قدر ہنگامہ خیز ثابت ہوا کہ اس کا ہر لمحہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً قیامت خیز بنتا چلا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے قارئین کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا لیکن اپنی آراء سے مجھے بھی ضرور مطلع کیجئے۔ البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

گجرات سے علی عمران لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں خاص طور پر "ٹریٹی" ناول تو بے حد پسند آیا ہے چونکہ میرا نام بھی علی عمران ہے اس لئے میرے دوست مجھے احمق کہتے ہیں کیونکہ علی عمران بھی اپنے آپ کو احمق کہتا ہے جبکہ میں اپنے آپ کو عقلمند اعظم کہتا ہوں۔ آپ بتائیں کہ کیا میں علی عمران احمق ہوں یا عقلمند اعظم۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم علی عمران صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کے دلچسپ سوال کا تعلق ہے تو محترم عقلمند تو وہ ہوتا ہے جو اپنی عقل کا درست استعمال کر سکتا ہو جبکہ آپ اس بارے میں خود اپنی عقل کا استعمال کرنے کی بجائے مجھ سے سوال کر رہے ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس سوال کا جواب آپ خود تلاش کر لیں تاکہ آپ کے دوست بھی آپ کو وہی کچھ کہیں جو آپ خود اپنے آپ کو کہتے ہیں۔ امید ہے آپ میرے اس مشورے پر ضرور عمل کریں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

وہاڑی سے حماد اسلم صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں لیکن آپ سے چند شکایات بھی ہیں جن میں پہلی شکایت تو یہ ہے کہ عمران تمام سیکرٹ سروس کے ممبران کی ذرا ذرا سی بات پر بے عزتی کرتا رہتا ہے۔ دوسری شکایت یہ ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران جب چاہیں صالحہ کی بے عزتی کر دیتے ہیں اور تیسری اور آخری شکایت یہ ہے کہ تنویر گو اچھا فائٹر ہے لیکن اس میں سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کی طرح ذہانت کا کوئی عنصر موجود نہیں ہے آپ میری ان شکایات پر ضرور توجہ کریں گے۔

محترم حماد اسلم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو آپ کے خط میں بے عزتی کرنے اور کرانے کا ایک سلسلہ موجود ہے کہ عمران سیکرٹ سروس کے ممبران کی بے عزتی کرتا ہے اور سیکرٹ سروس کے ارکان صالحہ کی بے عزتی کرتے ہیں اور آخر میں آپ نے خود ہی تنویر کے بارے میں ایسے ریمارک لکھ دیئے ہیں جس کے بارے میں آپ شکایت کر رہے ہیں اور تنویر کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں کہ وہ

شکایت کرنے کی بجائے ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے۔اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس سلسلے کو یہیں ختم کر دیا جائے۔امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

فورٹ عباس سے شہزاد اکرام بوبی صاحب لکھتے ہیں۔" میں آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں اور مجھے آپ کا ہر ناول بے حد پسند آتا ہے۔ گذشتہ دنوں آپ کا ناول "تفریحی مشن" نظروں سے گزرا۔ واقعی انتہائی دلچسپ اور تفریحی ناول تھا۔آپ کا ایک کردار "روزی راسکل" بے حد پسند آیا تھا۔آپ نے دوبارہ اس کردار کو پیش نہیں کیا۔امید ہے آپ ضرور اس پر مزید ناول لکھیں گے"۔

محترم شہزاد اکرام بوبی صاحب۔ ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔روزی راسکل واقعی دلچسپ کردار تھا اور قارئین نے اس کردار کو بے حد پسند کیا ہے لیکن ایسے کردار ہر ناول میں تو نہیں آ سکتے۔ البتہ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی فرمائش پوری کروں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ہوٹل شیرٹن کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک سائیڈ سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تیزی سے چلتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا۔

" عمران صاحب"...... اس آدمی نے کہا تو عمران بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ آنے والا اس کے لئے قطعی اجنبی تھا۔ ویسے اپنے لباس،چہرے مہرے اور رکھ رکھاؤ سے وہ کسی اچھے خاندان کا نظر آ رہا تھا۔

" جی فرمائیے "...... عمران نے اس کے قریب آنے پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے آپ کو اس طرح سر راہ آواز دی اس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں"...... آنے والے نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی معاف کیا اور میرے ماں باپ نے بھی۔ آئندہ نسلوں کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ جو نسلیں آ رہی ہیں یا آئیں گی وہ سرے سے نہ معافی مانگنے کی قائل ہیں اور نہ معافی دینے کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آئی ایم سوری۔ آپ تو ناراض ہو گئے ہیں" اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ بہر حال آیئے میرے ساتھ لنچ کیجئے۔ لنچ کے بعد اطمینان سے باتیں ہوں گی۔ آج میرا باورچی چھٹی پر ہے اس لئے مجھے موقع مل گیا ہے یہاں لنچ کرنے کا ورنہ وہ اسے اپنی توہین سمجھتا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے میں کسی ہوٹل میں لنچ کروں اور اس کے پکائے ہوئے کھانے ٹیلی ویژن پر کھانے پکانے کے پروگرامز دیکھ دیکھ کر کھانوں کی توہین لگتے ہیں"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"آپ کا بے حد شکریہ۔ میں نے لنچ کر لیا ہے آپ لنچ کر لیں۔ جب آپ واپس آئیں گے تو پھر میں آپ سے مل لوں گا۔ میں یہیں باہر ہی آپ کا انتظار کر لیتا ہوں"...... اس آدمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کوئی ایمرجنسی ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے تو واقعی ایمرجنسی ہے۔ میرا نام آفتاب احمد ہے۔

میں کینال ڈیپارٹمنٹ میں سپرنٹنڈنٹ ہوں۔ میرا چھوٹا بیٹا طارق کالج میں فرسٹ ایئر کا طالب علم ہے۔ اسے کالج سے نکلتے ہوئے اغوا کر لیا گیا ہے اور اب اغوا کرنے والے دس لاکھ روپے تاوان طلب کر رہے ہیں جبکہ میرے پاس تو دس ہزار روپے بھی نہیں ہیں"۔ اس آدمی نے قدرے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کب یہ واقعہ ہوا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"دو روز پہلے"...... آفتاب احمد نے جواب دیا۔

"پولیس نے اب تک کیا کیا ہے اور آپ مجھے کیسے جانتے ہیں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"پولیس نے تو رسمی کارروائی کی ہے البتہ میرے ایکسین صاحب جن کا نام نواب احمد خان صاحب ہے انہوں نے انٹیلی جنس کے کسی بڑے افسر سے بات کی اور پھر مجھے وہاں کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کے پاس بھیجا گیا لیکن وہاں بھی کوئی ایسا کام نہیں ہوا جس سے میرا بیٹا رہا ہو سکتا۔ وہاں ایک انسپکٹر صاحب ہیں انسپکٹر بشیر۔ انہوں نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا کہ اگر آپ میری مدد کرنے پر آمادہ ہو گئے تو میرا بیٹا رہا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے مجھے آپ کے فلیٹ کا پتہ بھی بتایا۔ میں وہاں گیا تو اس وقت آپ گیراج سے کار نکال رہے تھے اور میرے سڑک پار کرنے تک آپ کار میں بیٹھ کر چلے گئے میں فلیٹ پر گیا تو وہاں تالا تھا۔ میں مایوس ہو گیا۔ یہاں ہوٹل

شیرٹن میں ایک سپروائزر میرا دور کا رشتہ دار ہے میں اس سے ملنے آیا تھا تاکہ اس سے تاوان کی رقم اکٹھی کرنے کے سلسلے میں بات کروں۔ وہ زمیندار بھی ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ شاید وہ اس سلسلے میں میری امداد کر سکے، کہ میں نے آپ کو پارکنگ سے آتے دیکھ کر آواز دی"...... آفتاب احمد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ آپ کا معاملہ واقعی ایمرجنسی ہے۔ آپ کس چیز پر ہیں۔ کوئی سواری ہے آپ کے پاس"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ میں بس میں گیا تھا اور بس پر ہی یہاں آیا ہوں"...... آفتاب احمد نے جواب دیا۔

"آئیے میرے ساتھ"...... عمران نے مڑ کر واپس پارکنگ کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"آپ لنچ کر لیں میں انتظار کر لیتا ہوں"...... آفتاب احمد نے کہا۔

"نہیں۔ اب جس طرح آپ نے لنچ کر لیا ہے اس طرح میں نے بھی کر لیا ہے۔ آئیے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو آفتاب احمد خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار ہوٹل شیرٹن کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آ رہی تھی۔ سائیڈ سیٹ پر آفتاب احمد بیٹھا ہوا تھا۔

"انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس آپ کے بیٹے کے اغوا کی فائل تو ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن انہوں نے تو صرف ایک بار ملاقات کا وقت دیا۔ اس کے بعد تو وہ وقت ہی نہیں دیتے۔ میں نے ایکسٹین صاحب سے کہا تو انہوں نے کہا کہ وہ اب کیا کر سکتے ہیں۔ میں خاموش ہو آیا"...... آفتاب احمد نے جواب دیا۔

"آپ نے ڈائریکٹر جنرل صاحب سے مل لینا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جی وہ تو بہت بڑے افسر ہیں۔ جب ان کا سپرنٹنڈنٹ وقت نہیں دیتا تو وہ کیسے وقت دے سکتے ہیں"...... آفتاب احمد نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو رہی تھی۔

"وہ۔ وہ جناب"...... آفتاب احمد نے پریشان ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

"آپ پریشان نہ ہوں آفتاب احمد۔ طارق آپ کا ہی بیٹا نہیں میرا بھی بھائی ہے"...... عمران نے کہا اور ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں کار روک دی۔

"آئیے"...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا تو آفتاب احمد کار سے نیچے اتر آیا لیکن اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ کو اس انسپکٹر بشیر نے میرے بارے میں کیا بتایا تھا"۔ عمران نے فیاض کے آفس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے کہا تھا کہ آپ سپرنٹنڈنٹ صاحب کے دوست بھی ہیں اور آپ اپنے طور پر بھی مجرموں کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں

اور طارق کو رہا کرانا آپ کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ آفتاب احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے پاس دس لاکھ روپے نہیں ہیں تو پھر مجرموں نے کیسے یہ اندازہ لگالیا کہ آپ دس لاکھ روپے تاوان ادا کر سکتے ہیں کیونکہ اس ٹائپ کے مجرم بغیر کسی چھان بین کے ایسی کارروائی نہیں کیا کرتے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ میری بیوی کی کچھ آبائی زمین تھی۔ اغوا سے دو روز پہلے میں نے وہ زمین دس لاکھ روپے میں فروخت کی تھی لیکن چونکہ ہمارے پاس اپنا گھر نہ تھا اس لئے میں نے دوسرے روز ہی اپنی بیوی کے نام پر ایک مکان خرید لیا تھا اور جس روز ہم اس مکان میں شفٹ ہوئے اس سے اگلے روز یہ واردات ہو گئی"۔ آفتاب احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اب سوپر فیاض کے آفس کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ سوپر فیاض کے چپڑاسی نے عمران کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

"تمہارے صاحب کا موڈ صحیح ہے یا نہیں"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی بڑے صاحب کے آفس سے آئے ہیں۔ باقی آپ خود سمجھ سکتے ہیں"...... چپڑاسی نے آہستہ سے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے آفتاب احمد کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر پردہ ہٹا کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ سوپر فیاض فون کا رسیور کانوں سے لگائے کسی

سے بات کرنے میں مصروف تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی خشوع خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"میں پھر بات کروں گا"...... سوپر فیاض نے فون میں کہا اور پھر تیزی سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے وہ عمران کے پیچھے اندر آنے والے آفتاب احمد کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ بیٹھو۔ یہ صاحب"...... سوپر فیاض نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ان کا نام آفتاب احمد ہے اور یہ بھی تمہاری طرح ایک سرکاری ڈیپارٹمنٹ میں سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں۔ بیٹھیں آفتاب احمد صاحب"...... عمران نے آفتاب احمد کا تعارف کراتے ہوئے سوپر فیاض سے کہا اور پھر ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے وہ خود دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جی شکریہ"...... آفتاب احمد نے آہستہ سے کہا اور خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ان صاحب کا لڑکا مجرموں نے اغوا کر لیا ہے اور اب ان سے دس لاکھ روپے تاوان مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ کیس تم ڈیل کر رہے ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیس انٹیلی جنس کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ پولیس کے دائرہ کار میں ہے۔ ان کے ایکسیئن نواب احمد خان صاحب نے بڑے

صاحب کو فون کر کے کہا تھا کہ اس سلسلے میں ان کی مدد کی جائے۔ بڑے صاحب نے مجھے بلا کر کہا کہ میں پولیس کے کسی بڑے افسر سے کہوں کہ وہ یہ لڑکا برآمد کرائیں۔ چنانچہ میں نے بڑے صاحب کے حکم پر ایس ایس پی سے بات کی۔ انہوں نے وعدہ کر لیا کہ جلد ہی لڑکے کو برآمد کر لیا جائے گا۔ پھر میں نے بڑے صاحب کو رپورٹ دی اور بس"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر ان کی جگہ تمہارا بیٹا اغوا ہوتا تو پھر بھی کیا تم اتنا ہی کرتے جتنا اب تم نے کیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ دراصل تم جانتے ہو کہ میں کس قدر مصروف رہتا ہوں۔ پھر یہ کیس تو پولیس کے دائرہ کار میں ہی آتا ہے"...... سوپر فیاض نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی آفس میں ہیں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... سوپر فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"ویسے ہی پوچھا تھا۔ آئیے آفتاب صاحب"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو آفتاب احمد خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس کے چہرے پر خاصی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ارے ارے بیٹھو میں کچھ پینے کے لئے منگواتا ہوں"...... سوپر فیاض عمران کے اس سرد رویئے پر واقعی بوکھلا گیا تھا۔

"نہیں۔ جب تک آفتاب صاحب کا لڑکا صحیح سلامت برآمد نہیں ہو جاتا تب تک کچھ نہیں۔ آئیے آفتاب احمد صاحب"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ آفتاب احمد اس کے پیچھے تھا۔

"آپ کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سوپر فیاض کے پاس اس لئے آیا تھا کہ اس کے پاس اس اغوا کی فائل ہو گی لیکن اس نے صرف ایس ایس پی سے بات کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا۔ اس لئے اب ایس ایس پی کے پاس چلتے ہیں"...... عمران نے آفتاب احمد سے کہا۔

"جناب اس کیس کو تھانہ بی ڈویژن ڈیل کر رہا ہے۔ فائل تو ان کے پاس ہو گی لیکن فائل میں سوائے ایف آئی آر کے اور کالج کے چند لڑکوں اور چوکیدار کے بیان کے علاوہ اور کیا ہو گا"...... آفتاب احمد نے جواب دیا۔

"آپ کو رقم کے بارے میں فون آیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ روزانہ رات کو آتا ہے اور کل تک انہوں نے مہلت دی ہوئی ہے"...... آفتاب احمد نے جواب دیا۔

"پولیس نے فون ٹریس نہیں کیا"...... عمران نے پوچھا۔ اب وہ پارکنگ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"جی ان کا کہنا ہے کہ پبلک فون بوتھ سے کال ہوتی ہے"...... آفتاب احمد نے جواب دیا۔

"کس وقت فون آتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"جی رات کو نو سے دس بجے کے درمیان"...... آفتاب احمد نے جواب دیا۔ اس دوران وہ پارکنگ تک پہنچ گئے تھے۔
"چھوٹے صاحب"...... اچانک ایک چپڑاسی نے دوڑ کر پارکنگ کی طرف آتے ہوئے کہا تو عمران چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ یہ ڈائریکٹر جنرل کا چپڑاسی اللہ بخش تھا۔
"کیا بات ہے اللہ بخش"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"آپ کو بڑے صاحب بلا رہے ہیں"...... چپڑاسی نے قریب آکر کہا۔
"انہیں کس نے بتایا کہ میں آیا ہوں"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔
"معلوم نہیں جناب۔ انہوں نے مجھے بلا کر کہا ہے کہ میں آپ کو بلا لاؤں"...... چپڑاسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے۔ آئیے آفتاب احمد صاحب"...... عمران نے کہا۔
"یہ بڑے صاحب ڈائریکٹر جنرل ہیں شاید"...... آفتاب احمد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"جی ہاں اور ان کی بد قسمتی ہے اور میری خوش قسمتی کہ وہ میرے والد ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آفتاب احمد کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا تھا اور پھر وہ دونوں سر عبدالرحمن کے آفس کے سامنے پہنچ گئے۔

"آپ جا کر ان سے مل لیں میں باہر آپ کا انتظار کر لیتا ہوں"۔ [illegible] نے کہا۔
"ارے نہیں۔ آئیے"...... عمران نے کہا اور پھر پردہ ہٹا کر اندر داخل ہو گیا۔ آفتاب احمد بھی سہمے ہوئے انداز میں اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔
"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی خشوع خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔
"وعلیکم السلام بیٹھو اور یہ کون صاحب ہیں تمہارے ساتھ"۔ سر عبدالرحمن نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"جناب ان کا نام آفتاب احمد ہے اور یہ محکمہ انہار میں [illegible] ہیں۔ ان کے لڑکے کو کالج سے اغوا کر لیا گیا ہے اور اب مجرم ان سے دس لاکھ روپے تاوان طلب کر رہے ہیں۔ ان کے [illegible] نواب احمد خان صاحب نے آپ کو شاید امداد کے لئے کہا تھا۔ آپ نے سوپر فیاض کو کہا اور وہ پولیس کو کہہ دے اور بقول سوپر فیاض اس نے ایس ایس پی کو کہہ دیا اور بس"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ ہاں ہاں۔ مجھے یاد آگیا۔ تو پھر کیا ہوا۔ کیا وہ لڑکا برآمد ہو گیا۔ بیٹھیں آفتاب صاحب"...... سر عبدالرحمن نے چونک کر کہا۔
"نہیں جناب۔ اگر ایسا ہو جاتا تو پھر یہ بیچارے کیوں اس طرح [illegible] کھاتے پھرتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری سوری۔ پولیس نے اب تک کیوں مجرموں کو گرفتار نہیں کیا"...... سر عبدالرحمن نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر ہماری پولیس اتنی ہی فرض شناس ہوتی جتنے آپ کے سپرنٹنڈنٹ صاحب ہیں تو اب تک ملک سے جرائم کا خاتمہ ہو چکا ہوتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم سوپر فیاض پر طنز کر رہے ہو یا محکمے پر"...... سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں فی الحال تو آفتاب احمد کے لڑکے کو برآمد کرانا چاہتا ہوں۔ اب اس کی یہی صورت رہ گئی ہے کہ مجرموں کو دس لاکھ روپے تاوان ادا کر دیا جائے اور بقول آفتاب احمد صاحب ان کے پاس تو دس ہزار روپے بھی نہیں ہیں اور میری حالت سے تو آپ واقف ہی ہوں گے۔ دس لاکھ روپے میرے پاس نقد کہاں ہوتے ہیں البتہ دس لاکھ کا ادھار ضرور ہو گا اور مجرم اگر دس لاکھ روپے کا ادھار کر لیں تو میں خود ان کے لڑکے کو چھڑا لیتا اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں سڑک پر کھڑا ہو کر چندہ اکٹھا کرنا شروع کر دوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس ملک میں مخیر حضرات ضرور ہوں گے جو اس نیک کام میں دل کھول کر امداد دیں گے اور بسم اللہ میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا کہ تم اس قسم کی بکواس شروع کر دو۔ نواب احمد خان نے ابھی مجھے فون

[illegible] یا اس سے میں یہی سمجھا تھا کہ ان کا کام ہو گیا ہو گا۔ بہرحال [illegible] تا ہوں اور اگر پولیس نے اب تک کچھ نہیں کیا تو [illegible] اپنے [illegible] لو عدالت میں لے آؤں گا"...... سر عبدالرحمن نے [illegible] غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور اٹھا [illegible] پریس کر دیئے۔

"[illegible] ایس ایس پی سلیم رضا صاحب سے میری بات کراؤ"...... سر [illegible] نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"[illegible] فارسی کی ایک مثل ہے ڈیڈی کہ تا تریاق از عراق آمد شود مار [illegible] مردہ شود مطلب ہے کہ جب تک عراق سے تریاق آئے گا وہ [illegible] سانپ نے کاٹا ہے وہ مر جائے گا اور آپ بھی پولیس سے [illegible] لڑکے اصل میں عراق سے تریاق منگوانا چاہتے ہیں"۔ عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ سر عبدالرحمن کوئی جواب دیتے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سر عبدالرحمن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا جبکہ عمران نے خاموشی سے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ایس ایس پی صاحب لائن پر ہیں جناب"...... سیکرٹری کی [illegible] بانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ عبدالرحمن بول رہا ہوں"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"یس سر جناب۔ میں سلیم رضا بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے قدرے مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سلیم رضا صاحب میرے سپرنٹنڈنٹ فیاض نے ایک کالج کے

لڑکے کے اغوا کے سلسلے میں آپ کو فون کیا تھا جس میں ملزم دس
لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ آپ نے اس سلسلے میں اب
تک کیا کیا ہے"...... سر عبدالرحمن نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں
کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے یاد ہے جناب۔ میں نے تھانہ بی ڈویژن کے
انچارج انسپکٹر نیاز حسین کو ان مجرموں کی فوری گرفتاری کے
احکامات جاری کر دیئے تھے لیکن ابھی تک ان کی گرفتاری کی رپورٹ
مجھ تک نہیں پہنچی اس لئے ظاہر ہے اس کیس پر کام ہو رہا ہو
گا"...... ایس ایس پی نے جواب دیا۔

"یہ کام اس وقت ختم ہو گا جب وہ مجرم تاوان نہ ملنے پر
خدانخواستہ اس لڑکے کو ہلاک کر دیں گے"...... سر عبدالرحمن نے
انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے جناب۔ ہم تو کوشش ہی کر سکتے ہیں"۔
دوسری طرف سے بھی قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا گیا۔

"آپ تھانہ بی ڈویژن کے انچارج کو حکم دیں کہ اس کیس کی
فائل میرے آفس میں ابھی پہنچا جائیں۔ میں آپ کے آئی جی سے خود
ہی بات کر لوں گا۔ فائل مجھے ابھی اور اسی وقت پہنچنی چاہئے"۔ سر
عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ انہیں احساس ہی نہیں ہے کہ یہ کس قدر حساس
معاملہ ہے"...... سر عبدالرحمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی پولیس نے سوائے رسمی کارروائی کے اور کچھ نہیں کیا ہو
گا"...... عمران نے کہا۔

"میں اس سلسلے میں انسپکٹر رازی اور انسپکٹر رتسانی ڈیوٹی لگا دوں
گا۔ یہ بے حد ہوشیار ہیں۔ جلد ہی وہ ان مجرموں کا کھوج لگا لیں
گے"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں اجازت"...... عمران نے کہا۔

"ارے ہاں۔ مجھے چپڑاسی نے بتایا تھا کہ تم ہیڈ کوارٹر آئے ہو
[illegible] میں نے تمہیں بلایا تھا کہ تم کبھی کبھار کوٹھی پر چکر لگا لیا
[illegible] سر عبدالرحمن نے گول مول سی بات کرتے ہوئے کہا۔
[illegible] وہ آفتاب احمد کی موجودگی میں کھل کر بات نہ کر سکتے ہیں
[illegible] عمران سمجھ گیا کہ اماں بی نے ان سے شکایت کی ہو گی جس کی
[illegible] انہوں نے یہ بات کی ہے۔

"او کے ڈیڈی۔ میں جلد ہی حاضر ہوں گا"...... عمران نے کہا اور
سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
آفتاب احمد کو کار میں بٹھائے ہیڈ کوارٹر سے باہر آ گیا۔

"آپ کی رہائش کہاں ہے اور مکان نمبر، گلی نمبر اور کوئی خاص
نشانی بھی بتا دیں"...... عمران نے آفتاب احمد سے کہا۔

"میں نے جو نیا مکان خریدا ہے اسی میں رہائش پذیر ہوں۔ وہ
[illegible] ٹاؤن میں ہے نمبر ایک سو ایک، گلی نمبر چودہ اور اس کی خاص
نشانی یہ ہے کہ اس کے ساتھ ہی مدنی مسجد ہے۔ ویسے عمران صاحب

میں نے تو اپنے بیٹے کے لئے یہ مکان بھی فروخت کرنے کی کوشش ہے لیکن اب جبکہ لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہم مجبوری کی وجہ سے اسے فروخت کر رہے ہیں تو وہ چار پانچ لاکھ روپے سے اوپر بات ہی نہیں کرتے۔ میں اسی سلسلے میں ہوٹل شیرٹن کے سپروائزر کے پاس جا رہا تھا کہ شاید وہ مکان کی فوری فروخت کا انتظام کر دے ورنہ وہ لوگ میرے بیٹے کو واقعی ہلاک کر دیں گے"...... آفتاب احمد نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں آفتاب احمد صاحب اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کار رانا ہاؤس کے سامنے جا کر روک دی اور پھر مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔ آفتاب احمد بڑی حیرت بھری نظروں سے اس عظیم الشان عمارت کو دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور جوزف باہر آ گیا۔ آفتاب احمد جوزف کو دیکھ کر اور زیادہ پریشان ہو گیا۔

"باس آپ۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں"...... جوزف نے عمران کو دیکھتے ہی سلام کر کے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو جوزف۔ میری بات سنو"...... عمران نے کار میں بیٹھے بیٹھے کہا تو جوزف تیزی سے واپس مڑا۔

"یس باس"...... جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"رانا صاحب کے سپیشل سیف سے دس لاکھ روپے نکال کر ایک بریف کیس میں ڈال کر لے آؤ۔ جلدی"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ ۔ یہ رانا صاحب کون ہیں جناب"...... آفتاب احمد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بہت بڑے جاگیردار ہیں لیکن زیادہ عرصہ ملک سے باہر رہتے ہیں۔ ان کا نام ہے رانا تہور علی صندوقی۔ اور ازراہ مہربانی انہوں نے مجھے اپنی دولت کا نگران مقرر کیا ہوا ہے اس لئے یہ رانا ہاؤس میری تحویل میں رہتا ہے اور یہ جوزف اور اس کا ایک ایکریمی حبشی ساتھی یہ دونوں رانا صاحب کے خاص ملازم ہیں۔ رانا صاحب کی دوستی کی وجہ سے یہ مجھے باس کہتے ہیں"...... عمران نے بڑی تفصیل سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جو دس لاکھ روپے آپ نے منگوائے ہیں کیا رانا صاحب اس کی اجازت دیں گے"...... آفتاب احمد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بتایا ہے تو ہے کہ وہ مجھے دوست کہتے ہیں اور یہ رانا صاحب کی عادت ہے کہ جب وہ کسی کو دوست کہہ دیں تو پھر ان کا سب کچھ دوست کا ہو جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک دوبارہ کھلا اور جوزف باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب پھاٹک بند کر دو"...... عمران نے اس کے

ہاتھ سے بریف کیس لے کر اسے آفتاب احمد کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

"یہ۔ یہ رقم۔ یہ۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ"..... آفتاب احمد نے رک رک کر قدرے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ رقم آپ نے ان مجرموں کو ہی دینی ہے اور ان سے اپنے بیٹے کو واپس حاصل کرنا ہے کیونکہ آپ نے مجھے اس وقت بتایا ہے جب فوری طور پر اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے ورنہ یہ لوگ آپ کے بیٹے کو خدانخواستہ نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"لیکن رقم کس حساب میں۔ مم۔ میرا مطلب ہے"..... آفتاب احمد نے کہا اور پھر بات کرتے کرتے رک گیا۔

"یہ رقم کسی حساب میں نہیں ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ بہت بڑی رقم ہے۔ میں اسے کیسے واپس کروں گا۔ آپ میرا مکان رانا صاحب کے نام کرا دیں۔ مجھے میرا بیٹا زندہ سلامت مل جائے تو میں کرائے کے مکان میں رہ لوں گا"..... آفتاب احمد نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"یہ بعد کی بات ہے آفتاب احمد صاحب۔ فی الحال مسئلہ آپ کے بیٹے کی برآمدگی کا ہے اور آپ نے تمام کام انتہائی اطمینان سے کرنا ہے ورنہ مجرموں کو ذرا سا شک بھی ہو گیا تو معاملہ خراب بھی ہو سکتا ہے اور اب آپ پہلے مجھے یہ بتائیں کہ یہ محلہ کاٹھ کس طرف

ہے"..... عمران نے کہا تو آفتاب احمد نے اسے پتہ بتانا شروع کر دیا۔

"آپ کا فون نمبر کیا ہے"..... عمران نے پوچھا تو آفتاب احمد نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ میں آپ کو پہلے چوک کو اتار دوں گا کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کے مکان کی نگرانی ہو رہی ہو۔ آپ نے گھر جا کر اس بات کا اعلان کرنا ہے کہ آپ نے اپنا مکان فروخت کرنے کا سودا کر کے یہ رقم حاصل کی ہے اور اب یہ رقم آپ مجرموں کو دے کر ان سے اپنا بیٹا چھڑوائیں گے۔ اپنے گھر والوں کو بھی آپ نے یہی بتانا ہے۔ اس کے بعد جب مجرموں کا فون آئے تو آپ نے ان سے بھی یہی بات کرنی ہے اور جس طرح وہ کہیں حرف بحرف آپ نے ویسے ہی کرنا ہے۔ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ یا کوئی چکر بازی نہیں کرنی اور نہ پولیس کو اطلاع کرنی ہے۔ اگر پولیس آپ کے مکان پر آئے یا اس کا فون آئے تو آپ نے ان کو کچھ نہیں بتانا"..... عمران نے کہا۔

"اگر مجرموں نے رقم لے کر میرا بیٹا واپس نہ کیا تب"۔ آفتاب احمد نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ انہیں آپ کے بیٹے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور آپ سے بھی، اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ آپ کے پاس مزید رقم نہیں ہو سکتی اس لئے وہ آپ کے بیٹے کو نہیں روکیں

گے کیونکہ ایسا اسی وقت ہوتا ہے جب انہیں مزید رقم ملنے کی امید ہو"...... عمران نے کہا تو آفتاب احمد نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ویسے اب اس کا ہاتھ رقم والے بریف کیس پر مضبوطی سے جم گیا تھا اور چہرے پر چھائی ہوئی مایوسی امید اور اطمینان کی چمک میں بدل گئی تھی۔

"آپ یقین رکھیں میں اپنا مکان فوری طور پر آپ کے دوست رانا صاحب کے نام کر دوں گا۔ آپ نے یہ سب کچھ کر کے مجھے ہمیشہ کے لئے خرید لیا ہے عمران صاحب۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو جائے گا"...... آفتاب احمد نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ سب بعد میں ہوتا رہے گا آپ فی الحال اپنی ساری توجہ اپنے بیٹے کی برآمدگی پر مرکوز رکھیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کار ایک چوک کے قریب لے جا کر سائیڈ میں کر کے روک دی۔

"مم۔ میں اب جاؤں۔ آپ ساتھ نہیں آئیں گے۔ مم۔ میرا مطلب ہے آپ چائے تو پی لیں"...... آفتاب احمد نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بعد میں نہ صرف چائے پیوں گا بلکہ کھانا بھی کھاؤں گا۔ فی الحال نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آفتاب احمد بریف کیس سمیت کار سے اترا۔ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا تو عمران نے کار

آگے بڑھا دی اور پھر اس نے کار چوک پر موڑ کر ایک سائیڈ میں لے جا کر روک دی۔ اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں موجود مخصوص ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ صدیقی بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"صدیقی۔ فورسٹار کے ایک کیس کے سلسلے میں تمہیں کال کیا ہے۔ ایک لڑکے کو تاوان کے لئے اغوا کیا گیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں سمیت بمبینو سینما والے چوک سے دائیں ہاتھ پر جانے والی سڑک پر آجاؤ۔ میں وہیں موجود ہوں گا۔ تفصیلی بات وہیں ہو جائے گی البتہ فون چیک کرنے والا جدید آلہ ساتھ لے لینا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ رہا ہوں اور پھر میں ساتھیوں کو بھی وہیں کال کر لوں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے صدیقی نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو اس کیس پر مامور کرے گا۔ فون کال آلے سے چیک کر کے مجرموں اور آفتاب احمد کے درمیان ہونے والی بات چیت سنی جائے گی اور پھر خفیہ طور پر اس مقام کی نگرانی کی جائے گی جہاں رقم پہنچانے کا کہا جائے گا۔ پھر جب لڑکا واپس آ

جائے گا تو اس کے بعد ان مجرموں کو گھیر کر پکڑ لیا جائے گا اور اسے
پوری طرح اطمینان تھا کہ صدیقی اور اس کے ساتھی یہ سب کچھ
انتہائی آسانی سے کر لیں گے۔

دارالخلومت سے تقریباً دس کلو میٹر دور ایک ویران جنگل سا تھا۔
اس سارے علاقے میں جھاڑیوں اور خود رو درختوں کی کثرت تھی۔
یہ علاقہ چونکہ عام گزرگاہ سے یکسر ہٹ کر تھا اس لئے اس طرف عام
طور پر کوئی نہ آتا تھا۔ اس جنگل نما حصے کے درمیان ایک بڑی سی
جھونپڑی تھی جس کے گرد جانوروں کی ہڈیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے
تھے جس کی وجہ سے یہاں ہر طرف انتہائی تیز اور انتہائی ناگوار بو
پھیلی ہوئی تھی۔ جھونپڑی کے باہر ایک جھلنگا سی چارپائی تھی جس پر
ایک ادھیڑ عمر آدمی لیٹا ہوا تھا۔ اس نے چارپائی کے ساتھ حقہ رکھا
ہوا تھا اور وہ چارپائی پر لیٹ کر حقہ پینے میں مصروف تھا۔ اس کا چہرہ
کالا سا بدہیت سا تھا۔ بال خشک اور ویران سے تھے۔ جسم پر انتہائی
میلے مٹیلے کپڑے تھے البتہ اس کی آنکھیں تیز سرخ رنگ کی تھیں اور
ان میں تیز چمک تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے آنکھوں میں تیز سرخ رنگ

کے بلب جل رہے ہوں۔ وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں حقہ پینے میں مصروف تھا کہ اچانک دور سے عجیب سی کریہہ آواز سنائی دی جیسے کوئی عفریت چیخا ہو۔ یہ آواز سنتے ہی چارپائی پر لیٹا ہوا آدمی اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بھی پہلے جیسی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے اپنے سر کے بالوں سے جھٹکے سے ایک بال توڑا اور اس بال کو حقے کی چلم پر رکھ دیا۔ چرڑ کی آواز کے ساتھ ہی بال جل گیا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت پہلے سے موجود بو اور زیادہ تیز ہو گئی لیکن صرف چند لمحوں کے لئے اور پھر اس آدمی نے لیٹ کر دوبارہ حقہ پینا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے ایک آدمی آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے جسم پر بھی ایسا ہی میلا کچیلا لباس تھا۔ کھچڑی بال تھے اور وہ اس انداز میں چل رہا تھا جیسے اس کا ایک بازو اور ایک لات پوری طرح حرکت نہ کر رہی ہو اس لئے وہ عجیب سے انداز میں چل رہا تھا۔ چارپائی پر لیٹا ہوا آدمی حقہ پینے کے ساتھ ساتھ اسے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ نظروں ہی نظروں میں اس کا جائزہ لے رہا ہو۔

"آؤ۔ آؤ کا پھو۔ لگتا ہے تم کوئی اچھی خبر لے کر آ رہے ہو"۔ چارپائی پر لیٹے ہوئے آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں استاد۔ بہت اچھی خبر ہے تمہارے لئے اور میرے لئے بھی"...... آنے والے نے کہا اور پھر وہ چارپائی کے قریب آ کر نیچے پڑی ہوئی ایک اینٹ پر بیٹھ گیا۔ استاد نے حقے کی نے اس کی طرف

...ئی۔

"...ہو"...... استاد نے کہا تو کا پھو نے حقے کی نے منہ سے لی اور اس طرح حقہ پینے لگا جیسے اچانک اسے کوئی نعمت غیر مترقبہ ...ل گئی ہو۔

"اب بتاؤ کیا خبریں ہیں"...... استاد نے چند لمحوں بعد حقے کی نے ...طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"استاد رامو کام ہو گیا ہے۔ اس لڑکے کے باپ نے اس عمران ...لیا۔ اس نے اسے دس لاکھ روپے دیئے اور ساتھ ہی اپنے ...وں کو کہہ دیا کہ وہ لڑکے کے باپ کی نگرانی کریں۔ جب لڑکا ...ل جائے تو پھر اغوا کرنے والوں کو پکڑ لیا جائے"...... آنے ...نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اکیلا ہو گا یا اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہوں ...". استاد رامو نے چونک کر پوچھا۔

"...ے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ حساب تو یہی بتا ..." کا پھو نے کہا۔

"...ے کا کیا حال ہے"...... استاد رامو نے کہا۔

"...یا ہر صورت میں تاوان لینا چاہتا ہے"...... کا پھو نے جواب

"...ے شک دس لاکھ روپے لے جائے مجھے پرواہ نہیں لیکن ...اس جھونپڑی سے برآمد ہونا چاہئے"...... استاد رامو نے حقہ

گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا استاد۔ کا چھو جیسا چاہے گا ویسے ہی ہو گا۔ آخر کا چھو تمہارا شاگرد ہے لیکن استاد رامو اگر یہ دس لاکھ روپے شیدے کی بجائے میں لے لوں تو تمہیں تو کوئی اعتراض نہ ہو گا"...... کا چھو نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"وہ لے یا تم مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ کام میری مرضی کے مطابق ہونا چاہئے کیونکہ مہان کا حکم ہے"...... استاد رامو نے کہا۔

"کام تو ویسے ہی ہو گا استاد جیسے تم نے کہا ہے"...... کا چھو نے کہا تو استاد رامو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"استاد رامو۔ مہان اس عمران کے خلاف کیوں ہو گیا ہے۔ کیا اس نے کوئی ایسی بات کی ہے"...... کا چھو نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو بس حکم دیا گیا ہے اور ہم نے صرف حکم کی تعمیل کرنی ہے اور بس"...... استاد رامو نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب مجھے اجازت دو استاد رامو۔ میں اب کل آؤں گا"...... کا چھو نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"...... استاد رامو نے کہا اور کا چھو سر ہلاتا ہوا اسی طرح اچھل اچھل کر چلتا ہوا واپس جانے لگا۔

طرف رات کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ یہ علاقہ دارالحکومت کے [illegible] تھا اور یہاں ایک نئی کالونی زیر تعمیر تھی اس لئے یہاں [illegible] سٹریٹ لائٹس کا کوئی انتظام تھا اور نہ ہی یہاں لوگوں کی [illegible] تھی۔ عمران ایک زیر تعمیر کوٹھی کی دیوار کی اوٹ میں [illegible] تھا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی وہاں سے کچھ فاصلے پر مختلف زیر [illegible] وں کی اوٹ میں موجود تھے۔ صدیقی نے آفتاب احمد کا فون [illegible] ٹیپ کیا تھا اور اس سے اسے معلوم ہوا تھا کہ مجرموں نے [illegible] لو اس کالونی کا پتہ دیا تھا اور اسے بتا دیا گیا تھا کہ کالونی [illegible] یان ایک چوک ہے جس میں قدیم دور کا بڑ کا درخت ہے۔ وہ [illegible] اس درخت کے نیچے پہنچ جائے اور رقم کا بیگ اس درخت [illegible] کر وہاں سے دو سو قدم شمال کی طرف چلا جائے۔ پھر [illegible] واپس آئے تو اس درخت کے نیچے اسے ایک کاغذ ملے

گا۔ اس کاغذ پر وہ پتہ لکھا ہو گا جہاں سے وہ اپنے لڑکے کو حاصل
سکتا ہے اور ساتھ ہی اسے دھمکی بھی دی گئی تھی کہ اگر اس
پولیس کو یا کسی کو بھی اس بارے میں بتایا تو پھر اسے اس
لڑکے کی لاش ہی ملے گی۔ آفتاب احمد نے وعدہ کیا تھا کہ وہ کسی
نہیں بتائے گا۔ اس اطلاع کے بعد صدیقی نے عمران کو اطلاع
اور اس کے ساتھ ہی اس نے چوہان کو وہاں مکان کے قریب ہی
دیا تھا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ عین آخری لمحات میں کہیں مجرم جگہ
بدل دیں اس لئے چوہان آفتاب احمد کی خفیہ نگرانی کرتا ہوا یہ
پہنچے گا جبکہ صدیقی، عمران، نعمانی اور خاور کے ہمراہ فوری طور پر یہا
پہنچ گیا تھا۔ انہوں نے اپنی کاریں وہاں سے کافی دور چھوڑ دی تھیں ا
پھر یہاں وہ انتہائی احتیاط سے آئے تھے البتہ انہوں نے یہاں ا
طور پر چیکنگ بھی کر لی تھی کہ کہیں مجرموں کے آدمی پہلے سے یہا
موجود نہ ہوں لیکن یہاں سوائے زیر تعمیر کوٹھیوں کے چوکیدارو
کے اور کوئی آدمی نہ تھا اور یہ چوکیدار بھی اپنی اپنی کوٹھیوں م
تھے۔ چونکہ باہر ویرانی تھی اور سردی بھی خاصی تھی اس لئے ش
ہوتے ہی چوکیدار کوٹھیوں میں بند ہو جاتے تھے۔ عمران دیوار
اوٹ میں موجود تھا کہ اچانک اس کی کلائی پر ضربیں لگنا شروع
گئیں تو اس نے چونک کر کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن کھی
تو گھڑی کا ایک ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ عمران نے ونڈ بٹن
مزید کھینچا اور پھر گھڑی کو کان کے قریب کر لیا۔

"ہیلو ہیلو صدیقی کالنگ۔ اوور"..... صدیقی کی آواز سنائی دی۔
"یس۔ عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... عمران نے گھڑی کو منہ
کے قریب لے جا کر کہا۔
"عمران صاحب چوہان کی کال آئی ہے۔ آفتاب احمد اپنے گھر سے
روانہ ہو چکا ہے۔ وہ موٹر سائیکل پر آ رہا ہے اور اس کا تعاقب ایک
سفید رنگ کی ویگن کر رہی ہے اور ویگن میں چار افراد موجود ہیں جو
شکل و صورت سے ہی غنڈے اور بدمعاش لگتے ہیں۔ اوور"..... صدیقی
نے کہا۔
"چوہان سے تم نے پوچھا ہے کہ ویگن میں اغوا ہونے والا لڑکا
موجود ہے یا نہیں۔ اوور"..... عمران نے کہا۔
"میں نے پوچھا تھا۔ اس نے کہا کہ اس نے خاص طور پر چیک
کیا ہے۔ ویگن میں ان چاروں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔
اوور"..... صدیقی نے جواب دیا۔
"اوکے ٹھیک ہے۔ لیکن وہ ویگن لے کر یہاں نہیں آئیں گے
اس لئے تم نے محتاط رہنا ہے اور درخت پر موجود ہاک آئی کام کر رہی
ہے یا نہیں۔ اوور"..... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ کر رہی ہے۔ اوور"..... صدیقی نے کہا۔
"اس وقت تک ان لوگوں کو شبہ نہیں ہونا چاہئے جب تک کہ
وہ لڑکا زندہ برآمد نہ ہو جائے اس لئے جب یہ لوگ رقم لے لیں تب
بھی ہم نے سامنے نہیں آنا۔ صرف ان کی سختی سے نگرانی ہونی چاہئے

اور بس۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسے ہی ہو گا۔ اوور اینڈ آل"..... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ونڈ بٹن دبا کر گلے میں تسمے سے لٹکی ہوئی نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا اور دیوار کی اوٹ سے اس درخت کو دیکھنے لگا جس کے نیچے رقم کا بیگ رکھا جانا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک موٹر سائیکل کی آواز دور سے سنائی دینے لگی اور عمران کے چہرے کے عضلات کھنچ سے گئے۔ تھوڑی دیر بعد موٹر سائیکل کی روشنی درخت کے قریب آتی دکھائی دینے لگی۔ عمران نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے اسے چیک کر رہا تھا۔ موٹر سائیکل پر آفتاب احمد تھا۔ آفتاب احمد نے موٹر سائیکل درخت کے قریب لا کر روکی اور نیچے اتر کر اسے سٹینڈ کیا۔ ایک بار گردن گھما کر اس نے چاروں طرف دیکھا اور پھر موٹر سائیکل کی سائیڈ بک سے لٹکا ہوا بریف کیس اتار کر اس نے درخت کے تنے کے ساتھ زمین پر رکھ دیا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھاتا شمال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ادھر دو کوٹھیاں زیر تعمیر تھیں جن کے درمیان ایک گلی تھی۔ آفتاب احمد اس گلی میں غائب ہو گیا تو اچانک ایک طرف سے ایک زیر تعمیر کوٹھی کی اوٹ سے ایک دبلا پتلا نوجوان باہر آیا۔ وہ کسی خرگوش کی طرح دوڑتا ہوا درخت کے قریب پہنچا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے بریف کیس اٹھایا اور پھر اسی طرح دوڑتا ہوا اس زیر تعمیر کوٹھی کی اوٹ میں غائب ہو گیا۔ عمران اس کی تیزی اور پھرتی پر دل ہی دل

حیران رہ گیا البتہ اب اسے درخت کے نیچے ایک کاغذ پڑا ہوا نظر آ رہا تھا جہاں پہلے بریف کیس پڑا تھا۔ شاید یہ کاغذ اس بریف کیس اٹھانے والے نے رکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد آفتاب احمد واپس آتا دکھائی دیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا چلا آ رہا تھا۔ درخت کے قریب پہنچ کر وہ ٹھٹکا اور پھر اس نے جھک کر وہ کاغذ اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اپنی موٹر سائیکل کی طرف بڑھا۔ اس نے کک لگا کر اسے سٹارٹ کیا اور پھر اس کی ہیڈ لائٹ کی تیز روشنی میں اس نے کاغذ کو پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے کاغذ کو جلدی سے جیب میں ڈالا اور پھر موٹر سائیکل پر سوار ہو کر اسے واپس دوڑا دیا اور انتہائی تیز رفتاری سے اسے دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران خاموش کھڑا تھا البتہ نائٹ ٹیلی سکوپ اس کی آنکھوں سے لگی ہوئی تھی۔ اچانک اس کی کلائی پر ایک بار پھر ضربیں لگنا شروع ہو گئیں تو اس نے چونک کر نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکتا ہوا چھوڑا اور گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ لیا۔

"ہیلو ہیلو۔ صدیقی بول رہا ہوں۔ اوور"..... صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران بول رہا ہوں۔ کیا معلوم ہوا ہے۔ اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"کاغذ پر دارالحکومت سے دس کلو میٹر دور ایک میدانی علاقے رضا آباد کا پتہ درج تھا اور یہ لکھا ہوا تھا کہ رضا آباد پہنچ کر جب پختہ سڑک

ختم ہو جائے تو پھر کچے پر تقریباً دو کلو میٹر آگے بڑھنے کے بعد ایک ویران علاقہ آئے گا۔ اس ویران علاقے کی جھونپڑی میں لڑکا موجود ہے۔ اوور ...... صدیقی نے کہا۔

"چوہان نے کیا رپورٹ دی ہے۔ اوور ...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ خود کوئی رپورٹ نہ دے۔ میں اس سے خود رپورٹ لوں گا۔ اوور ...... صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ چوہان کی مدد سے ان مجرموں کا پیچھا کرو میں آفتاب احمد کے پیچھے جاتا ہوں۔ جب لڑکا صحیح سلامت مل جائے گا تو میں تمہیں زیرو فائیو پر کال کروں گا۔ تم نے بس ان مجرموں پر ہاتھ ڈال دینا ہے۔ اوور اینڈ آل ...... عمران نے کہا اور ونڈ بٹن پریس کر کے وہ تیزی سے مڑا اور اس زیر تعمیر کوٹھی کی عقبی دیوار سے نکل کر وہ تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک جگہ موجود اپنی سیاہ رنگ کی کار میں سوار رضا آباد کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اس نے اپنی رفتار کم کر رکھی تھی تاکہ اگر مجرم آفتاب احمد کی نگرانی کر رہے ہوں تو وہ ان کی نظروں میں نہ آجائے۔ رضا آباد اور اس کا وہ ویران علاقہ اس کا پہلے سے دیکھا ہوا تھا اس لئے وہ اس کے اصل راستے کی طرف جانے کی بجائے پہلے ہی ایک بائی روڈ پر مڑ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اس نے کار ایک بار پھر ایک بائی روڈ پر موڑی اور تھوڑا سا آگے جا کر اس نے کار روک دی اور پھر نیچے

...دوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑا سا آگے جانے کے بعد وہ ایک ...نت کے قریب جا کر رک گیا۔ نائٹ ٹیلی سکوپ اس کے ...لٹک رہی تھی۔ اس نے ایک نظر اوپر درخت کو دیکھا اور پھر ...پھرتیلے بندر کی طرح اوپر چڑھتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر پہنچ کر وہ اس نے درخت کی شاخوں میں اپنے جسم کو ایڈجسٹ کر لیا۔ ...یہاں سے دونوں طرف اطمینان سے دیکھ سکتا تھا۔ اس نے ...میں لٹکی ہوئی نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا اور پھر دائیں ...دیکھنے لگا۔ کافی دیر تک ادھر دیکھنے کے بعد اس نے اپنا رخ اور اب بائیں طرف دیکھنے لگا۔ وہاں سے کافی دور اسے ویران اور جنگل سا نظر آ رہا تھا جہاں کوئی روشنی نہ تھی لیکن درختوں ...درمیان ایک بڑی سی جھونپڑی کا خاکہ اسے واضح طور پر نظر آ رہا تھا ...کے ارد گرد جانوروں کی ہڈیوں کے ڈھیر جگہ جگہ بکھرے پڑے ...لیکن کافی دیر تک بغور دیکھنے کے باوجود وہاں نہ ہی کوئی آدمی نظر اور نہ کسی قسم کی کوئی حرکت۔ عمران نے اپنا رخ ایک بار پھر ...اور اس بار وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کافی دور اس نے نہ ...موٹر سائیکل کی ہیڈ لائٹ دیکھ لی تھی بلکہ اسے نائٹ ٹیلی ...کی وجہ سے موٹر سائیکل اور اس پر بیٹھا ہوا آفتاب احمد کا ...بھی نظر آ رہا تھا۔ موٹر سائیکل کافی رفتار سے دوڑتی ہوئی آ رہی ...نے اس کا ہیولہ لمحہ بہ لمحہ واضح ہوتا چلا جا رہا تھا۔ ...قریب آگیا اور پھر اس درخت سے تھوڑا آگے جا کر

رک گیا۔ آفتاب احمد تیزی سے نیچے اترا۔ اس نے موٹر سائیکل
کی اور پھر اس نے جیب سے ایک ٹارچ نکالی۔ اسے روشن کیا
سامنے کے رخ پر ٹارچ کی روشنی ڈال کر دیکھنے لگا۔ اس کے بعد
تقریباً دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے
اسے بخوبی دیکھ رہا تھا۔ آفتاب احمد یا تو فطری طور پر دلیر آدمی تھا کہ
اس ویران اور خوفناک ماحول میں وہ بغیر کسی ڈر اور خوف کے اکیلا
آگے بڑھا چلا جا رہا تھا یا پھر اسے بیٹے کی محبت نے ماحول سے بیگانہ
رکھا تھا اور پھر عمران نے دیکھا کہ آفتاب احمد ٹارچ کی روشنی کی مدد
سے اس جھونپڑی تک پہنچ گیا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ اس جھونپڑی کے
دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اب چونکہ ٹارچ کی روشنی جھونپڑی پر پڑ
رہی تھی اس لئے عمران نائٹ ٹیلی سکوپ سے بخوبی دیکھ رہا تھا۔
جھونپڑی کا دروازہ بند تھا۔ آفتاب احمد نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر
جھونپڑی کا دروازہ کھولا اور اندر ٹارچ کی روشنی ڈالی۔ دوسرے لمحے وہ
یکلخت اچھل کر جھونپڑی کے اندر داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آیا
تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ آفتاب احمد کی حالت خراب
تھی۔ وہ اس طرح لہرا رہا تھا جیسے اسے نشہ سا ہو گیا ہو۔ ٹارچ بھی
اس کے ہاتھ میں نہ تھی اور پھر وہ دھڑام سے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہوا"...... عمران نے کہا اور نائٹ ٹیلی سکوپ اس
نے چھوڑی اور پھر بجلی کی سی تیزی سے درخت سے نیچے اترتا چلا گیا۔
نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا جھونپڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہڈیوں کے ڈھیر

ے وہاں ناگوار سی بو پھیلی ہوئی تھی لیکن عمران کو اس وقت
ن پرواہ نہ تھی۔ وہ دوڑتا ہوا جھونپڑی کے قریب پہنچا تو
ں کے دروازے کے سامنے آفتاب احمد اسی طرح ٹیڑھے میڑھے
یں پڑا ہوا تھا۔ عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر وہ دوڑتا
نپڑی میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہاں
ں کے فرش پر تقریباً اٹھارہ انیس سال کا لڑکا سیدھا لیٹا ہوا تھا۔
ہرہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد تھا۔ جلتی ہوئی ٹارچ ایک طرف
ی تھی اور عمران اس لڑکے کے چہرے پر نظر ڈالتے ہی سمجھ گیا
ب۔ لڑکا مر چکا تھا اور آفتاب احمد ظاہر ہے اسے مردہ دیکھ
اس کھو بیٹھا تھا اور پھر وہ دروازے کے باہر آ کر صدمے سے
وکر گر گیا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس
ے بڑھ کر اس نے اس مردہ لڑکے کو اٹھانا چاہا تو وہ بے
اچھل پڑا کیونکہ لڑکا مردہ نہ تھا بلکہ زندہ تھا۔ اس نے جلدی
ے سینے پر ہاتھ رکھا تو اس کے چہرے پر مسرت کے ساتھ
ت کے تاثرات بھی ابھر آئے کیونکہ لڑکے کے دل کی رفتار
ں۔

"اس کا چہرہ اس قدر زرد کیوں ہے"...... عمران نے
ے کہا اور اس نے لڑکے کے چہرے پر انگلیاں پھیریں تو
نک پڑا۔ اس کی انگلیوں پر زرد رنگ لگ گیا تھا اور
انگلیاں پھیریں تھیں وہاں سے زرد رنگ غائب ہو چکا

تھا۔ روشن ٹارچ فرش پر اس انداز میں پڑی ہوئی تھی کہ اس کی روشنی اس لڑکے کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

"اوہ۔ یہ تو پورا ڈرامہ کیا گیا ہے۔ حیرت ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر اس لڑکے کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر پڑی ہوئی ٹارچ بھی اٹھا لی اور جھونپڑی سے باہر آگیا۔ اس لڑکے کو آفتاب احمد کے قریب زمین پر لٹا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہلے آفتاب احمد کی نبض چیک کی اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس نے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد آفتاب احمد کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لیے۔ تھوڑی دیر بعد آفتاب احمد نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"آفتاب احمد صاحب میں عمران ہوں۔ عمران"...... عمران نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا بیٹا"...... آفتاب احمد نے ہوش میں آتے ہی ایک طویل چیخ مارتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بیٹا زندہ ہے۔ حوصلہ کریں"...... عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ نہیں۔ نہیں وہ مر چکا ہے"...... آفتاب احمد نے یکلخت تڑپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ پوری طرح ہوش میں آجائیں۔ آپ کا لڑکا صرف بے ہوش

اس کے چہرے پر باقاعدہ زرد رنگ لگایا گیا ہے تاکہ آپ اسے ... لیں"...... عمران نے کہا تو آفتاب احمد بے اختیار اچھل

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی اوہ"...... آفتاب احمد کی حالت عجیب سی ہو رہی تھی۔ عمران نے جھک کر اس لڑکے کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبایا اور چند لمحوں بعد لڑکے کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو آفتاب احمد باوجود اس ماحول کے بے اختیار خوشی سے اچھلنے لگا۔

"میرا بیٹا زندہ ہے۔ میں نے اسے حرکت کرتے دیکھ لیا ہے۔ وہ زندہ ہے۔ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"...... آفتاب احمد نے ... چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت وہیں زمین پر سجدے میں گر گیا۔ لڑکا اب کراہتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا لیکن ابھی اس ... رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر پوری طرح ہوش میں نہیں ہے۔

"تمہارا نام طارق ہے اور تم آفتاب احمد کے بیٹے ہو۔ اب فکر ... اب تم آزاد ہو"...... عمران نے کہا۔

"میرا بیٹا زندہ ہے۔ میرا بیٹا طارق۔ طارق میں تمہارا ابو ... آفتاب احمد تیزی سے سجدے سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ ... طارق سے چمٹ گیا جیسے لوہا کسی طاقتور مقناطیس سے

... آپ۔ آپ ابو"...... طارق کے منہ سے بھی آوازیں

نکلیں اور عمران باپ بیٹے کے اس ملاپ پر بے اختیار مسکرا دیا۔
ہوئی ٹارچ اس کے ہاتھ میں تھی اور اب وہ ٹارچ کی مدد سے ارد گرد
جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔

"عمران صاحب آپ یہاں کیسے پہنچ گئے۔ میں تو اکیلا
تھا"...... اچانک آفتاب احمد نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا
طارق بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا لیکن وہ ابھی تک باپ کے سینے سے لگا
تھا۔

"اسے چھوڑیں۔ یہ سوچنا آپ کا کام نہیں ہے۔ آپ کو بیٹے
زندہ واپسی مبارک ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب آپ کی مہربانیاں ہیں عمران صاحب۔ آپ تو
میرے اور میرے بیٹے کے لئے رحمت کا فرشتہ ثابت ہوئے ہیں۔
آپ نے رقم کا بندوبست کر دیا اور اب بھی میں نے جب اپنے بیٹے
دیکھا تو میرا دل ڈوب گیا اور مجھے یقین آگیا تھا کہ ظالموں نے
ہلاک کر دیا ہے۔ اب بھی اگر آپ یہاں نہ ہوتے تو شاید میں ا
بے ہوشی کے عالم میں ہی مر جاتا"...... آفتاب احمد نے کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے آفتاب احمد صاحب۔ میں تو
انتہائی عاجز اور گناہگار بندہ ہوں۔ بہرحال آئیے اب یہاں
چلیں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس
پہنچ گئے جہاں موٹر سائیکل موجود تھی۔

"آپ کس چیز پر آئے ہیں عمران صاحب"...... آفتاب احمد

ہانپتے ہوئے کہا۔

کار میں آیا ہوں ایک اور راستے سے۔ آپ اگر چاہیں تو
کار میں آجائیں۔ میرے آدمی آکر یہ موٹر سائیکل یہاں
جائیں گے۔ اسے یہاں کون چوری کرے گا۔ ویسے بھی یہ
انی موٹر سائیکل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ یہ مہربانی بھی کر دیں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ خوشی کی
مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے میں پھر بے ہوش ہو
طارق کی حالت بھی کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ اس کا جسم
کانپ رہا ہے"...... آفتاب احمد نے کہا۔

چلیے"...... عمران نے کہا اور اس طرف کو مڑ گیا جدھر اس
تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھ چکے تھے۔ آفتاب احمد
بیٹا عقبی سیٹ پر جبکہ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا
سٹارٹ کرنے سے پہلے عمران نے جیب سے ٹی فائیو ٹرانسمیٹر
آن کر دیا۔

ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال
کہا۔

صدیقی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد صدیقی کی

احمد صاحب کو ان کا لڑکا صحیح سلامت زندہ مل گیا ہے
وں کی کیا پوزیشن ہے اور تم کہاں ہو اوور"۔

عمران نے کہا۔
"عمران صاحب ہم اس وقت کرم پور کے علاقے میں موجود
لیکن مجرم یہاں پہنچ کر غائب ہو چکے ہیں۔ ان کی ویگن یہاں مو
ہے لیکن وہ خود کہیں نظر نہیں آ رہے۔ ہم نے انہیں زیادہ سرگر
سے اس لئے تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی کہ آپ کی طرف
پہلے اطلاع آ جائے۔ اوور"...... صدیقی نے کہا۔
"کیا وہ رقم کا بیگ بھی لے گئے ہیں۔ اوور"...... عمران ن
پوچھا۔
"ہاں۔ وہ بھی ان کے پاس تھا۔ اوور"...... صدیقی نے کہا۔
"اوکے تم اب کھل کر انہیں تلاش کرو۔ میں آفتاب احمد اور
کے بیٹے کو ان کے گھر پہنچا کر پھر تمہیں کال کروں گا۔ اوور
آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر
کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے
کر واپس اس سڑک پر دوڑانے لگا جدھر سے وہ آیا تھا۔
"عمران صاحب آپ کے ساتھی بھی آپ کے ساتھ کام کر
ہیں لیکن مجھے تو کوئی نظر نہیں آیا تھا"...... آفتاب احمد کی
بھری آواز سنائی دی۔
"اگر ہم آپ کو نظر آ جاتے تو پھر مجرموں کو آپ سے بھی پہلے
جاتے اور اگر مجرموں کو معمولی سا شک بھی پڑ جاتا تو پھر آپ کا
شاید ہی زندہ واپس ملتا لیکن آپ اپنے گھر سے نکلنے سے لے کر

اس جھونپڑی تک مسلسل ہماری نظروں میں رہے ہیں"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ آپ رقم کی فکر مت کریں
میرا بیٹا مجھے مل گیا ہے بس میرے لئے یہی کافی ہے۔ میں مکان کل
ہی آپ کے نام لکھ دوں گا"...... آفتاب احمد نے کہا۔
"آپ کا مکان آپ کو مبارک ہو آفتاب احمد صاحب۔ مجھے نہ رقم
کی ضرورت ہے اور نہ آپ کے مکان کی۔ میرے لئے یہی کافی ہے کہ
طارق زندہ سلامت واپس آ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ لیکن وہ دس لاکھ روپے۔ وہ۔ وہ تو آپ کے
دوست کے ہیں"...... آفتاب احمد نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"رقم کو بھول جائیں۔ مجرموں کو یہ رقم مع منافع واپس کرنا
پڑے گی۔ اصل مسئلہ آپ کے بیٹے کی صحیح سلامت واپسی کا تھا ورنہ تو
ہم ان مجرموں کو وہیں اس زیر تعمیر کالونی میں ہی چھاپ لیتے"۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اوہ۔ آپ تو واقعی عظیم ترین انسان ہیں"...... آفتاب
احمد نے بے اختیار ہو کر کہا۔
"ایسی کوئی بات نہیں۔ انسان ہی انسان کے کام آتا ہے۔ میں
نے جو کچھ کیا ہے بے لوث کیا ہے۔ آپ بھی اپنی زندگی میں کسی اور
کی اس طرح بے لوث انداز میں مدد کریں گے تو اس طرح یہ نیکی

آگے بڑھتی چلی جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا"...... آفتاب احمد نے کہا اور عمران نے
مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ھونپڑی کے سامنے جھلنگا چارپائی پر استاد رامو بیٹھا ہوا حقہ پینے
ں مصروف تھا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی چمک تھی۔ تھوڑی دیر
بعد دور سے کریہہ آواز سنائی دی تو استاد رامو نے اپنے سر کے کھچڑی
بالوں میں سے ایک بال کو جھٹکے سے توڑا اور اسے چلم میں موجود
آگ میں ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ویسی ہی کریہہ
آواز نکلی اور پھر اس نے اطمینان سے حقہ پینا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر
بعد دور سے کالچھو پہلے کی طرح عجیب سے انداز میں چلتا ہوا نمودار ہوا
اور تھوڑی دیر بعد وہ آکر استاد کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا۔ استاد رامو
نے حقے کی نے اس کی طرف موڑ دی۔ کالچھو نے حقہ پینا شروع کر دیا
اور تیز تیز انداز میں تمباکو کو کھینچنا شروع کر دیا۔
سلام استاد رامو"...... کالچھو نے حقہ پی کر اس کی نے واپس استاد
کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"مہان کا نیا حکم آیا ہے۔ بہر حال پہلے تم بتاؤ کہ شیدے اور
کے ساتھیوں کا کیا ہوا ہے"..... استاد رامو نے حقہ کی نے منہ
ڈالتے ہوئے کہا۔
"وہ چاروں مارے گئے ہیں۔ وہ کرم پور میں اپنے اڈے میں
چھپ گئے تھے۔ میں پہلے ہی وہاں موجود تھا لیکن انہیں معلوم
ان کے وہاں پہنچتے ہی میں نے انہیں عارضی طور پر سلا دیا اور
اٹھا کر دوسری طرف چلا گیا۔ جب وہ جاگے تو وہ بیگ تلاش
لگے۔ اس دوران عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ گئے اور
دونوں گروپوں کے درمیان فائرنگ ہوئی لیکن عمران اور اس
ساتھی تو اتنے تیز تھے کہ چند ہی لمحوں میں انہوں نے شیدے اور
کے چاروں ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے
بیگ تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن ظاہر ہے یہ بیگ تو میرے پاس
اس لئے وہ ناکام ہو کر واپس چلے گئے اور میں بیگ لے کر اپنے
چلا گیا"..... کا چھو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے اب مہان کا نیا حکم سن لو۔ تم نے اس عمران
اپنے ساتھ لے جا کر شودرمان پہنچانا ہے"..... استاد رامو نے کہا۔
"لیکن پہلے تو اس عمران کو ختم کرنے کا حکم دیا گیا تھا"..... کا
نے حیران ہو کر پوچھا۔
"ہاں۔ جب عمران رات کو یہاں پہنچا تو اس سے پہلے مہان کا
آ گیا تھا ورنہ یہ عمران یہاں سے صحیح سلامت واپس نہ جا سکتا"..... ا

امو نے کہا۔
"لیکن اب تو وہ عمران ٹھیک ہو گا۔ اب وہ کیسے میرے ساتھ
جائے گا اور اگر اس عمران کو یہاں بلائے بغیر ہی اپنی مرضی سے چلایا
جا سکتا تھا تو پھر اتنا لمبا چوڑا کھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی۔
یہ تو سادہ وار اس پر کر دیا جاتا"..... کا چھو نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔
"جب تک وہ یہاں نہیں آیا تھا اور اس کے جسم سے اس لڑکے
کے چہرے پر ملا ہوا ہلدان نہ لگا تھا اس وقت تک اس پر کسی قسم کا
کوئی حربہ کام نہ کر سکتا تھا اس لئے اسے یہاں بلایا گیا تھا اور اگر
مہان کا حکم نہ آ جاتا تو پھر یہ ہلدان اس کے جسم سے لگتے ہی اصل کام
شروع ہو جاتا لیکن مہان کے حکم کی وجہ سے میں نے باقی کارروائی
روک دی تھی مگر اب یہ ہلدان اس کے جسم سے لگ چکا ہے اس لئے
اب اس پر ہاتھ ڈالنا انتہائی آسان ہو گا"..... استاد رامو نے کہا۔
"مجھے کیا کرنا ہو گا"..... کا چھو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"میں دیکھ رہا ہوں کہ تم مہان کے حکم کو دل سے قبول نہیں
کر رہے"..... اچانک استاد رامو کا لہجہ بدل گیا تو اس کے سامنے بیٹھا
ہوا کا چھو بے اختیار کانپ اٹھا۔ اس نے جلدی سے دونوں ہاتھ جوڑ
دیئے۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی زردی سی چھا گئی تھی۔
"مم۔ میں۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ مجھے معاف کر دو"..... کا چھو
نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم میرے اچھے شاگرد ہو اور میں نے تم پر بے حد محنت کی ہوئی ہے اس لئے اس بار معاف کر رہا ہوں۔ آئندہ محتاط رہنا۔ اب سنو تم نے اس عمران کے فلیٹ پر جانا ہے۔ اپنے ساتھ کاسوما کا سفوف لے جانا۔ یہ سفوف تم جیسے ہی اس عمران پر پھینکو گے وہ تمہارا تابع ہو جائے گا اور پھر تم اسے ساتھ لے کر اپنے علاقے میں جاؤ اور اسے شودر جیسا بنا کر شودرمان سفر شروع کر دینا۔ مہان تمہاری حفاظت کرے گا"...... استاد رامو نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی استاد"...... کاچھو نے ایک بار پھر ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جاؤ"...... استاد رامو نے کہا تو کاچھو اٹھا اور سلام کر کے مڑا اور پھر اسی عجیب سے انداز میں چلتا ہوا واپس چلا گیا۔

صدیقی اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صدیقی بول رہا ہوں"...... صدیقی نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی تو صدیقی بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس سر"...... صدیقی کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے چند روز پہلے عمران کے ساتھ مل کر کوئی مشن مکمل کیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

"مشن تو نہیں سر البتہ ایک چھوٹا سا کام کیا تھا۔ مشن ہوتا تو سر میں اس کی باقاعدہ رپورٹ بھجواتا"...... صدیقی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کام تھا۔ تفصیل بتاؤ"...... چیف نے پوچھا۔

"سر۔ عمران صاحب کا فون آیا تھا کہ کسی آفتاب احمد کے نوجوان لڑکے کو اغوا کیا گیا ہے اور اغوا کرنے والے اس سے دس لاکھ روپے کا تاوان طلب کر رہے ہیں اور مجھے ان اغوا کنندگان کو بھی پکڑنا ہے اور اس لڑکے کو بھی زندہ سلامت برآمد کرنا ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"پھر"...... چیف کا لہجہ اسی طرح سرد تھا اور جواب میں صدیقی نے شروع سے لے کر آخر تک ساری کارروائی تفصیل سے بتا دی۔

"اس کے بعد عمران کہاں گیا تھا"...... دوسری طرف سے چیف نے پوچھا تو صدیقی بے اختیار چونک پڑا۔

"عمران صاحب ہم سے علیحدہ ہو کر گئے تھے۔ ظاہر ہے جناب وہ اپنے فلیٹ پر ہی گئے ہوں گے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران تین روز سے غائب ہے۔ سلیمان کے کہنے کے مطابق عمران رات گئے واپس آیا تھا۔ دوسرے روز جب سلیمان مارکیٹ گیا تو عمران فلیٹ میں موجود تھا لیکن جب سلیمان واپس آیا تو فلیٹ کا دروازہ خلاف معمول کھلا ہوا تھا لیکن سلیمان نے خیال نہیں کیا۔

اب مجھے عمران کی ضرورت پڑی تو میں نے اسے فلیٹ پر کال کیا تو سلیمان نے بتایا کہ تب سے عمران واپس نہیں آیا اور نہ اس کا کوئی فون آیا ہے۔ میں نے رانا ہاؤس کال کیا تو وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ عمران دس لاکھ روپے ایک بریف کیس میں ڈلوا کر لے گیا تھا۔ اس نے یہ رقم رانا ہاؤس سے باہر کار میں بیٹھے بیٹھے وصول کی تھی۔ اس وقت کار میں اس کے ساتھ ایک اجنبی بھی موجود تھا۔ اس کے بعد عمران رانا ہاؤس نہیں آیا۔ میں نے ٹائیگر کو کال کیا تو ٹائیگر نے مجھے صرف اتنا بتایا کہ اس نے عمران کو تمہارے ساتھ رات کے وقت کرم پور کے علاقے کے قریب دیکھا تھا۔ وہ وہاں سے گزر رہا تھا جس سے میں یہی سمجھا کہ تم نے اس کے ساتھ مل کر فورسٹارز کا کوئی مشن مکمل کیا ہوگا"...... چیف نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ کرم پور کے علاقے میں وہ اغوا کرنے والے چھپے ہوئے تھے۔ ہم انہیں وہاں ٹریس کر رہے تھے۔ ویسے جناب مجھے ایک بات کا خیال آ رہا ہے کہ رقم والا بریف کیس مجرموں سے برآمد نہ ہو سکا تھا۔ عمران صاحب اور ہم نے مل کر اسے بے حد تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکا جس پر عمران صاحب نے کہا کہ وہ بعد میں خود ہی اسے ٹریس کر لیں گے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے روز اس بریف کیس کو تلاش کرنے گئے ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"لیکن بریف کیس کو تلاش کرنے میں تین روز تو نہیں لگ سکتے۔ بہرحال ٹھیک ہے میں جولیا کو احکامات دیتا ہوں وہ تمہیں

احکامات دے گی"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ہو گیا تو صدیقی نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور الجھن
کے تاثرات نمایاں تھے کہ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز
دی تو صدیقی بے اختیار چونک پڑا اور پھر وہ تیزی سے اٹھ
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... صدیقی نے دروازہ کھولنے سے پہلے عادت کے
مطابق پوچھا۔

"کیپٹن شکیل"...... باہر سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو
صدیقی نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔

"تم اس وقت۔ خیریت"...... صدیقی نے ایک طرف ہٹتے
ہوئے کہا۔

"ویسے ہی ادھر سے گزر رہا تھا کہ سوچا تم سے ملتا چلوں"۔ کیپٹن
شکیل نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ریفریجریٹر کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے اسے کھولا اور اس میں سے جوس کے دو ڈبے
نکال کر اس نے میز پر رکھ دیئے۔

"کیا بات ہے۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ میری اچانک آمد کی وجہ
سے تم ذہنی طور پر ڈسٹرب ہو گئے ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو
صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہاری وجہ سے نہیں کیپٹن شکیل بلکہ چیف کی کال کی وجہ
سے ایسا ہوا ہے"...... صدیقی نے کہا تو اس بار کیپٹن شکیل چونک

پڑا۔

"چیف کی کال کی وجہ سے۔ کیا مطلب"...... کیپٹن شکیل نے
حیران ہو کر پوچھا۔

"ابھی تمہارے آنے سے چند لمحے پہلے چیف کی کال آئی تھی۔
عمران صاحب تین روز سے غائب ہیں"...... صدیقی نے کہا تو کیپٹن
شکیل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ عمران صاحب غائب ہیں۔ کیا مطلب ہوا اور
چیف نے تمہیں کیوں کال کیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر
اس سے پہلے کہ صدیقی کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا
لیا۔

"صدیقی بول رہا ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں صدیقی۔ چیف نے بتایا ہے کہ عمران تین
روز سے پراسرار طور پر غائب ہے اور آخری بار اس نے تمہارے ساتھ
کوئی کام مکمل کیا ہے۔ یہ کیا سلسلہ ہے۔ کون سا کام کیا تھا تم
دونوں نے"...... جولیا کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش
بھی نمایاں تھی۔

"کیپٹن شکیل بھی میرے پاس موجود ہے۔ میں اسے بھی یہی
تفصیل بتا رہا تھا کہ آپ کا فون آ گیا اس لئے اب آپ دونوں ہی
تفصیل سن لیں گے"...... صدیقی نے کہا اور اس نے ایک بار پھر

وہی تفصیل دوہرا دی جو اس سے پہلے وہ چیف کو بتا چکا تھا۔

"لیکن اس میں عمران کی گمشدگی کا کیا سلسلہ ہے۔ چیف نے اسے فوری طور پر ٹریس کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسے عمران سے کوئی اہم کام ہے اور عمران مل نہیں رہا"...... جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے کام کے بغیر تو چیف ایسا حکم نہیں دے سکتے لیکن اب کیا کیا جائے۔ کیا اخبار میں گمشدگی کا اشتہار دیا جائے یا ریڈیو اور ٹی وی پر اعلانات کئے جائیں۔ عمران صاحب بچے تو نہیں ہیں کہ اس طرح گم ہو جائیں گے۔ ظاہر ہے اپنے کسی کام میں مصروف ہوں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"میں نے اس کی ذاتی فریکونسی پر بھی اسے کال کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کال اٹنڈ ہی نہیں ہو رہی"...... جولیا نے صدیقی کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ عمران صاحب دارالحکومت سے باہر ہیں اس لئے واچ ٹرانسمیٹر اٹنڈ نہیں ہو رہا اور دوسرا کوئی ٹرانسمیٹر ان کے پاس ہو گا نہیں اس لئے کال کیسے اٹنڈ ہو سکتی ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب چیف کو کہہ دیا جائے کہ ہم اس کا حکم نہیں مانتے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ مس جولیا۔ میرا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا۔ میں نے تو یہ بات اس لئے کی تھی کہ عمران صاحب کو تلاش کرنے کا حکم عجیب

صدیقی نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا اس انداز میں غائب ہونا اس سے زیادہ عجیب بات ہے صدیقی۔ وہ جہاں بھی ہو گا وہ بہرحال رابطہ ضرور کرتا۔ تمہیں یاد ہے ایک کیس میں اسے اغوا کر لیا گیا تھا اس لئے مجھے خدشہ ہے کہ اب بھی کسی تنظیم نے اسے اغوا نہ کر لیا ہو اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ چیف نے بتایا ہے کہ انہوں نے سلیمان سے معلوم کیا ہے عمران کی کار بھی گیراج میں موجود ہے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تو واقعی آپ کا خدشہ درست ہے پھر اب ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... صدیقی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"حکم چیف نے دیا ہے کہ پوری سیکرٹ سروس عمران کو تلاش کرے۔ کیپٹن شکیل تمہارے پاس موجود ہے اسے بھی یہ حکم سنا دو"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ویسے مس جولیا کا خدشہ درست لگتا ہے۔ عمران کے ساتھ ضرور کوئی چکر ہوا ہے ورنہ وہ کسی صورت بھی تین روز تک بغیر رابطے کے نہ رہتا"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اسے تلاش

کرنے کا کام کہاں سے شروع کیا جائے"...... صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں جاکر سلیمان سے تفصیل پوچھنی چاہ
ہو سکتا ہے کہ عمران نے جانے سے پہلے کوئی ایسی بات کی ہو ج
سے کچھ اندازہ ہو سکے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ پھر"...... صدیقی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ چو
کیپٹن شکیل کی کار موجود تھی اس لئے صدیقی نے اپنی کار نہ لی
کیپٹن شکیل کی کار میں ہی بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی کار عمران
فلیٹ کے سامنے پہنچ گئی تو وہ دونوں نیچے اترے اور پھر سیڑھیا
چڑھتے ہوئے فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گئے۔ صدیقی نے ہاتھ اٹھ
کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... دروازے کی دوسری طرف سے سلیمان کی آوا
سنائی دی۔

"میں صدیقی ہوں سلیمان۔ میرے ساتھ کیپٹن شکیل بھ
ہیں"...... صدیقی نے کہا تو دروازہ کھل گیا۔

"عمران صاحب تو نہیں ہیں"...... سلیمان نے ایک طرف ہٹ
ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو آئے ہیں۔ چیف نے ہمیں ان کی تلاش کا حکم د
ہے۔ ہم نے سوچا کہ پہلے تم سے مل لیا جائے"...... صدیقی نے کہ
اور سلیمان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ ان
کے ساتھ ڈرائینگ روم میں آگیا۔

"آپ بیٹھیں میں کافی لے آتا ہوں"...... سلیمان نے کہا۔

"نہیں۔ تم بیٹھو۔ کافی بعد میں کسی وقت پی لیں گے"۔ صدیقی
نے کہا تو سلیمان ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"چیف نے بتایا ہے کہ عمران صاحب تین روز سے غائب
...... صدیقی نے کہا۔

"جی ہاں۔ جس وقت چیف کا فون آیا تو مجھے یہ احساس ہوا کہ وہ
ب ہیں ورنہ میں سمجھا تھا کہ وہ کسی کام کے سلسلے میں گئے ہوں
...... سلیمان نے جواب دیا۔

"چیف نے بتایا ہے کہ تم اسے یہاں فلیٹ پر چھوڑ کر مارکیٹ
لے تھے اور جب تم واپس آئے تو عمران صاحب موجود نہیں تھے
البتہ ان کی کار گیراج میں موجود ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"جی ہاں اور اب مجھے اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ جب میں
واپس آیا تو فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا حالانکہ آج سے پہلے کبھی ایسا
نہیں ہوا صاحب کسی صورت بھی دروازہ کھول کر نہیں جایا
تے"۔ سلیمان نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہاں سے انہیں اغوا کر کے لے جایا گیا
ہے۔ کیا تم نے گیس وغیرہ کی بو محسوس کی تھی"...... صدیقی نے
ہا۔

"جی نہیں۔ نہ ہی کسی گیس کی بو تھی اور نہ ہی یہاں ایسے شواہد
تھے ورنہ مجھے فوراً احساس ہو جاتا۔ یہاں کی ہر چیز میں اپنے ہاتھوں

سے ایڈجسٹ کرتا ہوں اس لئے اگر کوئی چیز معمولی سی بھی غلط
ہوتی تو مجھے فوراً معلوم ہو جاتا"...... سلیمان نے جواب دیا۔
"اس سے پہلے رات کو کس وقت عمران صاحب آئے تھے"
صدیقی نے پوچھا۔
"گیارہ بجے کے قریب"...... سلیمان نے کہا اور صدیقی نے سر
دیا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ عمران ان سے علیحدہ ہو کر سیدھا یہ
اپنے فلیٹ پر آیا تھا۔
"صبح کوئی خاص بات تم نے محسوس کی ہو یا عمران صاحب
جانے سے پہلے کوئی خاص بات کی ہو"...... اس بار کیپٹن شکیل
کہا۔
"جی نہیں۔ کوئی خاص بات تو نہیں ہوئی تھی البتہ ایک
مجھے اب یاد آ رہی ہے"...... سلیمان نے چونک کر کہا۔
"کون سی بات"...... صدیقی اور کیپٹن شکیل نے چونک کر
"صاحب جس کرسی پر بیٹھے تھے اس کرسی کے نیچے لائٹ
قالین پر سیاہ رنگ کے ذرات میں نے دیکھے تھے۔ صاحب سگریٹ
نہیں پیتے کہ میں سمجھتا کہ یہ سگریٹ کی راکھ ہو سکتی ہے لیکن
اتنے کم مقدار میں تھے کہ میں نے خیال ہی نہیں کیا۔ اب مجھے یا
رہا ہے"...... سلیمان نے کہا۔
"وہ ذرات کس چیز کے تھے۔ کہاں ہیں وہ"...... صدیقی
چونک کر پوچھا۔

وہ تو ویکیوم کلینر سے صاف ہو گئے اور گرد وغیرہ میں نے باہر
ٹ بن میں ڈال دی تھی۔ یہ تو تین روز پہلے کی بات ہے"۔
ہان نے جواب دیا۔
"اور کوئی خاص بات"...... صدیقی نے کہا۔
"جی نہیں اور تو کوئی خاص بات نہیں ہے"...... سلیمان نے
اب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اب ہم چلتے ہیں"...... صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا
اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔
"صدیقی صاحب ایک بات میرے ذہن میں آ رہی ہے اگر آپ
چاہیں تو میرے ساتھ چلیں۔ میں اس کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں"۔
سلیمان نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔
"کون سی بات"...... صدیقی نے چونک کر کہا۔ کیپٹن شکیل کی
انکھوں میں بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"صاحب نے اس روز صبح کی نماز نہیں پڑھی تھی اور نہ ہی قرآن
مجید کی تلاوت کی تھی حالانکہ وہ صبح باقاعدہ نماز پڑھتے جاتے تھے۔ ان
دنوں چونکہ انہوں نے پارک میں ورزش کے لئے جانا ہوتا ہے اس
وہ نماز مسجد میں ادا کر کے وہیں قرآن مجید کی تلاوت کر لیتے ہیں
پھر ورزش کے لئے پارک میں چلے جاتے ہیں اس لئے مجھے اس روز
معلوم نہ ہو سکا لیکن ان کی عدم موجودگی میں، میں جب مسجد میں
تو مجھے امام مسجد نے بتایا تھا۔ میں یہی سمجھا تھا کہ شاید کوئی وجہ

ہو گی لیکن اب جبکہ ان سیاہ ذرات کی بات میرے ذہن میں آئی تو میرے ذہن میں یہ خدشہ ابھرا ہے کہ کہیں صاحب کے ساتھ شیطانی یا کوئی سفلی چکر نہ چل گیا ہو"...... سلیمان نے کہا۔

"تو پھر تم اس بات کی تصدیق کیسے کرو گے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"یہاں مارکیٹ کے قریب ایک مسجد کے امام صاحب ہیں۔ کپڑا ہاتھ میں لے کر بتا دیتے ہیں۔ میں عمران صاحب کا رومال لے جاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو وہ ضرور بتا دیں گے"...... سلیمان نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ چلیں"...... صدیقی نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے چل پڑا جبکہ سلیمان اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ شاید وہ عمران کا رومال اٹھانے گیا تھا۔

کافرستان کے شمال مشرقی علاقے میں ایک دشوار گزار پہاڑی سلسلہ باروشا کے نام سے مشہور تھا۔ باروشا پہاڑی سلسلے پر انتہائی گھنے جنگلات تھے اور یہ علاقہ چونکہ انتہائی دشوار گزار تھا اس لئے اسے خاطر خواہ ترقی نہ دی گئی تھی۔ یہ پہاڑی سلسلہ ملک ناپال کی سرحد تک چلا جاتا تھا۔ یہاں جگہ جگہ آبادیاں ضرور تھیں لیکن یہ آبادیاں انتہائی غریب پہاڑی لوگوں کی تھیں۔ یہ ایک خاص قبیلہ تھا جسے بھیل کہا جاتا تھا۔ بھیل قبیلہ اس پورے پہاڑی سلسلے میں پھیلا ہوا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ یہ کافرستان کے قدیم ترین لوگوں کا قبیلہ ہے۔ یہ قبیلہ پورے کافرستان میں پھیلا ہوا تھا لیکن پھر جب قدیم دور میں کافرستان سے باہر کے علاقوں سے زرخیز زمینوں کی تلاش میں لوگ یہاں آئے تو انہوں نے طاقت کے زور پر ان بھیلوں کو اپنا غلام بنا لیا اور کافرستانی مذہب کے لحاظ سے انہیں انتہائی نچلا طبقہ قرار

دیا جاتا تھا اور کافرستانی قدیم مذہب میں شودر کا نام دیا گیا تھا اور ا
سے انتہائی ظالمانہ اور انتہائی تحقیر آمیز سلوک کیا جاتا تھا۔ پھر آہستہ
آہستہ یہ بھیل قوم کے لوگ ختم ہوتے چلے گئے۔ اب صرف اس
ماروشا پہاڑی سلسلے میں ان کی آبادیاں باقی رہ گئی تھیں۔ یہاں
لوگ لکڑی کاٹنے کی مزدوری کرتے تھے چونکہ یہ صدیوں سے جنگلات
میں رہتے چلے آ رہے تھے اس لئے انہیں جنگلات کا کیڑا بھی کہا جا
تھا۔ ماروشا کا پہاڑی سلسلہ کافرستان کی طرف سے جہاں سے شرو
ہوتا تھا وہاں آخری بڑا قصبہ آشوما تھا اور آشوما لکڑی کی تجارت کے لے
پورے کافرستان میں مشہور تھا۔ آشوما میں بھی بھیل رہتے تھے لیکن
ان کی آبادی ایک طرف علیحدہ تھی۔ وہ صرف مزدوری کرتے تھے او
پھر اپنی آبادی میں چلے جاتے تھے۔ یہ آبادی بھی انتہائی غلیظ اور انتہا
غیر ترقی یافتہ تھی۔ زیادہ تعداد جھونپڑیوں کی تھی البتہ کوئی کوئی
مکان بھی تھا۔ اس آبادی میں ایک پختہ مکان بھی تھا جس کے ا
سرخی مائل سیاہ رنگ کا جھنڈا لہراتا رہتا تھا۔ اس مکان میں بھیلو
بڑا سردار رہتا تھا جسے بھیل مان کہا جاتا تھا۔ آشوما قصبے تک پختہ
چوڑی سڑکیں تھیں۔ قصبے میں بجلی بھی تھی اور دیگر ترقی
سہولتیں بھی اس لئے یہاں تک نہ صرف لکڑی کے بیوپاری
جاتے رہتے تھے بلکہ سیاح بھی اکثر اس قدیم گھنے جنگلات کی سیر
لئے آتے رہتے تھے اور چونکہ یہ تمام جنگلات ایسے تھے جہاں خطرناک
درندوں کا کوئی وجود نہ تھا اس لئے سیاح ان جنگلات کی سیر میں

لیتے تھے لیکن چونکہ راستے انتہائی دشوار گزار تھے اس لئے وہ بھی
دور تک نہ جا سکتے تھے البتہ بھیل اس پورے پہاڑی سلسلے میں
پھیلے ہوئے تھے اور ان کی جگہ جگہ آبادیاں تھیں اس لئے وہ اس
پہاڑی سلسلے میں آتے جاتے رہتے تھے۔ آشوما میں بھیلوں کا
ایک سوکھا سڑا اور درمیانے قد کا ادھیڑ عمر آدمی تھا جس کے سر
بال کھچڑی سے تھے۔ چہرے پر نحوست کے سائے جیسے ہر وقت
چھائے رہتے تھے لیکن اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ تھیں۔
بھیلوں کا رنگ قدرتی طور پر انتہائی سیاہ تھا اس لئے سیاہ چہرے
انگارہ آنکھیں دیکھنے والے کو خوفزدہ کر دیتی تھیں لیکن بھیل
طور پر انتہائی امن پسند اور صلح جو لوگ تھے اس لئے ان کی
سے کسی کو کوئی خطرہ نہ ہوتا تھا۔ جو سیاح آشوما آتے جاتے
وہ بھیلوں کی آبادی میں بھی آتے تھے اور یہاں بچوں، عورتوں
مردوں کی تصویریں بناتے۔ ان کے رسم و رواج کے بارے میں
معلومات حاصل کرتے اور پھر انہیں رقم اور دوسرے تحفے دے کر
جاتے تھے۔ بھیل مان کا نام آسوگا تھا۔ اس وقت وہ اپنے پختہ
مکان کے ایک کمرے میں آلتی پالتی مارے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس
جسم پر سرخی مائل سیاہ رنگ کا لباس تھا۔ اس کے سامنے ایک
الاؤ جلا ہوا تھا جس میں کوئلے دہک رہے تھے۔ ساتھ ہی ایک
میں سرخ رنگ کے گول گول دانے پڑے ہوئے تھے۔ اس
مکان میں انتہائی غلیظ بو پھیلی ہوئی تھی کیونکہ اس مکان کے

تقریباً آدھے سے زیادہ کمروں میں جانوروں کی سڑی ہوئی کھالیں او
ہڈیاں بھری ہوئی تھیں۔ اس کے علاوہ عجیب سی جڑی بوٹیوں کے بھی
ڈھیر تھے۔ البتہ یہ کمرہ جس میں بھیل مان آسوگا موجود تھا یہاں کوئی
کھال یا ہڈی نہ تھی۔ آسوگا کی آنکھیں بند تھیں اور وہ منہ ہی منہ میں
کچھ پڑھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ انتہائی میکانکی انداز میں ساتھ
پڑے ہوئے سرخ دانوں کو اٹھا اٹھا کر چولہے میں ڈالتا جس سے
چڑچڑاہٹ کی آواز نکلتی اور کمرے میں انتہائی ناگوار اور گندی سی ب
پھیل جاتی لیکن آسوگا اس طرح مطمئن بیٹھا ہوا تھا جیسے یہ بدبو اسے
خوشبو محسوس ہو رہی ہو۔ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے
کھلا اور اس کے ساتھ ہی ایک کریہہ چیخ سنائی دی۔ اس آواز کو سنتے
ہی آسوگا نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی چولہے میں دہکتے ہوئے
انگاروں سے بھی زیادہ سرخ آنکھیں دروازے پر جمی ہوئی تھیں جہاں
ایک سیاہ رنگ کی عورت کھڑی تھی۔ اس کا سر گنجا تھا جس کی وجہ
سے اس کی شکل عجیب سی لگ رہی تھی۔ اس عورت کی آنکھیں
انگاروں کی طرح سرخ تھیں۔ اس کے جسم پر سرخی مائل سیاہ رنگ
عبا نما لباس تھا جو اس کی گردن سے لے کر اس کے پیروں تک
اور اس کے دونوں بازو بھی اس لباس میں پوری طرح چھپے ہوئے
تھے۔ اس عورت کے ہاتھ میں عجیب سے جانور کی کھوپڑی تھی لیکن
اس کھوپڑی کی آنکھیں زندہ تھیں البتہ یہ آنکھیں گہرے زرد رنگ
تھیں۔

"آؤ سرجائی۔ آجاؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... آسوگا نے
مسرت لہجے میں کہا۔

"کیوں بلایا ہے مجھے۔ بولو"...... اس عورت نے انتہائی کریہہ
لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر وہ اس چولہے کے سامنے بیٹھ گئی اور اس
نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھوپڑی کی گردن سے منہ لگا لیا۔ چند لمحوں
بعد جب اس نے کھوپڑی سے منہ ہٹایا تو اس کے منہ سے خون کے
قطرے رس رہے تھے۔

"سرجائی مجھے تم سے کام ہے"...... آسوگا نے کہا۔

"بولو۔ بولو۔ تم بھیل مان ہو اس لئے سرجائی تمہارا کام کر سکتی
ہے ورنہ سرجائی جہاں پہنچ جائے وہاں تباہی اور بربادی ڈیرے ڈال
دیتی ہے۔ بولو"...... سرجائی نے انتہائی کریہہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے ایک آدمی آرہا ہے اسے شوورمان پہنچانا ہے"۔ آسوگا
نے کہا۔

"شوورمان۔ اوہ۔ یہ تو بہت کٹھن کام بتایا ہے تم نے"۔ سرجائی
نے کہا۔

"تمہارے لئے تو کٹھن نہیں ہے البتہ دوسروں کے لئے ضرور
کٹھن ہے کیونکہ وہ زندہ سلامت شوورمان تک پہنچ ہی نہیں سکتے"۔
آسوگا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم کہتے تو ٹھیک ہو لیکن چار بڑے جانوروں کی کھالیں
بھینٹ میں دینا ہوں گی۔ بولو تیار ہو"...... سرجائی نے کہا۔

"ہاں۔ چار کیا پانچ لے لیتا لیکن کام ہونا چاہئے اور یہ بھی
کہ اس آدمی کے ذہن پر کاسوما کا اثر ہے اس لئے وہ یہاں تک
جائے گا لیکن یہاں پہنچتے ہی اس کے ذہن پر سے کاسوما کا اثر ختم
جائے گا۔ ویسے وہ انتہائی خطرناک ترین آدمی سمجھا جاتا ہے اس۔
میں نے تمہیں بلایا ہے کہ تم ہی اسے سنبھال سکتی ہو"......
نے کہا۔

"تو کیا اسے زندہ لے جانا ہے"...... سرجائی نے چونک
پوچھا۔

"ہاں۔ زندہ اور صحیح سلامت۔ مہا مہان نے اسے طلب
ہے"۔ آسوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر دس کھالیں بھینٹ دینا ہوں گی۔ بولو تیار ہ
سرجائی نے کہا۔

"ہاں۔ دس لے لو لیکن کام ہونا چاہئے"...... آسوگا نے کہا۔

"تو لاؤ۔ کہاں ہیں کھالیں۔ مجھے دو"...... سرجائی نے ا
خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اسے دنیا کی سب سے بڑی دولت
ہو۔ آسوگا نے اپنا بایاں ہاتھ اوپر اٹھایا اور اسے ایک بار عجیب
انداز میں لہرا کر نیچے کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک
اندر داخل ہوا اور آسوگا کے سامنے آکر جھک گیا۔

"دس بڑے جانوروں کی کھالیں لے آؤ"...... آسوگا نے کہا
آدمی تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دو

اندر داخل ہوا تو اس نے دس گلی سڑی اور انتہائی بدبودار کھالوں کا
ڈھیر اٹھا رکھا تھا۔

"ایک کونے میں رکھ دو اور جاؤ"...... آسوگا نے کہا تو اس آدمی
نے کھالوں کا ڈھیر ایک کونے میں پھینکا اور واپس دروازے کی
طرف مڑ گیا۔

"جاؤ اور بھینٹ لے لو"...... آسوگا نے کہا تو سرجائی تیزی سے
اٹھی اور اس کونے کی طرف بڑھ گئی جہاں انتہائی بدبودار کھالوں کا
ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ کمرے میں اب بو اس قدر تیز ہو گئی تھی کہ شاید عام
آدمی اسے کسی صورت بھی برداشت ہی نہ کر سکتا تھا لیکن آسوگا بڑے
اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا جبکہ سرجائی کے چہرے پر انتہائی مسرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ ان کھالوں کے ڈھیر کے پاس پہنچ کر بیٹھ
گئی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھوپڑی ایک طرف رکھی اور پھر
اس نے انتہائی بدبودار کھالوں کو اس طرح نوچ نوچ کر کھانا
شروع کر دیا جیسے صدیوں کی بھوکی ہو جبکہ آسوگا نے دوبارہ آنکھیں
بند کر لیں اور منہ ہی منہ سے کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔

"میں نے بھینٹ لے لی ہے"...... اچانک سرجائی کی مسرت
بھری تیز آواز سنائی دی اور آسوگا نے آنکھیں کھول دیں۔

"پھر کیا تم کام کے لئے تیار ہو"...... آسوگا نے کہا۔

"ہاں۔ اب میں اس آدمی کو زندہ سلامت شودر مان تک پہنچا
دوں گی۔ بولو کہاں ہے وہ آدمی"...... سرجائی نے کہا۔ اس نے اب

ہاتھ میں دوبارہ کھوپڑی پکڑی ہوئی تھی۔
"مہامہان نے اس آدمی کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس
مطابق یہ آدمی ذہنی طور پر انتہائی تیز، عیار اور شاطر ہے۔ بظاہر انتہا
معصوم اور بھولا بھالا، احمق اور مسخرہ سا نظر آتا ہے لیکن در حقیقت
یہ انتہائی ہوشیار آدمی ہے۔ عورتوں سے میٹھی میٹھی باتیں بھی کر
ہے لیکن عورتوں کے جال میں نہیں پھنستا اور اسے بہرحال اس
مرضی کے مطابق شودر مان پہنچانا ہے کیونکہ کاجلا کے قانون
مطابق کسی آدمی کو زبردستی کاجلا کے کسی حربے کی بنا پر شودر
نہیں لے جایا جا سکتا اس لئے اب تم بتاؤ کہ تم کیا کرو گی"۔ آسو
نے کہا۔
"تم اس کی فکر مت کرو۔ میں اسے دنیا کی حسین ترین عورت
نظر آؤں گی اور پھر میری آنکھیں دیکھ لیں گی کہ اس کی کمزوری کیا
اور میں اسی کمزوری سے فائدہ اٹھاؤں گی اور وہ پالتو کتے کی طرح
میرے ساتھ شودر مان پہنچ جائے گا لیکن تم یہ بتاؤ کہ وہ کہا
ہے"...... سرجائی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تمہاری صلاحیتوں کو میں جانتا ہوں اس لئے تو میں نے اس
کام کے لئے تمہیں طلب کیا ہے اور تمہیں بیک وقت دس بڑ
جانوروں کی کھالیں بھینٹ میں دے دی ہیں۔ یہ آدمی تمہیں آش
قصبے سے جنوب کی طرف ایک ویران جنگل میں پڑا ہوا نظر آئے گا
جب وہ ہوش میں آئے گا تو اسے یہ یاد نہیں ہو گا کہ وہ یہاں کیسے

لیا ہے"...... آسوگا نے کہا۔
"اوہ۔ کہیں وہ کوئی وحشی وغیرہ تو نہیں ہے"...... سرجائی نے
ل چونک کر پوچھا۔
"نہیں۔ عام دنیا دار آدمی ہے البتہ وہ مسلمان ہے اور یہ بھی
گیا ہے کہ اسے روشن کلام آتا ہے۔ ایسا روشن کلام جس کی وجہ
ہم کاجلا کے لوگ جل کر بھسم ہو سکتے ہیں اس لئے اسے بہت لمبا
دے کر قابو میں کیا گیا ہے اور پھر جب اس کا ذہن قابو میں کیا گیا
اس پر ایک ایسی چیز ڈال دی گئی کہ اب چار روز تک اسے نہ
شن کلام یاد رہے گا اور نہ وہ اسے پڑھ سکے گا اس لئے تم بے فکر رہو
ہتہ اس کی ذہانت اور اس کی عیاری کا توڑ تم نے خود کرنا ہے"۔
وگا نے کہا۔
"وہ میں کر لوں گی۔ اس کی شکل کیسی ہے"...... سرجائی نے
چھا۔
"اس کا نام عمران ہے اور وہ پاکیشیائی ہے"...... آسوگا نے کہا
پھر اس نے اسے اس کی شکل وصورت بتانی شروع کر دی۔
"ٹھیک ہے تم بے فکر رہو۔ وہ اپنی مرضی سے شودر مان پہنچ
جائے گا"...... سرجائی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیز تیز
قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

سلیمان کیپٹن شکیل اور صدیقی کے ہمراہ فلیٹ سے نکل کر پید
چلتا ہوا قریبی مارکیٹ پہنچ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مارکیٹ
تقریباً عقب میں ایک چھوٹی سی مسجد کے سامنے موجود تھے۔ یہ
شاید مارکیٹ کے تاجروں نے مل کر بنوائی تھی کیونکہ یہ اتنی بڑی
تھی کہ اس میں بہت زیادہ لوگ نماز ادا کر سکیں۔

"آجاؤ امام صاحب اپنے حجرے میں ہوں گے"...... سلیمان
اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور پھر کیپٹن شکیل اور صدیقی بھی
ہلاتے ہوئے اندر داخل ہوگئے۔ اصل مسجد کی سائیڈ میں ایک چھو
سا حجرہ بنا ہوا تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر چٹائیاں بچھی ہو
تھیں اور ایک سفید ریش بزرگ آدمی ایک چٹائی پر بیٹھا ہوا تھ
اس کے سامنے رحل پر قرآن مجید رکھا ہوا تھا اور وہ اس کی تلاوت
مصروف تھا۔ سلیمان اور اس کے ساتھیوں کی آہٹ سن کر اس

اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور پھر انہیں اندر آنے کا اشارہ کر کے
دوبارہ تلاوت میں مصروف ہو گیا۔ سلیمان کیپٹن شکیل اور صدیقی
نے جوتے اتارے اور اندر داخل ہو کر وہ ایک سائیڈ میں دیوار سے
پشت لگا کر بیٹھ گئے۔ امام صاحب نے کچھ دیر بعد تلاوت ختم کی۔ ہاتھ
اٹھا کر دعا مانگی اور پھر قرآن مجید غلاف میں لپیٹ کر وہ اٹھے۔ انہوں
نے قرآن مجید اور رحل کو ایک الماری میں رکھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... انہوں نے مڑ کر سلیمان
اس کے ساتھیوں سے کہا تو وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ آپ چونکہ قرآن مجید کی تلاوت
رہے تھے اس لئے ہم خاموش رہے تھے"...... سلیمان نے جواب
دیا اور ساتھ ہی اس نے بڑی گرمجوشی سے امام مسجد سے مصافحہ کیا۔
کیپٹن شکیل اور صدیقی نے بھی سلام کا جواب مختصر طور پر دینے کے
ساتھ ہی مصافحہ کیا۔

"تشریف رکھیں"...... امام صاحب نے کہا اور پھر ان تینوں کے
بیٹھنے کے بعد وہ خود بھی ان کے سامنے بیٹھ گئے۔

"فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... امام مسجد نے کہا۔

"میں یہاں قریب ہی ایک فلیٹ میں رہتا ہوں اور میں باورچی
ہوں۔ میرے صاحب کا نام علی عمران ہے۔ یہ دونوں بھی ان کے
ساتھی ہیں۔ ان کا نام کیپٹن شکیل اور ان کا نام صدیقی ہے۔ میرے
صاحب تین روز سے پراسرار طور پر غائب ہیں۔ میں ان کا استعمال

شدہ رومال لے آیا ہوں آپ برائے مہربانی بتائیں کہ عمران صاح
کہاں ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... سلیمان نے مؤدبانہ
میں کہا اور جیب سے ایک سفید رومال نکال کر اس نے امام مسجد
طرف بڑھا دیا۔

"عمران صاحب شادی شدہ ہیں"...... امام مسجد نے رومال ہا
میں لیتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ انہوں نے ابھی تک شادی نہیں کی۔ میرے سا
فلیٹ میں رہتے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا جبکہ کیپٹن شک
اور صدیقی خاموش بیٹھے رہے۔

"اچھا"...... امام صاحب نے کہا اور رومال ہاتھ میں پکڑ کر انہ
نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے میں مصروف
گئے۔ چند لمحوں بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں تو ان کے چہرے
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مجھے افسوس ہے جناب۔ میں آپ کی کوئی خدمت نہیں
سکتا۔ میں نے جو معلوم کیا ہے اس کے مطابق اس رومال کے مالک
کے حالات پر سیاہ رنگ کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ مجھے سوائے اس
پردے کے اور کچھ نظر نہیں آیا اس لئے میں معذرت خواہ ہوں
امام مسجد نے رومال واپس سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سیاہ پردے کا کیا مطلب ہوا جناب"...... اس بار کیپٹن شک
نے پوچھا۔

اس کا مطلب ہے جناب کہ ان صاحب پر کوئی ایسا عمل کیا گیا
ہے ختم کرنا کم از کم میرے بس سے باہر ہے"...... امام صاحب
ول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب سفلی عمل سے ہے"...... کیپٹن شکیل نے
نک کر پوچھا۔

"عام قسم کے سفلی عمل کو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے میں توڑ لیتا
ں لیکن یہ کوئی دوسرا عمل ہے۔ میں اسے سفلی عمل بھی نہیں کہہ
تا البتہ سیاہ رنگ کے پردے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کوئی
یطانی عمل ہی ہوگا"...... امام مسجد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ آپ ہماری رہنمائی کریں"۔ اس بار
صدیقی نے کہا۔

"آپ شیخ ناظر صاحب سے مل لیں۔ شاید وہ آپ کی کوئی مدد کر
سکیں"...... امام مسجد نے جواب دیا۔

"شیخ ناظر۔ وہ کون صاحب ہیں"...... سلیمان نے چونک کر
پوچھا۔

"اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں۔ اس مارکیٹ میں ان کی دکان
ہے۔ پلاسٹک کی بنی ہوئی چیزیں فروخت کرتے ہیں۔ آپ انہیں میرا
نام لیں گے تو وہ آپ کی ضرور مدد کریں گے"...... امام مسجد نے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ آپ کو تکلیف دی"...... ان تینوں نے

اٹھتے ہوئے کہا تو امام مسجد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔
"نہیں تکلیف کیسی۔ البتہ میں خود شرمندہ ہوں کہ میں آپ کی
کوئی مدد نہیں کر سکا"...... امام مسجد نے کہا۔
"یہ آپ کا ہدیہ۔ یہ آپ قبول کر لیں"...... کیپٹن شکیل نے
جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالتے ہوئے کہا۔
"شکریہ جناب۔ میں اس کام کا ہدیہ نہیں لیا کرتا۔ یہ فی سبیل
اللہ ہوتا ہے اور ویسے بھی میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکا"......
صاحب نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
نوٹ واپس جیب میں رکھ لیا اور پھر وہ تینوں حجرے سے باہر آگئے
انہوں نے جوتے پہنے اور مسجد سے باہر آگئے۔
"تم نے دیکھی ہوئی ہے شیخ ناظر صاحب کی دکان"۔ کیپٹن
شکیل نے سلیمان سے پوچھا۔
"جی نہیں لیکن مارکیٹ سے معلوم ہو جائے گا"...... سلیمان نے
کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
"اس کا مطلب ہے کہ عمران صاحب کے ساتھ پھر کوئی شیطانی
چکر چل گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"ہاں مجھے بھی یہی شک ہوا تھا۔ ویسے اگر یہ شیخ ناظر صاحب نہ
بتا سکے تو پھر چراغ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضری دینا پڑے
گی"...... سلیمان نے کہا اور پھر لوگوں سے پوچھتے ہوئے وہ پلاسٹک
کے سامان بیچنے والی ایک دکان پر پہنچ گئے۔ خاصی بڑی دکان تھی

ے ایک کونے میں ایک خاصا موٹا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے
ے پر خوشحالی کے تاثرات پوری طرح نمایاں تھے اور اس نے
ما یمتی لباس پہنا ہوا تھا۔ ویسے وہ ہر لحاظ سے ایک کامیاب اور
حال تاجر دکھائی دے رہا تھا۔
یہ کیا بتائے گا۔ یہ تو عام دکاندار لگتا ہے"...... صدیقی نے
یمان کے پیچھے اور کیپٹن شکیل کے ساتھ دکان پر چڑھتے ہوئے
ے کہا۔
اس دنیا میں کسی کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا"۔ کیپٹن
یل نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
اپ کا نام شیخ ناظر ہے"...... سلیمان نے اس موٹے آدمی کے
ب پہنچ کر کہا۔
جی ہاں۔ فرمائیے"...... اس موٹے آدمی نے چونک کر سلیمان
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
ہمیں مارکیٹ کی مسجد کے امام صاحب نے بھیجا ہے"۔ سلیمان
ے کہا۔
اوہ۔ مولوی امام بخش صاحب نے بھیجا ہے۔ فرمائیے"...... شیخ
ظ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
لیا یہیں بات کرنی ہو گی یا کسی علیحدہ جگہ پر"...... سلیمان نے
ے ہچکچاتے ہوئے کہا۔
"یہیں بات کر لیں لیکن مختصر"...... شیخ ناظر نے مسکراتے

ہوئے کہا تو سلیمان نے اسے عمران کے غائب ہونے اور پھر
صاحب نے جو کچھ بتایا تھا وہ سب مختصر طور پر بتا دیا۔
"پورا نام کیا ہے"...... شیخ ناظر نے پوچھا۔
"علی عمران"...... سلیمان نے جواب دیا جبکہ کیپٹن شکیل
صدیقی اس کے پیچھے خاموش کھڑے تھے۔ دکان میں گاہک بھی موجو
تھے اور کاؤنٹر پر دوسرے سیلز مین ان گاہکوں سے کاروبار کرنے میں
مصروف تھے۔
"علی عمران۔ وہ صاحب تو نہیں جو فلیٹ نمبر دو سو میں رہتے
ہیں"...... شیخ ناظر نے چونک کر پوچھا۔
"جی ہاں۔ وہی ہیں۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں"...... سلیمان نے
چونک کر پوچھا۔
"بس ایک بار ان سے ملاقات ہوئی تھی کسی سلسلے میں اس۔
مجھے نام یاد رہ گیا ہے۔ بہرحال مجھے دو منٹ دیں میں ابھی
ہوں"...... شیخ ناظر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کاؤنٹر کے عقب
میں موجود دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ اس کے پیچھے دروازہ بند
گیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا اور شیخ ناظر واپس آکر کر
پر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے پر انتہائی گہری سنجیدگی تھی۔
"آپ کا کیا نام ہے اور یہ آپ کے ساتھی۔ ان کا کیا تعارف
ہے"...... شیخ صاحب نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میرا نام سلیمان ہے اور میں عمران صاحب کا باورچی ہوں اور

ن صاحب کے دوست اور ساتھی ہیں کیپٹن شکیل اور صدیقی"۔
ن نے جواب دیا۔
"سلیمان صاحب مجھے افسوس ہے، کہ آپ کے صاحب اب آپ
میں نہیں رہے اور نہ وہ اب آپ کو دوبارہ ملیں گے"...... شیخ
نے کہا تو سلیمان کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل اور صدیقی دونوں
اختیار اچھل پڑے۔
"کیا مطلب ہوا آپ کی اس بات کا"...... اس بار صدیقی نے
ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔
"مجھے افسوس ہے کہ میری بات سے آپ کے جذبات کو ٹھیس
ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے جو کچھ اپنے علم کے مطابق
کیا ہے اس کے مطابق عمران صاحب پر کالا جادو کیا گیا ہے اور
ئی کالا جادو نہیں بلکہ یہ ایک خاص قسم کا کالا جادو ہے جسے
تان میں شودر جادو بھی کہا جاتا ہے اور کاجلا کا جادو بھی۔ یہ جادو
تان کے شودروں کا خاص جادو ہے اور عمران صاحب اس جادو کا
ے ہیں اور دوسری بات یہ کہ وہ اب یہاں پاکیشیا میں بھی
نہیں ہیں۔ وہ کافرستان پہنچ چکے ہیں"...... شیخ ناظر نے کہا۔
"زندہ تو ہیں"...... کیپٹن شکیل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔
"جی ہاں۔ ابھی تک تو زندہ ہیں اور اس وقت تک زندہ ہی رہیں
تک ان کی زندگی ہے لیکن اس جادو کی ایک خاصیت یہ ہے
ایک بار اس کا شکار ہو جائے پھر وہ مرتے دم تک اس سے باہر

نہیں آ سکتا اس لئے میں نے کہا تھا کہ عمران صاحب ختم ہو گے
اور اب شاید دوبارہ ان سے ملاقات نہ ہو"...... شیخ ناظر نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا نوری علم اس کالے جادو کو نہیں توڑ سکتا"......
شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ اللہ تعالیٰ کے مقدس کلا
ایک لفظ بھی ایسے جادو کیا اس جادو کے تمام سیٹ اپ کو تہس
کر سکتا ہے لیکن اس کے لئے کسی ایسی زبان کی ضرورت ہے
میں اس قدر تاثیر ہو اور میں نے تو اپنی بات کی تھی"......
نے جواب دیا۔

"آپ کوئی ایسا آدمی بتائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جی میرے ذہن میں تو ایسا کوئی آدمی نہیں ہے"......
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اب اجازت"......
شکیل نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"یہ کون سا جادو ہے جس کے بارے میں یہ آدمی اس اند
بات کر رہا ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس دنیا میں نجانے کون کون سے عمل ہو رہے ہیں اور
نہیں ہو رہا۔ بہرحال اب ہمیں چراغ شاہ صاحب کے پاس جانا
کیا تم نے ان کی رہائش گاہ دیکھی ہوئی ہے سلیمان"......

شکیل نے سلیمان سے پوچھا۔

جی ہاں۔ میں کئی بار بڑی بیگم صاحبہ کے ساتھ گیا ہوں لیکن
ہاں کار میں جانا ہو گا۔ وہ دیہات میں رہتے ہیں"...... سلیمان نے
اب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کی اماں بی صاحبہ کو بھی
ساتھ لے چلیں وہ ماں ہیں ان کی درخواست پر بزرگ فوراً کام کرنے
پر آمادہ ہو جائیں گے ورنہ میں نے عمران صاحب سے سنا ہوا ہے کہ
یہ چراغ شاہ صاحب بڑے جلالی بزرگ ہیں اور جلد ناراض ہو جاتے
ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"انہیں ابھی درمیان میں مت ڈالو۔ وہ ماں ہیں نجانے عمران
صاحب کے ساتھ کیا صورت حال پیش آئے۔ وہ پریشان ہو جائیں
گی"...... صدیقی نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
سلیمان نے واپس آ کر فلیٹ کو لاک کیا اور پھر وہ کیپٹن شکیل کی کار
عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا اور
سائیڈ سیٹ پر صدیقی۔ سلیمان سمیت ان تینوں کے چہرے ستے
ہوئے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ چیف کو رپورٹ دی جائے"۔ صدیقی نے کہا۔
"نہیں۔ پہلے ہم ان بزرگ سے مل لیں پھر رپورٹ دیں گے"۔
کیپٹن شکیل نے کہا اور کار سٹارٹ کر کے اس نے آگے بڑھا دی۔
سلیمان سے پتہ اس نے پہلے ہی پوچھ لیا تھا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ آج صبح سے اس کی طبیعت انتہائی کسلمندی سی ہو رہی تھی۔ وہ صبح اپنی عادت کے مطابق اٹھا ضرور تھا لیکن اس نے غسل نہ کیا تھا اور ویسے ہی منہ ہاتھ دھو کر اور پیسٹ وغیرہ کر کے وہ لباس تبدیل کر کے فلیٹ سے باہر نکل گیا تھا۔ اس کا رخ مسجد کی طرف ہی تھا لیکن مسجد کے قریب پہنچ کر یکلخت ایک جھٹکے سے مڑا اور آگے پارک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن میں اچانک کوئی خلا پیدا ہو گیا ہو۔ پھر وہ پارک میں بھی صرف گھومتا رہا۔ اس نے اپنی مخصوص ورزش بھی نہ کی تھی اور اسی طرح گھومنے پھرنے کے بعد وہ واپس اپنے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ پھر سلیمان نے اسے ناشتہ دیا تو اس نے خاموشی سے ناشتہ کیا لیکن اسے عجیب سی بے چینی اور عجیب کسلمندی سی محسوس ہو رہی تھی۔ یہ ایک ایسی کیفیت تھی

جس کی باوجود کوشش کے سمجھ ہی نہ پا رہا تھا۔ سلیمان ناشتے کے بعد اپنی روٹین کے مطابق تھیلا اٹھا کر مارکیٹ چلا گیا تھا اور عمران نے اخبارات اٹھائے اور انہیں پڑھنے میں مصروف ہو گیا کہ اچانک کال بیل کی تیز آواز سنائی دی تو عمران نے اخبار ایک طرف رکھا اور اٹھ کر راہداری میں سے ہوتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... اس نے دروازہ کھولنے سے پہلے عادت کے مطابق پوچھا۔

"کا مچھو"...... باہر سے ایک عجیب ممناتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"کا مچھو۔ یہ کیسا نام ہے"...... عمران نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھول دیا۔ سامنے ایک عجیب بے ڈھنگا سا آدمی کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی نحوست برس رہی تھی۔ کپڑے بھی میلے کچیلے تھے اور اس آدمی سے عجیب سی ناخوشگوار سی بو آ رہی تھی۔

"تمہارا نام علی عمران ہے"...... اس آدمی نے اسی طرح ممناتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ تم کون ہو"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے اندر آنے دو"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نہ چاہنے کے باوجود ایک طرف ہٹ گیا اور وہ آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا ایک بازو اور ایک ٹانگ شاید فالج زدہ تھی اس لئے وہ عجیب سے انداز میں

اچھل اچھل کر آگے بڑھ رہا تھا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر اسے ڈرائینگ روم میں لے آیا۔

"ہاں اب بتاؤ کون ہو تم"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہو کہا۔

"تم نے رات شیدے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے وہی شیدا جس نے لڑکا اغوا کر کے دس لاکھ روپے تاوان حاصل تھا"...... اس آدمی نے کریہہ سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہ عمران چونک پڑا۔

"تم کون ہو اور تمہیں اس بارے میں کیسے علم ہوا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام کاچھو ہے۔ تم وہاں دس لاکھ روپے والا بیگ تلاش کرتے رہے تھے۔ وہ بیگ میرے پاس تھا۔ یہی بتانے کے لئے میں آیا ہوں"...... کاچھو نے اسی طرح کریہہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی میلی سی قمیص کی سائیڈ جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ کی پڑیا تھی۔

"کیا وہ بیگ اس پڑیا میں بند ہے"...... عمران نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور اب تم بھی اس میں بند ہو جاؤ گے"...... کاچھو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پڑیا کھولی۔ پڑیا میں سیاہ رنگ کا سفوف تھا اور عمران حیرت سے اس سفوف کو دیکھ ہی

تھا۔ کاچھو نے یکلخت یہ سفوف اس کے چہرے کی طرف اچھال دیا ں کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر چادر سی پھیلتی چلی گئی ہو۔ یہ سیاہ چادر سرکی اور اس کے ذہن شنی سی پیدا ہوئی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ اب اپنے کے ڈرائنگ روم کی بجائے کسی جنگل میں موجود تھا اور زمین وہ گھاس پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا اور سے ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن دوسرے لمحے اس کی نظریں اپنے پر پڑیں تو وہ اور زیادہ حیران ہو گیا کیونکہ اس کے جسم پر وہ نہ تھا جو اس نے پہن رکھا تھا بلکہ مٹیالے رنگ کا انتہائی میلا مسلا ہوا لباس تھا۔

"یہ ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں"...... عمران نے انتہائی ت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہو گیا۔ اسے فلیٹ میں اس پراسرار کاچھو کی آمد سے لے کر کے سفوف اچھالنے تک کی ساری بات یاد آ گئی تھی لیکن اس کے کیا ہوا تھا یہ اسے قطعاً یاد نہ تھا۔ اسے صرف یہی یاد تھا کہ اس ف کے اس کے چہرے پر پڑتے ہی اس کے ذہن پر جیسے سیاہ چادر پڑ گئی تھی اور اب اس کو ہوش آیا تھا تو وہ یہاں اس عجیب سے ں میں جنگل میں اکیلا موجود تھا۔ اس نے اپنی کلائی کی گھڑی دیکھنا چاہی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار ایک لمبی سانس نکل گیا کیونکہ اس کی کلائی پر گھڑی موجود نہ تھی۔ اس

کے پیروں میں بھی ربڑ کے عام سے جوتے تھے۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ کاچھو کون تھا اور میں کہاں ہوں"۔ نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اسے سے کسی عورت کی انتہائی مترنم ہنسی کی آواز سنائی دی تو وہ اختیار چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں سامنے درخت پر جم سی گئیں۔ درخت کے موٹے تنے کی اوٹ سے انتہائی خوبصورت مقامی لڑکی کھڑی اسے صاف نظر آ رہی تھی۔ لڑکی کے جسم پر گو سیاہ ساڑھی تھی لیکن وہ اس قدر حسین خوبصورت تھی کہ بے اختیار عمران کے ذہن میں یہ خیال ابھرا کہ یہ لڑکی عالمی مقابلہ حسن میں حصہ لے تو یقیناً اسے متفقہ طور پر انعام مل جائے۔

"تمہارا نام عمران ہے اور تم پاکیشیائی ہو"...... اس لڑکی مسکراتی ہوئی آواز میں کہا تو عمران بے اختیار اس کی طرف بڑھنے اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کے دل و دماغ میں اس لڑکی کے نامعلوم سی کشش پیدا ہو چکی ہے۔

"کون ہو تم"...... عمران نے اس کے قریب جا کر رکتے ہوئے کہا۔

"میرا نام سرجائی ہے۔ سرجائی اور میں تمہیں شودر مان لے چاہتی ہوں"...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سرجائی۔ یہ کیسا نام ہے۔ یہ کس زبان کا لفظ ہے"۔ عمران

نے چونک کر پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ تم زبان کو چھوڑو اور بس سرجائی کو یاد رکھو۔ بولو ساتھ چلو گے شودر مان"...... لڑکی نے اٹھلا کر کہا۔

"کہاں ہے یہ شودر مان اور تم مجھے وہاں کیوں لے جانا چاہتی عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ بڑی مشکل سے اپنے ذہن اور دل کو کنٹرول میں کر کے یہ باتیں کر رہا تھا ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بس آگے بڑھے اور اس لڑکی کے پیروں پر ہاتھ رکھ دے اور پھر جو وہ کہے وہ بلاچوں چرا اس پر عمل کرے۔

"شودر مان کاجلا کا مرکز ہے۔ وہاں جو پہنچ جاتا ہے وہ خود بخود کاجلا کا مہمان بن جاتا ہے اور میں تمہیں بھی وہاں لے جانا چاہتی ہوں تاکہ تم بھی کاجلا کے مہمان بن جاؤ"...... سرجائی نے کہا۔

"کاجلا۔ کیا مطلب۔ یہ کاجلا کیا ہوتا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ بات تو تمہیں شودر مان کا مہا مہان ہی بتا سکتا ہے اور میں تمہیں وہاں لے جانا چاہتی ہوں اور یہ سن لو کہ تم نے بہرحال وہاں جانا ہے کیونکہ میں تمہیں ساتھ لے جانے کے لئے بھیل مان سے کھالوں کی بھینٹ لے چکی ہوں"...... سرجائی نے کہا۔

"اور اگر میں نہ جاؤں"...... عمران نے بڑی مشکل سے یہ الفاظ منہ سے نکالتے ہوئے کہا۔ اسے ان الفاظ کو بولنے کے لئے بڑی جدوجہد کرنا پڑی تھی۔

"تو پھر تم اسی طرح پہنچ جاؤ گے جس طرح پاکیشیا سے یہاں
گئے ہو۔ تم نے بہرحال پہنچنا تو ہے وہاں"...... سرچائی
مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"یہ کون سی جگہ ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"یہ ماروشا پہاڑی سلسلہ ہے اور یہاں سے قریب ہی اس پہ
سلسلے کا آخری قصبہ آشوما ہے"...... سرچائی نے جواب دیتے ہ
کہا۔
"میں یہاں کیسے پہنچ گیا۔ پہلے مجھے تفصیل بتاؤ"...... عمران
ماروشا پہاڑی سلسلے کا نام سن کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ماروشا پہاڑی سلسلہ کافرستان میں ناپا
سرحد پر واقع ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پاکیشیا دارالحکومت
یہاں پہنچا تھا لیکن کس طرح یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی
"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ پاکیشیا میں کاجلا کے آدمیوں
تمہیں قابو میں کیا اور پھر وہ تمہیں یہاں چھوڑ گئے۔ یہاں بھیل
نے مجھے بھینٹ دے کر حکم دیا کہ میں تمہیں شودرمان پہنچا دو
سرچائی نے کہا۔
"یہ شودرمان کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"اس ماروشا پہاڑی سلسلے میں ہے لیکن وہاں تک کوئی ا
زندہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ طاقت صرف سرچائی میں ہے کہ وہ
انسان کو زندہ وہاں تک پہنچا سکے"...... سرچائی نے کہا۔

نے وہاں کیوں لے جایا جا رہا ہے۔ میں نے وہاں جا کر کیا کرنا
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو بس تمہیں وہاں پہنچانا ہے۔
تم خود اپنی مرضی سے میرے ساتھ چلو گے یا مجھے دوسرا حربہ
نا پڑے گا"...... سرچائی کا لہجہ اچانک سرد ہو گیا تھا۔
سرا حربہ۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے اٹھا کر لے جاؤ گی"۔ عمران
ا کر پوچھا تو سرچائی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
یں چاہوں تو بس تمہیں انگلی لگا دوں اور تم شودرمان پہنچ جاؤ
تم زندہ حالت میں نہ پہنچو گے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں
ندہ اور درست حالت میں وہاں پہنچاؤں اس لئے میں تم سے
ی ہوں"...... سرچائی نے کہا۔
یں۔ میں وہاں نہیں جاؤں گا بلکہ میں واپس پاکیشیا جاؤں
عمران نے اچانک انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔ اسے اچانک
ا تھا جیسے اس کے ذہن میں تیز روشنی پھیل گئی ہو۔ ایسی
یے گھپ اندھیرے میں بجلی چمکتی ہے اور ایک ساعت کے
ی پھیلتی ہے۔
ھا۔ یہ بات ہے تو پھر آؤ"...... سرچائی نے کہا اور اس کے
س نے یکلخت ایک زور دار چیخ ماری اور نیچے گر کر وہ زمین پر
پھڑکنے لگی جیسے زخمی ہو کر پھڑک رہی ہو اور پھر اس سے
ان کچھ سمجھتا سوچتا سرچائی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی

لیکن عمران اسے دیکھتے ہی بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔
چہرہ انتہائی کریہہ سا ہو گیا تھا۔ اس کا سر بالوں سے بے نیاز
اب اس کے ہاتھ میں بھی ایک عجیب سے جانور کی کھوپڑی پکڑی
تھی البتہ اس کی سرخ آنکھوں میں انتہائی تیز چمک ابھر آئی تھی۔
" اب تم انکار نہ کر سکو گے۔ اب میں اپنے اصل روپ
ہوں۔ آؤ میرے پیچھے ...... سرجائی نے چیختے ہوئے انتہائی کریہ
لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی چلی گئی اور
کے قدم بھی بے اختیار اٹھنے لگے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے
کا جسم اس کے اپنے اختیار میں نہ رہا ہو۔ ذہن پر بھی مکمل تو
لیکن ہلکا سا اندھیرا ضرور چھا گیا تھا۔ وہ اب اس بدصورت
بدہیئت سرجائی کے پیچھے اس طرح چل رہا تھا جیسے کسی ملک
کے پیچھے اس کا کوئی ادنیٰ غلام چلتا ہے۔

کیپٹن شکیل نے کار ایک دیہاتی انداز کی بنی ہوئی مسجد کے
پ روک دی۔ اس مسجد کے ساتھ ہی ایک کچا دیہاتی انداز کا
تھا اور بقول سلیمان یہی سید چراغ شاہ صاحب کا مکان تھا۔
یں معلوم کرتا ہوں کہ شاہ صاحب موجود ہیں کہ نہیں ۔
ن نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور کار
وہ د کیپٹن شکیل اور صدیقی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے
لیمان تیز تیز قدم اٹھاتا مسجد کی طرف بڑھ گیا۔
یہ چراغ شاہ صاحب کے بارے میں سنا تو بہت کچھ تھا لیکن
ذہن میں یہ خیال بھی نہ تھا کہ وہ اس انداز کے مکان میں
ں گے ...... صدیقی نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس

تمہارا خیال تھا کہ یہاں عالیشان حویلی ہوگی۔ مسلح محافظ

ہوں گے، نوکروں کی فوج ظفر موج ہو گی"..... کیپٹن
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی بہرحال اچھا پختہ مکان تو
چاہئے تھا۔ شاہ صاحب کے پاس کس چیز کی کمی ہے۔ ایک
پر سب کچھ ہو سکتا ہے"..... صدیقی نے جواب دیا تو کیپٹن
ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہ لوگ دنیا دار قسم کے نہیں ہوتے صدیقی۔ ان کی
میں دنیا صرف مسافرت ہوتی ہے جس طرح انسان سفر کے
ہلکے سے ہلکا سامان اپنے ساتھ رکھتا ہے تاکہ اسے تکلیف نہ
طرح یہ لوگ بھی ایسی چیزوں کو پسند نہیں کرتے جن سے
توجہ آخرت کی بجائے دنیا میں قائم ہو جائے"..... کیپٹن شکی
کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے سلیمان واپس

"آ جائیں شاہ صاحب نے ملاقات کی اجازت دے دی
سلیمان نے کہا تو وہ دونوں کار سے نیچے اترے اور پھر سلیما
رہنمائی میں مکان کی طرف چل پڑے جس کے دروازے کے
ایک نوجوان موجود تھا۔

"یہ شاہ صاحب کے صاحبزادے ہیں"..... سلیمان نے
نوجوان کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر اس نوجوان نے
انکسارانہ انداز میں ان سے مصافحہ کیا اور انہیں لے کر ایک
میں آ گیا جہاں دو دیہاتی انداز کی چارپائیاں پڑی ہوئی تھیں

ایک چارپائی پر انہیں بٹھا دیا گیا جبکہ دوسری چارپائی خالی تھی۔
ی دیر بعد دروازہ کھلا اور شاہ صاحب اندر داخل ہوئے تو
ہمان کیپٹن شکیل اور صدیقی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ تشریف رکھیں مجھے کیوں
گار کر رہے ہیں۔ تشریف رکھیں"..... شاہ صاحب نے مسکراتے
ے کہا اور پھر انہوں نے ان تینوں سے باری باری مصافحہ کیا اور
ی چارپائی پر بیٹھ گئے۔ صدیقی حیرت بھری نظروں سے شاہ
صاحب کو دیکھ رہا تھا جنہوں نے عام سا سادہ اور موٹے کپڑے کا
دیہاتی انداز کا لباس پہنا ہوا تھا۔ سر پر دیہاتی انداز کی پگڑی تھی اور
آنکھوں پر موٹے فریم کی عینک جس کی ایک کمانی ٹوٹی ہوئی تھی اور
ی جگہ شاہ صاحب نے سیاہ رنگ کا دھاگہ باندھ رکھا تھا۔ اسی
دروازہ ایک بار پھر کھلا اور شاہ صاحب کا صاحبزادہ اندر داخل
ا۔ اس نے ایک جستی ٹرے میں دودھ کے تین گلاس رکھے ہوئے
تھے۔

"میں آپ جیسے معزز مہمانوں کی خدمت تو نہیں کر سکتا جناب
یہ دودھ حاضر ہے"..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے شاہ صاحب کہ آپ نے ہمیں وقت
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مہمان تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتے ہیں۔ ان سے ملاقات سے
انکار کر سکتا ہے"..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور

پھر سلیمان، صدیقی اور کیپٹن شکیل نے دودھ کے گلاس لئے اور
انہوں نے اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پینا شروع کر دیا۔ دودھ
بے حد لذیذ اور خوش ذائقہ تھا۔ شاہ صاحب کا صاحبزادہ ایک طرف
مؤدبانہ انداز میں اس وقت تک کھڑا رہا جب تک انہوں نے دودھ
نہیں پی لیا۔ پھر اس نے خالی گلاس لئے اور ٹرے میں رکھ کر
چلا گیا۔ کیپٹن شکیل، صدیقی اور سلیمان تینوں نے رومال سے
صاف کر لئے۔

"سناؤ سلیمان تمہیں مونگ کی دال پکانا بھول تو نہیں گئی"۔
صاحب نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ یہی مونگ کی دال تو پکانی آتی ہے مجھے"۔ سلیما
نے جواب دیا اور شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ہاں تو جناب آپ فرمائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں
صاحب نے اب کیپٹن شکیل اور صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا

"جی میرا نام کیپٹن شکیل ہے اور یہ میرے ساتھی صدیقی ہیں
ہم سلیمان کے ساتھ اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ علی عمران صاح
گذشتہ تین روز سے پراسرار طور پر غائب ہیں اور ان کا کھو
نہیں چل رہا جبکہ سلیمان نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ان کے سا
کوئی سفلی چکر چل گیا ہے جس پر یہ ہمیں ایک مارکیٹ کی مسجد
امام صاحب کے پاس لے گیا"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی مؤ
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

مجھے معلوم ہے کہ امام مسجد صاحب نے کیا فرمایا اور شیخ ناظر
صاحب نے آپ کو کیا بتایا ہے"...... شاہ صاحب نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"شیخ ناظر صاحب نے جو کچھ بتایا ہے وہ تو انتہائی حیرت انگیز ہے۔
انہوں نے بتایا ہے کہ عمران صاحب کافرستان پہنچ گئے ہیں اور کسی
کالا جادو کا شکار ہو چکے ہیں اور اب وہ ٹھیک نہیں ہو سکتے اس لئے
ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں کہ آپ پہلے بھی علی عمران صاحب پر
مہربان رہے ہیں اور ان کی اماں بی صاحبہ بھی آپ کے پاس حاضر
ہوتی رہتی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں

"لیکن آپ کے چیف نے آپ کو یہ تو نہیں کہا تھا کہ آپ عمران
کو اس انداز میں تلاش کریں"...... شاہ صاحب نے کہا تو کیپٹن
شکیل اور صدیقی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"جی آپ کی بات درست ہے۔ ہم تو سلیمان کے پاس آئے تھے
تاکہ اس سے یہ معلوم کر سکیں کہ عمران صاحب نے غائب ہونے
سے پہلے کوئی خاص بات کی ہو۔ پھر یہ سلسلہ شروع ہو گیا تو ہم آپ
کی خدمت میں آ گئے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"شیطان اب ہر صورت میں عمران بیٹے کو ضائع کرانا چاہتا ہے
کیونکہ عمران کی وجہ سے پاکیشیا کے خلاف کسی شیطانی ملک کی
سازش کامیاب نہیں ہو رہی۔ شیخ ناظر نے درست بتایا ہے"۔ شاہ

صاحب نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔

"شاہ صاحب کیا عمران کی زندگی خطرے میں ہے"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو شاہ صاحب بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں۔ وہ انتہائی شدید خطرے میں ہے۔ انتہائی شدید خطرے میں"...... شاہ صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو کیپٹن شکیل اور صدیقی کے ساتھ ساتھ سلیمان کا چہرہ بھی یکلخت بجھ سا گیا

"شاہ صاحب خدا کے لئے عمران صاحب کی مدد کیجئے۔ آپ بزرگ ہیں آپ کی دعاؤں میں بڑا اثر ہے"...... سلیمان نے تڑپ کر کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ہاں۔ تم نے اچھا کیا کہ یہاں آگئے۔ تم بیٹھو میں ابھی ہوں"...... شاہ صاحب نے کہا اور چارپائی سے اترنے لگے تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو بیٹھو"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"شاہ صاحب آپ نے عمران صاحب کے لئے خطرے کا کہہ کر ہمیں بے چین کر دیا ہے۔ ہمیں یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہمارے دل پھٹ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے تم سب کے جذبات کا پوری طرح احساس ہے۔ نہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت پوری امید ہے کہ وہ مہربانی کرے گا۔ تم بیٹھو میں آ رہا ہوں

صاحب نے کہا اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کمرہ سے باہر چلے گئے۔

"یہ کیا ہو گیا۔ شاہ صاحب جیسے بزرگ بھی اس قدر پریشان ہو گئے ہیں یا اللہ خیر کر"...... سلیمان نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ شاہ صاحب خود عمران کی مدد کرنا چاہتے ہیں لیکن شاید کوئی روحانی رکاوٹ موجود ہے"...... صدیقی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"دیکھو اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا"...... کیپٹن شکیل نے بھی بات چباتے ہوئے کہا۔ سلیمان کی آنکھوں سے یکلخت ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

"ارے تم رو رہے ہو۔ اوہ۔ حوصلہ کرو اللہ تعالیٰ مہربانی کرے ...... کیپٹن شکیل نے اس کے کاندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"آپ نہیں جانتے شاہ صاحب بہت بڑے بزرگ ہیں۔ اگر وہ صاحب کے لئے خطرے کا لفظ استعمال کر رہے ہیں تو اس کا مطلب ... یا اللہ تو قادر مطلق ہے تو رحمن و رحیم ہے، تو مہربانی کر صاحب کو اپنے حفظ و امان میں رکھ"...... سلیمان نے بات کرتے کرتے یکلخت دونوں ہاتھ اٹھا کر انتہائی خشوع و خضوع سے دعا مانگنا شروع کر دی۔ اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے چہرہ انتہائی شکستہ سا نظر آ رہا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد شاہ صاحب ایک بار پھر کمرے میں داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کھڑے

ہوئے۔

"تمہاری دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی ہے سلیمان۔ واقعی اللہ تعالیٰ سچے دل سے نکلنے والی دعا قبول کرتا ہے۔ وہ بہت مہربان اور نہایت رحیم ہے۔ عمران اس خوفناک شیطانی چکر سے نکل آیا ہے۔ اب تم واپس جاؤ وہ کافرستان سے واپس اپنے فلیٹ میں پہنچ جائے گا اور اسے میری طرف سے کہہ دینا کہ اگر اسے سیکرٹ سروس کے کاموں سے فرصت ہو تو مجھ سے مل لے"...... شاہ صاحب نے دوبارہ چارپائی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"...... سلیمان سمیت ان تینوں کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"جناب اگر گستاخی نہ ہو تو میں پوچھ سکتا ہوں کہ عمران صاحب کافرستان سے یہاں کب تک پہنچیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تمہارے پہنچنے تک وہ بھی پہنچ جائے گا۔ بے فکر رہو"۔ شاہ صاحب نے کہا اور پھر وہ تینوں ان سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر آ گئے اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار خاصی تیز رفتاری سے واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

مران کے ذہن میں اس سرچائی کے خلاف مسلسل مزاحمت پیدا
رہی تھی لیکن نجانے کیا بات تھی کہ اس کا جسم اس کے ذہن کے
کا... رہا تھا اور وہ اس کے پیچھے اس طرح چلا جا رہا تھا جیسے وہ واقعی
اس کا ادنیٰ سا غلام ہو۔ پھر نجانے انہوں نے کتنا فاصلہ طے کیا تھا کہ
چانک آگے جانے والی سرچائی کے منہ سے ایک خوفناک اور کریہہ
خ نکلی اور وہ ایک جھٹکے سے زمین پر گری اور اس طرح کراہنے لگی
ں نے اسے گولی مار دی ہو۔ عمران نے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا
ے رنگ کا چوہے جیسا جانور اس کے گرتے ہی اس کی ٹانگوں
ے نکل کر بھاگتا ہوا گھاس میں غائب ہو گیا۔ ابھی عمران
بھرے انداز میں اس سرچائی کو اس انداز میں گر کر تڑپتے
یکھ ہی رہا تھا کہ اچانک سرچائی نے ایک اور کریہہ چیخ ماری
ے ساتھ ہی اس کے جسم میں یکلخت آگ کے شعلے بھڑک

اٹھے۔ یہ آگ نیلے رنگ کی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سرجائی کا
جل کر راکھ ہو گیا اور پھر یہ راکھ غائب ہو گئی اور عمران کو
محسوس ہوا کہ جیسے اس کا جسم اب اس کے ذہن کے تابع ہو گیا
وہ تیزی سے مڑا اور واپس اس طرف کو دوڑنے لگا جدھر سے وہ آ
اور جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں اسے ہوش آیا تھا اور جہاں اسے م
ملی تھی کہ اچانک ایک درخت کی اوٹ سے ایک باریش نو
آدمی نکل کر اس کے سامنے آگیا۔ اس کے جسم پر سفید رنگ کا
تھا اور سر پر سفید کپڑے کی ٹوپی تھی۔
"السلام علیکم عمران صاحب"...... اس آدمی نے عمران
مخاطب ہو کر کہا تو عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہ انتہائی
بھرے انداز میں اس آدمی کو دیکھ رہا تھا۔
"وعلیکم السلام۔ آپ کون ہیں اور آپ میرا نام کیسے
ہیں"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میرا نام عبدالصمد ہے عمران صاحب۔ میں یہاں
ایک قصبے آشوما کی اکلوتی مسجد میں امام ہوں۔ آشوما میں
کی بھی تھوڑی سی آبادی ہے۔ مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے
ہے کہ میں آپ کی مدد کروں اس لئے مجھے یہاں آنا پڑا۔ آپ
کرم میرے ساتھ آئیں"...... عبدالصمد نے کہا تو عمران سید
شاہ صاحب کا نام سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ کیا سید چراغ شاہ صاحب بھی یہاں موجود ہیں

ہیں وہ"...... عمران نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔
"وہ پاکیشیا میں ہیں۔ میرا ان سے روحانی تعلق ہے وہ میرے
مرشد بھی ہیں۔ آئیے دیر نہ کیجئے کیونکہ شیطانی طاقت کی موت کے بعد
شیطان اس قصبے میں طوفان برپا کر چکا ہو گا"...... عبدالصمد نے کہا
ر تیزی سے واپس مڑ گیا تو عمران بھی ان کے پیچھے چل پڑا اور پھر وہ
اقعی تقریباً نصف گھنٹے کے سفر کے بعد ایک خاصے بڑے پہاڑی قصبے
ل حدود میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک طرف واقعی ایک چھوٹی سی
باڑی کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد بنی ہوئی تھی۔ مسجد کے ساتھ
یک مکان تھا۔
"آپ دو لمحے توقف کریں میں دروازہ کھولتا ہوں۔ یہ میرا مکان
ہے"...... عبدالصمد نے کہا اور پھر وہ مکان کے دروازے پر لٹکتا ہوا
دہ ہٹا کر اندر داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد گلی میں لگا ہوا لکڑی کا پرانا
سا دروازہ کھلا تو وہاں عبدالصمد موجود تھا۔
"تشریف لائیں"...... عبدالصمد نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا
اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں چند پرانی سی
سیاں پڑی ہوئی تھیں۔
"تشریف رکھیں میں ابھی حاضر ہوتا ہوں"...... عبدالصمد نے
کہا اور پھر وہ اندرونی دروازے میں غائب ہو گیا۔ عمران ایک طویل
سانس لیتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عبدالصمد نے عمران کے اندر
داخل ہونے کے بعد بیرونی دروازہ بند کر دیا تھا۔

"عجیب معاملات ہیں۔ سید چراغ شاہ صاحب کی طرف سے مدد
مطلب ہے کہ میں ایک بار پھر شیطانی چکر میں پھنس گیا ہوں
عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا
عبدالصمد اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک گلاس تھا جو سادہ
پانی سے بھرا ہوا تھا۔

" یہ آب زم زم ہے جناب۔ آپ اسے پی لیں تاکہ آپ کے اند
موجود شیطانی اثرات مکمل طور پر ختم ہو جائیں"...... عبدالصمد نے
کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ان سے گلاس لے لیا۔

" برائے مہربانی اسے کھڑے ہو کر پیئیں"...... عبدالصمد نے
تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کھڑے ہو کر کیوں۔ اسلام میں تو حکم ہے کہ پانی بیٹھ کر
جائے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جی ہاں۔ وہ عام پانی کے بارے میں حکم ہے۔ آب زم زم
بارے میں حکم ہے کہ اسے کھڑے ہو کر پیا جائے"...... عبد
نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر
نے کھڑے ہو کر آب زم زم پیا اور خالی گلاس اس نے
عبدالصمد کو دے دیا۔

" اب آپ اطمینان سے تشریف رکھیں۔ مجھے واپسی میں کچھ د
جائے گی آپ پریشان نہ ہوں"...... عبدالصمد نے کہا اور پھر اس
پہلے کہ عمران اس سے کچھ پوچھتا وہ گلاس اٹھائے اندرونی دروازہ

یں غائب ہو گیا۔ آب زم زم پینے کے بعد عمران کو واقعی ایسا
ں ہونے لگا تھا جیسے اس کے ذہن اور جسم میں تازگی کی لہریں سی
تی چلی گئی ہوں۔ وہ اب بیٹھا اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ یہ
ب اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ وہ کیسے اپنے فلیٹ سے یہاں
ستان پہنچ گیا اور پھر یہ سرجائی کیسی طاقت تھی اور وہ کیوں اس
میں پھنسا ہے لیکن ظاہر ہے باوجود سوچنے کے اسے کوئی سمجھ نہ آ
ہی تھی لیکن حالات ہی ایسے تھے کہ عمران مسلسل سوچنے پر مجبور
۔ آخرکار اس نے یہ سوچ کر کاندھے اچکائے کہ عبدالصمد آ جائے
وہ اس سے معلوم کرے گا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا
عبدالصمد اندر داخل ہوا۔

عمران صاحب آپ کی پاکیشیا روانگی کا انتظام مکمل ہو گیا ہے
یہ میرے ساتھ"...... عبدالصمد نے بیرونی دروازے کی طرف
تے ہوئے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر
ن سے باہر آ چکے تھے۔ اس بار عبدالصمد نے دروازے کو باہر سے
ی لگا دی تھی۔

یں شرمندہ ہوں عمران صاحب کہ آپ کو میں اپنا مہمان نہیں
ا دراصل شاہ صاحب کا حکم ہے کہ آپ کو جلد از جلد پاکیشیا
جائے اور میں ان کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتا"...... آبادی
ہر نکلتے ہی عبدالصمد نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

آپ نے کیا انتظام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں ایک ایسی کمپنی ہے جو سیاحوں کو ہیلی کاپٹر پر جنگلات
سیر کراتی ہے۔ میں نے اس کا انتظام کرایا ہے۔ آپ کو ہیلی کاپٹر
ذریعے اس پہاڑی سلسلے کی دوسری طرف ناپال کی سرحد میں پہنچا
جائے گا۔ وہاں ایک اور ہیلی کاپٹر آپ کا منتظر ہو گا۔ وہ آپ کو ناپا
دارالحکومت پہنچا دے گا جہاں سے ایک چارٹرڈ طیارہ آپ کو
پہنچا دے گا اس طرح آپ جلد از جلد پاکیشیا پہنچ جائیں گے
عبدالصمد نے کہا تو عمران اس طرح عبدالصمد کو دیکھنے لگا جیسے
یقین نہ آرہا ہو کہ یہ باتیں عبدالصمد نے کی ہیں۔ اس سید
سادھے نوجوان نے جس کے جسم پر غریبانہ سادہ سا لباس تھا۔

"آپ نے کس طرح ہیلی کاپٹروں اور پھر چارٹرڈ طیارے کا
کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب شاہ صاحب کے حکم کی تعمیل میں ہو رہا ہے
صاحب ورنہ میں کیا اور میری بساط کیا۔ بہرحال آپ مجھ سے
نہ پوچھیں گے۔ جو کچھ آپ نے پوچھنا ہو شاہ صاحب سے
لیں"...... عبدالصمد نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں
دیا اور پھر واقعی ایک ہیلی کاپٹر نے اسے ناپال کی سرحد پر پہنچا
ایک اور ہیلی کاپٹر اس کے انتظار میں تھا اور اس ہیلی کاپٹر کے
ایک ناپالی آدمی بھی موجود تھا۔ اس نے بھی سید چراغ شاہ صا
ہی حوالہ دیا تھا اور پھر وہ عمران کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر میں سوا
ناپال کے دارالحکومت پہنچا۔ ہیلی کاپٹر ہوائی اڈے پر اترا۔ وہاں

چارٹرڈ طیارہ تیار کھڑا تھا۔ عمران کو اس طیارے میں پہنچا دیا گیا۔
اس نے اس سے نہ کچھ پوچھا اور نہ ہی اس سے کسی قسم کے کاغذات
طلب کیے گئے اور طیارہ روانہ ہو گیا۔ وہ ناپالی آدمی وہیں ایئرپورٹ پر
ہی رہ گیا تھا۔ عمران اس چارٹرڈ طیارے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی
حیرت اب اس انتہا کو پہنچ چکی تھی کہ حقیقتاً اس نے اس بارے میں
سوچنا چھوڑ دیا تھا اور پھر تقریباً دو گھنٹے کی انتہائی تیز ترین پرواز کے بعد
چارٹرڈ طیارہ پاکیشیا دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا۔ عمران
طیارے سے باہر آیا تو ایک کار تیزی سے دوڑتی ہوئی اس کے قریب آ
کر رکی۔

"آئیے جناب میں آپ کو آپ کے فلیٹ پر چھوڑ دوں"۔ کار
ڈرائیور نے ڈرائیونگ سیٹ کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران چکر کاٹ کر کار کی دوسری طرف
آیا اور کار کا دروازہ کھول کر وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نوجوان
نے کار سٹارٹ کی اور پھر تیز رفتاری سے وہ ایئرپورٹ کے ایک
مخصوص گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش
بیٹھا ہوا تھا اور اس کی توقع کے عین مطابق مخصوص گیٹ پر بھی کسی
نے اسے روکا اور نہ ہی ان سے کسی قسم کی پوچھ گچھ کی اور نوجوان
کار گیٹ سے باہر نکال لایا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی میرا نام احمد خان ہے اور میں سٹیل کارپوریشن میں سیلز مینجر

ہوں"...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

"کیا تم نے میرا فلیٹ دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔یہاں ایئر پورٹ پر آتے ہوئے میں نے خاص طو
اسے دیکھا تھا"...... احمد خان نے جواب دیا۔

"تمہیں کس نے مجھے لانے کے لئے بھیجا ہے"...... عمران
پوچھا۔

"جی میرے ایگزیکٹو ڈائریکٹر شمس خان صاحب نے۔انہو
مجھے بلا کر حکم دیا کہ میں کار لے کر ایئر پورٹ پہنچوں اور راستے
کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو کو دیکھتا جاؤں۔مجھے ناپال سے
والے چارٹرڈ طیارے سے اترنے والے عمران صاحب کو وہاں
پک کر کے ان کے فلیٹ پر چھوڑنا ہے اور میں اس سلسلے
ایئر پورٹ سیکورٹی چیف سے ان کا حوالہ دے کر انتظامات کر لو
آپ کا حلیہ بھی مجھے بتا دیا گیا تھا۔چنانچہ میں نے یہاں پہنچ کر سیکو
چیف سے بات کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ کہاں چارٹرڈ طیارہ اتر
گا اور میں کہاں سے کار لے کر طیارے کے قریب جاؤں گا اور پھر
کس طرح گیٹ سے باہر جاؤں گا۔سیکورٹی چیف نے بتایا کہ شم
خان صاحب نے انہیں فون پر کہہ دیا تھا۔چنانچہ میں نے ویسے
کیا"...... احمد خان نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہو
کہا لیکن اس کے چہرے پر نہ ہی عمران کے ان سوالوں پر کوئی حیر
کے تاثرات ابھرے تھے اور نہ ہی اس نے کوئی سوال کیا تھا۔عم

گیا تھا کہ سارا سیٹ اپ سید چراغ شاہ صاحب کے حکم پر ہی
عمل میں آیا ہے لیکن حقیقتاً وہ دل ہی دل میں ایک بار پھر سید چراغ
شاہ صاحب کے روحانی تصرف پر حیران ہو رہا تھا کہ جو ایک کچے
دیہاتی مکان میں بیٹھ کر اس انداز میں کام کرتے ہیں کہ کوئی آدمی
ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔تھوڑی دیر بعد کار عمران کے فلیٹ کے
سامنے جا کر رک گئی۔

"آؤ چائے کا ایک کپ پی لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
احمد خان سے کہا۔

"جی شکریہ۔مجھے واپس ایک ضروری کام سے جانا ہے"...... احمد
نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا کار سے
اتر کر ڈھیلے ڈھالے انداز میں سیڑھیاں چڑھنے لگا۔اس کا ذہن ان
عجیب و غریب واقعات سے کچھ اس طرح الجھ سا گیا تھا کہ اس
کی طبعی خوشدلی جیسے غائب ہی ہو گئی تھی۔

کافرستان دارالحکومت سے تقریباً دو سو کلو میٹر دور ایک بڑ
قصبے راج نگر کی طرف جانے والی سڑک پر ایک سیاہ رنگ
خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ سڑک پر ٹریفک نا
ہونے کے برابر تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان
عقبی سیٹ پر کافرستان کی سپیشل ایجنسی کی ریکھا اور اس کی
کاشی موجود تھیں۔ ان دونوں کے چہرے ستے ہوئے تھے
خاموش بیٹھی ہوئی تھیں۔

"کیا تمہیں یقین ہے کاشی کہ یہ بھیل عورت بو ماری
کر لے گی۔ مجھے تو یقین نہیں آ رہا"...... ریکھا نے اچانک
ہوئی کاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم انہیں نہیں جانتی ریکھا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ کامیاب

ہو گی"...... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریکھا نے ایک بار پھر
ہونٹ بھینچ لیے۔ وہ دونوں اس وقت راج نگر اس عورت بو ماری
سے ملنے جا رہی تھیں۔ یہ آج سے ایک ہفتہ پہلے کی بات تھی کہ کاشی
ایک غریب سی بھیل عورت کو ساتھ لے کر اس کے پاس آئی تھی
اور اس نے ریکھا کو بتایا تھا کہ اس بھیل عورت کا نام بو ماری ہے
اور یہ ایک قدیم جادو کاجلا کی ماہر ہے اور اس کا تعلق اس قدیم جادو
کے بڑے بڑے پجاریوں سے ہے اور یہ پاکیشیا کے علی عمران کو اپنے
جادو کے زور سے پاکیشیا سے کافرستان نہ صرف بلوا سکتی ہے بلکہ اس
کے ذہن کو جادو کے تحت قابو میں کر کے اسے ہمارے حوالے بھی کر
سکتی ہے کیونکہ گذشتہ ایک کیس میں عمران نے سیکرٹ سروس کے
ساتھ ایک اہم مشن میں ریکھا اور اس کی سپیشل ایجنسی کو انتہائی
عبرتناک انداز میں شکست دے کر مشن مکمل کیا تھا اور اس کی
پاداش میں کافرستان کے صدر نے ریکھا کو نہ صرف سپیشل ایجنسی
سے علیحدہ کر دیا تھا بلکہ اس کی انتہائی بے عزتی بھی کی تھی اور ساتھ
ہی حکم دیا تھا کہ اب جب تک ریکھا اس عمران کا اپنے طور پر خاتمہ
نہیں کر دیتی اسے کسی صورت اس کے عہدے پر بحال نہیں کیا
جائے گا۔ تب سے ریکھا پاگلوں کے سے انداز میں عمران کے خاتمے
کے لئے مختلف پلان بناتی رہی تھی لیکن ظاہر ہے ہر پلان میں اسے
بعد میں کوئی ایسا نقص نظر آ جاتا کہ وہ اپنا پلان ترک کر دینے پر مجبور
ہو جاتی۔ اس کیفیت کے دوران کاشی اس بھیل عورت کو لے آئی

تھی۔ پہلے تو ریکھا نے یہ بات تسلیم کرنے سے یکسر انکار کر دیا تھا
یہ عورت اس کاجلا کے جادو وغیرہ سے عمران کو بے بس کر سکتی۔
لیکن اس بھیل عورت نے انتہائی حیرت انگیز طور پر اس کا ذہن لے
قابو میں کر لیا اور ریکھا کو وہ سب کچھ نہ چاہنے کے باوجود کرنا پڑا
کچھ اس بھیل عورت نے اسے کہا تھا تو ریکھا کو بھی اس کی بات
یقین آگیا اور پھر کاشی کے کہنے پر اس بھیل عورت نے ریکھا کا ذ
آزاد کر دیا اور ریکھا عورت ہونے کے ساتھ ساتھ چونکہ کافرستانی
تھی اس لئے اسے اس جادو وغیرہ پر زیادہ اعتقاد تھا اور اب اس نے
مظاہرہ اپنے ساتھ دیکھا تو اسے کاشی کی بات پر یقین کرنا پڑا لیکن
کے باوجود عمران کے سلسلے میں وہ اب بھی متذبذب تھی۔ اس
اس بھیل عورت کو عمران کے بارے میں تفصیل بتائی تو
بھیل عورت نے اسے بتایا کہ اس کا رابطہ راج نگر میں رہنے و
کاجلا کے ایک مہان تاکوشو سے ہے اور تاکوشو خود بھی کاجلا کا
بڑا ماہر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تاکوشو کا رابطہ کاجلا کے سب
بڑے مرکز شودرمان سے بھی ہے اس لئے تاکوشو کے لئے اس
کو قابو میں کرنا کوئی مشکل نہیں ہے تو ریکھا نے کاشی کے
دلانے پر اس بھیل عورت کو انتہائی بھاری رقم پیشگی کے
دے دی اور ساتھ ہی وعدہ کیا کہ اگر وہ عمران کو اس کے
کرنے میں کامیاب ہو گئی تو اس سے چار گنا رقم اسے انعام
جائے گی تو بھیل عورت نے اسے یقین دلایا کہ یہ کام وہ ہر

جائے گی اور پھر ایک ہفتے کے شدید انتظار کے بعد کاشی کو اس
بھیل عورت کا پیغام ملا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی ہے
اس لئے وہ ریکھا کو ساتھ لے کر اس کے پاس راج نگر پہنچ جائے اور
اب وہ دونوں راج نگر اس بھیل عورت بوماری سے ملنے جا رہی
تھیں۔

"کیا واقعی عمران کو اس انداز میں قابو کیا جا سکتا ہے"...... چند
لمحوں کی خاموشی کے بعد ریکھا نے کہا۔

"یہ جادو ہے ریکھا۔ سیکرٹ سروس کا سلسلہ نہیں ہے کہ جس
میں عمران اپنی ذہانت اور تیز کارکردگی سے ہمیں شکست دے سکے
"...... کاشی نے کہا۔

"کاشی۔ اگر ایسا ہو جائے تو یقین کرو کہ میں سمجھوں گی کہ میری
زندگی کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ میں اس عمران سے ایسا انتقام لوں
گی کہ اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"...... ریکھا نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اسے ہلاک کر دو گی۔ تم تو اسے صدر
صاحب کے سامنے پیش کرنا چاہتی تھی"...... کاشی نے چونک کر کہا۔

"میں اس کی لاش صدر صاحب کے سامنے پیش کروں گی تاکہ
انہیں معلوم ہو سکے کہ ریکھا کسی سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے"۔
ریکھا نے کہا۔

"اوہ۔ اگر یہ بات تھی تو تم پہلے بتاتی۔ اس کاجلا کے جادو سے

عمران کی ہلاکت اس کے اغوا کرنے سے زیادہ آسان ثابت ہ
کاشی نے کہا۔
"نہیں میں اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔
شخص نے مجھے کئی بار شکست دی ہے اور میرے دل میں اس
خلاف انتقام کی ایسی آگ بھڑک رہی ہے کہ جب تک میں اس
جسم میں اپنے ہاتھوں مشین گن کا پورا برسٹ نہیں اتارتی مجھے
نہیں ملے گا"...... ریکھا نے کہا تو کاشی بے اختیار مسکرا دی۔
"میں تمہاری کیفیت کو سمجھتی ہوں۔ ویسے بھی اس عمرا
وجہ سے ہی تمہیں سپیشل ایجنسی سے علیحدہ کیا گیا ہے"
نے کہا۔
"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں جب چاہوں اس عہدے پر ہ
ہو سکتی ہوں۔ میری وزیراعظم صاحب سے بات ہو چکی ہے۔ انہ
نے کہا ہے کہ صدر صاحب اس مشن کی وجہ سے انتہائی غصے میں
اس لئے انہوں نے ایسا کیا ہے۔ اب وہ اسے دوبارہ اس عہد
بحال کرنے کے احکامات صادر کرنا چاہتے ہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ ا
تک احکامات جاری بھی ہو چکے ہوں۔ میں ذاتی طور پر اس عمران
اپنے ہاتھوں سے خاتمہ کرنا چاہتی ہوں"...... ریکھا نے کہا۔
"تم فکر نہ کرو۔ اب یہ موقع آگیا ہے"...... کاشی نے مسکرا
ہوئے کہا۔
"اگر واقعی ایسا ہو جائے تو کاشی میں تمہارے ہاتھ چوم لوں"

مقصد تم ہی سامنے لے آئی ہو ورنہ مجھے اس کا کبھی خیال تک نہ
تھا کہ اس طرح بھی عمران کو شکست دی جا سکتی ہے"...... ریکھا
نے کہا۔
"تم صرف سیکرٹ ایجنٹ کے انداز میں سوچتی رہی ہو ریکھا ورنہ
اس دنیا میں کسی کو شکست دینے کے اور بھی ہزاروں طریقے ہیں۔
مقصد تو شکست دینا ہے"...... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا اور
ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"مادام۔ راج نگر کی حدود شروع ہو چکی ہیں"...... اچانک
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے کہا۔
"اوہ ہاں۔ مین بازار سے گزر کر بڑے مندر پہنچنا ہے ہم نے۔
اس بڑے مندر کے قریب کار روک دینا وہاں سے ہم پیدل جائیں
گی"...... کاشی نے کہا۔
"یس مادام"...... ڈرائیور نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر
تھوڑی دیر بعد کار ایک بڑے مندر کے قریب پہنچ کر رک گئی۔
"آؤ ریکھا اور ڈرائیور تم نے یہاں رک کر ہمارا انتظار کرنا
ہے"...... کاشی نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔
"یس مادام"...... ڈرائیور نے جواب دیا جبکہ ریکھا دوسری طرف
سے نیچے اتر چکی تھی۔ اس وقت ان دونوں نے عام کافرستانی عورتوں
کی طرح ساڑھیاں باندھ رکھی تھیں۔ پھر مختلف چھوٹی بڑی گلیوں سے
گزرنے کے بعد وہ ایک انتہائی غلیظ سی کچی آبادی میں پہنچ گئیں۔

یہاں انتہائی ناگوار سی بو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ یہ بھیلوا آبادی تھی۔ ان گے تنگ دھڑنگ اور میلے کچیلے بچے ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ ایک جگہ چار بوڑھے زمین پر پرانا سا کپڑا بچھائے کے انداز کی کوئی گیم کھیلنے میں مصروف تھے۔ وہ ریکھا اور دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

" حکم سرکار۔ میں بھیلوں کا سرپنچ ہوں"...... ایک بوڑھے آگے بڑھ کر ان دونوں کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی انداز میں کہا۔

"بوماری کو بلاؤ۔ ہم نے اس سے ملنا ہے"...... کاشی نے کہا

"جی اچھا"...... اس بوڑھے نے کہا اور پھر اس نے ایک کو اشارے سے بلا کر اسے بوماری کو بلانے کا کہا اور وہ نوجوان قدم اٹھاتا ہوا ایک تنگ سی عقبی گلی میں جا کر ان کی نظروں غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد بوماری اس نوجوان کے ساتھ چلتی باہر آ گئی۔ اس نے ریکھا اور کاشی دونوں کو سلام کیا۔

" تم نے پیغام بھیجا تھا بوماری۔ کیا ہوا۔ کیا واقعی کا ہے"...... ریکھا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے مہان جی کی طرف سے پیغام ملا تھا۔ میں کو بھجوا دیا"...... بوماری نے جواب دیا۔

" پھر کہاں ہے ہمارا آدمی"...... ریکھا نے اور زیادہ بے لہجے میں کہا۔

ہان جی کے پاس ہو گا۔ ان کے پاس جانا ہو گا"...... بوماری کہا۔

کہاں ہے وہ"...... کاشی نے پوچھا۔

وہ یہیں راج نگر میں رہتے ہیں لیکن راج نگر سے دس میل دور کی رہائش گاہ ہے"...... بوماری نے جواب دیا۔

تو پھر چلو ہمارے ساتھ ۔ ہمارے پاس کار ہے آؤ"...... ریکھا ہا تو بوماری اس بوڑھے کی طرف مڑ گئی جس نے اپنے آپ کو کہا تھا۔

مجھے اجازت ہے"...... بوماری نے اس بوڑھے سے مخاطب ہو کہا۔

ہاں۔ ہاں ضرور"...... بوڑھے نے کہا۔

چلیئے "...... بوماری نے مڑ کر ریکھا اور کاشی سے کہا اور وہ اں واپس مڑ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں کار میں سوار تھیں اور ور کو بوماری نے مہان جی کی رہائش گاہ کا پتہ سمجھا دیا تھا اس ڈرائیور اب کار آگے بڑھائے لئے جا رہا تھا۔ بوماری ڈرائیور کے اتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ ہی ہو کہ اس کے بیٹھنے سے اس قدر خوبصورت اور نئی کار میلی ں ہو اس لئے وہ سکڑی اور سمٹی ہوئی بیٹھی تھی۔

تم نے تو مجھ سے بھاری رقم لی تھی لیکن تمہاری حالت نہیں ل۔ کیوں"...... ریکھا نے بوماری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ رقم تو سرپنچ کے پاس ہے۔ ہمارا رواج ہے کہ بستی کا جو کچھ کماتا ہے وہ سرپنچ کے پاس جمع کراتا ہے اور وہی ساری خرچہ کرتا ہے"...... بوماری نے جواب دیا۔

"پھر تو تمہیں رقم دینے کا کوئی فائدہ نہ ہوا"...... ریکھا نے

"نہیں۔ سب کو فائدہ ہو گا۔ میں نے سرپنچ اور مہان جی کو تھا کہ اس کام کے ہونے پر ہمیں کتنی رقم اور ملے گی اور سرپنچ ۔ تھا کہ یہ رقم جیسے ہی ملے گی ساری بستی کے مکان پختہ کر دیئے جا گے"...... بوماری نے کہا اور ریکھا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"یہ بتاؤ کہ کیا تمہاری بستی کے یہ لوگ اس جادو کے ماہر ہیں" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ریکھا نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ جس کے سر پر مہان جی ہاتھ رکھ دیں اسے یہ سب ملتا ہے اور مہان جی نے بچپن میں میرے سر پر ہاتھ رکھ دیا" بوماری نے کہا۔

"وہ جگہ آ گئی ہے۔ اب کہاں جانا ہے"...... اسی لمحے ڈرائیو کہا۔

"دائیں ہاتھ پر کار موڑ دو۔ آگے جو علیحدہ اور بڑا سا پختہ مکان وہ مہان جی کا ہے"...... بوماری نے جواب دیا اور ڈرائیور نے آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک خاصے بڑے اور پختہ مکان سامنے جا کر رک گئی اور بوماری نے انہیں اپنے پیچھے آنے کا کہا او سے اتر گئی۔ اس سے دروازہ نہ کھل رہا تھا۔ چنانچہ اس کے

ڈرائیور نے ہاتھ بڑھا کر کھولا تھا۔ کاشی اور ریکھا بھی کار سے یں۔ مکان کے دروازے پر ایک نوجوان کھڑا تھا۔ اس کی یں گہری سرخ تھیں۔

مہان جی سے کہو کہ بوماری کام کرانے والی عورتوں کے ساتھ الی ہے"...... بوماری نے آگے بڑھ کر اس نوجوان سے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ آئیں۔ مہان جی نے مجھے پہلے ہی کہہ دیا ہے"۔ ان نے کہا اور اندرونی طرف کو مڑ گیا۔ بوماری ریکھا اور کاشی اس کے پیچھے چلتی ہوئیں اس مکان میں داخل ہوئیں اور پھر یک راہداری سے گزر کر وہ ایک اور دروازے پر پہنچ گئیں۔

پ اندر جا سکتی ہیں"...... نوجوان نے کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔ ی نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے ریکھا اور بھی اندر داخل ہو گئیں۔ یہ ایک عام اور سادہ سا کمرہ تھا جس فرش پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال ہوئے تھے۔ چہرہ بالکل کمزور سا تھا البتہ اس کی آنکھیں گہری تھیں۔ اس کے جسم پر سرخی مائل سیاہ رنگ کا لباس تھا۔ وہ التی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔

بوماری۔ آؤ"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے مکروہ سے از میں کہا اور بوماری نے آگے بڑھ کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑے، پھر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

تم دونوں بھی بیٹھو"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو ریکھا اور

کاشی بھی بیٹھ گئیں۔ اس کمرے کے ایک کونے میں جانوروں
ہڈیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ کمرے میں وہی تیز اور انتہائی نا
بو موجود تھی جو ریکھا نے بھیلوں کی بستی کے قریب پہنچنے پر محسوس
تھی لیکن ظاہر ہے وہ اس پر کوئی رد عمل ظاہر نہ کر سکتی تھی کیونکہ
اس وقت اپنے کام سے آئی تھی۔ ریکھا اور کاشی دونوں اس ادھیڑ
آدمی کے سامنے بیٹھ گئیں۔

" تمہارا نام ریکھا ہے اور تم سرکاری طور پر ایک بہت
عہدے پر فائز ہو اور اس کا نام کاشی ہے اور یہ تمہاری نائب ہے
تمہیں ایک پاکیشیائی کی وجہ سے سزا ملی ہوئی ہے"...... اس ادھ
عمر آدمی نے کہا۔

" ہاں اور اس آدمی کو قابو کرنے کے لئے بو ماری سے ہم نے بات
کی تھی"...... ریکھا نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ تمہارا آدمی آشو ما پہنچ گیا ہے۔ مہا مہا
نے ایک لمبا کھیل کھیل کر اسے قابو میں کیا ہے اور اسے کافرستا
منگوا لیا ہے۔ اب وہ شودرمان پہنچے گا تو اس کا ذہن ہمیشہ کے لئے قا
میں آجائے گا اور پھر اسے یہاں میرے پاس پہنچا دیا جائے گا اور
اسے تمہارے حوالے کر دوں گا"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

" لیکن ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ کام ہو گیا ہے"...... ریکھا نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کام تو ہو گیا ہے کیونکہ وہ آدمی کافرستان پہنچ گیا ہے"...... ادھ

بو ماری نے کہا۔

" لیکن وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی چکر چلا سکتا
ریکھا نے کہا تو وہ ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار طنزیہ انداز میں

" اب وہ اس قابل نہیں رہا۔ تم دیکھنا چاہو گی کہ وہ کس حال
ہے۔ دیکھو گی"...... ادھیڑ عمر نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

" ہاں"...... ریکھا نے جواب دیا۔

" بو ماری۔ ایک بڑی ہڈی اٹھا لاؤ"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے
اس سے کہا۔

" جو حکم مہان جی"...... بو ماری نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے اس
کونے کی طرف بڑھ گئی جہاں ہڈیوں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ اس نے اس
ڈھیر میں سے ایک بڑی سی ہڈی اٹھائی اور اسے لا کر مہان جی کے
سامنے رکھ دیا اور خود دوبارہ اسی طرح مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔
مہان جی نے ہڈی اٹھائی اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس ہڈی پر
پھونکا اور پھر اس نے ہڈی کا رخ ایک دیوار کی طرف کر کے اسے
زمین پر رکھ دیا۔

" اب دیکھو"...... مہان جی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
دونوں ہاتھ ہڈی پر رکھ دیئے۔ اس کے ساتھ ہی دیوار اس طرح
روشن ہو گئی جیسے وہ کسی سینما کی سکرین ہو اور ریکھا اور کاشی
دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے

تاثرات تھے۔ دوسرے لمحے دیوار پر ایک پہاڑی علاقے کا منظر
جس میں گھنا جنگل تھا۔ اس کے ساتھ ہی دیوار پر ایک خوبص
عورت کھڑی نظر آئی جبکہ اس کے سامنے جو آدمی کھڑا تھا اسے د
ریکھا اور کاشی دونوں ایک بار پھر اچھل پڑیں۔ وہ واقعی عمران

" تمہارا نام عمران ہے اور تم پاکیشیائی ہو "...... اس خوبصو
عورت کے ہونٹ ہلے اور اس کے ساتھ ہی ایک نسوانی آوا
کمرے میں گونج گئی۔

" کون ہو تم "...... عمران کے ہونٹ ہلے اور اس کی آواز
میں گونج اٹھی اور یہ آواز سن کر ریکھا اور کاشی دونوں کے چہرے
اختیار چمک اٹھے کیونکہ وہ دونوں عمران کی آواز پہچان گئی تھیں
واقعی عمران تھا اور پھر ان دونوں کے درمیان باتیں ہوتی رہیں
پھر اچانک اس عورت کا روپ بدل گیا اور ریکھا نے دیکھا کہ وہ
انتہائی کریہہ صورت عورت ہے۔ پھر وہ آگے آگے چلنے لگی اور عم
اس طرح اس کے پیچھے چلنے لگا جیسے وہ اس کا زرخرید غلام ہو۔ اس
ساتھ ہی اس مہان جی نے ہڈی سے دونوں ہاتھ اٹھا لئے اور دیوا
روشن سکرین غائب ہو گئی۔ اب وہ ایک عام سی دیوار تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم نے یہ کیا کیا۔ ہمیں مزید دیکھنا تھا "......
نے چونک کر کہا۔

" نہیں دیوی جی۔ اب اس سرجائی نے اس عمران کو شودرما
لے جانا ہے اور شودرمان کسی پر ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ جو اس

لاتا ہے پھر اس کا ذہن ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتا ہے "۔ مہان
نے ہڈی اٹھا کر اسے دوبارہ ڈھیر کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔
لیکن اب عمران یہاں ہمارے پاس کب پہنچے گا۔ کتنے دن لگیں
گے "...... ریکھا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔
" دو روز بعد وہ یہاں پہنچ جائے گا۔ میں نے تمہیں یہ سب کچھ اس
لئے دکھا دیا ہے تاکہ تمہیں یقین آ جائے کہ تمہارا کام ہو چکا ہے "۔
مہان جی نے کہا۔

" ہاں واقعی ہمیں یقین آ گیا ہے "...... ریکھا نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تم باقی رقم کا انتظام کرو۔ یہ آدمی دو روز بعد تمہارے پاس
اور تمہارا غلام ہو گا "...... مہان جی نے کہا۔
" رقم کی آپ فکر نہ کریں۔ مجھے یہ آدمی چاہئے اور بس "...... ریکھا
نے اٹھتے ہوئے کہا اور مہان جی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بوماری
بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے پہلے کی طرح مہان جی کو سلام کیا اور
ریکھا، کاشی اور بوماری کے ساتھ اس کمرے سے باہر آ گئیں۔
" حیرت انگیز جادو ہے۔ اب مجھے سو فیصد یقین ہو گیا ہے کہ یہ
اب بچ نہیں سکتا۔ اب میں اس سے دل بھر کر انتقام لوں
ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" ہاں۔ تم نے دیکھا کہ وہ اس سرجائی کے پیچھے کس طرح
غلام کی طرح چل رہا تھا "...... کاشی نے بھی مسرت بھرے لہجے

میں کہا۔

" سرجائی کاجلا کی انتہائی خوفناک طاقت ہے"...... بوما
کہا اور ریکھا اور کاشی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔
چہرے بتا رہے تھے کہ انہیں اب اس کاجلا کے حیرت انگیز
مکمل یقین آ چکا ہے۔مکان سے نکل کر وہ اپنی کار کی طرف بڑھ
لیکن وہ ابھی کار میں بیٹھنے والی ہی تھیں کہ وہی نوجوان دوڑتا ہ
کی طرف آیا جو انہیں مکان میں لے گیا تھا۔

" مہان جی آپ کو بلا رہے ہیں"...... اس نوجوان نے کہا۔

" اوہ۔کیا ہوا۔کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... ریکھ
پریشان ہو کر کہا۔

" مہان جی کوئی بات کرنا چاہتے ہوں گے"...... بوماری ۔
اور ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اس
میں پہنچیں تو مہان جی کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں

" تمہارا کام نہیں ہو سکتا۔تمہارا آدمی ہمارے ہاتھوں سے نک
ہے"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ابھی تو تم نے کہا تھا کہ دو روز بعد عمران
پہنچ جائے گا"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس آدمی کے پیچھے کوئی بہت بڑی طاقت ہے۔اس نے
کو جلا کر راکھ کر دیا ہے اور وہ آدمی ہماری نظروں سے بھی غا
گیا ہے"...... مہان جی نے کہا۔

لیا۔کیا مطلب۔یہ کیا کہہ رہے ہو"...... ریکھا نے چیختے ہوئے
، واقعی مہان جی کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔بوماری کا چہرہ بھی
ے لٹک گیا تھا جبکہ کاشی کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے
ابھر آئے تھے۔

یں تمہیں دکھاتا ہوں"...... مہان جی نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی پہلے کی طرح ہڈی منگوا کر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ
کر دیوار پر پھونک ماری تو دیوار ایک بار پھر کسی سینما کی سکرین کی
طرح روشن ہو گئی۔ریکھا، کاشی اور بوماری تینوں کی نظریں اب
دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔پھر اس دیوار پر وہی منظر ابھر آیا کہ سرجائی
ے پیچھے عمران زرخرید غلاموں کی طرح چلا جا رہا تھا کہ اچانک
۔جائی چیخ مار کر نیچے گری اور بری طرح تڑپنے لگی۔پھر اس کے جسم
میں نیلے رنگ کی آگ بھڑک اٹھی جبکہ عمران بھی حیرت بھرے انداز
میں لہذا اسے دیکھ رہا تھا۔چند لمحوں بعد سرجائی کی راکھ بھی غائب ہو
گی۔اس کے ساتھ ہی عمران مڑا اور تیزی سے بھاگتا ہوا واپس جانے
لگا اور پھر اچانک وہ نظروں سے غائب ہو گیا۔اب وہاں جنگل کا منظر
موجود تھا لیکن عورت وہاں موجود نہ تھی اور مہان جی نے ہاتھ
ہٹایا تو دیوار دوبارہ اصلی حالت میں آ گئی۔

یہ کیا ہو گیا ہے۔یہ سب کیسے ہو گیا"...... ریکھا نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

یہ سب اس عمران کی پشت پر موجود کسی بہت بڑی طاقت نے

کیا ہے۔ ایسی طاقت جو مجھ سے بھی زیادہ طاقتور تھی اس۔
کام نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر نے صاف جواب دیتے ہو۔
ریکھا اور کاشی دونوں کے چہرے بجھ سے گئے۔

ران تھکے تھکے انداز میں سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے فلیٹ کے
ے پر پہنچا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔
لون ہے"۔۔۔۔۔۔ اندر سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔
لیمان دروازہ کھولو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے انتہائی
لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر
ن موجود تھا۔
اپ آگئے صاحب"۔۔۔۔۔۔ شاہ صاحب واقعی باکمال بزرگ ہیں
ی یز میں ہم ان کی رہائش گاہ سے یہاں فلیٹ پر پہنچے اتنی دیر
ب کافرستان سے یہاں پہنچ گئے حالانکہ کیپٹن شکیل اور صدیقی
ن ہی نہ آرہا تھا لیکن میں نے انہیں بتایا تھا کہ جیسا شاہ صاحب
ا ہے ویسا ہی ہو گا"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے
ر بولنا شروع کر دیا جیسے وہ صدیوں سے بولنے کی حسرت میں

رہا ہو اور اب موقع ملنے پر وہ بول رہا ہو۔

"ارے ارے۔ نہ سلام نہ دعا۔ نہ حال نہ احوال۔ خیریت"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ آ گئے حیرت ہے"...... اسی لمحے ا
روم سے کیپٹن شکیل اور صدیقی نے باہر راہداری میں آ ت
کہا۔

"پہلے سلیمان نے بغیر سلام دعا کے بولنا شروع کر دیا اور
نے بھی بغیر سلام دعا کے حیرت کا اظہار کرنا شروع کر دیا
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سلام دعا تو عام حالات میں ہوتی ہے۔ ہمیں تو اپنی
یقین نہیں آ رہا کہ آپ واقعی اس قدر مختصر وقت میں کافرستا
یہاں آ سکتے ہیں۔ اس قدر تیز رفتار طیارہ تو ابھی تک ایجا
سکا"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران ڈرائنگ
میں داخل ہوا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سلیمان پہلے مجھے گرم گرم چائے پلواؤ تاکہ میرے ذہن پ
ہوئی بوریت دور ہو سکے"...... عمران نے سلیمان سے مخاطب
کہا۔

"اچھا صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے م

"ہاں اب بتاؤ کہ یہ سلیمان کیا کہہ رہا تھا اور تم کیوں حی
رہے تھے۔ سید چراغ شاہ صاحب نے کیا کہا ہے۔ کہاں کہا

لبا ت"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

پ تین روز سے پراسرار طور پر غائب تھے۔ آج کیپٹن شکیل
فلیٹ پر موجود تھا کہ چیف کا فون آیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا
نے عمران کے ساتھ مل کر کوئی مشن مکمل کیا ہے تو میں نے
بتایا کہ مشن تو کوئی نہیں تھا البتہ ایک شریف آدمی کے
لا مجرموں نے اغوا کر کے اس سے تاوان طلب کیا تھا۔ اس
یں عمران صاحب اس شریف آدمی کی مدد کر رہے تھے۔ انہوں
مجھے بھی ازراہ عنایت اس نیک کام میں شامل کر لیا۔ لڑکے کو
یا لیا اور مجرم مقابلے میں مارے گئے۔ اس کے بعد عمران
ب اپنے فلیٹ پر چلے گئے اور میں اپنے فلیٹ میں آ گیا۔ جس پر
نے بتایا کہ عمران تین روز سے غائب ہے اور ہم اسے تلاش
چنانچہ میں اور کیپٹن شکیل یہاں سلیمان کے پاس آ گئے تو
نے بتایا کہ وہ صبح آپ کو ناشتہ دے کر مارکیٹ گیا۔ واپسی
ا دروازہ کھلا ہوا تھا اور آپ غائب تھے۔ اس نے خیال نہیں
سلیمان نے بتایا کہ جس کرسی پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اس
ٹ کر قالین پر اسے سیاہ رنگ کی راکھ سی ملی تھی اس کا
خیال نہ کیا اور اسے دوسرے جھاڑ جھنکار کے ساتھ باہر
یا۔ پھر اس نے بتایا کہ آپ نے اس صبح نماز بھی نہیں پڑھی
ں تلاوت کی حالانکہ آپ یہاں سے مسجد نماز پڑھنے اور تلاوت
ے تھے اور پھر سلیمان نے یہ خیال ظاہر کیا کہ آپ کسی

شیطانی چکر میں نہ پھنس گئے ہوں۔ چنانچہ وہ ہمیں مارکیٹ
مسجد کے امام صاحب کے پاس لے گیا"...... صدیقی نے شہ
لے کر آخر تک تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیما
دھکیلتا ہوا اندر آیا اور اس نے چائے کا سامان پہلے میز پر لگا
چائے بنانا شروع کر دی۔

"پھر کیا ہوا"...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوء
صدیقی نے امام مسجد سے ملنے، پھر شیخ ناظر کے پاس جانے
سید چراغ شاہ صاحب کی رہائش گاہ پر جانے اور وہاں ہونے
گفتگو تفصیل سے بتا دی۔

"شاہ صاحب نے کہا کہ عمران بچ گیا ہے اور ہم فلیٹ
گے تو آپ فلیٹ پر پہنچ جائیں گے اور پھر ہم آپ کو شاہ
پیغام دے دیں کہ اگر عمران کو سیکرٹ سروس کے کام
فرصت ہو تو انہیں مل لے"...... صدیقی نے پوری تفصیل
ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"عمران صاحب آپ بتائیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہوا تھا
شکیل نے کہا۔

"ہونا کیا تھا۔ ان تاوان والے مجرموں سے نمٹنے کے
واپس آ کر سو گیا لیکن صبح جب بیدار ہوا تو میرے دل و دماغ
سی کسلمندی چھائی ہوئی تھی اس لئے میں باوجود چاہنے کے
جانے کی بجائے پارک کی طرف چلا گیا جیسے کوئی انجانی

مجھے مسجد میں جانے سے روک رہی ہو۔ پھر پارک میں بھی میں نے
ورزش نہ کی۔ ویسے ہی آوارہ گردوں کی طرح گھومتا پھرتا رہا۔ اس کے
بعد میں فلیٹ پر آ گیا۔ ناشتے کے بعد جب سلیمان مارکیٹ گیا تو میں
نے اخبار پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر کال بیل بجی۔ میں نے دروازہ کھولا
تو ایک منحوس صورت آدمی اندر آ گیا۔ اس کا ایک بازو اور ایک
ٹانگ شاید فالج زدہ تھی۔ اس نے بتایا کہ اس کا نام کاچھو ہے اور
اس نے وہ دس لاکھ روپے والا بیگ اڑا لیا تھا جو ہم نے تاوان کے
طور پر دیا تھا اور جسے ہم تلاش کر رہے تھے۔ پھر اس نے جیب سے
ایک پڑیا نکالی۔ اس پڑیا میں سیاہ رنگ کا سفوف سا تھا۔ اس نے
اچانک یہ سفوف میرے چہرے پر پھینک دیا اور اس کے ساتھ ہی
ذہن تاریک پڑ گیا اور پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں کافرستان کے
پہاڑی علاقے ماروشا میں تھا"...... عمران نے جواب دیتے
ے کہا اور پھر اس نے وہاں ایک خوبصورت عورت کے آنے اور
اس کے پیچھے چلنے، اس عورت کا روپ بدل کر انتہائی کریہہ
رت بن جانے سے لے کر اس کے اچانک نیچے گرنے اور پھر جل
راکھ ہونے کے بعد عبدالصمد سے ملنے سے لے کر یہاں فلیٹ تک
نچنے کے تمام حالات بتا دیئے۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ آپ پہلے ہیلی کاپٹر پر کافرستان سے
ال سرحد پر گئے پھر وہاں سے ہیلی کاپٹر پر ناپال کے دارالحکومت کے
ورٹ پر پہنچے اور وہاں سے چارٹرڈ طیارے سے یہاں دارالحکومت

ایئرپورٹ پر پہنچے اور پھر وہاں سے کار کے ذریعے یہاں فلیٹ پر آ
اس ساری کارروائی میں تو ظاہر ہے کئی گھنٹے لگے ہوں گے"۔ صد
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ اس عبدالصمد سے ملنے سے لے کر یہ
فلیٹ تک پہنچنے میں مجھے چھ سات گھنٹے تو لگ ہی گئے ہو
گے"...... عمران نے کہا۔
"لیکن شاہ صاحب کی رہائش گاہ سے یہاں آپ کے فلیٹ تک
میں ہمیں زیادہ سے زیادہ پون گھنٹہ لگا ہوگا اور ہم ابھی آکر بیٹھے
تھے کہ آپ پہنچ گئے۔ یہ کیسے ممکن ہوا جبکہ شاہ صاحب نے ہمیں
تھا کہ ہمارے فلیٹ تک پہنچنے تک آپ یہاں پہنچ جائیں گے
صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میری سمجھ میں تو پہلے ہی ایسی با
نہیں آتیں"...... عمران نے کہا۔
"ان بزرگوں کے لئے وقت سمٹ جاتا ہے۔ یہ صاحب
بزرگ ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں
عمران نے کہا۔
"ایکسٹو۔ تم کب واپس آئے ہو"...... دوسری طرف سے

ہیں کہا گیا۔
"ابھی کافرستان سے واپسی ہوئی ہے جناب"...... عمران نے
کہا۔
"اگر کسی نجی کام کے سلسلے میں تمہیں کافرستان جانا تھا تو مجھے
اس اطلاع نہیں دی"...... چیف کا لہجہ یکلخت مزید سرد ہو گیا تھا۔
"جناب۔ میں بر دکھاوے کے لئے گیا تھا اس لئے آپ کو اطلاع
دی تھی کہ کہیں آپ خود مجھ سے پہلے بر دکھاوے کے لئے نہ پہنچ
جائیں لیکن اب کیا کہوں۔ بر دکھاوا ایسا ہوا کہ اچانک ہونے والی
دلہن صاحبہ پٹ سے گریں اور پھر آتش رونمائی میں جل کر راکھ ہو
گئیں اس لئے مجبوراً مجھے واپس آنا پڑا"...... عمران نے چہکتے ہوئے
لہجے میں کہا۔
"یو نانسنس۔ آئندہ مجھے اطلاع دیئے بغیر کبھی تم ملک سے باہر
تو تمہیں عبرتناک سزا بھی دی جا سکتی ہے"...... دوسری طرف
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
ان نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
"وہ دولہن تو آتش رونمائی سے جل کر راکھ ہو گئی ہے۔ چیف
صاحب آتش رقابت میں جل گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
"مجھے یقین ہے کہ ابھی جولیا صاحبہ کا بھی فون آئے گا کیونکہ
نے لازماً اسے فون کر کے کہنا ہے کہ وہ عمران صاحب کی تلاش

بند کرا دے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ تو کیا پوری سیکرٹ سروس مجھے تلاش کر رہی تھی
میں سمجھا کہ آپ دونوں ہی صرف میرے بہی خواہ ہیں"...... عمرا
نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا تو صدیقی اور کیپٹن شکیل دونوں ۔
اختیار ہنس پڑے۔

" آپ کا بہی خواہ تو چیف بھی ہے کیونکہ آپ کی تلاش کا حکم
انہوں نے دیا تھا"...... صدیقی نے کہا۔

" ارے اس کا مقصد مجھے تلاش کرانا نہیں تھا بلکہ سرکار
کارروائی پوری کرنی تھی۔ گذشتہ مشن کا چیک اس نے روکا ہوا ۔
کہ ابھی فنڈز کو آئے ہوئے سال نہیں گزرا اس لئے اس کا مقصد
گا کہ جب سیکرٹ سروس مجھے تلاش نہ کر سکے گی تو وہ میرا نام چیک
سے کاٹ کر اپنی جان چھڑا لے گا۔ اسی لئے تو جب اسے معلوم ہوا ک
میں واپس آگیا ہوں تو اسے غصہ آگیا تھا"...... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا۔

" فنڈز کو سال نہیں گزرا۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... صدیقی
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جب تک مال کو ایک سال نہ گزر جائے اس پر زکوۃ نہیں نکال
جاتی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صدیقی اور کیپٹن
شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" تو آپ کا مطلب ہے کہ جو چیک آپ کو دیا جاتا ہے وہ زکوۃ میں

یا جاتا ہے"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا

"اور اس کے باوجود تمہارا چیف کنجوسی کرتا ہے"...... عمران
کہا تو صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

میرے خیال میں اب ہمیں اجازت لینی چاہئے"...... کیپٹن
نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

ہاں۔ اوکے عمران صاحب اب ہم اجازت چاہتے ہیں۔ آپ
ید چراغ شاہ صاحب سے ضرور مل لیں"...... صدیقی نے بھی
ے کہا۔

اہر ہے ان سے گلہ کرنے تو میں نے جانا ہی ہے"...... عمران
تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

کرنے۔ کیا مطلب"...... صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے
کہا۔

ہی خاصی خوبصورت سرجائی مجھے اپنے ساتھ لے جا رہی تھی۔
جب نے سارا سلسلہ ہی ختم کر دیا اور مجھے روتے پیٹتے ہوئے
انا پڑا تو اب میں گلہ بھی نہ کروں"...... عمران نے کہا تو
اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

ماروشاپہاڑی علاقے کے ایک وسیع وعریض غار میں ایک
ایک مشعل جل رہی تھی جس میں شاید کسی جانور کی چربی ڈالی
تھی کیونکہ اس مشعل کے جلنے کے ساتھ انتہائی ناگوار سی بو نکل
تھی۔ غار میں کالے رنگ کے بڑے ریچھوں کی کھالیں بچھی
تھیں اور غار کے درمیان ایک لمبے قد اور انتہائی بھاری اور خا
موٹے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال اس
کاندھوں سے بھی نیچے تک تھے لیکن ان بالوں کو شاید کبھی کنگھا
کیا گیا تھا اس لئے وہ انتہائی الجھے ہوئے تھے۔ اس آدمی کا چہرہ کافی
تھا لیکن آنکھیں چھوٹی تھیں۔ چہرے پر خباثت جیسے کوٹ کوٹ
بھری ہوئی نظر آرہی تھی۔ اس کا رنگ کوئلے سے بھی زیادہ سیاہ
لیکن اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز سرخی اور چمک تھی۔ اس
اوپر والا جسم عریاں تھا جبکہ نچلے جسم پر اس نے سیاہ رنگ کا کپڑا لپی

تھا۔ وہ غار میں آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا رخ غار
جانے کی طرف ہونے کی بجائے غار کی ایک دیوار کی طرف تھا
ایک مجسمہ موجود تھا۔ یہ مجسمہ سیاہ رنگ کے بڑے سے بچھو کا
ں کا ڈنگ اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ یہ مجسمہ چھوٹی بڑی ہڈیوں سے بنا
گا تھا لیکن یہ مکمل طور پر سیاہ رنگ کا تھا البتہ اس کی آنکھوں
شاید سرخ رنگ کے پتھر لگائے گئے تھے کیونکہ وہ مشعل کی
ن میں اس طرح چمک رہے تھے جیسے ہیرے چمکتے ہیں۔
کالی ماں مجھے بتاؤ کہ آخر اس ملیچھ عمران پر میری کسی طاقت کا
ل اثر کیوں نہیں ہو رہا"...... اس آدمی نے بھاری لہجے میں کہا تو
ے کے گرد گہرے سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ چند
بعد وہ مجسمہ مکمل طور پر اس دھوئیں میں چھپ گیا۔ وہ آدمی
ں بیٹھا اس دھوئیں کو دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد دھواں غائب
یکن اب اس مجسے کی آنکھیں زندہ ہو چکی تھیں۔
اس عمران کے پیچھے نورانی طاقتیں ہیں جن کا مقابلہ تمہاری
یں نہیں کر سکتیں اور چونکہ تمہارے ایک آدمی نے اس پر ہاتھ
یا تھا اس لئے وہ نورانی طاقت فوراً پہنچ گئی اور تمہاری طاقت
ل کو فنا کر کے وہ عمران کو واپس لے گئی"...... اس مجسمے سے
وتی آواز سنائی دی۔
یکن اب یہ کاجلا کی عزت کا سوال بن گیا ہے کالی ماں۔ اب
س آدمی کا ہر صورت میں خاتمہ کرنا چاہتا ہوں"...... اس آدمی

نے غصیلے لہجے میں کہا۔
" تو پھر تم بڑے شیطان سے کہو۔ وہ اگر تمہاری مدد کرے تو
کامیاب ہو سکتے ہو ورنہ نہیں"...... کالی مان نے جواب دیا اور
کے ساتھ ہی اس کے گرد ایک بار پھر دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔
دھواں چھٹا تو اب اس بچھو کے مجسمے کی آنکھیں دوبارہ پتھر جیسی
گئی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ مڑ کر غار
ایک کونے میں گیا اور وہاں ایک کھال کا کونہ اٹھا کر اس نے
رنگ کی ایک چھوٹی سی ہڈی اٹھائی اور اسے لے کر وہ دوبارہ اپنی
پر آکر بیٹھ گیا لیکن اب اس کا رخ غار کے دہانے کی طرف تھا۔
نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہڈی کو غار کے باہر اچھال دیا۔ دوسرے
باہر سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے دو خونخوار بھیڑیئے
میں لڑ پڑے ہوں۔ یہ غراہٹیں سنائی دیتی رہیں اور چند لمحوں
ایک لحیم شحیم آدمی دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کے جسم
سرے سے کوئی لباس نہ تھا البتہ اس کے چہرے سمیت اس
پورے جسم پر سیاہ رنگ کے لمبے لمبے بال تھے۔ اس کی ہیئت
جنگلی ریچھ جیسی تھی لیکن ساخت کے لحاظ سے وہ بہرحال آدمی ہی
اس کی آنکھیں بھی تیز سرخ رنگ کی تھیں اور حلقوں میں مسلسل
اس طرح گردش کر رہی تھیں جیسے سرچ لائٹیں گردش کرتی ہیں۔
" ہا۔ ہا۔ بڑبڑک کو کیوں بلایا ہے تم نے مہامہان۔ بولو۔ کیوں
بلایا ہے بڑبڑک کو"...... اس لحیم شحیم ادمی نے اندر داخل ہوتے

دار لہجے میں کہا۔
"ہیں تمہاری بھینٹ مل گئی ہے ناں"...... اس غار والے
کہا۔
ا لئے تو بڑبڑک آیا ہے ورنہ بڑبڑک کیسے آسکتا تھا"...... آنے
نے کہا۔
بیٹھو"...... غار والے آدمی نے کہا تو وہ لحیم شحیم ریچھ نما آدمی
سامنے بیٹھ گیا۔
ل ایک پاکیشیائی مسلمان کاجلا کی طاقتوں کو فنا کر کے
نے سے نکل گیا ہے۔ میں اس کا خاتمہ چاہتا ہوں۔ میں نے
سے پوچھا تو اس نے کہا کہ جب تک بڑا شیطان میری مدد نہ
ایسا ممکن نہیں ہے اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے۔ تم بتاؤ
یا کرنا چاہیے"...... اس آدمی نے کہا۔
ہا۔ ہا۔ کالی مان غلط بات نہیں کرتا مہامہان۔ تمہارے
اس پاکیشیائی پر ہاتھ ڈال کر کاجلا کے لئے خطرہ پیدا کر دیا
تا ہے کہ اب وہ تمہارے شودرمان کو تباہ کرنے کا فیصلہ
لئے اب تم اپنے شودرمان کو بچانے کی کوشش کرو۔
ے شیطان کا تعلق ہے تو وہ اس پاکیشیائی کو ختم کرانا
ں لئے وہ تمہارے ساتھ ہو گا لیکن سب کام تمہیں خود کرنا
ڑک نے جواب دیا۔
ممکن ہے کہ کوئی شودرمان کو تباہ کر سکے۔ ایسا تو ممکن

ہی نہیں ہے"...... مہامہان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو مہامہان۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم کاجلا کے مہامہان بے شمار طاقتیں تمہاری ماتحت ہیں لیکن تمہارا واسطہ جس آد پڑ گیا ہے وہ ذہنی طور پر بھی انتہائی خطرناک ہے اور اس کے ساتھ اس کے پاس نورانی طاقتیں بھی ہیں اس لئے تم یہ خیال دو کہ تم اسے عام آدمی کی طرح مسل کر رکھ دو گے۔ پہلے وہ ادنیٰ درجے کی طاقتوں کے قابو میں اس لئے آگیا تھا کہ وہ بے لیکن اب وہ پوری طرح ہوشیار ہو گا اس لئے اب تم اسے آس زیر نہ کر سکو گے"...... بڑبڑک نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں اس کا پیچھا چھوڑ دیتا مہامہان نے کہا۔

"تم اب چھوڑ بھی دو تو وہ تمہارا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ آدمی نے خود ہی اسے چھیڑا ہے اس لئے اب تو بہرحال تمہ پڑے گا لیکن اگر تم بڑبڑک کو اور بھینٹ دو تو بڑبڑک تمہیں بچاؤ اور اس کے خاتمے کا طریقہ بتا سکتا ہے"...... بڑبڑک مہامہان تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا غار کے اسی کونے میں نے کھال اٹھائی اور اس کے نیچے سے اس نے زرد رنگ کی نکالیں اور لا کر اس نے بڑبڑک کی طرف اچھال دیں۔ بڑ طرح ان زرد رنگ کی ہڈیوں پر جھپٹا جیسے بچے اپنے انتہائی ترین کھلونے کو حاصل کرنے کے لئے جھپٹتے ہیں اور پھر اس

سامنے کھولا اور دونوں ہڈیاں منہ میں ڈال کر وہ انہیں بڑے ے لے کر چبانے لگا۔ اس کی آنکھوں میں چمک اب بہت تیز لگی تھی۔

اب بتاؤ بڑبڑک"...... مہامہان جو اب بیٹھا بڑے غور سے دیکھ رہا تھا بولا۔

ہاں۔ اب سنو مہامہان"...... اگر تم اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہو شودرمان میں منتقل ہو جاؤ اور شودرمان کے گرد مترو ما طاقتوں کر دو۔ اس کے بعد ناکاسا کا حصار کر دو اور آخر میں کالو مہان اس کی طاقتوں کو سامنے لے آؤ اس طرح ہو سکتا ہے کہ تم اس کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاؤ"...... بڑبڑک نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہتے ہو میں ویسے ہی کروں گا"۔ مہامہان کہا تو بڑبڑک اٹھا اور تیزی سے مڑ کر غار سے باہر چلا گیا۔

عمران نے کار سید چراغ شاہ صاحب کے مکان کے باہر
پھر جیسے ہی کار سے نیچے اترا شاہ صاحب کا صاحبزادہ ایک
تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

" السلام علیکم۔ آئیے عمران صاحب۔ شاہ صاحب آپ
ہیں"...... نوجوان نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ شاہ صاحب جیسی عظیم
میری منتظر ہے"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے
کہا۔

" وہ واقعی آپ سے بے حد محبت کرتے ہیں جناب"...
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے لے کر مکان کی
گیا۔

" تشریف لے جائیے شاہ صاحب اندر موجود ہیں".....

نے ایک بند دروازے کے قریب جا کر رکتے ہوئے کہا تو عمران سر
ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ سید
چراغ شاہ صاحب چارپائی پر تکیہ سے پشت لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان
کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور وہ کتاب کے مطالعہ میں مصروف
تھے۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے اندر داخل ہو
کر انتہائی خشوع وخضوع سے کہا۔

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل وکرم
ے۔ آؤ بیٹھو میں کافی دیر سے تمہارا منتظر تھا"...... شاہ صاحب نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کتاب بند کر کے ایک طرف رکھ
دی۔

میرا یہ مقام تو نہیں ہے شاہ صاحب کہ میں آپ سے آپ کی ہی
شکایت کروں لیکن مجھے واقعی آپ سے شکایت ہے کہ آپ نے میرے
ساتھیوں کو بتایا تھا کہ اگر مجھے سیکرٹ سروس کے کاموں سے
فرصت ہو تو میں آپ سے مل لوں۔ آپ کے حکم کی تعمیل تو مجھ پر
فرض ہے"...... عمران نے سامنے پڑی ہوئی چارپائی پر بیٹھتے ہوئے
کہا تو سید چراغ شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

اس لئے کہ تمہارے کام میں حرج نہ ہو جائے"...... شاہ
صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

شاہ صاحب۔ انسان سے ایک بار غلطی ہو جائے اور پھر وہ

معافی مانگ لے تو آپ جیسے بزرگوں کو اس کی غلطی معاف
چاہیئے"...... عمران نے کہا۔
"ارے تم تو سنجیدہ ہو گئے ہو۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔
میں تم جس قسم کی گفتگو کرنے کے عادی ہو میں نے اسی لحا
کہہ دیا تھا۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ میں تمہ
بتانا چاہتا ہوں کہ تم ایک بار نہیں کئی بار شیطانی ذریات کو ش
دے چکے ہو اس لئے اب تمہیں ہر وقت اور ہر طرح سے محتاط
چاہیئے۔ اس دنیا میں شیطان کی ایک دو یا چار پانچ ذریات ہی
ہیں۔ یہاں قدم قدم پر اس کی شیطنیت کے بڑے بڑے جال
ہوئے ہیں اور جیسے جیسے انسان شیطان کے خلاف کام کرتا ہے
ویسے وہ شیطان کے دشمنوں میں نمایاں ہوتا چلا جاتا ہے اور پھر ش
اسے زیر کرنے یا شکست دینے کے لئے نہ صرف اپنی پوری
صرف کر دیتا ہے بلکہ وہ ایسے ایسے حربے اختیار کرتا ہے کہ
معمولی سی غفلت کر جائے تو اس کے کسی نہ کسی حربے کا شکار
اپنا سب کچھ گنوا بیٹھتا ہے۔ میں تمہیں مثال دیتا ہوں۔ اب تم
جس انداز میں مجھے بزرگ کہا ہے اور میری تعریف کی ہے اس
میرے دل میں رائی کے برابر بھی غرور پیدا ہو جائے تو مجھ
سب کچھ ایک لمحے میں چھن جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی رحمت خا
مجھے ملا ہوا ہے اس لئے ہر وقت اور ہر لمحے شیطان سے اللہ تعا
پناہ مانگنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت یہی دعا کرتے رہنا چاہ

اور حقیر ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے اور بندے
ان کے حربوں میں پھنسنے سے اپنی رحمت خاص سے بچائے
انسان بہت کمزور ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر شیطان
کا مقابلہ نہیں کر سکتا"...... شاہ صاحب نے انتہائی
میں کہا۔
نے درست فرمایا ہے"...... عمران نے کہا۔
منظر میں اب میں تمہاری بات کرتا ہوں۔ تم بھی
دشمنوں میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہو لیکن تم لاپرواہی
اب بھی تم ایک شیطانی چکر میں پھنس گئے تھے لیکن
اپنی رحمت خاص سے تمہیں اس پھندے سے بچا لیا ہے
اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے"...... شاہ صاحب نے

نے یہاں آنے سے پہلے باقاعدہ شکرانے کے نفل ادا کئے
صاحب اور میں واقعی تہہ دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا
اس نے مجھ جیسے حقیر آدمی پر اپنے خاص کرم کی نظر کی
عمران نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔
اہمیت ہے وہ میں جانتا ہوں۔ تم سے ابھی اللہ تعالیٰ
کام لینے ہیں۔ ہم لوگ تو صرف بیٹھ کر اللہ اللہ کر سکتے
اپنے عمل سے ایسے کام کر سکتے ہو جس سے اللہ تعالیٰ کی
ملتا ہے اور یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ نیک، صالح اور

مثبت عمل جیسی نیکی اور کوئی نہیں ہو سکتی اس لئے
زندگی میں انتہائی محتاط رہنا ہو گا۔ جب کوئی انسان شیطانی
ذریات کے مقابلے پر نہیں ہوتا تو وہ عام آدمی ہوتا ہے
لاپرواہی اور غفلت کے اثرات اس قدر شدید اس پر نہیں ہ
جب وہ آدمی شیطان اور اس کی ذریات کے مقابلے پر ہوتا
حیثیت اور ہو جاتی ہے۔ یہ اس طرح ہے کہ ایک شخص
رہا ہے جبکہ دوسرا تنے ہوئے رسے پر چل رہا ہے۔ اب تم
جو سڑک پر چل رہا ہے وہ اگر معمولی سا لڑکھڑا جائے یا ا
جائے تو اسے اتنا نقصان نہیں اٹھانا پڑتا جتنا تنے ہوئے
والے کو اٹھانا پڑتا ہے اور اب تم سڑک پر نہیں بلکہ تنے
پر چلنے والے بن چکے ہو"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"حیرت ہے۔ آپ اس قدر سادہ مثال دے کر کتنی
واضح بات کر دیتے ہیں کہ انسان کو وہ سب کچھ آسانی سے
ہے جو شاید ویسے لمبی چوڑی تقریروں سے بھی سمجھ نہ سکتا ہو
سمجھ گیا ہوں کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے
انتہائی محتاط رہوں گا۔ ویسے میں اپنے طور پر تو اب بھی
ہوں کیونکہ اس کا تجربہ ایک مشن کے دوران مجھے ہو
میرے منہ سے عام انداز میں نکلے ہوئے ایک فقرے
مصیبتوں کے پہاڑ توڑ دیئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اب تمہارے لئے انتہائی ضروری ہے۔

تمہاری مدد کو نہیں پہنچے گا۔ تمہیں اپنی لڑائی خود لڑنا پڑے گی اور
صرف اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کی دعا کرنی چاہئے کیونکہ اللہ
تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کی بادشاہی ہے۔
اس سب کا مالک و خالق ہے۔ تم اس کاجلا کے چکر میں پھنس گئے
تھے صرف اس لئے کہ تم نے ایک بار کافرانہ بات کر ڈالی تھی"۔ شاہ
صاحب نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کون سی جناب۔ آپ اس کی ضرور نشاندہی کریں تاکہ میں
مکمل احتیاط کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"تم صبح کو روزانہ پارک میں ورزش کے لئے جاتے ہو۔ آج سے
تقریباً دو ہفتے پہلے تم نے وہاں ایک آدمی سے بحث کرتے ہوئے کہا
تھا کہ اللہ تعالیٰ بھی ہر جگہ موجود ہے اور شیطان بھی ہر جگہ موجود ہوتا
بولو کہے تھے تم نے یہ الفاظ"...... شاہ صاحب کے لہجے میں
انتہائی غصہ عود کر آیا تھا۔

"ج۔ج۔ جی ہاں۔ لیکن وہ تو میں نے فلسفیانہ انداز میں کہا تھا"۔
عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ اور شیطان مردود کو برابر کر دیا۔ اگر
تمہاری نیک ماں کی دعائیں تمہارے ساتھ نہ ہوتیں اور اللہ تعالیٰ
کے نیک بندوں کی عاجزی تمہارے حق میں نہ ہوتی تو تم اس
گستاخی کی ادائیگی کے بعد ایسے قعر مذلت میں گرتے کہ تم پر رونے

والا بھی کوئی نہ ہوتا۔ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم یہ بات
اور پھر کسی آدمی سے کہہ ڈالو۔ کیا اسے فلسفہ کہتے ہیں۔ تمہیں
تعالیٰ سے خوف نہ آیا۔ تم نے یہ الفاظ منہ سے نکال دیئے اور سنو
شیطان کے پھندے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے فلسفے شیطانی حربے ہیں
جن سے وہ ذہنوں میں شک اور دلوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔
تو یہ کافرانہ فقرے کہہ کر اطمینان سے اپنے فلیٹ میں چلے گئے لیکن
تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے اس فقرے کے بعد تمہاری اس غلطی
کی معافی کے لئے کس کس کو کتنی راتیں سجدوں میں گزارنا پڑیں
اور تمہارے لئے گڑگڑا کر معافی مانگنا پڑی۔ وہ قادر مطلق ہے بے
رحیم ہے۔ یہ اس کا رحم ہے کہ یہ کائنات چل رہی ہے اور ہم جیسے
گنہگار گناہوں کے باوجود زندہ ہیں۔ ہمیں اس دنیا میں سب کچھ
رہا ہے ورنہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اور جو کچھ ہم کہتے ہیں ہم دو
سانس نہ لے سکیں"...... شاہ صاحب کے لہجے میں بے حد جلال
اور عمران کے ذہن میں جیسے دھماکے ہونے لگ گئے ہوں۔
اسے واقعی اپنے آپ پر شرم آرہی تھی کہ اس نے ایسے کافرانہ کلمات
کیوں سوچے اور کیوں منہ سے نکالے۔

" شاہ صاحب میں واقعی بے حد گنہگار ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ
رحم چاہتا ہوں"...... عمران نے یکلخت چارپائی سے اٹھتے ہوئے
اور دوسرے لمحے وہ زمین پر سجدے میں گر گیا۔

" یا اللہ مجھے معاف کر دے۔ تو گنہگاروں کو معاف کرنے

ہے۔ مجھے میری غلطی اور گناہ کی سزا نہ دینا۔ میں تم سے رحم کی
بھیک مانگتا ہوں۔ یا اللہ میں توبہ کرتا ہوں۔ میری توبہ اپنی رحمت
خاص سے قبول فرما لے۔ تو توبہ قبول کرنے والا ہے"...... عمران
کے منہ سے مسلسل دعائی کلمات نکل رہے تھے۔ وہ زمین پر سجدے
میں پڑا ہوا تھا۔ شاہ صاحب کے چہرے پر موجود جلال بے اختیار
مسکراہٹ میں تبدیل ہو گیا۔

"اٹھو عمران۔ اللہ تعالیٰ واقعی بے حد رحیم و کریم ہے۔ اٹھو"۔
شاہ صاحب نے چارپائی سے اتر کر عمران کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے
ہوئے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو رہا
تھا۔ اس کا واقعی دل چاہ رہا تھا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر رو دے۔ نجانے
شاہ صاحب کی زبان کا اثر تھا یا ان کی موجودگی کہ عمران کا دل
پھٹنے کے قریب ہو رہا تھا لیکن جیسے ہی شاہ صاحب نے اس کے
کاندھے پر ہاتھ رکھا اسے یوں محسوس ہوا جیسے سکون کی لہریں اس
کے جسم میں دوڑتی چلی گئی ہوں۔

"شاہ صاحب حقیقت یہ ہے کہ میں نے صرف فلسفیانہ انداز میں
بات کر دی تھی ورنہ میری سوچ میں ہرگز یہ بات نہ تھی کہ میں ایسی
بات پر یقین کروں"...... عمران نے دوبارہ چارپائی پر بیٹھتے ہوئے
کہا۔ وہ اب جیب سے رومال نکال کر اپنے چہرے اور ہاتھوں پر لگ
جانے والی مٹی اور آنسوؤں کو صاف کر رہا تھا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم اب سڑک پر چلنے والے نہیں ہو

بلکہ تنے ہوئے رسے پر چلنے والوں میں شامل ہو چکے ہو اس لئے ا
بات مت کہا کرو۔ یہ شیطانی فلسفے ہیں ان سے اپنے آپ کو بچا کر
کرو۔ بہرحال تمہیں معافی مل گئی لیکن اس بات کا اثر بہرحال
ضرور تم پر پڑ گیا ہے کہ ایک شیطانی طاقت کو تم پر قابو پانے کا مو
مل گیا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے اور تم اس سے بچ
واپس پہنچ گئے ہو"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم تھا لیکن شاہ صاحب
کون سی شیطانی ذریت ہے۔ کیا آپ مجھے اس بارے میں کچھ بتا
گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں یہاں بلایا ہے کہ ہر کام میں
تعالیٰ کی قدرت شامل ہوتی ہے۔ تمہاری غفلت اور لاپرواہی کی
سے اس شیطانی ذریت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل گیا لیکن
طرح یہ شیطانی ذریت بھی ظاہر ہو گئی اور اب تمہیں اس کا خاتمہ
کرنا ہے تاکہ بے شمار بے گناہوں کو ان کے ظلم و ستم سے بچایا
سکے اور شیطان کا یہ حربہ کند کیا جا سکے اور اب یہ کام تم نے کر
ہے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"میں دل و جان سے تیار ہوں شاہ صاحب"...... عمران نے کہا

"لیکن پھر کہیں تم یہ نہ کہہ دو کہ مجھے ایسے کام نہ دیئے جائیں
شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں شاہ صاحب۔ اب میری توبہ۔ میں آئندہ ایسا نہیں کہو

یک بات کہی تھی اور اس کا نتیجہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ سیکرٹ
کا پورا سیٹ اپ ختم ہو رہا تھا۔ ویسے بھی اب مجھے معلوم ہو
کہ مقصد اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا شیطان کے حربوں سے تحفظ
طور سیکرٹ سروس جب ہم مجرموں یا دوسرے ملکوں کے
کے خلاف حرکت میں آتے ہیں تو اس وقت بھی ہمارا مقصد
لامتی اور ملک میں بسنے والے کروڑوں افراد کی زندگیوں کا تحفظ
ہے۔ ہر مجرم کی کارروائی کا مقصد شیطانی حربے ہی ہیں"۔
ن نے کہا تو شاہ صاحب مسکرا دیئے۔

"ہاں۔ نیکی کے ہزاروں راستے ہیں اور ہزاروں صورتیں ہوتی
بیٹے اور کسی نیکی کو بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہئے۔ راستے سے ایک
کو اس خیال سے ہٹا دینا کہ کسی راہگیر کے پیر میں نہ چبھ جائے
بڑی نیکی ہے کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ باقی تم خود
سکتے ہو۔ بہرحال روحانی طور پر اب فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ اس
انی سطح جسے کاجلا کہا جاتا ہے اس کا زور توڑا جائے اور اس کے لئے
ہارا انتخاب کیا گیا ہے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"میں اس پر مشکور ہوں شاہ صاحب کہ مجھے اس قابل سمجھا گیا
...... عمران نے کہا۔

"سنو۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ تفصیل کی ضرورت
نہیں ہے۔ کافرستان کے قدیم باشندوں میں سے ایک قوم بھیل ہے
بھیل صدیوں سے کافرستان میں رہتے چلے آ رہے ہیں۔ پھر

دوسری قوموں نے آکر اس پر قبضہ کر لیا اور انہیں غلام
موجودہ کافرستان میں انہیں اب شودر کہا جاتا ہے۔ اس
صدیوں سے شیطان نے غلبہ حاصل کیا ہوا ہے اور یہ لوگ
سے جانوروں کی پوجا کرتے چلے آرہے ہیں۔ خاص طور پر سیاہ
کے جانوروں کی۔ یہ سیاہ رنگ کے جانوروں کو مقدس سمجھ
البتہ روز بروز ان لوگوں کی تعداد کم ہوتی چلی گئی لیکن ان کا
مذہب قائم رہا جسے کاجلا کہا جاتا ہے۔ ان میں سے جو لوگ
ہو گئے وہ اس شیطانی مذہب سے نکل گئے لیکن جو مسلمان
ہوئے وہ اب تک اس شیطان کے پیروکار ہیں۔ باہر سے آنے
قوموں نے جب انہیں اپنا غلام بنایا تو انہوں نے دانستہ
غلاظت اور گندگی کی دنیا میں دھکیل دیا تاکہ یہ ان کے برابر
سکیں اور پھر صدیوں سے گندگی اور غلاظت میں رہنے کی وجہ سے
گندگی اور غلاظت ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ اب بھی کافرستان
میں جہاں جہاں ان بھیلوں کی آبادیاں ہیں وہاں گندگی اور غلاظ
ہی ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کے مذہبی پجاری بھی غلاظ
اور گندگی میں رہتے ہیں اور غلاظت اور گندگی سے پیدا ہونے و
طاقتیں ہی ان کے زیر اثر ہیں۔ اب ان کی زیادہ آبادی سمٹ
ماردشا پہاڑی سلسلے تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ماردشا پہاڑ
سلسلہ انتہائی دشوار گزار ہے۔ وہاں ان کا ایک مرکز بنا ہوا ہے
یہ لوگ شودر سان کہتے ہیں۔ یہ ایک سیاہ رنگ کی عمارت ہے جہا

عام انداز میں کسی انسان کا پہنچنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس
ان کو اگر تباہ کر دیا جائے تو ان کی مرکزی قوت ختم ہو جائے
پھر یہ اس قابل نہیں رہیں گے کہ مزید لوگوں کو بہکا سکیں اور
غلاظت کو فروغ دے سکیں اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تم نے
ان شودرسان کو تباہ کرنا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ شودرسان کے تحفظ
کے لئے کاجلا اور شیطان نے اپنا پورا زور لگانا ہے اس لئے تمہیں ہر
م ہر سانس پر پوری طرح ہوشیار اور محتاط رہنا ہوگا اور کاجلا کی تمام
نی طاقتیں اس کا تحفظ کرنے کی غرض سے پورے پہاڑی سلسلے
میں پھیل جائیں گی لیکن تم نے ان سب کا خاتمہ کرنا ہے اور یہ بھی
ہاں کہ اگر تم نے کسی بھی مقام پر غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ
کیا تو پھر تم ہلاک ہو جاؤ گے"...... شاہ صاحب نے کہا۔
"ٹھیک ہے شاہ صاحب۔ میں ضرور اس شودرسان کو تباہ کر دوں
لیکن کیا مجھے اپنے ساتھ کچھ آدمیوں کو لے جانے کی اجازت ہو
عمران نے کہا۔
"تمہارا اپنا کام ہے۔ تم جسے چاہو اپنے ساتھ لے جاؤ اور جسے
لے جاؤ لیکن یہ خیال رکھنا کہ اس کام میں جسے بھی ساتھ لے
اسے یہ بات اچھی طرح سمجھا دینا کہ وہ ہر لحاظ سے محتاط رہے"۔
صاحب نے کہا۔
شاہ صاحب آپ بھی جانتے ہیں اور مجھے بھی اعتراف ہے کہ میں
عام سا گنہگار آدمی ہوں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے ذہن دیا ہے

میں اس سے کام تو لوں گا لیکن ظاہر ہے ان شیطانی قوتوں
مقابلے میں صرف میری ذہانت ہی تو کام نہیں دے سکتی"۔ عم
نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔
"اگر یہ کام روحانی طاقتوں سے ہی ہونا ہوتا تو پھر اسے تمہار
ذمے لگانے کا کیا مطلب ہوا۔ دیکھو عمران اللہ تعالیٰ کا نظام ویسا نہ
ہے جیسا کہ عام آدمی سوچتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو کیا شیطان
جرأت ہے کہ وہ انسان کو بہکا سکے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو
انسان کبھی سجدے سے سر ہی نہ اٹھا سکتا لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیئت
نہیں ہے۔ اس نے انسانوں کو عقل دی ہے اور ساتھ ہی اسے
بھی بتا دیا ہے کہ برائی کیا ہے اور اچھائی کیا ہے۔ اب یہ کام انسا
ہے کہ وہ اپنی عقل کی روشنی میں اچھائی اور برائی میں تمیز کر سکے
برائی کے راستے کو چھوڑ کر نیکی اور اچھائی کے راستے پر چلے۔ اسی
ان شیطانی طاقتوں کے مقابلے میں روحانی طاقتیں آ جائیں تو
کیا خیال ہے کہ شیطان روحانیت کے سامنے ایک لمحے کے لئے
ٹھہر سکتا ہے۔ کیا اندھیرا روشنی کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ نہیں کر
جہاں روشنی ہو گی وہاں اندھیرا نہیں ہو گا اور یہ بھی اللہ تعا
مشیت ہے کہ شیطان کو شکست اس انداز میں دی جائے کہ
پوری طاقت استعمال کرے لیکن اس کے باوجود شکست کھا
اور ایسا صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کے
روحانیت کی بجائے انسان کی ذہنی قوت ہو۔ اس کی ہمت اور

جہاں معاملات ناگزیر ہو جاتے ہیں وہاں روحانی قوتیں
کرتی ہیں۔ سفلی دنیا والے سلسلے میں تمہیں جس طرح
مدد ملی تھی اسی طرح اس سلسلے میں بھی مل جائے گی لیکن
اہیں خود کرنا ہو گا"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے بے
ایک طویل سانس لیا۔
"ٹھیک ہے شاہ صاحب۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ کیوں مجھ جیسے
آدمی کو اس کام کے لئے منتخب کیا گیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے
اور اس کی دی ہوئی توفیق سے انشاء اللہ اس شیطانی سطح
شکست دوں گا"...... عمران نے کہا۔
"جزاک اللہ۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر رہے۔ تم نے یہ بات
میرا دل خوش کر دیا ہے"...... شاہ صاحب نے انتہائی مسرت
لہجے میں کہا۔
"شاہ صاحب۔ میں نے آپ کا بہت وقت لے لیا ہے۔ صرف
بات اور پوچھنی ہے کہ آخر اس کاجلا والوں نے مجھ پر ہی کیوں
ہے۔ کیا اس کے پیچھے کوئی خاص معاملہ تھا"...... عمران نے

ان۔ کافرستان کی سپیشل ایجنسی کی مادام ریکھا کو تم نے
سیکرٹ سروس کے ساتھ گذشتہ ایک مشن میں انتہائی
شکست دی تھی۔ چنانچہ کافرستان کے صدر نے غصے میں آ کر
کو اس کے عہدے سے معزول کر دیا اور ساتھ ہی یہ حکم

دے دیا کہ جب تک وہ تمہیں ہلاک نہیں کرے گی اسے د
عہدے پر فائز نہ کیا جائے۔ اس ریکھا کی دوست اور نا
عورت کاشی ہے۔ ریکھا تو تم سے سیکرٹ سروس کے انداز
کے منصوبے سوچتی رہی لیکن اس کاشی کا تعلق ایک بھیل
سے ہے جس کا نام بوماری ہے۔ کاجلا کے ایک مہان نے
اس بوماری کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اس لئے کاجلا کے قانون کے
اس عورت بوماری میں بھی کالی طاقتیں آ گئی تھیں۔ کاشی
بوماری عورت کو بھاری رقم کا لالچ دے کر اس بات پر آمادہ
وہ اپنے مہان کو کہہ کر تمہیں قابو میں کرے اور پھر تمہیں ا
کے حوالے کر دیا جائے۔ ادھر تم نے ایک غلط بات کر کے ا
کو خاصا کمزور کر لیا تھا لیکن اس کے باوجود اس وقت تک وہ
نہ ڈال سکتے تھے جب تک وہ کوئی ایسی ویسی چیز تمہارے
داخل نہ کر دیتے لیکن ایسا اس وقت ممکن تھا جب تم اپنی ر
سے ایسا کرو اس کے لئے یہاں ان کے آدمیوں نے ایک بھیل
ایک لڑکے کو مجرموں سے اغوا کرایا اور پھر تم سے اس لڑ
والد کا رابطہ کرایا گیا اور تم اس سلسلے میں لڑکے کو رہا کر
لئے یہاں ان کے آدمی کی جھونپڑی میں پہنچ گئے جہاں وہ
تھا۔ انہوں نے اس لڑکے کے چہرے پر ہلدی میں غلاظت ملا
تھی جسے تم نے ہاتھ لگا کر صاف کیا۔ پھر تم نے فوری طور پر
نہ دھوئے۔ اس طرح غلاظت تمہارے جسم میں داخل ہو

تک پہنچ گئے کہ وہ تم پر ہاتھ ڈال سکیں۔ چنانچہ ان کا آدمی
فلیٹ پر پہنچا اور اس نے تم پر ایک ایسی چیز پھینک دی
تمہارا ذہن نہ صرف تاریک ہو گیا بلکہ مکمل طور پر ان کے
چلا گیا۔ پھر وہ اپنی شیطانی طاقتوں کی مدد سے تمہیں کافرستان
یہاں تمہیں ایک اور طاقت سرجائی کے حوالے کر دیا گیا۔
تمہیں شودرمان لے جانا چاہتی تھی۔ اگر تم شودرمان اس
میں پہنچ جاتے تو ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتے لیکن تمہارے
تمہیں تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچ گئے اور چونکہ تم پر بے
کے عالم میں شیطانی حملہ کیا گیا تھا اس لئے مجھے مداخلت کرنی
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمہاری واپسی ہو گئی۔ تمہاری
کو کاجلا والوں نے اپنی شکست گردانا۔ نتیجہ یہ کہ اب وہ
خلاف پوری طاقت لگا دیں گے"...... شاہ صاحب نے
بتاتے ہوئے کہا۔
"بے حد شکریہ شاہ صاحب۔ اب مجھے اجازت دیں اور میرے حق
دعا بھی کریں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو گا۔ میری دعائیں بہرحال تمہارے
ساتھ ہیں کیونکہ تمہارا مقصد نیک ہے"...... شاہ صاحب نے
اور عمران انہیں سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے
کرنے شروع کر دیئے ۔ وہ سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات
رہائش گاہ سے سیدھا دانش منزل آیا تھا۔ بلیک زیرو سے سلا
بعد اس نے چائے بنانے کا کہہ دیا تھا اس لئے بلیک زیرو ا
کچن میں مصروف تھا جبکہ عمران نے اس کے کچن میں جاتے
اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تھے۔

" ناٹران بول رہا ہوں " ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹر
سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان
بدھان خود " ...... عمران نے اپنی اصل آواز اور لہجے میں کہا

" اوہ عمران صاحب آپ۔ خیریت آج کیسے ہماری یا
دوسری طرف سے ناٹران نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا

یاد بیچاری مونث ہے۔ اس کا ہمارے پاس آنے کا کیا کام۔ میں
نے البتہ تمہیں فون ضرور کیا ہے اور اس لئے کیا ہے کہ دو روز سے
مجھے کوئی فون کر رہا تھا اور نہ میرے پاس پیسے تھے کہ میں کسی کو
ن کرتا۔ فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سننے کو کان ترس گئے تھے اس
لئے آج جیسے ہی موقع ملا میں نے سوچا چلو فون کی گھنٹی سن لو اور یہ
حقیقت ہے کہ کافرستان کے محکمہ ٹیلی فون نے اپنے فون سیٹوں
میں ایسی مترنم گھنٹیاں لگا رکھی ہیں کہ جیسے جلترنگ بج رہا ہو۔
طبیعت خوش ہو جاتی ہے سن کر۔ لیکن نجانے تم شاید چوبیس گھنٹے
ن کے سر پر چڑھے رہتے ہو کہ فوراً ہی رسیور اٹھا لیتے ہو۔ بھلے آدمی
دیر تو اس قدر مترنم آواز کو میرے کانوں میں رس گھولنے دیا
...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو دوسری طرف سے ناٹران
بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اوہ۔ اگر ایسی بات ہے عمران صاحب تو میں رسیور رکھ دیتا
ہوں آپ دوبارہ فون کیجئے۔ میں ایک گھنٹے تک رسیور نہ اٹھاؤں
..... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ یہ غضب نہ کرنا۔ بڑی مشکل سے ایک پبلک
ن بوتھ سے داؤ لگایا ہے۔ دوبارہ کہاں موقع ملتا ہے۔ چلو تمہاری
ار پر ہی گزارہ کر لوں گا۔ گھنٹی چاہے فون کی ہو یا خطرے کی
بہرحال گھنٹی تو ہوتی ہے" ...... عمران نے کہا تو ناٹران ایک بار پھر
قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میری آواز خطرے کی گھنٹی ہے۔ وہ اور ہاں یہ آپ نے پبلک فون بوتھ پر داؤ لگانے والی کیا بات ہے"...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جہاں تک تمہاری دوسری بات کا تعلق ہے تو ہم پاکیشیائی کاموں میں ماہر ہیں۔ پوری دنیا میں ہمارے ان کارناموں کا ڈنکا رہا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ایسے ایسے داؤ پیچ ہم بے ایمانی کرنے لئے سوچ لیتے ہیں کہ پوری دنیا کے لوگ اس کا تصور بھی نہیں سکتے۔ بغیر سکوں کے فون کرنا بھی اسی مہارت میں آتا ہے۔ ایک خاص ترکیب ہے جس سے فون باکس میں پہلے سے موجود سار سکے بھی باہر آجاتے ہیں اور فون بھی مفت میں ہو جاتا ہے۔ فون سیٹ والے سر پیٹتے رہیں اس سے ہمارا کیا تعلق اور جہاں تمہاری پہلی بات کا تعلق ہے تو خطرے کی گھنٹی کیا تم نے ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ یہ تو محض محاورہ ہے"...... ناٹران نے ہنستے ہو جواب دیا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ چلو فون کی گھنٹی نہ سہی محاورے ہی۔ گھنٹی بجنے کا تصور تو کم از کم ذہن میں رہتا ہے"...... عمران جواب دیا۔ اس دوران بلیک زیرو چائے کے کپ اٹھائے واپس گیا۔ اس نے ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا لے کر وہ کی دوسری طرف اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

...ں کا مطلب تو میں یہی سمجھا ہوں عمران صاحب کہ آپ کسی ...ی گھنٹی سن رہے ہیں اور اسی لئے آپ نے مجھے کال کیا ناٹران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ گھنٹی جو کوئی بھی سنے وہ تمہیں کال ۔ تو گھنٹی بجنی بند ہو جاتی ہے۔ واہ۔ یہ تو بڑا اچھا دھندہ ہے۔ کیا لیتے ہو خطرے کی گھنٹی روکنے کی"...... عمران نے کہا تو ناٹران بار پھر ہنس پڑا۔

"...پ سے کیا فیس لوں گا عمران صاحب۔ آپ نے فوراً ہی ...ی تنخواہوں کے بل وغیرہ بتانے شروع کر دینے ہیں"۔ ...نے ہنستے ہوئے کہا۔

"...اس کا مطلب ہے کہ تمہاری عقل داڑھ آخرکار نکل ہی آئی ...ت خوب۔ یہ تو واقعی خوشخبری ہے"...... عمران نے جواب ... دوسری طرف سے ناٹران ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر

"... کیسے ممکن ہے عمران صاحب۔ سب عقل داڑھیں تو آپ ...پنے لئے ریزرو کرا لی ہیں"...... ناٹران نے جواب دیا اور اس بار ... خوبصورت اور گہرے جواب پر عمران بھی بے اختیار ہنس

"...ہی بات اگر تمہارا چیف بھی سمجھ جائے تو بڑا نہ سہی چھوٹا سا ... تو مل جائے اور بہتوں کا بھلا کیا ہونا ہے کم از کم مجھ جیسے حقیر

فقیر کا تو بھلا ہو جائے گا لیکن تمہارے چیف کو تو فوراً وہ ہا
دانتوں والا محاورہ یاد آجاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو
طرف سے نہ صرف ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑا بلکہ میز کی
طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ
ساری باتیں سن رہا تھا۔

"ہمارا چیف تو واقعی گریٹ ہے عمران صاحب کہ چلو ا
دکھانے کے ہی سہی یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ آپ کے منہ میں
تو ہیں"...... ناٹران نے ایک اور محاورے کا سہارا لیتے
خوبصورت جواب دیا۔

"ارے ارے۔ جویا کو نہ بتا دینا یہ محاورہ۔ چلو منہ
مصنوعی دانت لگوائے جا سکتے ہیں لیکن پیٹ میں مصنوعی آنت
سے لگواؤں گا"...... عمران نے کہا اور ناٹران ایک بار پھر ہنس
ظاہر ہے اس نے خود ہی اس محاورے کا حوالہ دیا تھا جو بوڑھ
لئے استعمال کیا جاتا تھا کہ نہ منہ میں دانت اور نہ پیٹ میں
اس لئے عمران کے گہرے جواب کو بھی اس نے واقعی انجو
تھا۔

"اب یہ تو مجھے معلوم نہیں عمران صاحب کہ آپ کس
بات کر رہے ہیں۔ ویسے ایک محاورہ شیطان کی آنت
ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ میں تمہاری آنت کی بات نہیں کر رہا۔

...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو ناٹران ایک بار پھر
پڑا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ ہم دونوں ہی لاحول پڑھ لیتے ہیں
دیکھتے ہیں کہ کون بھاگتا ہے"...... ناٹران بھی موڈ میں تھا۔

"ظاہر ہے شیطان خود تو لاحول نہیں پڑھ سکتا اس لئے لامحالہ
ہی بھاگے گا"...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے
کر کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر مسکراہٹ مزید پھیل گئی۔
ان کا اشارہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کا تیسرے سے مطلب وہی ہے
ظاہر ہے ناٹران اس اشارے کو نہ سمجھ سکتا تھا۔

"تیسرا۔ تیسرا کون عمران صاحب"...... توقع کے عین مطابق
ن نے چونک کر کہا۔

"کاجلا کا شیطان"...... عمران آخرکار اپنے اصل مقصد پر آگیا جس
ے اس نے ناٹران کو کال کی تھی۔

"کاجلا کا شیطان۔ کیا مطلب"...... ناٹران نے اس بار انتہائی
ہوتے ہوئے کہا۔

"کافرستان میں ایک قدیم ترین قوم رہتی ہے جسے بھیل کہا جاتا
لیے کافرستانی انہیں عام طور پر شودر ہی کہتے ہیں۔ یہ لوگ
لی پوجا کرتے ہیں اور ان کے مذہب کو کاجلا کہا جاتا ہے۔
ں ئے کہ شیطانی کرتوتوں کو بھی کالے کرتوت کہا جاتا ہے اور
می کاجل سے بنا ہے اور کاجل بھی کالا ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ

شیطان کے پیروکار ہونے کی وجہ سے ان کا اندر بھی کالا ہو
گا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"اس قوم کا نام تو سنا ہوا ہے عمران صاحب لیکن آپ کو
یاد آ گئے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... ناٹران نے
بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان کا مرکز ماروشا پہاڑی سلسلہ
کہیں ہے جسے شودرمان کہا جاتا ہے اور وہاں اس کا بڑا پجاری بھی
ہے جسے مہامہان کہا جاتا ہے۔ اس کے تحت بہت سی شیطانی طا
ہیں اور اس بار مادام ریکھا نے سپیشل ایجنسی کی بجائے کاجلا کا
لیا ہے تاکہ مجھ غریب کو قابو میں کر کے اپنا غلام بنا سکے"۔ عمرا
جواب دیا۔
"مادام ریکھا نے کاجلا کا چکر چلایا ہے۔ یہ کیسے ممکن
ناٹران نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اطلاع تو یہی ملی ہے اور اس کاجلا کے مہان پجاری نے
ہاتھ بھی ڈال دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحمت کی اور م
کے نرغے سے بچ نکلا اور پھر جب میں نے ان کے بار
معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ انتہائی ظالم اور
لوگ ہیں۔ یہ اپنی شیطانی طاقتوں کی مدد سے بے شمار بے گن
کو ظلم و ستم کا شکار بنا رہے ہیں اور ان کے ظلم و ستم کا شکا
کافرستانی نہیں پاکیشیائی بھی ہیں اور دنیا کے دوسرے ملکو

والے بھی خاص طور پر مسلمان۔ آج کل سیکرٹ سروس کے
بھی کوئی کیس نہیں ہے اس لئے فارغ رہ کر میرا ذہن بھی
کا کارخانہ بنتا جا رہا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ اس سے پہلے
اقعی شیطان کا کارخانہ اپنا کام شروع کر دے مجھے خود آگے بڑھ کر
کارخانے کو ختم کر دینا چاہئے۔ لیکن ظاہر ہے یہ سیکرٹ سروس کا
نہیں ہے اس لئے میں نے تمہیں ذاتی حیثیت سے فون کیا ہے کہ
پنے طور پر مادام ریکھا اور اس کی نائب کاشی کی سرگرمیوں کو
ارد۔ میں کسی بھی وقت کافرستان پہنچ سکتا ہوں۔ مجھے وہاں
بارے میں رپورٹ چاہئے"...... عمران نے اس بار انتہائی
لہجے میں کہا۔
مادام ریکھا کی سرگرمیوں سے آپ کا مقصد اس کاجلا کے سلسلے
میاں ہیں یا سپیشل ایجنسی کی سربراہ کی حیثیت سے اس کی
وں سے ہے"...... ناٹران نے بھی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
میرا خیال ہے کہ تم نے عقل داڑھ نقلی لگوا رکھی ہے۔ بھائی
پیشل ایجنسی کا مسئلہ ہوتا تو مجھے کیا ضرورت تھی تمہاری یہ
ورت آواز سننے کی۔ پھر چیف خود ہی تمہیں کال کر لیتا۔ میں نے
تمہیں بتایا ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس کاجلا کو میرے
حرکت میں لانے والی مادام ریکھا ہے اس لئے تم نے یہ معلوم
ہے کہ مادام ریکھا اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے اور کس کے
رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ رہے ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

"تم سے ملنے سے پہلے ظاہر ہے مجھے اپنے گرد کوئی روحانی کھینچنا پڑے گا اور روحانی حصار کتنے دنوں میں مکمل ہوتا ہے معلوم نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ناٹران بے اختیار پڑا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ بہرحال ابھی کام شروع کر دیتا ہوں"...... ناٹران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے گا۔ مجھ غریب کے پاس تو سو دعاؤں کے اور کچھ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ہی خدا حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ چونکہ وہ ساتھ ساتھ بھی پیتا جا رہا تھا اس لئے سامنے پڑی ہوئی چائے کی پیالی خالی ہو تھی۔

"عمران صاحب کیا واقعی مادام ریکھا سارے شیطانی کھیل پیچھے ہے۔ آپ کو کس نے اطلاع دی ہے"...... بلیک زیرو نے تو عمران نے سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جانے اور ان سے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"اوہ۔ تو یہ مشن بھی آپ کے ذمے لگایا گیا ہے۔ کاش صاحب مجھے بھی کوئی حکم دیتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا تم شاہ صاحب کا حکم مانو گے۔ تم تو سیکرٹ سروس

چیف ہو اور سیکرٹ سروس کا چیف حکم دینا جانتا ہے حکم ماننا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی ہے لیکن نیک لوگوں کے مقابلے میں ہماری حیثیت کیا ہے۔ یہ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ جناتی دنیا والے سلسلے کے آخر میں جب شاہ صاحب ناراض ہوئے تھے تو سیکرٹ سروس کا پورا سیٹ اپ ہی خطرے میں پڑ گیا تھا اور جب عمران نے معافی مانگی تھی تو معاملہ سیدھا ہوا تھا اور اس بات کا علم بلیک زیرو کو بھی تھا اس لئے اس نے یہ بات کی تھی۔

"پھر تو مجھے شاہ صاحب کی منت کرنا پڑے گی کہ وہ تمہیں بڑا چیک دینے کا حکم دیں۔ چلو کوئی آدمی تو ایسا بھی سامنے آیا جو چیف صاحب سے مجھے بڑا چیک دلوا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"شاہ صاحب کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کتنی مالیت کے چیک چھوٹا کہتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ پھر چیک واقعی چھوٹا ہو جائے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس

"ارے ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف"...... عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کاجلا کے شیطان کے خاتمے کے لئے تیار ہو جاؤ اور جوانا سے کہہ دو کہ ہم کسی بھی وقت کافرستان روانہ ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کاجلا کا شیطان۔ اوہ باس آپ کا مطلب ہے کہ متروکام شیطان وہی شیطان جس کے سر پر بارہ سنگھے جیسے الجھے ہوئے سینگ ہوتے ہیں اور جانوروں کی ہڈیاں اور ان کی سڑی بسی کھالیں کھاتا ہے تو انتہائی غلیظ اور گھٹیا شیطان ہے باس"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ شاہ صاحب نے بھی اسے بتایا تھا کہ اس کاجلا کے پجاریوں کی غذا جانوروں کی ہڈیاں اور بسی کھالیں ہوتی ہیں اور یہ غلاظت اور گندگی میں رہنے والے ہوتے ہیں۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ کاجلا کے شیطان کو متروکام کہا جاتا ہے" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ افریقہ کے انتہائی گھنے جنگلوں میں ایک اجنبی قبیلہ

رہائش پذیر ہوا تھا۔ اس قبیلے کا نام شودر تھا۔ اس کے وچ ڈاکٹر کا نام کیسالی تھا اور کہا جاتا تھا کہ یہ قبیلہ اور وچ ڈاکٹر کیسالی کاجلا کے شیطان کے پیروکار ہیں اور پھر افریقہ کے تمام وچ ڈاکٹروں اور قبیلوں نے اس قبیلے اور وچ ڈاکٹر کیسالی کے خلاف جنگ کی اور باس پھر اندھیرے کے دیوتا راہولا نے یہ جنگ بند کرا دی کیونکہ راہولا بھی اندھیروں کا دیوتا تھا اور یہ قبیلہ بھی اندھیروں کا قبیلہ سمجھا جاتا تھا لیکن اس قبیلے اور وچ ڈاکٹر کیسالی کو کوئی منہ نہ لگاتا تھا اور سب اسے انتہائی حقیر سمجھتے تھے لیکن یہ وچ ڈاکٹر کیسالی بے حد اچھا آدمی تھا۔ وہ ہر وچ ڈاکٹر کی خدمت کرتا تھا۔ اس طرح آہستہ آہستہ وچ ڈاکٹر کیسالی نے سب وچ ڈاکٹروں سے تعلقات بنا لئے اور اس وچ ڈاکٹر کیسالی نے مجھے بھی اپنے قبیلے میں آنے کی دعوت دی تھی لیکن ان ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر شومالی نے مجھے منع کر دیا تھا اور وچ ڈاکٹر شومالی نے مجھے بتایا تھا کہ اس کاجلا کا شیطان متروکام ہے اور یہ جانوروں کی ہڈیاں اور ان کی سڑی بسی کھالیں کھاتا ہے اور کافرستان میں رہتا ہے"...... جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے پہلے تو اس کا ذکر نہیں کیا کبھی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے بھی پہلے اس کا نام نہیں لیا تھا اور باس غلام از خود تو آقا کو کچھ نہیں بتا سکتے"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس متروکام کا خاتمہ ضروری ہے کیونکہ اس

نے مجھے ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ باس۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ غلیظ اور حقیر جوزف دی گریٹ کے آقا کے خلاف کام کرے۔ میں اس کے سے کامیل باندھ کر آگ لگا دوں گا"...... جوزف نے انتہائی لہجے میں کہا۔

"کامیل۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" باس مجھے وچ ڈاکٹر شومالی نے بتایا تھا کہ اس متروکام سینگوں سے اگر مارجورا کی جھیل کے درمیان لگنے والی لمبی گھ... کامیل باندھ کر اسے آگ لگا دی جائے تو یہ شیطان جل کر راکھ ہو جاتا ہے اور میں ایسا ہی کروں گا"...... جوزف نے جواب دیتے کہا۔

" چلو یہ تماشہ بھی دیکھ لیں گے۔ بہرحال تم تیار رہنا اور جو... بھی کہہ دو کہ وہ تیار رہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ... اس نے رسیور رکھا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اس پر ... فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار ... دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... تھوڑی ... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر۔ ایک نیک مشن کے لئے تم نے میرے ساتھ

ہے اس لئے تیار رہنا۔ میں کسی بھی وقت تمہیں احکامات دے سکتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"نیک مشن۔ کیا مطلب باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس کا مطلب۔ نیک کا یا مشن کا۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"م۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ مشن تو سب ہی نیک ہوتے ہیں۔ پھر آپ نے خاص طور پر نیک مشن کیوں کہا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاجلا کے جادوگر جو کہ شیطان کے پجاری ہیں ان کا خاتمہ کرنا ہے اس لئے میں نے اسے نیک مشن کہا ہے۔ بہرحال تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے اس لئے تم تیار رہنا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا آپ سیکرٹ سروس میں سے کسی کو ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ پہلے تو آپ سفلی دنیا والے سلسلے میں صالحہ کو ساتھ لے گئے تھے اور جولیا بھی اس سلسلے میں ملوث رہی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک منٹ۔ مجھے شاہ صاحب سے پوچھنے دو کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں حسب مناسب سمجھوں ساتھ لے جاؤں لیکن یہ معاملات انتہائی

نازک ہوتے ہیں اس لئے مجھے پوچھنے دو کہ کیا میں کسی خاتون
بھی اس معاملے میں ساتھ لے جا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا
اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈا
کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ اس کی اماں بی کے اصرا
سر عبدالرحمن نے شاہ صاحب کی رہائش گاہ پر فون لگوا دیا تھا اور ا
نمبر بھی معلوم تھا۔ اس لئے اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کر
شروع کر دیئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... رابطہ قائم ہوتے
دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آپ شاہ صاحب کے صاحبزادے بول رہے ہیں۔ میں علی
بول رہا ہوں۔ شاہ صاحب سے اگر بات کرا دیں تو مہربانی
گی"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول
ہوں"...... تھوڑی دیر بعد شاہ صاحب کی کمزور سی آواز سنائی دی۔
میں بے حد انکساری تھی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں شاہ صاحب۔ میں کاجلا کے
میں اپنے ساتھیوں کا انتخاب کر رہا تھا اور آپ نے اجازت تو دے
تھی کہ میں جسے مناسب سمجھوں ساتھ لے جاؤں لیکن میں
طور پر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس معاملے میں کسی خاتون

لینے ساتھ لے جا سکتا ہوں۔ پہلے ایک معاملے میں آپ نے خصوصی
پر صالحہ کو ساتھ لے جانے کا کہا تھا لیکن اس بار آپ نے ایسی
الی ہدایت نہیں کی اس لئے پوچھ رہا ہوں"۔ عمران نے انتہائی
دبانہ لہجے میں کہا۔

"تم چاہو تو دونوں کو لے جا سکتے ہو۔ چاہو تو کسی کو بھی ساتھ
لے جاؤ لیکن اگر لے جاؤ تو انہیں خصوصی طور پر بتا دینا کہ یہ کاجلا
لت اور گندگی کی دنیا ہے۔ میرا مطلب تم سمجھ گئے ہو گے"۔ شاہ
حب نے کہا۔

"ٹھیک ہے شاہ صاحب۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ میرے حق
دعا ضرور کریں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سب سے بڑی دعا نیک عملی ہے بیٹے۔ باقی اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و
یم ہے۔ میں عاجز اپنی طرف سے ضرور دعا کروں گا لیکن معاملات
تم آسان نہ سمجھنا۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
ران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"شاہ صاحب بڑی گہری باتیں کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے

ں اور ان کی بات کا مطلب ہے کہ صرف دعاؤں سے کام نہیں
ل چیز عمل ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ کا کیا خیال ہے جولیا اور صالحہ کے متعلق"۔ بلیک
نے کہا۔

"اگر جولیا اور صالحہ کا ساتھ لے جانا زیادہ فائدہ مند ہوتا تو شاہ صاحب خصوصی طور پر ہدایت کر دیتے اس لئے اس بار جناتی ٹیم ہی جائے گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے ہنس پڑا۔

"جناتی ٹیم۔ کیا مطلب۔ یہ کوئی نئی ٹیم بن گئی ہے"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بیرونی مشن پر عام طور پر کیپٹن شکیل، تنویر، صفدر جولیا جاتے ہیں اس لئے یہ ہوئی فارن ٹیم۔ باقی ٹیم زیادہ تر اندرون مشن میں کام کرتی ہے اس لئے وہ ہوئی ہوم ٹیم اور اس سپیشل کے مشنز پر پہلے بھی ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے کام کیا ہے ماورائی مسائل ہیں اس لئے اسے جناتی یا ماورائی ٹیم بھی کہا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر آپ کو تو جنوں کا سردار کہنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سردار کا مطلب جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مطلب ہے چیف یا رہنما"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر کا مطلب تو ہوا سر۔ سر سلطان والا سر نہیں بلکہ اصل دار کا مطلب ہوتا ہے پھانسی۔ اس لئے سردار کا مطلب ہوا جس کا سر ہر وقت پھانسی کے پھندے میں لٹکا رہتا ہے"۔

کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"واقعی لفظی مطلب تو یہی نکلتا ہے۔ میں نے تو آج تک اس پر غور ہی نہیں کیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اصطلاحی طور پر اس کا مطلب ہوتا ہے وہ آدمی جو ہر وقت خطرے میں رہے کیونکہ قدیم دور میں قبائلی نظام میں قبیلے کے سردار کو مار دینے کا مطلب پورے قبیلے پر قابو پا لینا سمجھا جاتا تھا اس لئے سردار کی جان کو ہر وقت خطرہ لاحق رہتا تھا"...... عمران نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر تو آپ کو سیکرٹ سروس کا سردار کہنا چاہئے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

مسافر طیارہ فضا کی بلندیوں میں محو پرواز تھا۔ طیارے
خاموشی اور سکون تھا۔ صرف ایئر ہوسٹس سیٹوں کے درمیان ا
محتاط انداز میں چل پھر رہی تھیں۔ چونکہ یہ نائٹ فلائٹ تھی اس
جہاز میں روشنی ہلکی کر دی گئی تھی اور زیادہ تر افراد سیٹوں پر سر
آنکھیں بند کئے سو رہے تھے یا اونگھ رہے تھے۔ چند مسافر سیٹ
سائیڈ لائٹس جلائے اخبارات اور رسائل کے مطالعے میں مص
تھے۔ طیارے کے درمیانی حصے میں عمران اپنے ساتھیوں کے
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ عقبی سیٹ
جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران عادت کے مطابق سیٹ
سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا لیکن اس کے منہ سے خرا
نکل رہے تھے کیونکہ طیارے میں خاموشی تھی اور عمران ایسے
میں دوسروں کو ڈسٹرب کرنے کا قائل نہ تھا۔ جب مسافر جاگ

ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہوں تو اس وقت وہ خرانے
۔ ٹائیگر اپنی سیٹ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں
پیش آنے والے واقعات کے بارے میں خدشات موجود تھے۔
سے پہلے وہ عمران کے ساتھ ماورائی معاملات میں کام کر چکا تھا
اس کا ذہن آج تک ان معاملات کا کوئی ایسا تجزیہ نہ کر سکا تھا
سے وہ خود مطمئن ہو سکتا۔ وہ چونکہ بنیادی طور پر سائنس کا
علم تھا اس لئے اس کا ذہن بھی سائنسی انداز میں سوچنے کا
تھا۔ وہ ہمیشہ دو جمع دو چار کا قائل تھا اور اسے آج تک یہ بات
آ سکی تھی کہ دو جمع دو پانچ کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ ماورائی
املات میں ہمیشہ دو جمع دو پانچ ہی نکلتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا
ان معاملات میں کسی طرح بھی مطمئن نہ ہوتا تھا اور اسے
ان کے ذہن پر بھی حیرت ہوتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ عمران کا
اس سے بھی زیادہ سائنسی انداز میں سوچتا تھا لیکن اس کے
ان بھی ان معاملات میں نہ صرف کام کرتا تھا بلکہ اکثر ایسے
وں میں ملوث بھی رہتا تھا۔ وہ خاموش بیٹھا اس سوچ بچار میں
تھا کہ اچانک ایک ایئر ہوسٹس اس کے قریب آ کر رکی تو
اختیار چونک پڑا۔

"علی عمران صاحب کی کال ہے"...... ایئر ہوسٹس نے کہا۔

"اچھا"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران سے مخاطب ہو گیا۔

"ں۔ آپ کی کال ہے"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو

کر کہا۔
"کہاں سے ہے عالم بالا سے یا عالم ارض ہے"......
ویسے ہی آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا۔
"فی الحال تو عالم ارض سے ہی ہو گی"...... ٹائیگر نے
ہوئے کہا۔
"اوہ پھر ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی شادی
سکوپ نہیں ہے ورنہ میں سمجھا تھا کہ عالم بالا سے کسی حور
ہے تو پھر لامحالہ شادی کرنا ہی پڑے گی کیونکہ وہاں چوں چرا
گنجائش ہی نہیں ہے"...... عمران نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہو
اور پھر اٹھ کر وہ کاک پٹ کے ساتھ بنے ہوئے فون روم کی
بڑھ گیا۔ فون روم میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کیا
پیس اٹھا کر اس نے اسے آن کر دیا۔
"ہیلو۔ حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ا
سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اور اس کے باوجود کنوارہ بے چارہ
ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے اطمینان بھر
میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے اسے کوئی جلدی نہ ہو۔
"عمران صاحب۔ میں طاہر بول رہا ہوں"...... دوسری
سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ وہ اپنے اصل لہجے میں
تھا۔
"طائر۔ کیا مطلب۔ تو کیا اب پرندے بھی انسانی آواز میں

گئے ہیں۔ حیرت ہے"...... عمران نے کہا۔
آپ جو مرضی آئے سمجھ لیں۔ بہرحال میں نے آپ کو یہ اطلاع
تھی کہ ناٹران نے اطلاع دی ہے کہ مادام ریکھا اپنے عہدے پر
ہو چکی ہے اور اس نے جس کالی طاقت کا سہارا آپ کے خلاف
اس کالی طاقت نے اسے صاف جواب دے دیا ہے کہ وہ آپ
خلاف کوئی کام نہیں کر سکتے اس لئے اس نے اس بارے میں
ترک کر دیا ہے۔ ناٹران نے یہ معلومات کاشی کے ذریعے حاصل
ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے تیز تیز لہجے میں بات
تے ہوئے کہا۔ اسے شاید خطرہ تھا کہ عمران نے مذاق سے باز
ں آنا اور ظاہر ہے طیارے میں کی جانے والی کال کے چارجز کافی
ادہ ہوتے ہیں۔
لیکن میں نے تو اسے ذاتی حیثیت سے کام بتایا تھا۔ اس نے
ہیں کیوں کال کیا"...... عمران نے کہا۔
اس نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا تھا جس پر سلیمان نے اسے
لہ آپ شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اس نے مجھے
ن لیا اور آپ نے جس انداز میں اس سے بات کی تھی اس نے اس
ی وضاحت کی اور پھر یہ اطلاع دی"...... بلیک زیرو نے
اب دیا۔
ٹھیک ہے اگر وہ ہمارے خلاف کام نہیں کر سکتے تو ہم تو کر
ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر ریکھا سے یہ کہا

ہے تاکہ اس کے ذریعے ہم تک اطلاع پہنچ جائے اور ہم ایک
بے خبری میں مار کھا جائیں"...... عمران نے جواب دیتے ہو
"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ایسے ہی ہو گا۔ بہرحال میرا
کہ آپ تک یہ اطلاع پہنچا دوں۔ خدا حافظ"...... دوسری
بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمرا
فون پیس آف کر کے وہیں رکھا اور پھر فون روم کا دروازہ ک
واپس اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔
"کس کا فون تھا باس"...... ٹائیگر نے پوچھا۔
"طہارت کا"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے
چونک پڑا۔
"طہارت کا۔ کیا مطلب"...... ٹائیگر نے اور زیادہ حیران
ہوئے کہا۔
"حیرت ہے۔ کون سے سکول میں پڑھتے رہے ہو۔ اس کا
تاکہ میں وہاں کے استادوں کے نام اخبار میں شائع کرا سکوں
کے شاگرد کو طہارت کا مطلب بھی نہیں آتا اور اسے بڑ
ڈگریاں دے دی گئی ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے
"شاگرد تو میں آپ کا ہوں باس"...... ٹائیگر نے
ہوئے کہا۔
"ارے ہاں۔ مجھے تو یاد ہی نہیں رہا تھا۔ پھر تو واقعی
طہارت کا مطلب نہیں آنا چاہئے تھا کیونکہ مجھے خود اس ک

اتے"...... عمران نے کہا اور سیٹ سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر
ا۔ ٹائیگر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ سمجھ گیا ہو کہ عمران
تانا نہیں چاہتا اس لئے وہ اسے اس انداز میں ٹال گیا تھا اور پھر
ایک گھنٹے بعد طیارے کے ناپال کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر
ا اعلان ہونا شروع ہو گیا تو عمران اور اس کے ساتھی چونک
یٹھے ہو گئے کیونکہ ان کی منزل بھی ناپال ہی تھی۔ عمران نے
ات پاکیشیا سے کافرستان جانے کی بجائے ناپال سے کافرستان
داخل ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے اس فیصلے کے پس منظر
باتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ کافرستان کی ایجنسیوں کو چونکانا
چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پاکیشیا سے کافرستان پہنچنے
طیارے کے مسافروں کی انتہائی سختی سے چیکنگ اور نگرانی کی
جاتی ہے اور چاہے وہ میک اپ ہی کیوں نہ کر لیں لیکن جوزف
کی اپنے ساتھ موجودگی کی وجہ سے لامحالہ کافرستان کے اعلیٰ
خاص طور پر شاگل کو اطلاع مل جائے گی اور پھر وہ خواہ مخواہ
ایک لائین سے چکر میں پھنس جائے گا جبکہ ناپال سے اس نے
کراس کر کے کافرستان میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔
بات یہ تھی کہ ماروشا پہاڑی سلسلہ کافرستان میں ہی ختم نہ
تھا بلکہ ناپال میں بھی اس کا خاصا حصہ تھا اور عمران نے جو
حاصل کی تھیں اس کے مطابق ناپال میں ماروشا پہاڑی
حصہ تھا اس کا نام ہنسام تھا اور ہنسام پر بھی انتہائی گھنے

جنگلات تھے۔ وہاں بھی قدیم دور کے لوگوں کی آبادیاں تھیں
بھیل قبیلے کے لوگ نہ تھے بلکہ ناپال کے قدیم باشندوں
تھے اور انہیں وہاں مارہجا کہا جاتا تھا۔ مارہجا افریقہ کی طرح
دیوتا کے پجاری تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ بارش کی
درخت لگتے ہیں اور ان درختوں سے وہ اپنی روزی حاصل کر
بارش کو قدیم ناپالی زبان میں چونکہ مارہجا کہا جاتا تھا اس
قوم کو بھی مارہجا کہا جانے لگا تھا۔ چونکہ یہ لوگ بھی صدیوں
علاقے میں رہتے چلے آرہے تھے اس لئے عمران پہلے ان لوگ
ملنا چاہتا تھا تاکہ ان سے بھیلوں اور کاجلا کے بارے میں
معلومات حاصل کر سکے اور اب نائران کی طرف سے دی گئی
جو اسے طیارے میں ملی تھی سے وہ سمجھ گیا تھا کہ کاجلا کے
کو ان کی وہاں آمد کے بارے میں ان کی شیطانی طاقتوں کی
پہلے سے علم ہو چکا ہے۔ چونکہ اس کا مقصد اس کاجلا کے
بڑے مرکز شودرمان کی تباہی اور اس کے مہا پجاری
مہامہان کہا جاتا تھا کی ہلاکت تھا اس لئے اس نے اس کا
کافرستان کی طرف سے اس تک پہنچنے کی بجائے ناپال کی
اس تک پہنچنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ناپال میں پاکیشیا کا فار
وکرم تھا جس سے عمران ذاتی طور پر اچھی طرح واقف تھا
اس نے پاکیشیا سے روانہ ہونے سے قبل وکرم کو فون کر
آمد کی اطلاع دے دی تھی۔ چنانچہ وہ جب طیارے سے اتر

اصل طے کر کے باہر آئے تو کافی رات ہو جانے کے باوجود وکرم
ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ وکرم عام ناپالیوں کی
ناٹے قد اور گٹھے ہوئے جسم کا نوجوان تھا۔ اس کے جسم پر قیمتی
ث تھا۔ وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔
خوش آمدید پرنس"...... وکرم نے قریب آکر انتہائی مسرت
لہجے میں کہا۔
ارے ارے نہ چوبدار نہ طبل نہ بینڈ باجے۔ صرف خوش آمدید
ا تم پرنس کا استقبال کر رہے ہو۔ بے چارہ پرنس"...... عمران
کہا تو وکرم بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
اپ اصل پرنس ہیں عمران صاحب اور اصل پرنس کو ایسی
سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی"...... وکرم نے کہا تو عمران اس
اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر عمران نے وکرم
اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ وکرم ایک سٹیشن ویگن میں آیا
اس لئے وہ سب اس سٹیشن ویگن میں بیٹھ کر ایک بڑی کالونی کی
تعمیر شدہ کوٹھی میں پہنچ گئے۔ یہاں وکرم نے ان کے لئے
امدہ کھانے کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔ چنانچہ کھانا کھانے کے بعد
ان نے اپنے ساتھیوں کو تو آرام کرنے کا کہہ دیا اور خود وہ وکرم
ساتھ لے کر سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گیا۔
عمران صاحب میں نے بہت غور کیا ہے لیکن بات میری سمجھ
میں نہیں آئی کہ آخر آپ نے یہاں آنے کے لئے نائٹ فلائٹ کا

انتخاب کیوں کیا ہے۔ اگر آپ کو شک تھا کہ یہاں آپ کو
جانے گا تو آپ میک اپ بھی کر سکتے تھے"...... وکرم نے
بیٹھتے ہوئے کہا۔
"میں نے تم سے کہا تھا کہ میں ایک ذاتی کام سے آرہا ہوں"
عمران نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن"...... وکرم نے چونک کر کہا۔
"ذاتی کام کے سلسلے میں اپنا خرچ ہوتا ہے وکرم۔
سروس کا نہیں اور نائٹ فلائٹس کے لئے ٹکٹوں کے ریٹس
فلائٹس کی نسبت کم ہوتے ہیں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ
میں کہا تو وکرم کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"لیکن پرنس کچھ زیادہ لمبا چوڑا فرق تو نہیں ہوتا"...... وکرم
ہنستے ہوئے کہا۔
"تم نے جوزف اور جوانا کو دیکھا ہے ناں"...... عمران نے
"ہاں۔ انتہائی شاندار ہیں دونوں۔ میں ان سے بے حد
ہوں"...... وکرم نے کہا۔
"دن کو اگر میں انہیں ساتھ لے کر آتا تو ایئر کمپنی نے
چارجنگ وزن کے حساب سے لے لینی تھی کیونکہ طیارے
سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور رات کو ظاہر ہے یہ دونوں
نہیں آسکتے اس لئے وزن کے حساب سے چارجنگ تو ایک
رہی سرے سے ٹکٹوں کی رقم بھی بچ گئی"...... عمران نے کہا تو

اس بار اس قدر زور سے ہنسا کہ عمران نے بے اختیار دونوں کانوں
میں انگلیاں ڈال لیں۔
"آپ کی یہی باتیں ہمیشہ یاد رہتی ہیں پرنس۔ بہرحال اب میرے
لئے کیا حکم ہے"...... وکرم نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو
سنبھالتے ہوئے کہا۔
"کبھی ہنسام گئے ہو"...... عمران نے کہا تو وکرم بے اختیار
چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔
"ہنسام سے آپ کا مطلب وہ پہاڑی سلسلہ ہے جس کا دوسرا حصہ
ستان میں ہے"...... وکرم نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"ہاں۔ کیوں تم نے خاص طور پر یہ بات کیوں پوچھی ہے"۔
عمران نے چونک کر پوچھا۔
"اس لئے کہ گذشتہ دو روز سے پورے ہنسام میں لوگوں پر
قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ وہاں رہنے والے بے شمار افراد جگہ جگہ مردہ
پائے ملے ہیں اور یہ اس قدر خوفناک واردات ہے کہ وہاں سے
لوگوں نے اپنی جانیں بچانے کے لئے فوری طور پر نقل مکانی کر لی
ہے اور اب حکومت کے نمائندے وہاں تحقیقات کر رہے ہیں لیکن
ایک اور چکر چل پڑا اور تحقیق کرنے والوں کی لاشیں جگہ جگہ پڑی
ملنے لگیں تو معاملات اور زیادہ خراب ہو گئے اور اب حکومت نے
خصوصی طور پر اسے ممنوعہ علاقہ قرار دے دیا ہے اور اب سنا ہے کہ
شکاریوں اور رشیوں کو وہاں بھیجنے کا پلان بنایا جا رہا ہے کیونکہ یہاں

کے لوگوں کا خیال ہے کہ وہاں کوئی سفلی چکر چلایا جا رہا ہے او
نے چونکہ یہ نام لیا تھا اس لئے میں چونک پڑا تھا"...... وکر
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس
ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے وہاں جانا ہے"...... وکرم نے چند لمحے
رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ ساری کارروائی کافرستانی ایجنسیوں
ہے جسے رنگ دوسرا دیا گیا ہے"...... وکرم نے کہا۔ چونکہ وہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا اس لئے اس کے ذہن
فوراً ہی یہ بات آئی تھی۔

"نہیں۔ کافرستانی ایجنسیوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"...... وکرم نے چونک کر پوچھا۔

"یہ واقعی سفلی چکر ہے"...... عمران نے کہا تو وکرم کے
پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ آپ کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ سفلی چکر
سب جاہلانہ باتیں ہیں"...... وکرم نے کہا۔

"جو چیز سمجھ میں نہ آئے اس کی یا تو پوجا شروع کر دی جاتی

رے سے اسے تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیا جاتا ہے حالانکہ یہ
نوں پوائنٹس انتہائی ہیں۔ اصل چیز درمیان میں ہوتی ہے۔ یہ تو
ہیں معلوم ہے کہ اس دنیا میں نیکی اور بدی دو علیحدہ علیحدہ طاقتیں
ہیں۔ نام ان کا کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن بنیادی طور پر انہیں نیکی اور
بدی ہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں"...... وکرم نے جواب دیا۔

"اور ان کے درمیان ازل سے آویزش چلی آ رہی ہے اور شاید ابد
تک چلی جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"یہ بھی درست ہے"...... وکرم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اور برائی نے چونکہ نیکی سے مقابلہ کرنا ہوتا ہے اس لئے یہ
ائی اپنے اندر طاقتیں پیدا کر لیتی ہے جسے برائی کی طاقتیں کہا جاتا
ہے اور چونکہ برائی کا منبع شیطان ہے اس لئے اسے شیطانی چکر بھی کہا
جاتا ہے۔ چونکہ برائی کو پستی اور نیکی کو بلندی سے تشبیہ دی جاتی ہے
اس لئے برائی کو سفلی بھی کہا جاتا ہے۔ سفلی کا اصل مطلب پستی ہوتا
ہے اور یہاں بھی ایسا ہی کھیل کھیلا جا رہا ہے اور تم شاید یقین نہ کرو
لیکن اصل بات واقعی یہی ہے کہ یہ سارا کھیل اس لئے کھیلا گیا ہے
کہ میں ہنسام کے راستے ماروشا میں داخل نہ ہو سکوں"...... عمران
نے کہا تو وکرم کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی۔
اگر یہ مذاق ہے پرنس تو یہ بڑا سنگین مذاق ہے"...... وکرم نے کہا تو

عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ان باتوں پر ذہن نہ لڑاؤ ورنہ تم خواہ مخواہ اس چکر
گردن پھنسا بیٹھو گے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا تھا اور تم
یہاں ملاقات اس لئے کی ہے تاکہ تمہارے ذریعے میں ہنسام
داخل ہو سکوں لیکن اس سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ کسی ایسے آ
سے ملاقات کروں جو اس علاقے کا رہنے والا ہو اور جسے وہاں کے ر
والے لوگوں کے مذہب اور قدیم نظریات اور رسم و رواج
بارے میں معلومات رکھتا ہو"...... عمران نے کہا تو وکرم نے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جی ہاں۔ میرا ایک دوست ہے۔ وہ یونیورسٹی میں پروفیسر
اسے جنون ہے ماریجا اور بھیلوں کے قدیم مذاہب پر تحقیق کرنے
اس کا زیادہ تر وقت ان ہی لوگوں میں گزرتا ہے اور اس نے
بارے میں بے شمار مضامین بھی لکھے ہیں۔ ویسے عام طور پر
سنکی کہا جاتا ہے لیکن بہرحال وہ خاصا قابل آدمی ہے"...... وکرم
کہا۔

"کیا نام ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا۔

"حفیظ احسن"...... وکرم نے جواب دیا تو عمران بے ا
اچھل پڑا۔

"حفیظ احسن۔ کیا مطلب۔ کیا وہ مسلمان ہے"...... عمران
کہا۔

جی ہاں۔ یہاں ناپال میں بھی قدیم زمانے سے مسلمانوں کی
آبادی رہی ہے۔ آپ اس قدر حیران کیوں ہو رہے ہیں"۔
نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

ایسی بات نہیں ہے۔ دراصل تم نے اچانک نام بتایا تو میں
پڑا۔ میرا خیال تھا کہ کوئی کافرستانی یا ناپالی مذہب والا آدمی
...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جی نہیں۔ وہ مسلمان ہے اور ناپال یونیورسٹی میں تاریخ کا
پروفیسر ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احسن۔ ویسے عام طور پر اسے ڈاکٹر حفیظ کہتے
...... وکرم نے کہا۔

کیا اس سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

ہاں۔ کیوں نہیں۔ جب آپ چاہیں"...... وکرم نے جواب

کیا اس وقت ممکن ہے"...... عمران نے پوچھا۔

میرا خیال ہے کہ ممکن ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ رات دیر
مطالعہ میں مصروف رہتا ہے۔ میں فون کر کے معلوم کرتا
۔ وکرم نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس
ے اپنی طرف کھسکایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پر پریس کر دیا۔ دوسری
ے سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

حفیظ احسن بول رہا ہوں"...... ناپالی زبان میں کہا گیا۔ بولنے

والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جوان آدمی ہے۔

" وکرم بول رہا ہوں پروفیسر حفیظ ۔ وکرم جو گندر"...... نے کہا۔

" اوہ۔ وکرم تم اور اس وقت کال کر رہے ہو۔ خیریت۔ یہ تو میرا خیال ہے تمہارا کلب میں گزرتا ہے"...... دوسری طرف بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہاں۔ لیکن آج میرے مہمان آئے ہوئے ہیں اس لئے میں نہیں گیا اور میرے مہمان تم سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اسی موضوع پر ریسرچ کرنے کا شوق ہے جو تمہارا پسندیدہ موضوع ہے"...... وکرم نے کہا۔

" اچھا۔ کون ہیں وہ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" علی عمران۔ میں انہیں پرنس کہتا ہوں۔ پاکیشیائی ہیں" وکرم نے جواب دیا۔

" پاکیشیائی۔ اوہ میں سمجھا تھا کافرستانی ہوں گے۔ بہرحال وہ جب چاہیں ملاقات کر سکتے ہیں۔ بہرحال وہ تمہارے مہمان ہیں پورے ناپال کے مہمان ہیں"...... حفیظ احسن نے کہا۔

" کیا اس وقت ملاقات ممکن ہے"...... وکرم نے کہا۔

" اس وقت۔ کہاں"...... پروفیسر حفیظ نے چونک کر کہا۔

" جہاں تم پسند کرو۔ کل شاید وہ واپس چلے جائیں

نے کہا۔

"اگر میرے گھر آسکو تو زیادہ بہتر ہے ورنہ جہاں تم کہو میں وہاں آ جاؤں گا"...... پروفیسر حفیظ نے کہا۔

"میں تمہیں زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہتا اس لئے پرنس کے ساتھ میں تمہارے گھر آرہا ہوں"...... وکرم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجاؤ میں انتظار کروں گا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں عقبی طرف رہتا ہوں"...... پروفیسر حفیظ نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے"...... وکرم نے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور وکرم نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ اکیلے جائیں گے یا آپ کے ساتھی بھی"...... وکرم نے کہا۔

"نہیں۔ میں اکیلا جاؤں گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو وکرم بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران جوزف کو ہوشیار رہنے کا کہہ کر وکرم کے ساتھ اس کی کار میں بیٹھ کر اس رہائش گاہ سے روانہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک درمیانے درجے کی رہائشی کالونی میں پہنچ گئے۔ ایک عام سی کوٹھی کی عقبی طرف وکرم نے کار روکی۔

"آیئے عمران صاحب"...... وکرم نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو عمران بھی سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ کوٹھی کی عقبی طرف دیوار کے ساتھ ایک کنارے پر کمرہ بنا ہوا نظر آرہا تھا۔ اس کا دروازہ باہر کی طرف تھا۔ اس کمرے میں روشنی ہو رہی تھی لیکن دروازہ بند تھا۔

"پروفیسر حفیظ اس کمرے میں رہتا ہے۔ باقی کوٹھی میں
بیوی اور بچے ہوتے ہیں۔ یہ کمرہ اس نے اس لئے علیحدہ بنوایا
تاکہ اس کی تحقیق ڈسٹرب نہ ہو"...... وکرم نے اس درواز
طرف بڑھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وکر
دروازے پر دستک دی۔
"کون ہے"...... اندر سے پروفیسر حفیظ کی آواز سنائی دی۔
"وکرم ہوں حفیظ۔ دروازہ کھولو"...... وکرم نے کہا تو چند
بعد دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک لمبے قد اور خاصے مضبوط
کا آدمی کھڑا تھا۔ اس کے بال الجھے ہوئے تھے اور لباس بھی مس
سا تھا لیکن اس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود ذہان
چمک سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ خاصا ذہین آدمی ہے۔ اس
آنکھوں پر نفیس فریم کا چشمہ تھا۔
"اوہ۔ آؤ وکرم۔ آجاؤ"...... اس نے ایک طرف ہٹتے ہوئے
"یہ ہیں میرے مہمان۔ پرنس علی عمران اور عمران یہ ہیں
یونیورسٹی میں قدیم تاریخ کے پروفیسر اور میرے دوست
حفیظ احسن"...... وکرم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ان کا
کرتے ہوئے کہا۔
"آپ واقعی پرنس ہیں۔ یہ نام آپ کی شخصیت کے عین
ہے"...... پروفیسر حفیظ نے عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے
آمیز لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ ویسے آپ بھی کسی طور پر پروفیسر نہیں لگ رہے"۔
نے جواب دیا تو پروفیسر حفیظ بے اختیار ہنس پڑا۔
"آپ کی بات درست ہے۔ پروفیسروں کے بارے میں جو کچھ
کے ذہن میں ہوتا ہے میں ویسا نہیں ہوں"...... پروفیسر
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کمرے میں دو الماریاں تھیں جو
سے بھری ہوئی تھیں۔ ایک طرف باقاعدہ میز تھی جبکہ
طرف سائیڈ پر ایک صوفہ اور دو کرسیاں موجود تھیں۔
"آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کے لئے جوس لے آؤں"۔
حفیظ نے کہا اور ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف بڑھ
دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف چلا گیا تو عمران اٹھا اور کتابوں
الماریوں کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اس نے غور سے ان کتابوں
لیا اور پھر دوبارہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا
پروفیسر حفیظ ایک ٹرے میں جوس کے تین گلاس رکھے واپس آ
ں نے ایک ایک گلاس عمران اور وکرم کے سامنے رکھا اور
پنے سامنے رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔
"مجھے وکرم نے بتایا ہے کہ آپ بھی قدیم تاریخ پر ریسرچ کر
ہیں۔ کیا آپ کا تعلق بھی پاکیشیا کی کسی یونیورسٹی سے ہے"۔
حفیظ نے پوچھا۔
"میں نیک یونیورسٹی کا طالب علم ہوں"...... عمران نے جواب
فیسر حفیظ بے اختیار چونک پڑا۔

" نیک یونیورسٹی۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی یونیورسٹی
پروفیسر حفیظ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس میں اتنی حیرت کی کیا بات ہے پروفیسر حفیظ ۔
یونیورسٹی کا نام نیک نہیں رکھا جا سکتا"...... عمران نے مسکر
ہوئے کہا تو پروفیسر حفیظ بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیوں نہیں جناب۔ ضرور رکھا جا سکتا ہے لیکن بہرحال
ہے۔ ہو گا"...... پروفیسر حفیظ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

" اگر پاکیشیا میں لفظ پاک آ سکتا ہے تو نیک یونیورسٹی !
سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور پروفیسر حفیظ ایک بار پھر ہنس

" ٹھیک ہے اگر آپ نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتائیں۔ آپ
مہمان ہیں"...... پروفیسر حفیظ نے کہا۔

" میں نے تو بہرحال درست بتایا ہے۔ ضروری نہیں
یونیورسٹی اسے ہی کہا جائے جہاں باقاعدہ بلڈنگ ہو، میزیں کر
ہوں اور گراؤنڈ ہوں۔ یونیورسٹی تو استاد اور شاگرد کے رابطے
ہے"...... عمران نے کہا تو پروفیسر حفیظ بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ آپ درست کہہ رہے ہیں"...... پروفیسر
کہا۔

" نیک لوگوں سے رابطہ ہو جائے اور ان سے کچھ حاصل بھی
جائے تو انسان خودبخود نیک یونیورسٹی کا طالب علم بن
ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو پروفیسر حفیظ

اختیار ایک طویل سانس لیا۔

مجھے اعتراف ہے کہ میں پہلی نظر میں آپ کو نہ سمجھ سکا حالانکہ
عوی تھا کہ میں انسان کو دیکھتے ہی سمجھ جاتا ہوں لیکن معاف
میں نے آپ کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا تھا کہ آپ لاابالی سے
وان ہیں لیکن اب آپ نے جو بات کی ہے اس سے مجھے اندازہ ہوا
۔ آپ بہت گہرے آدمی ہیں"...... پروفیسر حفیظ نے کہا۔

پرنس۔ کیا میں آپ کا اصل تعارف کرا سکتا ہوں"...... اچانک
م نے کہا تو پروفیسر حفیظ بے اختیار چونک پڑا۔

ہاں۔ پروفیسر حفیظ بھی میری طرح نیک یونیورسٹی سے متعلق
ہیں اس لئے تعارف کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب"...... پروفیسر حفیظ نے حیران ہو کر پوچھا۔ اس کے
ے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

پروفیسر حفیظ عمران صاحب ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی ہیں۔ یہ
یاں انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی ہیں اور دوسری
ات یہ کہ عمران صاحب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے اعزازی طور
م کرتے ہیں اور پوری دنیا میں انہیں سب سے خطرناک سیکرٹ
ٹ سمجھا جاتا ہے"...... وکرم نے کہا تو پروفیسر حفیظ کی آنکھیں
ت سے پھیلتی چلی گئیں۔

ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اور سیکرٹ ایجنٹ۔ کیا

مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ڈگریاں تو سائنس کی ہیں۔ یہ۔
کیا ہے وکرم۔ کیا تم میرا مذاق اڑا رہے ہو"...... پروفیسر
انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
" یہ مذاق نہیں ہے۔ صحیح بات ہے"...... وکرم نے مسکرا
ہوئے کہا۔
" انتہائی حیرت انگیز۔ لیکن ایسی صورت میں بہرحال ہ
ملاقات کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں
پروفیسر حفیظ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" پروفیسر آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں
سے ہنسام اور ماروشا میں رہنے والے قدیم قبیلوں بھیل اور ما
قدیم مذاہب کے بارے میں چند معلومات حاصل کر
ہوں"...... عمران نے کہا۔
" اوہ۔ اوہ۔ لیکن اس کا کسی سیکرٹ ایجنٹ سے کیا تعلق ہو
ہے"...... پروفیسر حفیظ نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
" پروفیسر۔ جس طرح سائنسی ڈگریوں کا آپ کی نظر میں سیکر
ایجنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ تعلق بظاہر نہیں
لیکن بہرحال تعلق ہے"...... عمران نے کہا تو پروفیسر حفیظ نے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔
" آپ میرے لئے واقعی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہو رہے
بہرحال آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... پروفیسر حفیظ نے

وشا کے رہنے والے قدیم بھیل شیطان کے پجاری ہیں اور یہ
انی مذہب کو کاجلا کے نام سے پکارتے ہیں۔ ماروشا میں ان کا
یہ مرکز ہے جسے شودرمان کہا جاتا ہے اور اس کاجلا کا سب
باری یا جو بھی آپ اسے کہیں وہ مہامہان کہلاتا ہے۔ کیا میں
ہہ رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو پروفیسر حفیظ کی آنکھیں
سے پھیل کر اس کے کانوں سے جا لگیں۔ اس کے چہرے پر
شدید حیرت کے تاثرات تھے کہ چہرہ ہی بگڑ کر رہ گیا تھا۔
سب آپ کو کیسے معلوم ہے۔ کیا آپ اس پر ریسرچ کرتے
۔ یہ تو ایسی بات ہے جسے بھیل پوری دنیا سے چھپاتے ہیں
لئے اس کاجلا کے کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے"۔
حفیظ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
پ کو تو علم ہے ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
ں۔ میں نے بڑی طویل اور انتہائی صبر آزما جدوجہد کے بعد ان
علم حاصل کیا تھا۔ اس کے لئے مجھے چار سال تک ان
میں سے ایک کی ایسی ایسی خدمت کرنا پڑی تھی کہ اب وہ
د آتا ہے تو آج بھی میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن
بھی اس بارے میں کبھی کوئی مضمون نہیں لکھا۔ کئی بار
کیا کہ دنیا کو اس بارے میں بتاؤں لیکن نجانے کیا بات
جب بھی میں اس بارے میں لکھنے کی کوشش کرتا ہوں
حساسات منجمد ہو کر رہ جاتے ہیں اور جب تک میں ارادہ

ترک نہیں کر دیتا تب تک میری طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی ا
سوچتا کہ آپ نے شاید میرا مضمون پڑھ کر یہ معلومات حاصل
اور آج تک میرے ذہن میں یہی تھا کہ میرے علاوہ اور لو
اس بارے میں نہیں جانتا لیکن آپ نے یہ سب کچھ کہہ کر مجھے
پاگل کر دیا ہے"...... پروفیسر حفیظ نے مسلسل بولتے ہوئے ک

"آپ اس شودرمان میں گئے ہیں کبھی"...... عمران نے پوچھا

"اوہ نہیں۔ اس کے اندر کوئی نہیں جا سکتا۔ وہاں اس کا
انتہائی خطرناک شیطانی طاقتوں کا بسیرا ہے۔ صرف مہامہان ا
سکتا ہے لیکن وہ بھی سوائے خاص مواقع کے۔ البتہ میں نے
دوربین کی مدد سے دور سے دیکھا ہے اور تم یقین کرو کہ اسے
دیکھنے کے جرم میں میرا استاد مجھ سے ناراض ہو گیا تھا۔ پ
انتہائی منتوں اور خوشامدوں کے بعد اس کی ناراضگی ختم
تھی"...... پروفیسر حفیظ نے جواب دیا۔

"آپ کا یہ استاد کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ مہامہان کا خاص خادم تھا۔ ساروشا کی ایک غار میں
وہ بہت بوڑھا آدمی تھا لیکن اب وہ مر چکا ہے"...... پروفیسر
جواب دیا۔

"کیا اسے معلوم تھا کہ آپ مسلمان ہیں"......
پوچھا۔

"ہاں۔ اس سے کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی تھی

نے جواب دیا۔

پر اس نے آپ کو کیسے اپنا شاگرد بنا لیا۔ یہ لوگ تو اس
میں انتہائی سخت نظریات کے مالک ہیں"...... عمران نے کہا۔

یں ہنسام میں گھومتا پھرتا رہتا تھا کہ میں نے ایک پہاڑی غار
منے ایک بے ہوش بوڑھے کو پڑے ہوئے دیکھا۔ اس کے
جسم میں آبلے تھے اور ان میں سے سیاہ رنگ کا پانی بہہ رہا تھا
سمجھ گیا کہ اسے کسی انتہائی زہریلے سانپ نے ڈس لیا ہے۔
پاس ایسا تریاق تھا جو انتہائی زہریلے سے زہریلے سانپ کا زہر
م کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس تریاق کی مدد سے اس زہر کا
لیا اور اس بوڑھے کی جان بچ گئی۔ اس نے مجھے دولت دینے کی
ل کی لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ میں نے دولت کے لئے یہ
کیا تھا۔ وہ میری اس بات سے بے حد متاثر ہوا۔ اس نے مجھ
چھا کہ میں یہاں کیا کرتا پھر رہا ہوں تو میں نے اسے اپنے
سب کچھ بتا دیا۔ اس پر اس نے مجھے بتایا کہ وہ کاجلا کے
ن کا خادم خاص ہے۔ ایک ضروری کام کی وجہ سے وہ ادھر سے
تھا کہ اچانک کالے سانپ نے اسے ڈس لیا اور جب تک وہ
اس کا زہر اثر کر گیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا۔ اس نے
کاجلا کے آدمیوں کو کالے سانپ سے بچنا پڑتا ہے کیونکہ کالا
ان کے لئے مقدس ہوتا ہے۔ وہ اسے مار بھی نہیں سکتے اور
پ اگر ڈس لے تو پھر کاجلا کی طاقتیں بھی اس پر اثر انداز نہیں

ہو سکتیں اس لئے اگر میں اسے تریاق دے کر نہ بچاتا تو وہ یقیناً
ہو جاتا۔ پھر میں نے اس کی منت کی کہ وہ مجھے اپنے ساتھ
تاکہ میں کاجلا کے اسرار جان سکوں۔ اس نے مہامہان سے
اور اسے واسطے دیئے تو اس شرط پر مجھے اجازت مل گئی کہ میں ان
بارے میں کوئی مضمون نہیں لکھوں گا۔ پھر میں چار سال تک
بوڑھے کے ساتھ رہا اور پھر دو بار مہامہان سے بھی ملا۔ پھر جب
بوڑھا طبعی موت مر گیا تو مجھے واپس جانے کا حکم مل گیا اور میں
واپس آ گیا"...... پروفیسر حفیظ نے تفصیل سے جواب دیتے
کہا۔

"اب آپ وہاں جا سکتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ صرف ہنسام تک جا سکتا ہوں اس سے آگے نہیں"
پروفیسر حفیظ نے جواب دیا۔

"آپ کے پاس اس پہاڑی سلسلے کا کوئی تفصیلی نقشہ یقیناً
کیونکہ آپ ریسرچ سکالر ہیں۔ آپ نے لازماً اسے خود بنایا ہو
عمران نے کہا۔

"میں نے خود کوئی نقشہ نہیں بنایا البتہ عام نقشے پر نشانات
لگائے ہیں"...... پروفیسر حفیظ نے جواب دیا۔

"کیا آپ یہ نقشہ مجھے دکھا سکتے ہیں"...... عمران نے
پروفیسر حفیظ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر ایک الماری
طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے ایک رول

اسے لا کر کھولا اور میز پر پھیلا دیا۔ یہ واقعی ماروشا اور ہنسام کا
نقشہ تھا اور خاصا تفصیلی تھا لیکن اس پر جگہ جگہ نشانات بھی
ئے تھے۔ عمران اس نقشے پر جھک گیا اور وہ ساتھ ساتھ سوالات
رہا تھا اور پروفیسر حفیظ جواب دیتا رہا۔

ویری گڈ۔ آپ نے واقعی اس پر بے حد محنت کی ہے لیکن
ر صاحب آپ نے اس شودرمان کی نشاندہی نہیں کی"۔ عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

میں نے دانستہ ایسا نہیں کیا۔ مجھے خوف آتا ہے"...... پروفیسر
نے کہا۔

حیرت ہے۔ آپ مسلمان ہو کر شیطانی طاقتوں سے ڈرتے ہیں۔
تو خود آپ سے ڈرنا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
وفیسر حفیظ بے اختیار پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

پ نظریاتی طور پر تو درست کہتے ہیں لیکن"...... پروفیسر حفیظ
نٹ چباتے ہوئے کہا اور لیکن کے بعد خاموش ہو گیا۔

پ برائے کرم جا کر وضو کر آئیں اس کے بعد میں آپ کے گرد
مار قائم کر دوں گا کہ کوئی شیطانی طاقت آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکے
... عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا تو پروفیسر حفیظ بے
نک پڑا۔

یا مطلب۔ کیا آپ روحانی طاقتوں کے ماہر ہیں۔ مگر"۔ پروفیسر
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے

تاثرات تھے جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔
" ہر مسلمان عظیم روحانی طاقت کا مالک ہوتا ہے پ
صاحب۔ آپ فکر مت کریں اور جا کر وضو کر آئیں"...... عمران
کہا تو پروفیسر ہونٹ بھینچے اٹھا اور سائیڈ پر بنے ہوئے باتھ روم
چلا گیا۔ وکرم اس دوران خاموش بیٹھا رہا تھا۔ اس نے کسی
میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔ جب تک پروفیسر حفیظ واپس آتا
نقشے پر جھکا غور سے اسے دیکھتا رہا۔
" میں نے وضو کر لیا ہے"...... پروفیسر حفیظ نے واپس ا
ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ آپ کو آیت الکرسی آتی ہے"...... عمران
مسکراتے ہوئے پوچھا۔
" نہیں۔ مجھے زبانی یاد نہیں ہے۔ دراصل وہ"......
حفیظ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔
" ٹھیک ہے۔ میں پڑھا دیتا ہوں"...... عمرن نے کہا اور اس
ساتھ ہی اس نے آیت الکرسی پڑھی اور انگلی کی مدد سے ہوا میں
طرح دائرہ بنایا جیسے پروفیسر حفیظ کے گرد حصار کھینچ رہا ہو۔
" اب آپ مطمئن ہو جائیں۔ اب شیطان آپ کا کچھ نہیں
سکتا۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ یہ شودرمان کہاں ہے"...... عمران
کہا تو پروفیسر حفیظ چند لمحوں تک تذبذب کی سی کیفیت میں
جیسے فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ اچانک
حفیظ نے فیصلہ کن انداز میں کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور
ساتھ ہی اس نے جیب سے قلم نکالا اور اسے کھول کر وہ نقشے
گیا۔ اس نے چند لمحوں تک نقشے کو غور سے دیکھا اور پھر
اس نے بڑا سا دائرہ لگا دیا۔
یہاں ہے شودرمان"...... پروفیسر حفیظ نے ایک طویل سانس
ئے کہا۔
کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ نے درست جگہ پر نشان لگایا
عمران نے پوچھا۔
ہاں۔ سو فیصد درست جگہ ہے یہ"...... پروفیسر حفیظ نے
تماد بھرے لہجے میں کہا۔
اس کی ساخت کے بارے میں تفصیل بتا دیں"۔ عمران
جگہ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
پہاڑ کی چوٹی پر ہے جس پر انتہائی گھنے درخت ہیں اور ان
کی وجہ سے یہاں ہر وقت اندھیرا چھایا رہتا ہے۔ اس کے
عمارت ہے لیکن یہ عمارت تکونی ہے اہرام مصر کے سے
لیکن اس پر گہرے سیاہ رنگ کا شاید پینٹ کیا گیا ہے یا پھر
ائی سیاہ پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ میں نے دوربین سے دیکھا
پروفیسر حفیظ نے کہا۔
تک پہنچنے کا کوئی راستہ"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ کوئی راستہ نہیں ہے۔ یہ پہاڑی چاروں طرف
سیدھی اور مکمل طور پر سپاٹ ہے۔ درخت بھی اس کی چوٹی پر ہیں
نیچے درخت تو ایک طرف کوئی جھاڑی تک نہیں ہے اور چار
طرف انتہائی گہری کھائیاں ہیں۔ انتہائی گہری جن کی کوئی
نہیں"...... پروفیسر حفیظ نے کہا۔
"یہ مہامہان کیسے جاتا ہے وہاں"...... عمران نے پوچھا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی خفیہ راستہ ہو لیکن
ایسا ہے بھی سہی تو اس کا علم صرف اسے ہی ہو گا میرے استاد رانگو
بھی اس کا علم نہیں تھا"...... پروفیسر حفیظ نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ مہامہان خود کہاں رہتا ہے"۔
نے پوچھا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے استاد رانگو سے بہت پوچھا تھا
اس نے ہر بار یہ بات پوچھنے سے منع کر دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ
مقدس راز ہے"...... پروفیسر حفیظ نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ کیا آپ یہ نقشہ مجھے دے سکتے ہیں"......
نے کہا۔
"آپ نے بتایا نہیں کہ آپ اس سارے سلسلے میں
چاہتے ہیں اور کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہیں"...... پروفیسر
نے کہا۔

کو بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ ڈاکرم نے آپ
ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ گو
سروس کا ممبر نہیں لیکن سیکرٹ سروس کا چیف جب چاہے
م لے لیتا ہے اور اس کا مجھے معاوضہ دیتا ہے۔ کافرستان کی
نسی ہے جسے سپیشل ایجنسی کہا جاتا ہے۔ اس کی انچارج
ت مادام ریکھا ہے اور اس کی ایک نائب ہے جس کا نام
پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بے شمار مشنز میں سپیشل
شکست دی ہے اور کافرستانی چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی
ہلاک کر دیں حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا انتہائی حقیر اور عاجز
لیکن کافرستانیوں کا خیال ہے کہ اگر وہ کسی طرح علی
ہلاک کر دیں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف مشن
کر سکے گی حالانکہ حقیقت میں ایسی بات نہیں ہے۔ پاکیشیا
سروس کا ہر ممبر صلاحیتوں میں مجھ سے بہت بڑھ کر ہے لیکن
محاورہ ہے کہ نام چڑھا بیوپاری بہت کماتا ہے اور نام چڑھا ہوا
کھایا جاتا ہے۔ اسی طرح میرا بھی بس نام چڑھ گیا ہے اور
اس پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کافرستان میں ایک مشن
س میں سپیشل ایجنسی مقابلے پر آئی لیکن شکست کھا گئی
فرستان کے صدر نے اس مادام ریکھا کو اس کے عہدے سے
دیا اور اسے حکم دیا کہ جب تک وہ مجھے ہلاک نہیں کرے
وقت تک اسے دوبارہ اس کے عہدے پر بحال نہیں کیا

جائے گا۔ مادام ریکھا تو سیکرٹ سروس کے انداز میں کام کر
لئے میرے خلاف پلان بناتی رہی لیکن اس کی نائب کاشی
کسی بھیل عورت سے تھا۔ اس نے اس بھیل عورت سے
کہ کاجلا کی طاقتیں میرے خلاف استعمال کی جائیں۔ اس
عورت نے دولت کے لالچ میں اپنے کسی پجاری سے بات کی۔
یہ کاجلا بھی شیطان کا ہی کھیل ہے اور پہلے بھی ایسے کئی معاملات
شیطان اور اس کی ذریات کو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں شکست
ہے اس لئے شیطان نے اس کاجلا کی طاقتوں کو میرے خلاف
کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس کاجلا کے کچھ لوگ پا...
بھی موجود ہیں۔ انہوں نے اچانک اور بے خبری میں مجھ پر وا...
وہ میرے ذہن اور جسم کو اپنے تابع کر کے پراسرار طور پر مجھے
سے کافرستان تاروشا پہاڑی سلسلے میں لے آئے۔ یہاں کاجلا
طاقت سرجائی نے مجھے اپنی تحویل میں لے لیا۔ وہ مجھے شو...
جانا چاہتی تھی اور میں اس کے تابع تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی...
تھی اور ہوتا بھی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ چنانچہ میرے
مجھے تلاش کرنے کے سلسلے میں ایک بلند پایہ روحانی شخصیت
پاس پہنچ گئے۔ وہ صاحب تصرف بزرگ ہیں۔ انہوں نے اپنی
طاقت سے اس سرجائی کا خاتمہ کر دیا اور مجھے واپس پاکیشیا لو...
پھر انہوں نے مجھے حکم دیا کہ چونکہ اس کاجلا کی طاقتوں نے
سے باہر نکلنا شروع کر دیا ہے اس لئے میں ان کے خلاف کام

مرکز شودرمان اور اس کے مہامہان کا خاتمہ کر دوں لیکن
سیکرٹ سروس کا مشن نہیں تھا اس لئے میں اپنے ایک
...ور دو باڈی گارڈز کے ساتھ کافرستان کی جائے یہاں، ناپال آگیا
میں وہاں جانے سے پہلے اس بارے میں تفصیلی معلومات
کرنے کا خواہشمند تھا۔ وکرم صاحب یہاں پاکیشیا سیکرٹ
کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان سے میں نے ذاتی طور پر مدد کی
...ت کی اور ہم ان کے مہمان بن گئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ
...ئی ایسی شخصیت ہے جس سے مجھے اس کاجلا کے بارے میں
معلومات مل سکیں تو انہوں نے آپ کا تعارف کرایا اور اس
آپ نے مہربانی کی اور مجھے فوری وقت دے دیا اور ہم یہاں
گئے"...... عمران نے شروع سے لے کر آخر تک پوری
...تاتے ہوئے کہا۔
...کو یقیناً روحانی طاقتیں دی گئی ہوں گی ان شیطانوں سے
...کے لئے"...... پروفیسر حفیظ نے کہا۔
... تو ہر مسلمان روحانی طاقت کا حامل ہوتا ہے پروفیسر
...ان روحانی طاقتوں کی بہت سی سطحیں ہوتی ہیں جو جس قدر
...کے احکامات پر عمل کرتا ہے اور اس کا ذکر کرتا رہتا ہے اتنی
...روحانیت میں ترقی ملتی رہتی ہے اس لئے یہ طاقتیں کسی کو
...میں نہیں دی جا سکتیں کہ جیسے روپیہ پیسہ دے دیا جاتا
...دولت ہوتی ہے جسے ہر شخص کو اپنی ... اور اللہ تعالیٰ

کے کرم سے حاصل کرنا ہوتا ہے۔ میں تو ویسے بھی گنہگار اور
آدمی ہوں لیکن بہرحال میرا ایمان ہے کہ مسلمان پر کوئی ش
طاقت اس وقت تک قابو نہیں پا سکتی جب تک اس کے اندر
کمزوری واقع نہ ہو اور اگر انسان اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتا رہے
عاجزی کرتا رہے اور جس حد تک ممکن ہو سکے اس کے بندوں کی
لوث خدمت کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اس پر ہوتی ہے
اسے ایسے کاموں کی توفیق بخش دی جاتی ہے"...... عمران
جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب آپ ان خوفناک شیطانی طاقتوں کا آخر
مقابلہ کریں گے۔ اسلحے سے تو ان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ ان
پاس تو ماورائی طاقتیں اتنی ہیں کہ جن کا آپ تصور بھی نہیں
سکتے"...... پروفیسر حفیظ نے کہا۔

"انسان کا کام جدوجہد کرنا ہے۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا
ہے۔ وہ قادر مطلق ہے وہ چاہے تو چیونٹی سے ہاتھی مروا
ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بہرحال بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ آپ یہ
نقشہ لے جائیں کیونکہ جب میں اس بارے میں کچھ لکھ ہی نہیں
تو پھر یہ نقشہ میرے کس کام کا لیکن میں آپ کے ساتھ اس مہم
میں عملی طور پر کوئی مدد نہ کر سکوں گا۔ اسے بے شک میرا انفر
خوف کہہ لیں یا جو جی چاہے کہہ لیں۔ بہرحال میں مزید کچھ نہ

پروفیسر حفیظ نے کہا۔
نے جتنا کیا ہے یہی بہت ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی
گا۔ آپ مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ آپ کی نظر میں کوئی ایسا
جو اس پورے پہاڑی علاقے میں میرا گائیڈ بن سکے"۔ عمران
راتے ہوئے کہا۔
کڑوں ہزاروں لوگ ہو سکتے ہیں لیکن اس کاجلا کے خلاف وہ
وئی مدد نہیں کر سکتے۔ یہاں لوگ جس قدر اس سے ڈرتے
شاید وہ موت سے بھی نہ ڈرتے ہوں کیونکہ ان طاقتوں کی
آنے والی موت انتہائی عبرتناک ہوتی ہے"۔ پروفیسر حفیظ
دیا۔

"بے حد شکریہ۔ آپ ہمارے لئے دعا ضرور کریں۔ انشاء
ات ہو گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔
عالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اس سے زیادہ میں
سکتا ہوں"...... پروفیسر حفیظ نے قدرے شرمندہ سے لہجے
پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے نقشہ رول کر کے اسے
یں رکھا اور پھر پروفیسر حفیظ سے مصافحہ کر کے اور ایک
کا شکریہ ادا کر کے وہ وکرم کے ساتھ پروفیسر حفیظ کے
ہر آ گیا۔

ایک بڑے سے غار میں مہامہان سیاہ ریچھ کی کھال
[illegible] مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ منہ ہی
کچھ پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور مہام
فوراً آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے
ابھر آئے تھے۔ دوسرے لمحے غار کے دہانے کے باہر ایک ا
سنائی دی اور پھر ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی مکڑی نما لولی
کے باقاعدہ پر تھے اڑتی ہوئی غار کے اندر آئی تو مہامہان کے
پریشانی کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے۔ ا
مہامہان کے سامنے آکر زمین پر بیٹھی اور پھر اس قدر تیزی
پوٹ ہونے لگی کہ اس پر نظریں نہ ٹکتی تھیں۔ چند لمحوں بعد
ایک سیاہ رنگ کی بوڑھی عورت کی شکل میں آ گئی لیکن
چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں انتہائی تیز چمک تھی۔ وہ کبڑی تھا

جسم پر سیاہ رنگ کا عجیب سا لباس تھا۔ ایسا لباس جو کسی کپڑے
کا لگتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی عجیب سے جانور کی کھال اس نے
جسم پر چڑھا رکھی ہو۔

"تم کیوں آئی ہوئی ماکاری"...... مہامہان نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے متروکام نے بھیجا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں اس کی
خدمت گار ہوں"...... اس بوڑھی کے منہ سے چیختی ہوئی سی
آواز نکلی۔ البتہ اس کا لہجہ انسانوں جیسا ہی تھا۔

"مجھے معلوم ہے ماکاری اس لئے تو میں حیران ہو رہا ہوں کہ
تم تو انتہائی خاص موقعوں پر آتی ہو۔ کیا ہوا ہے"۔ مہامہان
نے کہا۔

"بہت بھیانک خطرہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے مہامہان۔
متروکام نے کہا ہے کہ تم اس خطرے کا مقابلہ اپنی پوری قوتوں سے
کرو ورنہ نہ تمہارا شودرمان رہے گا اور نہ تم"...... بوڑھی عورت جسے
ماکاری کہا گیا تھا، نے اسی طرح باریک لیکن چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کس خطرے کی بات کر رہی ہو"...... مہامہان نے اور زیادہ
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"متروکام کا دشمن پاکیشیائی آدمی اپنے ساتھیوں سمیت کاجلا کے
کام کرنے کے لئے پاکیشیا سے روانہ ہو چکا ہے"۔ ماکاری نے
مہامہان بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے اور میں نے اس کے خاتمے کا بندوبست ک
لیا ہے"...... مہامہان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔
"متروکام نے مجھے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ تم اسے
معمولی کام نہ سمجھو۔ یہ پاکیشیائی انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے اگر
تم نے اس کا کوئی خصوصی بندوبست نہ کیا تو سب کچھ ختم ہو جائے
گا"...... ماکاری نے کہا۔
"تم متروکام کو کہہ دو کہ مہامہان پوری طرح ہوشیار ہے اور ہم
اس پاکیشیائی کا خاتمہ کر کے چھوڑیں گے"...... مہامہان نے کہا۔
"سنو۔ متروکام نے کہا ہے کہ یہ آدمی اپنے ساتھیوں سمیت ناپال
پہنچ چکا ہے اور وہ ناپال سے ادھر آئے گا تم نے اپنے طور پر ہنسامر میں
جو دہشت پھیلائی ہے یہ اس سے نہیں ڈرے گا اس لئے تم پوری
طرح ہوشیار رہو۔ ناپال کی طرف سے ماروشا کی سرحد پر کالو مہان کو
اس کی ساری طاقتوں سمیت پہنچا دو۔ اس کے بعد ناکاسا اور پھر متروا
طاقتیں اور تم خود بھی اب شودرمان میں منتقل ہو جاؤ"...... ماکاری
نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں"...... مہامہان نے کہا۔
"ہر طرح سے محتاط رہنا۔ شودرمان اور تمہارا خاتمہ کاجلا کی مکمل
تباہی بن جائے گا اور اگر ایسا ہوا تو متروکام کی طاقت تباہ ہو جائے
گی۔ اب میں جا رہی ہوں۔ اب تم جانو اور یہ پاکیشیائی جانیں
ماکاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر زمین پر تیزی

پوٹ ہونے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ دوبارہ سیاہ رنگ کی مکڑی کے
میں آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک کریہہ چیخ سنائی دی اور وہ
اڑتی ہوئی غار سے باہر چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک
اک دھماکہ ہوا اور پھر خاموشی چھا گئی۔ مہامہان نے ایک
سانس لیا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا تاکہ عظیم متروکام کے
ات پر عمل کر سکے اور سارے انتظامات کر کے خود وہ شودرمان
ائے۔

سیاہ رنگ کی بڑی سی جیپ پہاڑی سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی
بلندی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر
ایک مقامی نوجوان تھا۔ یہ باقاعدہ پیشہ ور ڈرائیور تھا اور نایال کے
محکمہ سیاحت میں بطور ڈرائیور ملازم تھا۔ اس کا کام سیاحوں کو جیپ
میں بٹھا کر پہاڑی علاقوں کی سیر کرانا تھا۔ دکرم نے اس کا انتظام کیا
تھا۔ اس کا نام راج سنگھ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا
اور جیپ کی عقبی سیٹ پر ٹائیگر، جوزف اور جوانا موجود تھے۔ سب
سے آخر میں سیاہ رنگ کے کپڑے کے بنے ہوئے دو بڑے بڑے تھیلے
پڑے ہوئے تھے۔ سورج طلوع ہو چکا تھا اس لئے ہر طرف تیز روشنی
پھیلی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیروں میں کینوس
کے مخصوص ساخت کے جوتے تھے۔ اس قسم کے جوتے کہ ان سے
پہاڑی علاقے میں چلتے ہوئے تکلیف نہ ہو۔ عمران نے خاص طور پر

کی بنی ہوئی ہر چیز لپٹنے اور اپنے ساتھیوں کے جسموں سے
کر دی تھی حتیٰ کہ بیلٹس اور گھڑیاں جن کے سٹریپ چمڑے
وہ بھی اتار دی گئی تھیں۔
ہم ماروشا سرحد تک اس جیپ میں جا سکتے ہیں"...... عمران
یور سے مخاطب ہو کر کہا۔
یں جناب۔ بہت پہلے آپ کو جیپ چھوڑنا پڑے گی"۔ ڈرائیور
بانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ
حفیظ احسن کا بنایا ہوا نقشہ وہ اس حد تک غور سے اور بار بار
تھا کہ اب اسے یہ نقشہ حفظ سا ہو گیا تھا اس لئے اسے یقین
بغیر کسی دوسرے کی مدد کے آسانی سے ماروشا میں داخل ہو
پھر تقریباً دو گھنٹوں کی تیز اور مسلسل ڈرائیونگ کے بعد
پہاڑی سڑک یکلخت گھوم کر واپس نیچے جانے لگی تو ڈرائیور
ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔
ب یہاں سے آگے آپ کو پیدل جانا ہو گا"...... ڈرائیور نے
ران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو نیچے
کہا اور خود بھی جیپ سے اتر آیا۔ جوزف اور جوانا نے تھیلے
پنی پشت پر لاد لئے تھے۔ راج سنگھ سلام کر کے جیپ کو واپس

بھئی۔ اب یہاں سے ہمارا مقدس مشن شروع ہو جائے
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ آگے بڑھنے لگے۔

عمران نے نقشہ جیب سے نکال لیا تھا اور وہ اس نقشے کو بار بار
اور آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ سب بے اختیار ٹھٹھک
رک گئے۔ دور سے انہیں کسی عورت کے چیخنے کی آواز سنائی
تھی۔ وہ عورت مسلسل چیخ رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی جو
یکلخت کسی چیتے کی طرح چھلانگیں لگاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر گہرائی
اترتا چلا گیا جس کی وجہ سے وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔
عورت کے چیخنے کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ عمر
بھی جوزف کے پیچھے دوڑ پڑا اور اس کے پیچھے ٹائیگر اور جوانا بھی او
جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں سے نیچے گہرائی تھی تو انہوں نے
حیرت انگیز منظر دیکھا۔ نیچے ایک چھوٹی سی وادی میں ایک
عورت ایک چٹان کے ساتھ سہمی ہوئی بیٹھی تھی جبکہ جوزف
مقامی مرد کے ساتھ لڑنے میں مصروف تھا اور پھر عمران کے
ہی دیکھتے جوزف نے اس آدمی کو سر کے اوپر اٹھا کر پوری قوت
ایک چٹان پر دے مارا۔ اس آدمی کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ
ساکت ہو گیا۔ آدمی خاصا جاندار تھا۔ عمران تیزی سے نیچے اترنے
اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے۔ جوزف نے ایک طرف پڑا
عورت کا لباس اٹھا کر اس کی طرف پھینک دیا اور خود دوسری طر
منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ ادھر عمران نے جوزف کو جب لباس پھ
ہوئے دیکھا تو اس نے اپنے پیچھے آنے والے ٹائیگر اور جوانا کو بھی
صرف روک دیا بلکہ خود بھی رک کر اس نے اپنا منہ دوسری طرف

آجاؤ باس"...... نیچے سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران مڑا۔
نے دیکھا کہ وہ عورت اب چٹان کے ساتھ کھڑی تھی۔ اس نے
پہن لیا تھا۔ اس عورت کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے
بیک وقت خوفزدہ بھی ہو اور مطمئن بھی۔ تھوڑی دیر بعد
اور اس کے ساتھی بھی نیچے پہنچ گئے۔
یہ نجانے کس زبان میں بات کر رہی ہے باس۔ ویسے یہ آدمی
رت کی عزت لوٹنے کی کوشش کر رہا تھا"۔ جوزف نے کہا۔
تم کون ہو اور یہ آدمی کون ہے"...... عمران نے ناپالی زبان
اتو عورت بے اختیار اچھل پڑی۔
تمہیں ہماری زبان آتی ہے"...... عورت نے انتہائی حیرت
لہجے میں کہا۔
اں۔ لیکن تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا"...... عمران

ہرا نام ناتھی ہے۔ میں یہاں کے قبیلے پوناپور کے سردار کی بیٹی
یہ انارگا ہے ہمارے دشمن قبیلے زاجورا کا آدمی ہے۔ یہ مجھے
لڑ کے اور اٹھا کر اپنے قبیلے میں لے جانا چاہتا تھا۔ اگر ایسا ہو
میرے باپ کو بھی زہر کھا کر خودکشی کرنی پڑتی۔ اس آدمی
ے پورے قبیلے کو بچا لیا ہے۔ آپ سب ہمارے محسن ہیں۔
ہے ساتھ چلیں میں آپ کو اپنے باپ سے ملواتی ہوں وہ آپ

سے مل کر بے حد خوش ہوں گے اور آپ چونکہ سیاح ہیں اس
آپ کو قبیلے کے خاص تحفے بھی دیں گے"...... ناتھی نے کہا تو
بے اختیار مسکرا دیا۔
"یہ مر گیا ہے یا زندہ ہے"...... عمران نے اس آدمی کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے جوزف سے پوچھا۔
"مر چکا ہے۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی ہے"...... جوزف
جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ تم اسے اٹھالو اور چلو۔ ہم اس لڑکی کے باپ
ملتے ہیں۔ اس سے یقیناً ہمیں مفید معلومات مل سکتی ہیں"۔
نے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر اس آدمی کی لاش اٹھا کر کاند
ڈال لی اور پھر وہ سب اس لڑکی ناتھی کی رہنمائی میں آگے
رہے۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد انہیں دور سے جھونپڑیاں
آنے لگ گئی تھیں۔
"تم یہیں ٹھہرو میں جا کر اپنے باپ کو بلا لاتی ہوں"
نے کہا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہیں رک گیا جبکہ لڑکی
دوڑتی ہوئی ان جھونپڑوں کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر
واپس آئی تو اس کے ساتھ ایک مقامی بوڑھا آدمی تھا جس
پرندوں کے پروں کا تاج سا تھا۔
"خوش آمدید۔ خوش آمدید۔ میری بیٹی ناتھی نے مجھے سب
دیا ہے۔ تم نے ناتھی کی عزت اور اس کی زندگی ہی نہیں بچائی

پرے سارے قبیلے کو بچا لیا ہے"...... اس بوڑھے نے
باقاعدہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے سر جھکاتے

نے اپنا فرض ادا کیا ہے معزز سردار"...... عمران نے
ہوئے جواب دیا۔
اوہ۔ آپ میرے ساتھ آئیں میں آپ کی خدمت کروں
ھے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
نے کسی معاوضے یا کسی خدمت کی وجہ سے یہ سب کچھ
بہر حال یہ آپ کے دشمن کی لاش ہے آپ چاہیں تو اسے
ہیں لے جائیں چاہے تو یہیں پھنکوا دیں البتہ میں آپ سے
ضرور کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

ہماری بستی میں آجائیں جناب۔ اس کو بھی لے آئیں تاکہ
کو معلوم ہو سکے کہ کیا ہوا ہے"...... سردار نے کہا تو
اثبات میں سر ہلایا اور سردار اپنی لڑکی سمیت واپس مڑ گیا۔
ساتھیوں سمیت اس کے پیچھے چلنے لگا۔ پھر وہ بستی میں پہنچے
رتیں اور مرد جھونپڑیوں سے باہر آگئے۔ سردار کے اشارے
نے کاندھے سے اس آدمی کی لاش اتاری اور اسے زمین پر
پھر سردار نے چیخ چیخ کر بستی والوں کو سارا واقعہ بتانا
۔ عمران خاموش کھڑا سب کچھ سنتا رہا۔ جب سردار نے

بات ختم کی تو قبیلے کے افراد عمران اور اس کے ساتھیوں
جھک گئے۔ وہ سب خوش ہو رہے تھے۔
" آؤ میرے ساتھ معزز مہمانو "...... سردار نے کہا اور پھ
اور اس کے ساتھیوں کو لے کر ایک بڑی سی جھونپڑی میں آ
" آپ لوگ کیا کھانا پسند کریں گے "...... سردار نے کہا
" کچھ نہیں۔ ہم نے آگے جانا ہے اور ہم آپ سے صرف بہ
کرنا چاہتے ہیں "...... عمران نے کہا۔
" آگے جانا ہے۔ آگے کہاں۔ آگے تو ہنسام کی سرحد
ہے۔ ادھر تو کافرستانی علاقہ ہے "...... سردار نے جواب دیا۔
" ہاں ہم نے وہاں جانا ہے اور ہم سیاح نہیں ہیں بلکہ
مقصد کے لئے وہاں جا رہے ہیں۔ مجھے آپ یہ بتائیں کہ
تعلق اس مذہب ہے جسے کاجلا کہا جاتا ہے "...... عمران نے پ
" نہیں۔ نہیں۔ ہم تو ناپالی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔
شیطان کا مذہب ہے۔ ہمارا اس سے کیا تعلق "...... سردار
عمران نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔
" پھر آپ سے کھل کر بات ہو سکتی ہے "...... عمران
اس کے ساتھ ہی اس نے وہاں جانے کا مقصد اسے تفصی
تو سردار کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔
" اوہ۔ اوہ۔ محترم مہمانو۔ کاجلا لوگ تو انتہائی خطرناک ہ
ان کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہو۔ نہیں۔ تم واپس جاؤ یہ تمہار

ہے "...... سردار نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
معزز سردار۔ ہم واپس جانے کے لئے نہیں آئے۔ ہم نے
جانا ہے اگر آپ اس بارے میں ہمیں کچھ نہیں بتا سکتے
نہیں۔ پھر ہمیں اجازت دیں "...... عمران نے کہا۔
وہ نہیں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں پجاری ماٹھو کو بلاتا
بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ وہ تم سے بات کرے
رنے کہا اور اٹھ کر تیزی سے جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔
وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک بوڑھا آدمی تھا جس
یک ٹیڑھی سی لاٹھی تھی۔
ے قبیلے کا پجاری ہے ماٹھو۔ میں نے اسے آپ کے متعلق
سردار نے کہا تو پجاری ماٹھو نے بڑے مؤدبانہ انداز
سلام کیا۔
ناتھی کو بچا کر ہمارے قبیلے پر احسان کیا ہے جناب۔
حسان مند ہیں "...... پجاری ماٹھو نے انتہائی معذرت
کہا۔
رض تھا ماٹھو "...... عمران نے جواب دیا۔
مجھے بتایا ہے کہ آپ کاجلا کے لوگوں سے ٹکرانے جا
کا تعلق کس مذہب سے ہے "...... پجاری ماٹھو نے

مسلمان ہیں اور ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ میرا نام

علی عمران ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" اوہ تو اس لئے ان دنوں کالو مہان اپنے آدمیوں کے
موجود ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں ورنہ میں حیران تھا کہ
کو چھوڑ کر یہاں کیوں آیا ہے"...... ماٹھو نے کہا تو عمران
چونک پڑا۔
" یہ کالو مہان کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔
" یہ بھیل ہے لیکن بھیلوں میں ان کا قبیلہ سب سے
خطرناک ہے اور کالو مہان اس قبیلے میں صدیوں کے
ہے۔ یہ ایک ہاتھ سے چٹان توڑ سکتا ہے اور انگلی مار
بڑے درخت کو گرا سکتا ہے اور موجودہ کالو مہان تو
ہے۔ پھر اس کے پاس کاجلا کی شکتیاں ہیں اور یہ اپنے
سمیت سرحد پر موجود ہے۔ اسے شاید آپ کا انتظار ہے
کہا۔
" دیو تو میرے ساتھی بھی ہیں"...... عمران نے جوزف
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں۔ میں نے دیکھا ہے انہیں لیکن کالو مہان ان
باہر ہے"...... ماٹھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" بس کالو مہان کی صرف یہی خاصیت ہے کہ وہ
ہے یا کوئی اور بات بھی ہے اس میں"...... عمران نے کہا۔
" جناب وہ طاقتور بھی ہے اور اس کے اندر شیطانی

ن زیادہ تر وہ اپنی جسمانی طاقت سے ہی لڑتا ہے اور وہ اس لحاظ
قابل تسخیر ہے"...... ماٹھو پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
س کی کوئی کمزوری تو ہو گی"...... عمران نے کہا۔
یرے باپ نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ میرے دادا نے میرے
لو اشارہ کیا تھا کہ کالو مہان کی طاقت اس کی انگلیوں میں ہوتی
بس اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں معلوم"...... ماٹھو پجاری نے
مران بے اختیار مسکرا دیا۔ ماٹھو نے نادانستگی میں ایک انتہائی
ت کہہ دی تھی۔
لیا اس کالو مہان کو گولی نہیں ماری جا سکتی"...... عمران نے
جاری بے اختیار اچھل پڑا۔
اوہ نہیں جناب۔ اسلحہ کالو مہان پر کوئی اثر نہیں کرتا۔ وہ تو
ی کا بنا ہوا ہے"...... ماٹھو پجاری نے جواب دیا۔
کسی چیز کا بھی بنا ہوا ہو بہرحال ہے تو انسان"...... عمران نے
تے ہوئے کہا۔
ال۔ وہ انسان ہے لیکن اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ اس سے
ساتھی لڑ سکتے ہیں تو ایسا ممکن نہیں ہے اور جناب میری آپ
ارش ہے کہ آپ واپس چلے جائیں۔ کالو مہان کے سامنے نہ
آپ کی موت پر کوئی رونے والا بھی نہیں ہو گا"...... ماٹھو
نے اپنی طرف سے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا تو عمران
یار ہنس پڑا۔

"ماٹھو صاحب ہم اس کالو مہان سے اپنی ذات کے لئے نہیں
رہے۔ ہم تو اس سے اس لئے لڑ رہے ہیں کہ وہ شیطان کا پجاری
اور شیطان کی طاقت ہے اور ہم اس طاقت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تا
نیکی کی طاقت میں اضافہ ہو اور بے گناہ لوگوں پر ان برائی کی طاقتو
کا ظلم و ستم ختم ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہو گا لیکن اس سے کوئی نہیں
لڑ سکتا"...... ماٹھو پجاری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ اس کا آخری او
قطعی فیصلہ ہو۔

"ٹھیک ہے تمہارا شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیں"...... عمران
نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر وہ سردار سے اجازت لے کر ان
قبیلے سے باہر آ گئے۔

"باس آپ نے کیا تفصیلی باتیں کی ہیں اس پجاری سے
چونکہ زبان ہی نہیں سمجھتے اس لئے ہم تو مرجانے کی حد تک
گئے تھے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ماٹھو پجاری نے بے حد قیمتی معلومات مہیا کی ہیں
نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس سے ہونے والی بات چیت
تفصیل بتا دی۔

"باس آپ بے فکر رہیں۔ جنگل میں جب جوزف موجود ہو تو
جنگل آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"...... جوزف نے بڑے با اعتماد
میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

جنگل کے اندر ایک تناور درخت کے نیچے ایک دیو قامت
ا تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ ریچھ کی کھال بطور لباس موجود
ں کا نہ صرف قد دیو جیسا تھا بلکہ اس کا جسم بھی انتہائی فولادی
ؤں جیسا چوڑا اور ابھرا ہوا سینہ انتہائی طاقتور اور لمبے بازو۔
رہ بھی اس کے قدوقامت کے مطابق خاصا بڑا اور چوڑا تھا۔ سر
چھوٹے بال تھے جو اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ اس نے دونوں
سیاہ رنگ کی کسی دھات کے بنے ہوئے رنگ پہنے ہوئے
کی آنکھوں میں تیز سرخی تھی۔ اس کا رنگ کوئلے کی طرح
اس کے سامنے اس کی طرح لمبے چوڑے چھ آدمی بڑے
نداز میں کھڑے تھے۔ ان سب کے جسموں پر جانوروں کی
لیں اور وہ بھی خاصے طاقتور تھے لیکن اس آدمی کے مقابلے
جسامت کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی۔

" کالو مہان تمہارے خادم حاضر ہیں۔ حکم دو"...... ایک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں سامنے کھڑے ہوئے دیو قامت آدمی مخاطب ہو کر کہا۔

" ہم یہاں مہامہان کے حکم پر آئے ہیں۔ مہامہان نے بتا کہ ایک پاکیشیائی جس کا نام عمران ہے اپنے تین ساتھیوں شودرمان کو تباہ کرنے کے لئے ہنسام کی طرف سے ماروشا میں ہونے والا ہے۔ ہم نے اسے ہلاک کرنا ہے"...... اس آدمی نے کالو مہان کہا گیا تھا بڑے گونجدار لہجے میں کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے آقا کہ کوئی شودرمان کو تباہ کر سکے۔ ا ممکن ہی نہیں ہے"...... ان میں سے ایک آدمی نے انتہائی بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ لیکن اس آدمی کے بارے میں عظیم متردکام نے ہے کہ یہ آدمی انتہائی خطرناک ہے اس لئے اسے شودرمان پہنچنے پہلے ختم کر دیا جائے اور اسی لئے مہامہان نے ہمیں یہاں بھیجا تم ہنسام اور ماروشا کی سرحد پر پھیل جاؤ اور جب بھی یہ آدمی نظر آئے تم نے مجھے اطلاع دینی ہے"...... کالو مہان نے کہا۔

" آقا۔ کیا ہمیں اسے ہلاک کرنے کی اجازت نہیں ہے" آدمی نے ایک بار پھر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں اس کا خاتمہ اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتا ہوں۔ تمہارا اسے اور اس کے ساتھیوں کو گھیر کر یہاں لے آنا ہے"

نے کہا۔

آقا اگر وہ ہم سے لڑ پڑے تو پھر"...... اسی آدمی نے کہا۔

پھر تمہیں اجازت ہے کہ تم ان کا خاتمہ کر دو۔ لیکن کوشش ہو یہاں تک آ جائے"...... کالو مہان نے کہا۔

حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے مڑ کر ہوئے جنگل میں غائب ہو گئے تو کالو مہان نے منہ ہی منہ پڑھ کر اپنی ہتھیلی پر پھونک ماری اور پھر اپنے ہاتھ کو زور سے رخت کے تنے پر مار دیا۔ پورا درخت اس طرح ہلا جیسے وہ ابھی کھڑ جائے گا لیکن دوسرے لمحے اس درخت کے اوپر سے ایک ے کا بڑا سا بچھو نیچے گرا اور پھر وہ دوڑتا ہوا کالو مہان کے آیا اور پھر زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کے رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ جب دھواں چھٹا تو اب کی بجائے سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا تنگ دھڑنگ لڑکا کھڑا کی آنکھوں میں بے حد تیز چمک تھی۔

حکم ہے آقا"...... اس بچے نے باریک سی آواز میں کہا۔

اور۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم مجھے بتا سکو کہ جو ہا ہے اس میں کیا خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے مہامہان اور میرے ساتھیوں کو یہاں بھجوایا ہے۔ کیا وہ مجھ سے زیادہ ہے"...... کالو مہان نے کہا۔

"آقا۔ تمہارا دشمن واقعی انتہائی خطرناک ہے۔ وہ طاقت میں
تم سے زیادہ نہیں ہے لیکن عقل میں بہرحال تم سے بہت آگے
اس لئے وہ اپنی طاقت کے ساتھ ساتھ اپنی عقل بھی استعمال
ہے جس کی وجہ سے اسے انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے اور آقا
نے پہلے بھی اپنی عقل سے شیطان کو کئی بار شکست دی ہے اور
وہ شودرمان کو تباہ کرنے کے لئے آرہا ہے اور آقا اسے معلوم ہ
ہے کہ تم اس کے مقابلے پر آرہے ہو اس لئے اب تمہیں ب
محتاط رہنا ہو گا ورنہ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا"...... اس بچے نے
کٹاور کہا گیا تھا اپنی باریک سی آواز میں کہا۔
"یہ تم کہہ رہے ہو کٹاور۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ مجھے
سکے۔ مجھے سوائے عظیم متروکام اور مہامہان کے اور کوئی ہلاک
کر سکتا چاہے وہ کتنا ہی عقلمند اور طاقتور کیوں نہ ہو"
مہان نے گرجتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"آقا۔ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے۔ اس پاکیشیائی جس
نام عمران ہے کو یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری طاقت تمہاری انگلی
میں ہے اس لئے اب وہ کوشش کرے گا کہ پہلے تمہاری انگلیور
ناکارہ کرے اس لئے تمہیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہو گا"
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہو گا لیکن یہ کس طرح
ہے کہ کوئی کالو مہان کو ہلاک کر سکے"...... کالو مہان اپنی بانہ

اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا"...... کٹاور نے کہا اور
ساتھ ہی وہ زمین پر گر کر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ دوسرے لمحے
گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور جب یہ دھواں
ب وہاں سیاہ رنگ کا بچھو موجود تھا جو تیزی سے دوڑتا ہوا
غائب ہو گیا۔ کالو مہان خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اس کے
حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے معلوم تھا
ایسی طاقت ہے جو اس کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتی۔
ی کہ اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔
ر کھڑا سوچتا رہا پھر وہ زمین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اس
ایک انگلی سے اپنے سامنے زمین پر ایک دائرہ سا بنایا اور پھر
ے کے اندر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح رکھ دیئے کہ
نوں ہتھیلیاں زمین سے چپک سی گئیں۔
مہان۔ مہامہان۔ کارنگی کو بھیجو۔ کارنگی کو بھیجو"...... کالو
زور زور سے کہنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے
خود بخود زمین سے بلند ہونا شروع ہو گئے۔ اس کے
نوں کے نیچے سیاہ رنگ کا دھواں سا تھا۔ جب اس کے
کافی اونچے ہو گئے تو کالو مہان نے دونوں ہاتھ اپنی طرف
اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف تیز اور مکروہ سی بو پھیل گئی
اں اس طرح لہرانے لگا جیسے سمندر کی لہریں حرکت کرتی

ہیں اور پھر آہستہ آہستہ وہ ایک عورت کے روپ میں مجسم
گیا۔ ایک بوڑھی عورت کے روپ میں اور چند لمحوں بعد
عورت کالو مہان کے سامنے جھک گئی۔
"کارنگی حاضر ہے آقا"...... اس عورت نے انتہائی مؤدبا
میں کہا۔
"کارنگی۔ کنٹاور نے مجھے بتایا ہے کہ میرا دشمن مجھے ہلاک
ہے جبکہ مجھے اس کی بات پر یقین نہیں آرہا۔ تم بتاؤ کیا وہ ٹھیک
رہا ہے"...... کالو مہان نے کہا۔
"ہاں کالو مہان۔ تمہارا دشمن دنیا کا سب سے خطرناک ادمی
اور تمہیں اس سے شدید خطرہ ہے"...... کارنگی نے جواب دیا۔
"تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"...... کالو مہان نے اس بار ہو
چباتے ہوئے کہا۔
"سنو کالو مہان۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بلا لیا ورنہ تم بڑی
میں پھنس جاتے۔ تم اپنی شکتیوں سے اسے ہلاک نہیں
کیونکہ اس کے پاس مقدس کلام ہے البتہ تم اپنے کسی
درخت پر چھپا دو اور اسے غلاظت اور گندگی دے دو وہ یہ غلاظ
گندگی ان لوگوں پر پھینک دے۔ جیسے ہی یہ غلاظت اور گندگی
پڑے گی ان کی پاکیزگی کا حصار ختم ہو جائے گا اور پھر تم اپنی
سے انہیں قابو میں کر لو گے۔ اس کے بعد تم جو چاہو ان
سکتے ہو۔ پھر یہ تمہارے قبضے سے نہ نکل سکیں گے البتہ

میں تمہیں اپنی طاقت کے ساتھ ساتھ اپنی عقل بھی استعمال
گی"...... اس کارنگی نے کہا۔
"وہ ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا مشورہ دیا ہے۔ اب تم جا سکتی ہو
دہی ان کا بندوبست کر لوں گا"...... کالو مہان نے خوش ہو
تو اس عورت کے گرد سیاہ دھواں پھیلتا چلا گیا اور پھر جب
چھٹا تو وہ عورت غائب ہو چکی تھی۔ کالو مہان نے اپنے
کو بلانا شروع کر دیا تاکہ وہ اس کارنگی کے مشورے پر عمل

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھ
وہ پروفیسر حفیظ احسن کے دیئے ہوئے نقشے سے ساتھ ساتھ مد
لے رہا تھا۔

" ابھی وہ سرحد کتنی دور ہے باس"...... ٹائیگر نے عمران
پوچھا۔

" میرا خیال ہے کہ ہم جلد ہی وہاں تک پہنچ جائیں گے"۔
نے کہا۔

" کیا اس کی کوئی نشانی بھی ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" شاید وہاں کوئی ستون وغیرہ ہو اور کیا ہو سکتا ہے"......
نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ماسٹر اس کالو مہان سے اگر لڑنا ہے تو پھر مجھے اجازت
دو"...... اچانک جوانا نے کہا۔

ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ وہاں پہنچ کر حالات کے مطابق جو ہو گا
گا"...... عمران نے گول مول سے لہجے میں کہا۔ اس وقت وہ
وادی میں پہنچ چکے تھے۔ اس کے بعد چڑھائی آتی تھی اور وہ اس
پر چڑھتے ہوئے جیسے ہی اوپر پہنچے اچانک انہیں دور سے ایک
پر ایک بڑا سا ستون نظر آیا جس پر ناپالی زبان میں کچھ لکھا ہوا
ن پرانا ہونے اور موسمی حالات کی وجہ سے تحریر تقریباً مٹ چکی

اس ستون کی یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ یہاں ہنسام کی
ختم ہو رہی ہے اور اب ہم ماروشا میں داخل ہو رہے ہیں"۔
نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جوزف تم کسی درخت پر چڑھ کر دیکھو شاید کہیں وہ کالو مہان
جائے ورنہ اس جنگل میں وہ اچانک ہم پر حملہ بھی کر سکتا
...... عمران نے کہا۔

مجھے دور دور تک کسی انسان کی بو نہیں آ رہی اس لئے وہ
نل یہاں موجود نہیں ہے"...... جوزف نے کہا۔

ٹھیک ہے ہمیں بہرحال اس شودر مان کی طرف اپنا سفر جاری
...... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی البتہ
ے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کیونکہ اب وہ
دشمن کے علاقے میں داخل ہو چکے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹے
سفر کے بعد اچانک جوزف ٹھٹھک کر رک گیا۔

"کیا ہوا" ...... عمران نے چونک کر جوزف سے پوچھا۔

"باس یہاں قریب ہی کچھ لوگ موجود ہیں۔ میں ان کی بو
کر رہا ہوں" ...... جوزف نے ناک سکیڑتے ہوئے کہا۔

"کیا تم انہیں چیک نہیں کر سکتے" ...... عمران نے کہا۔

"باس وہ قریب ہی ہیں۔ میں انہیں چیک کرتا ہوں" ۔ جوا
نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ ہمیں اسلحہ ہاتھ میں رکھنا چاہئے" ...... عمران نے
تو جوزف رک گیا اور پھر جوزف اور جوانا نے اپنی اپنی پشت پر بند
ہوئے سیاہ رنگ کے تھیلے اتارے اور پھر انہیں زمین پر
کھولنے ہی لگے تھے کہ اچانک ارد گرد کے درختوں سے ان پر بڑی
کھالیں اس طرح اڑتی ہوئی آپڑیں کہ ایک لمحے کے لئے وہ سب ا
کھالوں کے نیچے دب سے گئے۔ ان کھالوں سے انتہائی مکروہ بو اٹھ
تھی۔ اس قدر مکروہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں
ہونے لگا جیسے وہ غلاظت سے بھری کسی خوفناک دلدل میں ا
گئے ہوں لیکن یہ احساس صرف چند لمحوں کے لئے رہا اس کے
عمران کے تمام احساسات جیسے یکلخت ختم ہو کر رہ گئے۔ اسے
احساس یہی ہوا تھا کہ جیسے بے پناہ اور انتہائی مکروہ بدبو نے اس
ذہن کو معطل کر دیا ہو پھر جس طرح اس کے ذہن پر اندھیر
چھائے تھے اسی طرح اچانک اس کے ذہن میں روشنی سی پیدا
اور اس کے سوئے ہوئے احساسات دوبارہ جاگنے لگے لیکن اس

ہی اسے ایک بار پھر انتہائی خوفناک بو محسوس ہونے لگی۔ اس
فناک کہ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کا ذہن بو کی
سے دھماکے سے پھٹ جائے گا لیکن ذہن میں روشنی پیدا
ہی جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ
ل کے اندر ایک درخت کے تنے کے ساتھ رسیوں سے بندھا
۔ اس کے جسم پر انتہائی سڑی بسی لیکن ناپاک جانور کی کھال
تھی اور یہ خوفناک بو اسی کھال سے ہی اٹھ رہی تھی۔ اس نے
گھمائی تو اس کے باقی ساتھی بھی اس ناپاک جانور کی کھالوں
ٹے ہوئے درختوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ پہلے چند لمحے
عمران کو بو کی شدت نے واقعی پاگل سا کر دیا تھا۔ اسے یوں
ہو رہا تھا جیسے اس کی آنتیں ابھی اچھل کر اس کے گلے سے
ئیں گی لیکن ماحول کو دیکھتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو
کرنے کی جدوجہد شروع کر دی اور پھر آہستہ آہستہ اس کا نہ
ہن ٹھکانے پر آگیا بلکہ اس بو کی وجہ سے اس کے معدے میں
والی اینٹھن میں بھی کمی آنی شروع ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی
نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو مخصوص انداز میں باہر
پھر ان کی مدد سے اس نے ان رسیوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ یہ
کسی بیل سے باقاعدہ بنائی گئی تھیں اور اس کے ناخنوں میں
تیز بلیڈ بھی اس پر پوری طرح کام نہ کر پا رہے تھے لیکن اس
لسل کام جاری رکھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے محسوس ہوا کہ

اس کے درخت کے تنے سے بندھے ہوئے ہاتھ قدرے ڈھیلے ہ
ہیں تو اس نے زوردار جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے اس کے نہ صرف ا
آزاد ہو گئے بلکہ اس کے جسم کے گرد موجود زرد رنگ کی بیل ۔
ہوئی رسی کے بل بھی ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ عمران نے جلدی جلدی ب
کھولے اور رسی کو ایک طرف پھینک کر وہ آگے بڑھنے لگا ا
دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کے ذہن میں دھماکے سے ہ
لگ گئے کہ اس کی ٹانگیں سرے سے حرکت ہی نہ کر رہی تھیں
اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کا اوپر والا حصہ تو با
نارمل ہے لیکن نچلا جسم مکمل طور پر جام ہو گیا ہو۔

"یہ کیا ہو گیا۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت سے بڑبڑا
ہوئے کہا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی لیکن اس
فوری طور پر اپنے جسم پر موجود ناپاک جانور کی کھال اتار کر ا
طرف پھینک دی۔ اسی لمحے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ خوفناک بو۔ یہ مارشی جھیل میں گل سڑ جا
والے مینڈکوں کے جسموں سے اٹھنے والی خوفناک بو ہے"۔ جو
کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور
اپنے سر کو بار بار جھٹک رہا تھا۔

"جوزف ہوش میں آؤ۔ ہم مشکل میں ہیں"...... عمران نے
جوزف کے اوپر والے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا۔

"اوہ۔ اوہ باس آپ۔ یہ رسیاں۔ اوہ۔ یہ تو ماکارونی بیل کی

ہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ تو درخت پر بیٹھی ہوئی کاماس کو پکڑنے کے
تعمال کی جاتی ہے۔ مقدس بیل"...... جوزف نے انتہائی
بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں اپنے جسم کے گرد موجود
کی بیل سے بنی ہوئی رسی پر جمی ہوئی تھیں۔
نے اسے بلیڈوں سے کاٹ کر توڑ دیا ہے تم بھی اسے توڑ
...... عمران نے کہا تو جوزف ایک بار پھر چونک پڑا۔
۔ اوہ باس۔ یہ تو دنیا کی سب سے مضبوط بیل ہے۔ اسے نہ
سکتا ہے اور نہ توڑا جا سکتا ہے"...... جوزف نے انتہائی
بھرے لہجے میں کہا۔
دیکھو۔ یہ میرے پاس پڑی ہوئی ہے یہ رسی۔ وہ افریقہ کی بیل
کافرستانی ہے۔ دونوں کی شکل اور ساخت ایک ہو سکتی ہے
صفتوں میں فرق ہو گا"...... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے

۔ اوہ۔ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... جوزف نے ایسے چونک کر
عمران کی بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی
اپنے بازوؤں کو زور زور سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے اور
بعد ہی وہ اسے توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے رسیاں
یک طرف پھینکیں۔
آگے بڑھو"...... عمران نے کہا۔
ہ اوہ باس۔ یہ میری ٹانگیں۔ یہ کیا ہو گیا ہے"...... جوزف

نے جسم کا اوپر والا حصہ آگے کی طرف جھکاتے ہوئے کہا اور
نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ جوزف کے سا
وہی کچھ کیا گیا تھا جو اس کے ساتھ کیا گیا تھا اور پھر جوزف کی
ٹائیگر بھی ہوش میں آگیا لیکن وہ اس رسی کو توڑ نہ سکا اور سب
آخر میں جوانا کو ہوش آیا۔ جوانا نے رسی تو توڑ لی لیکن اس کی ٹا
بھی حرکت کرنے سے معذور تھیں۔

"ماسٹر یہ کیا ہو گیا ہے۔ کیا ہمیں کوئی انجکشن لگایا گیا
جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کوئی سائنس دان نہیں ہیں کہ ایسے انجکشن لگاتے
ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص قسم کا جادو کیا گیا ہو"...... عمران نے

"باس مجھے مقدس کلام بھی یاد نہیں آرہا"...... اچانک
نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ ٹائیگر کے بات کرنے
واقعی اسے مقدس کلام پڑھنے کا خیال تک نہ آیا تھا۔ ٹائیگر کی ب
اس نے چونک کر اپنے ذہن پر زور ڈالا لیکن دوسرے لمحے اس
بگڑتا چلا گیا کیونکہ اسے بھی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے
پر پردہ سا پڑ گیا ہو۔ اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے ذہن کو ا
پر مرکوز کرنے کی کوشش کی تاکہ ذہن کی قوت کو استعمال
وہ اس پردے کو ہٹا سکے لیکن شدید کوشش کے باوجود جب
ہوا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ شیطانی کھیل

پہلے ہم پر ناپاک جانوروں کی کھالیں ڈالی گئیں اور پھر انہیں
جسموں کے گرد لپیٹ کر باندھ دیا گیا اور پھر کوئی شیطانی چکر
گیا ہے تاکہ ہم مقدس کلام کو ان کے خلاف استعمال نہ کر
...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

باس۔ باس۔ میری ٹانگیں حرکت کر رہی ہیں"...... اچانک
نے چیختے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے چونک
زف کی طرف دیکھا۔ جوزف کی ٹانگیں اس طرح تھرتھرا رہی
جیسے اس کی ٹانگوں میں ہزاروں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا

کیسے ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

ں میں نے وچ ڈاکٹر لاحو کی روح سے رابطہ کیا تھا۔ وہ بے
ؤں کو حرکت میں لے آسکتا تھا"...... جوزف نے جواب دیا
رے لمحے وہ یکلخت اچھل کر آگے بڑھا اور پھر اس طرح ادھر
لگا جیسے بچہ پہلی بار چلنا سیکھے تو وہ انتہائی مسرت بھرے
مسلسل چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

دا وچ ڈاکٹر کیا ہم پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتا"...... عمران نے

کوشش کرتا ہوں باس"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ
زمین پر لیٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر
لمحوں بعد اس کے جسم نے یکلخت دو تین جھٹکے کھائے اور

اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے
اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سیاہ چہرے پر سرخی سی چھا گئی تھی
"باس۔ باس۔ وچ ڈاکٹر لاحو کی روح نے مجھے بتایا ہے کہ اب
شیطانی عمل ماکاشا کیا گیا ہے اور اس کا توڑ سیاہ خرگوش کا خون
میں یہ خرگوش ابھی پکڑ کر لاتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور اس
ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ایک طرف کو بڑھتا چلا گیا۔ پھر
سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا وہ اس کی نظروں سے غائب ہو گیا
عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"باس یہ لوگ ہمیں اس طرح جکڑ کر کہاں چلے گئے ہیں"
نے کہا۔
"معلوم نہیں۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ یہ اس کالو مہان
کام ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات
ہوتی اچانک دور سے ایسی آوازیں سنائی دی جیسے کوئی لکڑ بھگڑ چیخا
اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگ
رہا تھا جیسے چند افراد دوڑتے ہوئے آ رہے ہوں اور تھوڑی دیر بعد
بھیل درختوں کی اوٹ سے سامنے آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں نیزے
پکڑے ہوئے تھے۔
"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ ان کا وہ حبشی ساتھی کہاں گیا"......
ان میں سے ایک بھیل نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
کے چہروں پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

کو اطلاع دو۔ آقا کو اطلاع دو"...... ایک نے چیختے ہوئے کہا
بات کرنے والا آدمی تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا درختوں میں
گیا جبکہ باقی پانچ افراد ان کے سامنے خاموش کھڑے ہو گئے
کافرستانی زبان میں بات کر رہے تھے اور یہ زبان عمران کو

میں سے کالو مہان کون ہے"...... عمران نے ان کی زبان
تو وہ پانچوں بے اختیار اچھل پڑے۔
م نے اپنی زبان سے آقا کا نام لیا ہے۔ اس کو سزا دو"۔ اچانک
سے ایک نے چیختے ہوئے کہا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے آقا کو
ینے کی بات کی تھی۔ وہ شاید ان کا سردار تھا اور اس کے ساتھ
نیزہ بردار نیزہ لہراتا ہوا تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔
راز بے حد جارحانہ تھا۔
جاؤ ورنہ متروکام تمہیں سزا دے گا"...... عمران نے چیخ کر
آدمی نہ صرف ٹھٹھک کر رک گیا بلکہ اس کے چہرے پر یکلخت
یرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
تم نے عظیم متروکام کا نام لیا ہے۔ کیا تم اس کے ماننے
...... اس سردار نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
تمہارے اس متروکام پر ہزار بار لعنت بھیجتے ہیں لیکن یہ سن
تم نے ہمیں کچھ کہا تو متروکام تمہیں سزا دے گا"۔ عمران
ٹھوس لہجے میں کہا۔ وہ جانتا تھا کہ قدیم کافرستانی زبان میں

متروکام شیطان کا نام تھا اور چونکہ یہ یقیناً اس کالو مہان کے
تھے اس لئے عمران نے متروکام کا نام لیا تھا اور اس نام کا واقعی
اثر ہوا تھا اور وہ اپنے ارادے سے باز آ گئے تھے۔
"آقا خود ان سے نمٹ لے گا ماڑو اس لئے واپس آ جاؤ"۔
سردار نے کہا تو عمران کی طرف جارحانہ انداز میں بڑھنے والا
ہٹ کر دوبارہ اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔
"تم اپنے ساتھیوں کے سردار ہو۔ کیا نام ہے تمہارا
نے اس سردار سے پوچھا۔
"میرا نام کاکوم ہے"...... سردار نے جواب دیا۔
"تم لوگوں نے ہمیں یہاں کیوں باندھا ہے"...... عمران
پوچھا۔
"آقا کا حکم تھا"...... کاکوم نے مختصر سا جواب دیا۔
"ہماری ٹانگوں پر کیا عمل کیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا
"آقا کو معلوم ہو گا"...... کاکوم نے ایک بار پھر اسی طرح
سا جواب دیا۔
"تمہارے آقا کا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"آقا کالو مہان۔ عظیم شکتیوں کا مالک آقا کالو مہان"
نے جواب دیا۔
"وہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"وہ مہامہان کو تمہارے بارے میں بتانے مقدس غار

...... سردار نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران مزید
بات کرتا اچانک دور سے ایک بار پھر لگڑ بھگڑ کے چیخنے کی آواز
دی اور پھر دو آدمی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ ان میں سے
تو وہی تھا جو یہاں سے آقا کو اطلاع دینے گیا تھا جبکہ دوسرا ایک
مت اور قوی ہیکل آدمی تھا۔ اس کا جسم چٹانوں کی طرح سخت
ضبوط نظر آ رہا تھا۔
انہوں نے رسیاں بھی توڑ ڈالی ہیں اور ان کا ایک ساتھی بھی
ہے۔ یہ کیسے ہو گیا"...... آنے والے نے حیرت بھرے لہجے

تمہارا نام کالو مہان ہے"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو
ا تو وہ دیو قامت آدمی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا اور اس
ہرے پر شیطانی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔
ہاں۔ میرا نام کالو مہان ہے بدبخت پاکیشیائی۔ تمہارا کیا خیال
ہ تم کالو مہان کو شکست دے لو گے۔ اب دیکھو تم حقیر کیڑے
طرح بے بس کھڑے ہو۔ ہا۔ ہا۔ دیکھی تم نے کالو مہان کی
...... کالو مہان نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔
تم نے اپنے مہامہان کو اطلاع دے دی ہے۔ کیا کہا ہے اس
..... عمران نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔
اس نے کہا ہے کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن ٹھہرو پہلے مجھے
کرنے دو کہ تمہارا ساتھی کہاں گیا ہے"...... کالو مہان نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ اچانک
تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کالو مہان کے پیچھے کھڑے ہوئے
اس کے چھ کے چھ ساتھی چیختے ہوئے زمین پر گرے اور بری طرح
تڑپنے لگے ۔ یہ آوازیں فائرنگ کی تھیں اور عمران نے دیکھا تھا کہ
گولیاں اس کالو مہان کے جسم سے بھی ٹکرائی تھیں لیکن گولیاں اس
کے جسم سے ٹکرا کر اس طرح نیچے گری تھیں جیسے وہ انسان کی
بجائے کوئی ٹھوس چٹان ہو اور اس کے ساتھ ہی کالو مہان بے اختیار
اچھل کر مڑا اور پھر اپنے ساتھیوں کو زمین پر پڑے تڑپتے دیکھ کر اس
کے منہ سے انتہائی کریہہ چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کے
چہرے پر انتہائی غیظ و غضب کے تاثرات تاثرات نمودار ہوئے اور وہ
دونوں ہاتھ آگے کی طرف پھیلائے پاگلوں کی طرح عمران اور اس
کے ساتھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا رخ عمران کی طرف تھا کہ
اچانک ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونجیں اور پاگلوں کی
دوڑتا ہوا کالو مہان یکلخت اچھل کر مڑا اور اس طرف کو دوڑ پڑا
سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ یہ فائرنگ ایک تناور درخت کے
تنے کی اوٹ سے ہو رہی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس درخت
قریب پہنچتا اچانک تنے کی اوٹ سے جوزف باہر آگیا۔ اس کے
ہاتھ میں سیاہ خرگوش پھڑپھڑا رہا تھا۔

" رک جاؤ۔ مترو کام کے شیطان رک جاؤ ورنہ کارلا کی
تمہارے جسم کو دھوئیں میں تبدیل کر دے گا"...... جوزف

ہوئے کہا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل تھا جبکہ دوسرے
میں پھڑپھڑاتا ہوا خرگوش۔ گو جوزف کی زبان اس کالو مہان کی
میں تو نہ آسکی تھی لیکن عمران نے دیکھا کہ کالو مہان جوزف کے
میں پکڑے ہوئے سیاہ خرگوش کو دیکھ کر یکلخت اس طرح
کر رک گیا تھا جیسے اس نے دنیا کی کوئی خوفناک ترین چیز
ہو۔

تم۔ تمہارے پاس مہاجوری ہے۔ تم۔ تم کون ہو"...... کالو
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس دوران جوزف
پسٹل کو اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال چکا تھا۔ اب اس کا
ہاتھ خالی تھی۔

مہاجوری مجھے دے دو۔ مجھے دے دو"...... کالو مہان نے یکلخت
ئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جوزف کی طرف اس طرح بڑھا
اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سیاہ خرگوش کو جھپٹ لینا

ک جاؤ ورنہ میں اس کی گردن مروڑ دوں گا"...... جوزف نے
ہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پھڑپھڑاتے ہوئے خرگوش کی
پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ دیا۔

وہ نہیں۔ نہیں۔ مہاجوری کو کچھ نہ کہو۔ مہاجوری کو کچھ نہ کہو
دے دو"...... کالو مہان نے اس بار منت بھرے لہجے میں
کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اگر

اس سیاہ خرگوش کی گردن مروڑ دی گئی تو اس کے ساتھ ساتھ
کالو مہان کی گردن بھی خود بخود ٹوٹ جائے گی۔
" سنو کالو مہان۔ پیچھے ہٹ جاؤ اور میرے ساتھی کو میر۔
آنے دو ورنہ یہ مہاجوری کی گردن ابھی ایک لمحے میں توڑ
گا"...... عمران نے اس کالو مہان کی زبان میں چیختے ہوئے کہا
اسے معلوم تھا کہ نہ یہ کالو مہان جوزف کی زبان سمجھ رہا ہے اور
جوزف اس کالو مہان کی۔ صرف وہ ایک دوسرے کی حرکات
ایک دوسرے کا مدعا سمجھ رہے ہیں۔
" تم۔ تم پاکیشیائی اپنے ساتھی کو روک دو۔ مہاجوری اقا
اسے کہہ دو کہ یہ مہاجوری مجھے دے دے"...... کالو مہان
عمران کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔
انداز ایسا تھا جیسے اگر مہاجوری اسے مل گئی تو نجانے اسے کتنی
دولت مل جائے گی۔
" پہلے تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو ٹھیک کرو"......
نے کہا۔
" کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر میں تمہیں ٹھیک کر دوں
مہاجوری مجھے دے دو گے"...... کالو مہان نے فوراً ہی کہا۔
" ہاں وعدہ"...... عمران نے کہا تو کالو مہان نے اپنے دونو
ہاتھ اپنے سر سے اوپر اٹھا کر انہیں عجیب سے انداز میں گھمایا اور
اس نے دونوں ہاتھ نیچے لا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی ط

ؤ عمران اور اس کے ساتھیوں کے نچلے جسموں کے گرد نیلے سے
کا دھواں سا نمودار ہوا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو
تیزی سے آگے بڑھا۔ اب اس کا نچلا جسم حرکت کر رہا تھا۔
ماسٹر میں اس کی گردن توڑتا ہوں"...... جوانا نے بھی آگے
ہوئے کہا۔
رک جاؤ۔ میں نے اس سے بہت کچھ معلوم کرنا ہے"۔ عمران
اور جوانا رک گیا جبکہ ٹائیگر چونکہ ابھی بیل والی رسی سے
تھا اس لئے ٹھیک ہو جانے کے باوجود وہ خاموش کھڑا تھا۔
ں اس کے قریب نہ جانا۔ یہ دلدل کی گندگی ہے"۔ جوزف
ان سے مخاطب ہو کر کہا۔
پنے ساتھی سے کہو کہ وہ مہاجوری مجھے دے دے"...... کالو
نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس سیاہ خرگوش کو دیکھ کر
مہان کو اپنے ساتھیوں کی موت سمیت سب کچھ بھول گیا
یہ خرگوش گہرے سیاہ رنگ کا تھا۔ عمران نے اس سے پہلے
ر بھورے رنگوں کے خرگوش تو دیکھے تھے لیکن اس قدر سیاہ
خرگوش وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔ نجانے جوزف نے اسے کہاں
ل کیا تھا اور کیسے پکڑا تھا۔
بھی مل جائے گا۔ پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو"۔ عمران

ی پوچھو"...... کالو مہان نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" تم اس کا کیا کرو گے"...... عمران نے پوچھا۔
" میں اس کا خون پی لوں گا اور میری شکتیاں بڑھ جائیں گی۔
قدر بڑھ جائیں گی اور پھر میں مہامہان کا نائب بن جاؤں گا"۔
مہان نے کہا۔
" جوزف تم نے اسے کہاں سے پکڑا ہے"...... عمران نے
سے مخاطب ہو کر کہا۔
" باس یہ نایاب خرگوش ہے۔ میں نے اس کی مخصوص بو
لی تھی"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران خاموش ہو گیا۔
سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کرے جس سے اس کالو مہار
اس انداز میں بے بس کیا جا سکے کہ وہ اس کے سوالوں کا جواب
سکے۔
" اب ہم ٹھیک ہو گئے ہیں اس لئے اب ہمیں اس خرگوش
خون کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
" باس یہ دلدل کی گندگی ہے یہ پھر ہم پر شیطانی عمل کر ے
گا"...... جوزف نے کہا۔
" مجھے دو مہاجوری۔ مجھے دو"...... کالو مہان نے ایک
جوزف کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
" رک جاؤ ورنہ میرا ساتھی اس کی گردن مروڑ دے گا"
نے چیختے ہوئے کہا تو کالو مہان ایک بار پھر رک گیا۔
" جوزف۔ کیا یہ کالو مہان اس خرگوش کو پکڑ سکتا ہے"

وزف سے پوچھا۔
نہیں باس ہرگز نہیں۔ جس پر روچ ڈاکٹر لاحو کی روح کا سایہ ہو
وہی اسے پکڑ سکتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔
تو پھر اسے چھوڑ دو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے یکلخت بازو
ر ہاتھ میں پکڑے ہوئے خرگوش کو ایک طرف اچھال دیا۔
ش نیچے گرتے ہی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا
ں میں غائب ہو گیا۔
اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ کیا کیا تم نے"...... کالو مہان نے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اس خرگوش کے پیچھے اسی
فتاری سے دوڑنے لگا کہ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کے
میں یکلخت بجلیاں سی بھر گئی ہوں۔ اونچی نیچی پہاڑی زمین کے
وہ انتہائی حیرت انگیز انداز میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا
ند لمحوں بعد ہی وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔ وہ اس
رگوش کی وجہ سے سب کچھ بھول گیا تھا۔
جوانا ٹائیگر کی رسیاں کھول دو اور سب یہ سڑی بسی ناپاک
اتار دو"...... عمران نے کہا۔
باس اس کے جسم پر گولیوں کا اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔ یہ کیا
ہے"...... ٹائیگر نے رسیوں کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی اپنے
موجود بودار کھال اتارتے ہوئے کہا۔
کسی سفلی عمل کا چکر ہو گا"...... عمران نے کہا لیکن اس سے

پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتے اچانک ایک بار پھر لگڑ بھگڑ کے چیخنے کی ا
سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دور سے کالو مہان دوڑتا ہوا واپس
دکھائی دیا لیکن اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے۔

" تم۔ تم نے مہاجوری کو بھگا دیا۔ اب میں تم سب کا عبرتناک
حشر کروں گا"...... کالو مہان نے دوڑتے دوڑتے انتہائی غ
غضب کے عالم میں چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ان
قریب پہنچتا اچانک جوزف کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما
دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ہاتھ
خنجر نکل کر کالو مہان کی ایک آنکھ میں گھستا چلا گیا۔ کالو مہان
حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل ز
ایک دھماکے سے گرا ہی تھا کہ جوزف بجلی کی سی تیزی سے دو
اس کی طرف بڑھنے لگا۔ کالو مہان نے اپنی آنکھ میں اتر جانے وا
ایک جھٹکے سے کھینچا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے
اٹھا ہی تھا کہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے جوزف کا بازو ایک
گھوما اور دوسرے لمحے کالو مہان کے حلق سے ایک بار پھر
کربناک چیخ نکلی اور وہ زمین پر گر کر اس بری طرح تڑپنے لگا جیسے
کے جسم میں کسی نے گولیوں کا پورا برسٹ اتار دیا ہو۔ جوزف
ہاتھ سے نکلنے والا نوکدار پتھر اس کی دوسری آنکھ میں جا لگا تھا اور ا
کالو مہان کی دونوں آنکھیں ختم ہو چکی تھیں۔ وہ اپنے دونوں
اپنی دونوں آنکھوں پر رکھے بری طرح چیخ رہا تھا۔ جوزف اس

جا کر رکا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں ابھریں
بار عمران اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ کالو مہان کے
ں گولیاں اترتی چلی جا رہی تھیں۔ جوزف نے جیکٹ کی جیب
شین پسٹل نکال کر اس پر فائر کھول دیا تھا اور وہ اس وقت تک
گولیاں برساتا رہا جب تک کہ مشین پسٹل سے ٹرچ ٹرچ کی
نہ نکلنے لگ گئیں۔ کالو مہان کے جسم سے جگہ جگہ سے خون
کی طرح ابل رہا تھا اور اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی
چیخوں سے جنگل گونج رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی
ے بت بنے کھڑے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے اور چند لمحوں
مہان ساکت ہو گیا اور پھر انہوں نے دیکھا کہ اس کے
جسم سے سیاہ رنگ کا دھواں سا نکلنے لگا جیسے اس کے جسم کے
جود باقی ماندہ خون دھوئیں میں تبدیل ہو گیا ہو۔ چند لمحوں
دھواں ختم ہوا تو کالو مہان کے جسم کا سارا گوشت غائب
اور اب وہاں ہڈیوں کا ڈھانچہ پڑا ہوا تھا۔

یل ڈن جوزف۔ ویل ڈن"...... عمران نے بے ساختہ تحسین
میں کہا کیونکہ حقیقتاً اس مشکل سچوئیشن کو جوزف نے ہی
لا ورنہ عمران کا ذہن تو واقعی اس کا ساتھ چھوڑ گیا تھا۔
ں یہ شیطانی طاقت تھی اور اس شیطانی طاقت کی تمام قوت
نکھوں میں ہی ہوتی ہے اور اس پر حملہ بھی اس کی آنکھوں
ہی کیا جا سکتا ہے اور شیطان اس کے جسم کی حفاظت کرتا

ہے لیکن شیطان آنکھوں کی حفاظت نہیں کر سکتا"...... جوزف خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر جوزف نے واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ورنہ یہ شخص شاید آسانی سے نہ مارا جا سکتا"...... جوانا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور جوزف کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔

" اب ہمیں نزدیک ہی کوئی چشمہ تلاش کرنا ہو گا تاکہ ہم غ کر سکیں اور اپنے لباس بھی دھو لیں ورنہ اس غلاظت سے تھ ہوئے جسموں پر پھر کوئی شیطانی عمل ہو جائے گا"...... عمران کہا۔

" باس یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک چشمہ ہے۔ میں نے اس خرگوش کو وہیں سے پکڑا تھا"...... جوزف نے کہا۔

" تو پھر چلو ادھر۔ یہ کام جس قدر جلد ہو سکے اتنا ہی اچھا ہ عمران نے کہا اور پھر وہ سب جوزف کی رہنمائی میں اس طرف بڑھنے لگے۔

پہاڑی چوٹی پر گھنے درختوں میں گھری ہوئی سیاہ رنگ کی
یم عمارت تھی جو چاروں طرف سے بند تھی۔ اس میں نہ
ی تھی اور نہ ہی کوئی دروازہ۔ اس پر گہرا سیاہ رنگ کیا گیا
ھلا کا اس دنیا میں سب سے بڑا مرکز تھا جسے شودرمان کہا جاتا
ا قوم کے آباؤاجداد نے نجانے کس قدیم زمانے میں اسے
تھا اور حالانکہ اس عمارت کو تعمیر ہوئے نجانے کتنا عرصہ
لیکن یہ عمارت آج بھی اسی طرح مضبوط تھی اور جس
عمارت کا رنگ باہر سے سیاہ تھا اسی طرح اندر سے بھی
ے گہرا سیاہ تھا۔ اس عمارت کی چھت تکونی انداز کی تھی اور
ھی اس کا رنگ سیاہ تھا۔ اس عمارت کے اندر ایک مرکزی
تھا جس کے گرد کئی چھوٹے چھوٹے کمرے تھے۔ اس بڑے
ایک دیوار پر سرخ رنگ کے پتھروں سے ایک دیوہیکل

مجسمہ بنا ہوا تھا۔ یہ مجسمہ کسی قدیم دور کے خوفناک وحشی
تھا۔ ایسے جانور کا جس کا شاید اب نام و نشان بھی مٹ چکا تھا لیکن
جانور عظیم الجثہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی طاقتور بھی نظر آ
تھا۔ اس جانور کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ جانور ہاتھی
وحشی سانڈ کی ملی جلی شکل کا ہوگا البتہ اس کے بڑے سے
سنگھے کی طرح کے الجھے ہوئے کافی بڑے سینگ تھے اور آنکھیں
بڑی تھیں اور آنکھوں کا رنگ بھی گہرا سرخ تھا۔ یہ کاجلا کے
شیطان جسے متردکام کہا جاتا تھا، کا مجسمہ تھا۔ اس مجسمے کے سامنے
جانور کی سیاہ رنگ کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں اور کمرے کے
کونے میں دیوار کے ساتھ ٹنگی ہوئی مشعل جل رہی تھی جس
شاید کسی جانور کی چربی ڈالی گئی تھی کیونکہ اس کے جلنے کی چراند
ساتھ ساتھ اس میں سے سڑاند نما بدبو بھی نکل رہی تھی۔ ان
پر مہامہان متردکام کے مجسمے کے سامنے آلتی پالتی مارے بیٹھا
اور منہ ہی منہ میں مسلسل کچھ پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک کڑ
آواز سنائی دی اور مہامہان نے چونک کر اپنی گردن موڑی
سے ذرا ہٹ کر دیوار کی جڑ کے قریب فرش پھٹا تھا اور اس
ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا بچھو باہر آ گیا جس کا ڈنک اوپر کو اٹھا
وہ دوڑتا ہوا مہامہان کے سامنے آیا اور پھر زمین پر لوٹ پو
لگ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم کے گرد سیاہ رنگ کا
چھا گیا۔ چند لمحوں بعد جب یہ دھواں چھٹا تو اب وہاں سیاہ

بچہ کھڑا ہوا تھا جس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔
کیا پیغام لائے ہو"...... مہامہان نے انتہائی رعب دار لہجے
کہا۔
مہامہان۔ کالو مہان نے دشمنوں کو بے بس کر کے ان پر کاجلا
کر دیا ہے اور انہیں درختوں سے باندھ دیا ہے۔ اب کالو
نے پیغام دیا ہے کہ ان دشمنوں کو کون سی موت مارا جائے
یا آپ ان دشمنوں کو خود مارنا پسند کریں گے یا کالو مہان کو
دیں گے"...... اس بچے نے باریک اور چیختی ہوئی آواز میں

دشمن کو پکڑ لیا ہے۔ اوہ۔ متردکام کی جے۔ پہلے میں دیکھ لوں
نے کیا کیا ہے اور کس طرح کیا ہے"...... مہامہان نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا
تھ بلند کیا اور اسے زور سے اپنے سامنے بچھی ہوئی کھال پر مارا
ے لمحے اس مجسمے سے ہٹ کر دیوار کا ایک حصہ روشن ہو گیا
پر جنگل کا ایک منظر نظر آنے لگ گیا جس میں درختوں کے
ہار آدمی زرد رنگ کی بیلوں سے بنی ہوئی رسیوں سے بندھے
تھے۔ سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور ان کے جسموں پر
جانوروں کی کھالیں موجود تھیں۔
۔ ہا۔ ہا۔ کاجلا کی جے۔ متردکام کی جے۔ کاجلا کے دشمن کیسے
سکتے ہیں۔ جاؤ کالو مہان کو کہو کہ انہیں فوراً ہلاک کر دے۔

هم کالو مہان کی شکتیاں اور بڑھا دیں گے۔ جاؤ فوراً جاؤ"۔ مہا
نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
کے گرد دوبارہ سیاہ رنگ کا دھواں سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد
دھواں چھٹا تو وہاں دوبارہ سیاہ رنگ کا بڑا سا پہاڑی بچھو موجود
دوڑتا ہوا فرش میں غائب ہو گیا اور ہلکے سے کڑاکے کے ساتھ
دوبارہ برابر ہو گیا۔ مہامہان اس مجسمے کے سامنے سجدے میں گر گیا
"عظیم متروکام تمہاری جے ہو۔ تم نے کاجلا کے دشمنوں کو ہلا
کر دیا۔ عظیم متروکام تمہاری جے ہو"...... مہامہان نے سجدے
پڑے پڑے اونچی آواز میں کہا اور پھر اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس
اپنے دونوں ہاتھ مجسمے کے ایک پیر پر بڑے عقیدت مندانہ انداز
رکھے اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پیچھے ہٹ کر وہ اب کمرے
درمیان میں جا کر دوبارہ بیٹھ گیا اور اس نے ایک طرف پڑا ہوا
بڑا سا پیالہ اٹھایا اور اسے اپنے سامنے رکھ لیا۔ اس پیالے میں
رنگ کا کوئی تیل بھرا ہوا تھا۔ مہامہان نے اس تیل میں
دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ڈالیں اور چند لمحوں بعد اس نے انگلیاں
نکالیں اور انہیں منہ میں ڈال کر چوسنے لگا۔
"جب کاجلا کے دشمن ہلاک ہو جائیں تو مجھے فوراً اطلا
جائے راشوما"...... مہامہان نے اس پیالے میں بھرے تیل
کو غور سے دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا تو تیل میں سے
سا اٹھنے لگا اور پھر یہ دھواں غائب ہو گیا لیکن اس دھوئیں

کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور اب وہ
سے بیٹھ کر منہ ہی منہ سے کچھ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔
دیر گزر گئی لیکن جب مہامہان کو دشمنوں کے بارے میں
نہ ملی تو اس کے چہرے پر موجود اطمینان کے تاثرات
بدلنا شروع ہو گئے۔ اس نے ایک بار پھر اپنے دونوں
انگلیاں اس تیل میں ڈالنے کے لئے بڑھائی ہی تھیں کہ
میں سے دھواں سا نکلنے لگا تو مہامہان کا ستا ہوا چہرہ بے
ل اٹھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اطلاع دینے والی شکتی راشوما اطلاع
گئی ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ واپس کھینچ لئے۔ دھواں کافی
لک گیا اور پھر اس دھوئیں نے مجسمہ بننا شروع کر دیا۔ چند
ر دھوئیں میں سے ایک سیاہ رنگ کی عورت کی شکل نظر آنا
گئی جس کی آنکھیں تیز سرخ تھیں۔
شوما اطلاع لے کر حاضر ہو گئی ہے مہامہان"...... اس
کے ہونٹ ہلے اور کمرے میں عجیب سی چیختی ہوئی آواز گونج

تفصیل بتاؤ راشوما۔ کالو مہان نے کاجلا کے دشمنوں کو
ہلاک کیا ہے"...... مہامہان نے انتہائی مسرت بھرے

مہان خود کاجلا کے دشمنوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے
"...... اس عورت کی مکروہ انداز میں چیختی ہوئی آواز سنائی

دی تو مہامہان کی آنکھیں یکلخت ساکت سی ہو گئیں۔ اس کا چہرہ
پتھرا سا گیا تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو راشوما۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے
ہے"...... چند لمحوں بعد مہامہان کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے
مہامہان کی مرضی کے بغیر خود بخود اس کے منہ سے باہر نکل
ہوں۔

"راشوما کبھی غلط اطلاع نہیں دیتی مہامہان۔ کالو مہان
کی شکتیوں سمیت اور اس کے سارے ساتھیوں سمیت کاجلا
دشمنوں نے ہلاک کر دیا ہے"...... راشوما نے ایک بار پھر اسی
میں چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔
تفصیل بتاؤ"...... مہامہان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
چہرے پر غیظ و غضب کے آثار نمودار ہو گئے تھے اور پھر
اسے پوری تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"میں نے تفصیل بتا دی ہے اس لئے اب میں جا رہی ہوں"
راشوما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دھواں ایک بار پھر لہرانے لگا
چند لمحوں بعد وہ سمٹ کر اس تیل سے بھرے ہوئے پیالے
غائب ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ دشمن تو واقعی انتہائی خطرناک ہیں۔
خطرناک"...... مہامہان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس

اٹھا اور دوبارہ متروکام کے مجسمے کے سامنے جا کر آلتی پالتی مار کر
یا۔

متروکام یہ کیا ہو گیا۔ مجھے بتاؤ کہ اب میں کیا کروں۔ کاجلا
ے میں ہے"...... مہامہان نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس
ساتھ ہی وہ اس مجسمے کے سامنے سجدے میں گر گیا۔

مہامہان اٹھو ورنہ دشمن شوورمان تک پہنچ جائیں گے۔ اٹھو"۔
ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو مہامہان نے ایک جھٹکے سے
ایا۔ اس نے دیکھا کہ مجسمے کی آنکھوں کا رنگ اور زیادہ سرخ ہو
ا اور آواز اس مجسمے کے سر سے اس طرح نکل رہی تھی جیسے وہاں
لگا ہوا ہو۔

مجھے بتاؤ عظیم متروکام میں کیا کروں۔ میں تو سوچ بھی نہیں
کہ کالو مہان کو اس انداز میں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔
ان نے کہا۔

مہامہان۔ ناکاسا شکتیوں کو حرکت میں لے آؤ اور ان سب کا
کر دو۔ فوراً انہیں حرکت میں لے آؤ۔ فوراً"...... مجسمے کے سر
ہی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مجسمے کی انتہائی سرخ
ں دوبارہ پہلے جیسی ہو گئیں تو مہامہان تیزی سے اٹھا اور کمرے
یک کونے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں سیاہ رنگ کی ٹیڑھی
ہڈیوں کا ایک چھوٹا سا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ اس نے ان میں سے
ڈیاں اٹھائیں اور پھر ان پر پھونکیں مارنا شروع کر دیں۔ پھر اس

نے ہڈیوں کو ہوا میں اچھال دیا۔ ایک لمحے کے لئے بجلی کے زوردار
کڑاکے سے سنائی دیئے اور اس کے ساتھ ہی ہڈیاں یکلخت ہوا
غائب ہو گئیں۔

" ناکاسا شکتیو دشمنوں کو کوئی مہلت دیئے بغیر ہلاک کر دو"
مہامہان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" مہامہان کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... جواب میں ایک
ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں خاموشی طاری
گئی تو مہامہان واپس اس کالے تیل سے بھرے ہوئے پیالے
سامنے آکر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اس
میں ڈالیں اور پھر انہیں نکالا اور منہ میں ڈال کر انہیں چوس لیا۔

" راشوما۔ ناکاسا شکتیوں کو میں نے کاجلا کے دشمنوں کو ہلاک
کرنے کا حکم دیا ہے۔ جب یہ ایسا کر لیں تو تم مجھے تفصیل
اطلاع دینا"...... مہامہان نے کہا تو تیل میں سے ہلکا سا دھواں
اور پھر غائب ہو گیا اور مہامہان کے چہرے پر ایک بار پھر اطمینان
کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ وہ ناکاسا شکتیوں کی طاقت کو
تھا اور پھر اس کی اجازت متروکام نے دی تھی اس لئے ان کی طاقتیں
اور بڑھ گئی تھیں اس لئے اب اسے مکمل یقین تھا کہ دشمن
کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہوں وہ بہرحال ناکاسا شکتیوں کے
نہ ٹھہر سکیں گے۔

مران نے اپنے ساتھیوں سمیت چشمے کے پانی سے نہانے اور
سر اور جسم پر موجود غلاظت اور گندگی کو صاف کرنے کے ساتھ
اپنے لباس بھی دھو کر پاک کر لئے تھے لیکن ظاہر ہے لباس اتنی
خشک نہ ہو سکتے تھے اور ان کے پاس دوسرے لباس بھی
نہ تھے اس لئے وہ چاروں انڈرویئر پہنے چشمے کے قریب ہی
پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ لباس انہوں نے درختوں سے خالی
پر دھوپ میں پھیلا دیئے تھے۔ عمران نے ان دونوں تھیلوں
میں اسلحہ اور دوسرا سامان بھرا ہوا تھا، بھی خالی کر کے انہیں
ھلوا لیا تھا اور یہ دونوں تھیلے بھی دھوپ میں خشک ہونے کے
یک طرف پڑے ہوئے تھے۔

باس اگر اس صورت حال کا پہلے سے علم ہوتا تو ہم متبادل لباس
لے آتے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اس بار سبق مل گیا ہے آئندہ ایسے مشنز میں اس پہلو کا
طور پر خیال رکھوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔
" باس بارہ سنگھا شیطان اب ہم پر زیادہ خوفناک حملہ
گا"...... جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس
شیطان کو بارہ سنگھا کہتا تھا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے ان
کے مذہب کا جلا کے شیطان کے سر پر بارہ سنگھے کی طرح ابھے
سینگ تھے۔
" فکر مت کرو اب ہم پاک صاف ہو چکے ہیں اب
طاقتیں آسانی سے ہم پر قابو نہ پا سکیں گی"...... عمران
دیتے ہوئے کہا۔
" باس اگر انہوں نے پہلے کی طرح دور سے ہم پر گندگی
دی تو پھر"...... ٹائیگر نے کہا۔
" ہاں۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں اس لئے اب ہمیں بھی اس سلسلے
محتاط رہنا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا لیکن پھر اس سے
ان کے درمیان کوئی مزید بات ہوتی اچانک جوزف بے اختیا
کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ناک سکیڑ رکھی تھی۔
" کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
" باس یہاں سے قریب کوئی عورت موجود ہے"...... جوزف
کہا۔
" تو پھر اس میں اس قدر حیرت کی کیا بات ہے۔ یہ جنگل

بھیل قوم کی آبادیاں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بھیل عورت
قریب سے گزر رہی ہو۔ تم یہ چیک کرو کہ یہ عورت کہیں
ں کی آلہ کار تو نہیں"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا
طرف کو دوڑنے لگا۔
رک جاؤ"...... عمران نے چیخ کر کہا تو وحشی چیتے کی طرح دوڑتا
زف یکلخت اس طرح رک گیا جیسے کار فل بریک لگنے پر چند فٹ
گھسٹنے کے بعد رک جاتی ہے۔
واپس آؤ"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو جوزف
سے واپس مڑا۔
بیٹھ جاؤ۔ وہ عورت ہے اور تم پورے لباس میں نہیں ہو اور یہ
فطری حیا کے خلاف ہے کہ تم اس حالت میں کسی عورت کے
ؤ جاؤ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
مگر باس میں نے انڈرویئر تو پہنا ہوا ہے"...... جوزف نے
ت بھرے لہجے میں کہا۔
تو اب تمہیں میرے حکم کے بعد اگر مگر یاد آنے لگ گئے ہیں۔
ڈنڈ نکالو۔ شروع ہو جاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
آئی ایم سوری باس۔ میں حیرت کی شدت کی وجہ سے یہ لفظ کہہ
ہوں"...... جوزف نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔
چار سو ڈنڈ"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا
وزف نے جلدی سے پہلوانوں کی طرح باقاعدہ ڈنڈ لگانے شروع

کر دیئے ۔ جوانا اور ٹائیگر خاموش بیٹھے اسے ایسا کرتے دیکھ
تھے ۔ جوزف ڈنڈ نکالنے کے ساتھ ساتھ گنتی بھی کرتا جا رہا تھا۔
" یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون ہو تم لوگ" ...... اچانک ایک
سے کسی عورت کی آواز سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھیوں
گردنیں تیزی سے اس طرف کو مڑ گئیں جدھر سے آواز آئی تھی
جوزف اسی طرح مسلسل ڈنڈ لگانے میں مصروف تھا۔ عمران
دیکھا کہ قریب ہی ایک درخت کے قریب ایک بوڑھی عورت
تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی لاٹھی تھی اور وہ انتہائی
بھرے انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ
تھی۔

" بیٹھ جاؤ۔ یہ عورت خود ہی ادھر آ گئی ہے اور اس ۔
تمہارا اس حالت میں ڈنڈ نکالنا ٹھیک نہیں ہے اس
جاؤ" ...... عمران نے کہا تو جوزف خاموشی سے بیٹھ گیا۔
" ہمارے لباس خراب ہو گئے تھے بوڑھی اماں اس لئے
انہیں دھو کر سکھانے کے لئے رکھا ہوا ہے" ...... عمران نے
بیٹھے کافرستانی زبان میں عورت کو جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تم کون ہو اور ادھر کیسے آ گئے ہو" ...... اس بوڑھی عورت
وہیں کھڑے کھڑے کہا۔ وہ بھی آگے نہ بڑھی تھی۔
" ہم پاکیشیائی ہیں اور یہاں ایک کام سے آئے ہوئے ہیں
عمران نے جواب دیا۔

پاکیشیائی ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ تو وہ تم پاکیشیائی ہو جو بھیلوں کے
کے دشمن ہو اور جن کے لئے مہامہان کئی سالوں کے بعد
مان گیا ہے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ پھر تو مجھے یہاں نہیں رکنا چاہئے" ۔ اس
ت نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی
مڑی اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی ٹیکتی ہوئی درخت کی اوٹ
جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔
" اس کا مطلب ہے کہ یہاں ہر طرف ہمارا چرچا پھیلا دیا گیا ہے
ب ہمیں اس پورے پہاڑی علاقے میں دشمن سمجھا جائے گا" ۔
ن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" باس یہ عورت شیطان کی پیروکار نہیں تھی" ...... اچانک
ف نے کہا۔
ہاں عام عورت لگتی تھی۔ بہرحال دیکھو۔ لباس اگر تھوڑے
گیلے بھی ہوں تب بھی انہیں پہن لو۔ مجھے اس انداز میں زیادہ
تک اس کھلی جگہ میں رہنا اچھا نہیں لگ رہا" ...... عمران نے کہا
ں کے ساتھی اٹھ کر اس طرف کو بڑھ گئے جدھر ان کے لباس
پھر وہ اپنے اپنے لباس اٹھا کر ادھر ادھر اونچی جھاڑیوں اور چٹانوں
ٹ میں چلے گئے تو عمران بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور اس نے ایک
موجود اپنا لباس اٹھایا۔ لباس ابھی خاصا گیلا تھا لیکن عمران نے
اونچی جھاڑی کی اوٹ میں جا کر گیلا لباس پہن لیا اور پھر واپس آ
اسی جگہ بیٹھ گیا جہاں پہلے وہ بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس

کے باقی ساتھی بھی لباس پہنے وہاں پہنچ گئے۔

"یہ سامان ان تھیلوں میں ڈال لیا جائے ماسٹر"...... جوانا
کہا۔

"ہاں اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور جوانا
اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جوزف اب تم جا کر اس عورت کو لے آؤ۔ دیکھنا خیال ر
اس سے کسی قسم کی بدتمیزی نہیں ہونی چاہئے"...... عمران
جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دوڑتا
درختوں میں غائب ہو گیا۔ عمران نے لباس میں سے اپنا سامان ن
کر علیحدہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے باقی سامان تو جیبوں میں ڈال لیا
نقشہ اس نے کھول کر اپنے سامنے گھاس پر پھیلا لیا اور پھر نقشے
جھک گیا۔ وہ یہاں سے شودرمان تک راستے کی پوری تفصیل م
ہونے سے پہلے ہی چیک کر لینا چاہتا تھا اور پھر اس نے ایک جگہ
رکھی۔ اس کے خیال کے مطابق اس وقت اس جگہ وہ موجود تھے
نقشے میں اس جگہ کی نشاندہی کر دی گئی تھی جہاں شودرمان تھا
یہاں سے شودرمان تک کسی راستے کی نشاندہی نہ کی گئی تھی
چونکہ یہ مکمل پہاڑی علاقہ تھا اس لئے لامحالہ یہاں سے کوئی
سڑک یا راستہ تو شودرمان تک نہ جا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود
کافی غور سے نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس

اسے تہہ کر کے ایک طرف رکھ کر اس کے اوپر ایک پتھر رکھ
اس کا لباس کافی گیلا تھا اس لئے وہ نقشے کو گیلے لباس کی جیب
ڈال کر ضائع نہ کرنا چاہتا تھا۔ اسی لمحے اسے دور سے جوزف آتا
ی دیا اور عمران سمیت ٹائیگر اور جوانا اسے دیکھ کر چونک پڑے
جوزف کے کاندھے پر وہی بوڑھی بھیل عورت لدی ہوئی تھی
لاٹھی جوزف نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ زخمی ہو گئی ہے"...... عمران نے حیرت
ے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جوزف نے قریب آ کر کاندھے پر لدی
بوڑھی عورت کو گھاس پر لٹا دیا۔

"کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے باس۔ ورنہ یہ آنے سے
ی تھی اور باس میں نے انتہائی آہستہ سے اس کی کنپٹی پر چوٹ
تھی تاکہ اسے زیادہ تکلیف نہ ہو"...... جوزف نے بڑے
وم سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا
ونکہ اس نے جوزف کو کہہ دیا تھا کہ بوڑھی عورت سے کوئی
یزی نہ کی جائے اس لئے جوزف ایسی بات کر رہا تھا۔

اسے ویسے بازو سے پکڑ کر لے آنا تھا۔ بوڑھی عورت تھی کیا کر
تم نے اسے بے ہوش کیوں کیا"...... عمران نے کہا۔

باس کسی کو پکڑ کر گھسیٹنا تو بدتمیزی میں شامل ہوتا ہے اور
نے بدتمیزی سے منع کر دیا تھا"...... جوزف نے اسی طرح

معصوم سے لہجے میں کہا۔

" اور اب تو تم نے انتہائی تمیز سے کام لیا ہے"...... عمران
ہنستے ہوئے کہا تو جوزف نے بے اختیار دانت نکال دیئے۔

" ٹائیگر اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ٹائیگر سے
ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس عورت کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں
بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس عورت کے جسم میں حرکت
تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے۔

" اسے اٹھا کر پتھر کے ساتھ لگا کر بٹھا دو"...... عمران نے کہا
ٹائیگر نے اسے اٹھایا اور سامنے ایک اونچے پتھر کے ساتھ اس
پشت لگا کر اسے بٹھا دیا اور پھر اس وقت تک اسے پکڑے رکھا
تک کہ اس عورت نے کراہتے ہوئے آنکھیں نہ کھول دیں اور
نے اپنے آپ کو سنبھال نہ لیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ یہ۔ تم دشمن۔ تم نے مجھ بوڑھی پر ظلم
ہے"...... عورت نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی
لہجے میں کہا۔

" گھبراؤ مت بوڑھی اماں۔ تم ہم سب کے لئے ماں کے برابر
تم نے چونکہ ہمارے پاس آنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے
تمہیں بے ہوش کر کے لانا پڑا"...... عمران نے انتہائی نرم
کہا۔

" مم۔ مم۔ مگر تم تو پاکیشیائی ہو۔ دشمن ہو اور میں تو۔

بھیل ہوں۔ اگر مہامہان کو معلوم ہو گیا کہ میں نے تم سے
لی ہیں تو میرا تو پورا قبیلہ ہلاک کر دیا جائے گا۔ مجھے جانے
.. بوڑھی عورت نے پہلے سے زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔
اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے شکاریوں کے نرغے
ہوا ہرن اپنے نکلنے کے لئے جگہ تلاش کرنے کی کوشش کرتا

ہیں کچھ نہیں ہو گا۔ تم اطمینان سے بیٹھو اور یہ سن لو کہ اگر
ہماری مرضی کے بغیر یہاں سے جانے کی کوشش کی تو تمہارا
جو احترام کیا جا رہا ہے وہ ختم ہو جائے گا"...... عمران کا لہجہ
رد ہو گیا تھا۔

۔ مم۔ مجھے کچھ مت کہو"...... بوڑھی عورت نے بے اختیار
اتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

میں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ تم صرف ہمیں یہاں سے شودرمان
الا راستہ بتا دو"...... عمران نے کہا تو بوڑھی عورت اس
پ کر اٹھ کھڑی ہوئی جیسے اس کے جسم میں ہزاروں وولٹیج کا
کرنٹ لگ گیا ہو۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ سا ہو گیا تھا۔

جانے دو۔ میں غریب عورت ہوں۔ مجھے جانے دو۔ میں
شودرمان کے خلاف کوئی لفظ بھی منہ سے نہیں نکال سکتی
تو کیا میرا پورا قبیلہ جل کر راکھ ہو جائے گا"...... اس
نے انتہائی کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" صرف تم اشارہ کر دو کہ ہم نے کس طرف جانا ہے اور بس
عمران نے اس کے بے پناہ خوف کو دیکھتے ہوئے کہا تو اس عورت
نے جلدی سے مغرب کی طرف اشارہ کر دیا۔
" ٹھیک ہے شکریہ۔ اب تم اطمینان سے جا سکتی ہو۔" عمران
نے کہا تو اس عورت نے سامنے پڑی ہوئی اپنی لکڑی اٹھائی اور اس
قدر تیزی سے ایک طرف کو بڑھنے لگی جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی
دیر ہو گئی تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ عمران خاموش بیٹھا اسے
دیکھتا رہا۔ کچھ دور جانے کے بعد وہ عورت یکلخت مڑی اور مڑ کر اسی
تیزی سے واپس آنے لگی۔
" تم کاجلا کے دشمن ضرور ہو لیکن تم اچھے آدمی ہو اس لئے میں
تمہیں یہ کہنے آئی ہوں کہ تم یا تو واپس چلے جاؤ یا پھر اس چشمے سے
پورب کی طرف کچھ فاصلے پر ایک غار میں ایک پجاری رہتا ہے اس
نام گانوش ہے اس کے پاس چلے جاؤ وہ تمہاری مدد کر سکتا ہے۔" اس
عورت نے جلدی جلدی کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے آگے بڑھ گئی۔
" کسی پجاری نے ہماری مدد کیا کرنی ہے۔ شیطان کے خلاف
تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ بہرحال اس سے مل لینے میں کیا
حرج نہیں ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نقشہ اٹھا کر اسے جیب میں ڈالا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی
کے پیچھے چل رہے تھے اور ابھی انہوں نے تھوڑا سا فاصلہ ہی طے
تھا کہ انہیں دور ایک گہرائی سے دھواں سا اٹھتا دکھائی

ین کی ساخت بتا رہی تھی کہ نیچے گہرائی میں کہیں آگ جلائی گئی
تھاں سے یہ دھواں اٹھ رہا ہے۔
میرے خیال میں یہ دھواں اس پجاری کی غار سے ہی نکل رہا ہو
...... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس
نچ گئے جہاں نیچے ایک غار میں سے دھواں باہر نکل کر اوپر کو
ہا تھا۔ وہ اب گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ پھر نیچے پہنچ کر وہ
ہ چڑھائی چڑھ کر کچھ بلندی پر موجود اس غار کی طرف بڑھتے چلے
۔ غار کا دہانہ کافی کشادہ تھا اور دھواں اسی میں سے نکل رہا تھا۔
ن سب سے آگے تھا اس لئے غار کے دہانے پر بھی سب سے پہلے
ہنچا تھا۔ غار اندر سے بھی کافی کشادہ تھا۔ ایک طرف آگ جل
ھی جس پر ایک مٹی کی ہنڈیا رکھی ہوئی تھی جبکہ ایک ادھیڑ عمر
اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی سائیڈ دہانے کی طرف تھی
اس کی پوری توجہ ہنڈیا پر ہی تھی۔ غار میں گھاس بچھی ہوئی
اس آدمی کے جسم پر مقامی لباس تھا۔ ابھی عمران کھڑا غار کا
لے رہا تھا کہ اس کے ساتھی بھی اس کے پاس پہنچ گئے اور وہ
بھی اب عمران کی طرح غار کے اندرونی ماحول کا جائزہ لے رہے
اچانک اس آدمی نے سر گھمایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے
پر مسکراہٹ پھیل گئی۔
جاؤ اندر۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے یہاں کوئی ناپاک
ہے"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے

اختیار چونک پڑا۔

"کیا آپ مسلمان ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"الحمدللہ آ جاؤ اندر"...... اس آدمی نے کہا تو عمران کو یوں
محسوس ہوا جیسے انتہائی تیز دھوپ میں کوئی سایہ دار درخت اسے مل
گیا ہو۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے اندر داخل
ہوتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ آجاؤ اور بیٹھو۔ مجھے معلوم ہے
کہ تمہیں شدید بھوک لگ رہی ہو گی اس لئے میں نے پہلے ہی
تمہارے لئے کھانے کا بندوبست کر رکھا ہے"...... اس آدمی نے
سلام کا جواب دے کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہی نہیں آرہا کہ اس طرح آپ سے یہاں ملاقات
سکتی ہے اور بوڑھی بھیل عورت نے تو کہا تھا کہ کوئی پجاری غار
رہتا ہے"...... عمران نے اندر پہنچ کر گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ان مقامی لوگوں کے لئے جو بھی دنیا سے ہٹ کر کام کرے
اسے پجاری ہی سمجھا جاتا ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ تم نے اپنے
لباس سے گندگی دھو ڈالی ورنہ اب تک ناکاسا نام کی شیطانی طا
نجانے تمہارے خلاف کیا کچھ کر چکی ہوتیں"...... اس آدمی نے
عمران بے اختیار چونک پڑا۔

ناکاسا طاقتیں۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر

تمہارے اس افریقی ساتھی نے انتہائی حیرت انگیز طور پر کاجلا کی
ہی طاقت کالو مہان کو ہلاک کر دیا۔ اس مہامہان کو تو تصور
تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اور جب اسے اس کی اطلاع ملی تو
ت سے پاگل ہو گیا۔ پھر اس مذہب کے بڑے شیطان نے جسے
کہا جاتا ہے اور جس کا مجسمہ اس عمارت شودرمان میں موجود
خود مہامہان کو کہا کہ وہ تمہارے خلاف ناکاسا کی طاقتیں
کرے لیکن دو باتوں کی وجہ سے یہ شیطانی طاقتیں تم پر ہاتھ
سکیں۔ ایک تو تمہاری پاکیزگی تھی۔ گو وہ پہلے کی طرح تم پر
جانوروں کی کھالیں پھینک کر تمہیں ناپاک کر سکتی تھیں اور
بالکل اسی طرح ان کے قابو میں آجاتے جس طرح پہلے تم کالو
اور اس کے ساتھیوں کے قابو میں آگئے تھے لیکن تم نے اس
عورت کی عزت و احترام کر کے اور ایمانی حیاء کا مظاہرہ کر کے
جو ایک ایسا حصار قائم کر لیا تھا جسے یہ ناکاسا طاقتیں توڑ ہی
نہ سکتی تھیں"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بہرحال خاتون تھی اور ہم اس وقت مکمل لباس میں نہ تھے
...... عمران نے کہنا شروع کیا۔

تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تفصیل معلوم
تمہاری یہ ایمانی حیاء ہی تو ان شیطانی طاقتوں کے سامنے

رکاوٹ بن گئی"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
ہانڈی کو چولہے سے اتار کر نیچے رکھ دیا۔ ظاہر ہے ہانڈی کافی دیر
آگ پر چڑھی ہوئی تھی اس لئے لازماً بے حد گرم ہو گی لیکن اس
چہرے پر ذرہ برابر تکلیف کے تاثرات نہ ابھرے تھے۔ عمران نے
آگے بڑھا کر ہانڈی کو چھوا اور پھر ایک جھٹکے سے ہاتھ واپس
کیونکہ ہانڈی آگ کی طرح تپ رہی تھی جبکہ وہ آدمی اس دوران
کر غار کے ایک کونے میں پڑا ہوا بڑا سا مٹی کا طباق اٹھا رہا تھا۔ ا
نے طباق لا کر ہانڈی کے پاس رکھا اور پھر ہانڈی کا ڈھکن اتار ا
نے ایک طرف رکھا اور ایک بار پھر اسی طرح ہانڈی کو
ہاتھوں سے اٹھا کر اس نے ہانڈی میں موجود سالن کو طباق میں ا
دیا۔ یہ گوشت کا سالن تھا اور گوشت کی ساخت بتا رہی تھی کہ
ہرن کا گوشت ہے۔

"آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام عبداللہ ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز اور حقیر
ہوں۔ میرا کیا تعارف ہو گا۔ تعارف تو آپ جیسے بڑے لوگوں کا
ہے"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کا حسن ظن ہے جناب ورنہ ہم کیا اور ہماری حیثیت
ویسے آپ کی یہاں موجودگی پر ہمیں ابھی تک حیرت ہے"
نے کہا۔

"آپ لوگ واقعی بڑے ہیں اس لئے کہ آپ نیکی کے

جہد کرتے ہیں۔ لیجئے بسم اللہ کیجئے۔ ہرن کا گوشت ہے اور اسے
ں کر کے پکایا گیا ہے اس لئے آپ بغیر کسی جھجک کے اسے کھا
ہیں"...... عبداللہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ابھی بے حد گرم ہو گا۔ ٹھنڈا ہو لینے دیجئے۔ آپ کے
وں کو تو شاید گرمی نہیں لگتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
تو عبداللہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں اس کا عادی ہو گیا ہوں کیونکہ اگر میں اس کے ٹھنڈے
نے کے انتظار میں بیٹھ جاؤں تو کافی دیر لگ جاتی ہے اور اتنی دیر
عبادت سے دور رہنا پڑتا ہے جو مجھے پسند نہیں ہے"...... عبداللہ
کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ہماری وجہ سے آپ کو کافی تکلیف پہنچ رہی ہو گی"۔
ان نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ آپ کی دعوت اور آپ سے باتیں کرنا یہ تو عبادت میں
شامل ہے کیونکہ آپ جس مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں وہ
ہائی اعلیٰ وارفع ہے"...... عبداللہ نے جواب دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ٹائیگر، جوزف اور
انا ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ ویسے جوزف نے جس طرح اس کالو
ان کا خاتمہ کیا ہے اس پر مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے ورنہ
یقت یہ ہے کہ کالو مہان نے آپ کو بری طرح گھیر لیا تھا"۔

عبداللہ نے کہا تو جوزف کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" آپ نے ناکاسا طاقتوں کا ذکر کیا ہے۔ کیا آپ ان کی تفصیل بتا سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

" شیطانی طاقتوں کی کیا تفصیل بتائی جائے۔ بہرحال یہ انتہائی طاقتور ہوتی ہیں اور یہ بھی غلاظت اور گندگی کی پیداوار ہیں۔ آپ نے اس بار خوشبو کا استعمال نہیں کیا حالانکہ اس کی یہاں آپ بے حد ضرورت تھی"...... عبداللہ نے کہا۔

"ہاں۔ خوشبو ہمارے پاس موجود ہے لیکن ہم پر اچانک حملہ ہوا اور ہم بے بس کر دیئے گئے۔ بہرحال ہم خیال رکھیں گے لیکن اب ہماری رہنمائی کریں تاکہ ہم اپنے مشن کو مکمل کر سکیں"۔ عمران نے کہا۔

" علی عمران صاحب جس مشن پر آپ آئے ہیں یہ واقعی انتہائی کٹھن ہے۔ میرا یہ ہرگز مقصد نہیں ہے کہ آپ خدانخواستہ پیچھے ہٹ جائیں لیکن اس کے بارے میں تفصیل بتانا میرا فرض ہے۔ اس نا... میں کوئی شیطانی طاقت داخل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی ہماری یہ باتیں شیطانی طاقتیں سن سکتی ہیں اس لئے ہم یہاں کھل کر باتیں کر سکتے ہیں۔ کاجلا انتہائی قدیم شیطانی مذہب ہے۔ اب تک اس شیطانی مذہب کا دائرہ بے حد محدود رہا تھا اور صرف بھیلوں میں ہی اس پذیرائی حاصل تھی اور یہ لوگ بیرونی دنیا پر اثرانداز نہ ہوتے تھے اور اس مذہب کے سب سے بڑے پجاری کو مہامہان کہا جاتا ہے۔

مہامہان مرتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ سابقہ
مان آج سے بیس سال قبل مر گیا تو اس کی جگہ موجودہ
مان نے لے لی۔ اس مہامہان کا اصل نام متومان ہے۔ یہ
فطری طور پر انتہائی چالاک، عیار اور لالچی ہے۔ اس نے اس
نظام کا دائرہ کار بڑھانے کی کوشش کی اور اسے بھیلوں سے
کر عام لوگوں میں بھی استعمال کرنا شروع کر دیا تاکہ زیادہ سے
دولت اکٹھی کی جا سکے۔ گو اس کا مقصد اس دولت سے بھیل
لی غربت دور کرنا تھا لیکن یہ دولت اس نے اس انداز میں اکٹھی
روع کر دی جس سے عام لوگوں کو بے پناہ تکلیف کا سامنا کرنا
۔ پھر اس نے یہ غضب کیا کہ اس نے کافرستان میں موجود
نوں پر ہاتھ ڈالنا شروع کر دیا۔ اس کام میں شیطان بھی اس کے
شامل ہو گیا اور نتیجہ یہ کہ کافرستان کے بے شمار مسلمان ان
شیطانی طاقتوں کا شکار ہو کر ہلاک ہو گئے۔ اس طرح یہ
پنی حدود سے بڑھ گئے اور جب یہ حدود سے بڑھ گئے تو پھر
کی طرف سے ان کے خلاف فیصلے ہونا شروع ہو گئے۔ ان
ں میں سے ایک فیصلے پر عمل کرنے کی ذمہ داری آپ کو
گئی ہے۔ شودرمان ان کی مرکزی عمارت ہے اور اس میں اس
کے بڑے شیطان کا مجسمہ ہے۔ اگر اسے تباہ کر دیا جائے تو پھر ان
یطانی طاقتیں کافی حد تک نہ صرف ختم ہو جائیں گی بلکہ ایک
سے کم از کم ایک صدی تک یہ اس قابل نہیں رہیں گے کہ

دوبارہ مقابلہ کر سکیں"...... عبداللہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اصل بات پوچھنے والی تو یہ ہے کہ اس عمارت کو کسی بم یا میزائل سے نہیں اڑایا جا سکتا"...... عمران نے کہا تو عبداللہ بے اختیار ہنس پڑا۔

" بظاہر تو کسی بھی عمارت کو اس انداز میں تباہ کیا جا سکتا ہے لیکن جو لوگ دوسرے نظاموں کے بارے میں جانتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس عمارت کے گرد ایسے شیطانی حصار موجود ہیں کہ اس پر کسی قسم کا کوئی دنیاوی اسلحہ اثر نہیں کر سکتا ورنہ شاید آپ کو یہ ذمہ داری نہ دی جاتی"...... عبداللہ نے کہا۔

" پھر اس کی تباہی کا کیا طریقہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" اس عمارت کے اندر شیطان کا مجسمہ ہے۔ آپ نے اصل میں اس مجسمے کو توڑنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں آپ نے بت شکنی کرنی ہے۔ جیسے ہی یہ مجسمہ ٹوٹے گا یہ عمارت عام عمارت بن جائے گی اور پھر اسے جس انداز میں بھی چاہیں تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اب یہ کھانا ٹھنڈا ہو گیا ہے پہلے اسے کھا لیں پھر اطمینان سے باتیں ہوں گی"۔ عبداللہ نے بات کرتے کرتے کھانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بسم اللہ پڑھ کر ایک بوٹی اٹھائی اور اسے کھانا شروع کر دیا۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عبداللہ نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کے ذہنوں میں کوئی شک موجود ہو تو وہ دور ہو جائے اور

ن نے بھی بڑی سی بوٹی اٹھائی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر اس نے
ثروع کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔
واقعی بے حد لذیذ تھا اور انہیں بھی بھوک لگی ہوئی تھی اس
وں نے خوب سیر ہو کر اسے کھایا۔

پ نے کس طرح یہ ہرن شکار کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

یہاں رہنے والوں کے لئے یہ معمولی بات ہے"...... عبداللہ
اب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایک طرف پڑے
مٹکے سے مٹی کے پیالے میں باری باری سب نے پانی پیا۔

آپ نے واقعی مہربانی کی ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں"۔ عمران
ہا۔

ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے مجھے
خدمت کرنے کی عزت بخشی ہے۔ بہرحال اب آپ جب تک
یہاں آرام کر سکتے ہیں اس کے بعد آپ نے بہرحال اپنے مشن
ہے"...... عبداللہ نے کہا۔

عبداللہ صاحب آپ ہماری رہنمائی کریں۔ ہمیں کیا حفاظتی
اختیار کرنی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

دیکھیں علی عمران صاحب۔ شیطان اور اس کی ذریات نے اپنی
طاقت آپ کے خلاف استعمال کرنی ہے اور شیطانی طاقتیں ہر
استعمال کرتی رہتی ہیں۔ وہ کسی بھی روپ میں آپ سے ٹکرا
ہیں اور کسی بھی انداز میں آپ کو بے بس کر سکتی ہیں لیکن

بنیادی بات یہ ذہن میں رکھیں کہ کسی بھی حالت میں کسی قسم ا
شیطانی دلاسہ یا مایوسی کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دیں۔ ناکاسا طاقتوں ل
اگر آپ نے فنا کر دیا تو پھر آپ کے مقابلے پر شودرمان کی سب ۔
بڑی طاقتیں متروما طاقتیں آئیں گی اور جب تک آپ ان متروما
طاقتوں کو ختم نہیں کریں گے آپ شودرمان تک نہیں پہنچ سکتے ۔
عبداللہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ ہمیں تفصیل سے بتائیں کہ یہ ناکاسا اور متروما طاقتیں کیا
ہیں اور کس انداز میں کام کرتی ہیں تاکہ ہم ان سے اپنا تحفظ کر
سکیں"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاجلا مذہب تمام تر ناپاک جانوروں کی ہڈیوں اور ان کی
بسی کھالوں کے خمیر سے اٹھایا گیا ہے اور اس کی تمام طاقتیں بھی
اس گندگی اور ناپاکی سے پیدا ہوئی ہیں۔ کالو مہان اور اس کے
ساتھی ناپاک جانوروں کی کھالوں سے بننے والی طاقتیں تھیں جبکہ
ناکاسا ناپاک جانوروں کی ہڈیوں سے بننے والی طاقتیں ہوتی ہیں۔ یہ
کسی بھی روپ میں آ سکتی ہیں۔ جانوروں کے روپ میں بھی اور
انسانوں کے روپ میں بھی لیکن ان کی ایک واضح پہچان ہوتی ہے کہ
یہ جس روپ میں بھی آئیں ان کے حرکت کرنے سے ایسی آوازیں
نکلتی ہیں جیسے ہڈیوں کو ہڈیوں پر مارا جا رہا ہو۔ یہ آوازیں بے حد ہلکی
ہوتی ہیں لیکن اگر توجہ کی جائے تو یہ آوازیں سنی جا سکتی ہیں اور ان
کے خاتمے کے لئے آپ کا اسلحہ کام نہیں دے گا بلکہ ان کے خاتمے کے

کو مقدس کلام کی سورتوں کا ورد کرنا ہو گا لیکن ایک بات
کہ چونکہ یہ ناپاک جانوروں سے بنی ہوئی طاقتیں ہیں اس
اپ نے انہیں چھو لیا تو پھر آپ بھی ناپاک ہو جائیں گے اور
بعد آپ کی زبان میں وہ تاثیر نہیں رہے گی جو پاکیزگی کی
میں ہوتی ہے اس لئے آپ کو ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہو
عبداللہ نے کہا۔

متروما طاقتیں"...... عمران نے کہا۔

بدبودار جھاڑیوں کی راکھ سے بنی ہوئی طاقتیں ہیں۔ وہ بجلی
زیادہ تیز رفتاری سے کام کرتی ہیں۔ انتہائی خطرناک ہوتی
کسی ظاہری روپ میں نہیں آ سکتیں صرف دھوئیں کی
میں سامنے آتی ہیں اور پھر جس طرح کالے بادلوں میں بجلی
اس طرح دھوئیں میں سے اچانک بجلی کی لکیر کی صورت
پر حملہ کر دیتی ہیں اور جس انسان سے یہ ٹکراتی ہیں اس کا
لمحے میں خشک ہو جاتا ہے اور وہ انسان پلک جھپکنے میں
ہے"...... عبداللہ نے کہا۔

اس طرح تو یہ جسے چاہیں ختم کر دیں اس طرح تو نظام
بھی فرق پڑ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

۔ لیکن ان کی طاقت کا دائرہ بے حد محدود ہوتا ہے۔
کے چاروں طرف صرف ایک سو گز کے فاصلے تک یہ کام کر
اس سے زیادہ نہیں"...... عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"ان سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے"...... عمران نے ہونٹ
ہوئے کہا۔

"خوشبو۔ جس کے پاس تیز خوشبو ہو اس پر حملہ نہیں
سکتیں"...... عبداللہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے لیکن ان کے خاتمے کے لئے کیا کرنا چاہئے"۔ عمرا
نے کہا۔

"راکھ پر پانی ڈال دو تو راکھ بہہ جاتی ہے اور ختم ہو جاتی ہے
طرح پانی ان پر ڈال دیا جائے تو یہ فنا ہو جاتی ہیں۔ عام پانی۔
پانی"...... عبداللہ نے کہا۔

"مزید کوئی بات جو آپ ہمیں بتانا چاہیں"...... عمران نے کہا

"صرف ایک بات کہ ہر لمحہ بے حد محتاط رہنے کی ضرورت ہے
شودرمان میں کوئی دروازہ یا کھڑکی نہیں ہے۔ کوئی رخنہ بھی
ہے البتہ اگر تم ذہانت استعمال کرو گے تو اس کے اندر داخل
گے اور تم نے وہاں داخل ہو کر اس شیطان کے مجسمے کا خاتمہ
جس طرح بھی ممکن ہو سکے البتہ یہ بتا دوں کہ اس شودرمان
شیطان اپنے مجسمے کو بچانے کے لئے تمہارے خلاف ہر حربہ
سکتا ہے۔ پوری طاقت استعمال کر سکتا ہے لیکن تم خوفزدہ نہ
شیطان چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لے بہرحال وہ مقدس
پاکیزگی کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا"......

مہان نے ہمارے ساتھ ایک نیا کھیل کھیلا تھا کہ اچانک
ب جانوروں کی کھالیں پھینک دی تھیں جس کی وجہ سے ہم
گئے تھے۔ اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ گھنا
اور یہاں کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت ایسا ہو سکتا
عمران نے کہا۔

کے لئے تمہیں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے گرد آیت الکرسی
م کرنا ہو گا۔ پھر یہ شیطانی حربے تمہارے قریب نہ آ سکیں
عبداللہ نے کہا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر

آخری سوال اور وہ یہ کہ آپ یہاں اس علاقے میں اس غار
مقصد کے لئے موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو عبداللہ
ہنس پڑا۔

مران صاحب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور
کی تو ڈیوٹی ہوتی ہے۔ یہاں میری موجودگی بھی ایک ڈیوٹی
ن اس کی تفصیل آپ کو نہیں بتائی جا سکتی اور ہو سکتا ہے
ہماری ملاقات بھی نہ ہو"...... عبداللہ نے کہا تو عمرن نے
ایک طویل سانس لیا۔

ب ہے جناب۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ سے ملاقات سے
والوں کا جواب مل گیا ہے۔ اب ہمیں اجازت دیں اور

ہمارے حق میں دعا بھی کریں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا
"اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے"...... عبداللہ
بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ عمران کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے
وہ سب غار کے دہانے سے باہر آ گئے۔ عبداللہ انہیں دہانے
چھوڑنے آیا اور پھر واپس اندر چلا گیا۔ عمران اب اوپر چڑھنے
کے ساتھی اس کے عقب میں اوپر جا رہے تھے اور پھر تھوڑی د
اور مسطح علاقے میں پہنچ گئے۔

"ارے مجھے ان سے اس شودرمان کا راستہ معلوم کرنا تو
نہیں رہا۔ تم یہاں ٹھہرو میں عبداللہ صاحب سے پوچھ
ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر
اترنے لگا۔ اب اس غار کے دہانے سے دھواں باہر نہ آ رہا تھا
آگ بجھا دی گئی تھی۔ عمران اونچی نیچی چٹانیں پھلانگتا ہوا
دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر جب وہ غار کے دہانے پر پہنچا
اختیار اچھل پڑا۔ اس نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی
ملنی شروع کر دیں۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے
ابھر آئے تھے۔ آگے بڑھ کر اس نے پھر غار کو دیکھا اور اس کے
ہی اس کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ غار خالی تھا۔ نہ وہاں
تھا، نہ آگ، نہ گھاس اور نہ کوئی اور چیز۔ وہ ایک عام سا غار
ہر چیز سے خالی تھا۔

"یا اللہ یہ کیا اسرار ہے۔ کہیں میں غلطی سے کسی اور غار

...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن دور دور
کوئی غار نہ تھا اور اسی لمحے عمران کے ذہن میں عبداللہ کی
ج اٹھی کہ شاید دوبارہ ہماری ملاقات نہ ہو اور عمران نے
سانس لیا۔ اب ظاہر ہے وہ کیا کر سکتا تھا۔ وہ مڑا اور
ر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر جب وہ اوپر پہنچا تو دوسرے لمحے
ا چھل پڑا کیونکہ اس کا کوئی ساتھی بھی وہاں موجود نہ تھا۔
لیا ہوا۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے بے اختیار ادھر
ۃ ہوئے کہا اور پھر اس نے نام لے کر آوازیں دینا شروع کر
کسی ساتھی کی طرف سے کوئی بھی جواب نہ آیا تو عمران
ایک بار پھر بھینچ گئے۔ اس کے دماغ میں دھماکے سے
وع ہو گئے تھے۔

۔ اوہ۔ عبداللہ صاحب نے کہا تھا کہ مجھے اپنے اور اپنے
کے گرد آیت الکرسی کا حصار قائم کرنا چاہئے تھا اور خوشبو
چاہئے تھی۔ ضرور ان شیطانی طاقتوں نے وار کر دیا
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دل ہی دل
لکرسی پڑھنا شروع کر دی اور اس نے آیت الکرسی پڑھ کر
ونوں ہاتھوں پر پھونکا اور پھر دونوں ہاتھوں کو سر سے لے
ں تک گھما دیا۔ اپنی پشت پر بھی اس نے اپنی ہتھیلیاں
می وہ یہ سب کچھ کرنے میں مصروف ہی تھا کہ اچانک
درخت سے کوئی دھم سے نیچے کودا اور عمران بے اختیار

چونک پڑا۔ یہ ایک بھیل مرد تھا۔ خاصا تنومند اور جسیم ادمی
بڑی عجیب سی نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ ایسے جیسے
کوئی مافوق الفطرت چیز نظر آگئی ہو۔
"تم اپنے ساتھیوں کو آوازیں دے رہے تھے"...... اچانک
بھیل نے مقامی زبان میں کہا۔
"ہاں۔ لیکن تم کون ہو اور میرے ساتھی کہاں ہیں"
نے سرد لہجے میں پوچھا۔
"میں بھیل ہوں۔ تمہارے ساتھیوں کو کالا دھواں کھا گیا
میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے"...... اس بھیل نے کہا
"کالا دھواں۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا
"جب تم اوپر آئے تو میں یہاں موجود تھا۔ میں تمہیں د
خوفزدہ ہو کر اس گھنے درخت پر چڑھ کر چھپ گیا۔ پھر تم
گئے تو اچانک تمہارے ساتھیوں کے گرد کالا دھواں نمودار ہ
تمہارے ساتھی دھوئیں میں چھپ گئے پھر دھواں غائب
تمہارے ساتھی بھی ساتھ ہی غائب ہو چکے تھے۔ اسی لئے
پھر تم نے آوازیں دینا شروع کر دیں"...... اس بھیل نے
"یہ دھواں کیسا تھا۔ کیا تم بتا سکتے ہو"...... عمرا
غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے اجنبی۔ لیکن ہمارے
پجاری موبوشو کو ضرور معلوم ہو گا۔ اگر تم چاہو تو میں

اور چاہو تو میں جا کر پجاری کو یہاں بلا لاتا ہوں لیکن تمہیں
ام دینا ہو گا"...... بھیل نے کہا۔
یا انعام"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
ہذب دنیا کی کوئی ایسی چیز جس کی وجہ سے قبیلے میں میری
ھ جائے"...... بھیل نے کہا۔
یا پہلے بھی تمہیں انعام ملتے رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔
اں۔ مہذب دنیا کے لوگ یہاں اکثر آتے رہتے ہیں اور جب
مدد کی جائے تو وہ انعام دیتے ہیں اور جسے انعام ملتا ہے اس کی
بیلے میں بڑھ جاتی ہے اور جس کی عزت بڑھ جائے اسے قبیلے کی
عورتیں پسند کرنے لگتی ہیں اس طرح اس کی اولاد زیادہ ہوتی
جس کی اولاد زیادہ ہو وہ سردار بن جاتا ہے"...... بھیل نے
معصوم سے لہجے میں کہا۔
ھیک ہے۔ میں تمہیں انعام دوں گا تم جا کر پجاری کو بلا لاؤ
یک شرط ہے کہ دوڑتے ہوئے جاؤ"...... عمران نے کہا کیونکہ
ے ذہن میں اچانک خیال آگیا تھا کہ کہیں یہ بھیل بھی کوئی
ناکاسا طاقت نہ ہو اور عبداللہ نے کہا تھا کہ ناکاسا طاقتیں
کی بنی ہوتی ہیں اور پھر ان کے حرکت کرنے پر ہڈیوں کی
ں آواز سنائی دیتی ہے۔
اچھا تم یہاں ٹھہرو۔ میں پجاری کو بلا لاتا ہوں"...... اس
نے کہا اور مڑ کر دوڑتا ہوا درختوں میں غائب ہو گیا۔ عمران

نے کافی توجہ کی لیکن اسے ہڈیوں کے ہڈیوں سے ٹکرانے کی آواز
سنائی نہ دی تھیں۔ بہرحال وہ ایک چٹان پر بیٹھ گیا اور پھر تھوڑی دیر
بعد وہی بھیل ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ساتھ دوڑتا ہوا وہاں آ گیا۔ اس
ادھیڑ عمر آدمی کے ہاتھ میں ٹیڑھی سی لکڑی تھی۔

"میں موبوشو پجاری ہوں۔ باتو نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارے
ساتھیوں کو کالا دھواں کھا گیا ہے اور تم ان کے بارے میں جاننا
چاہتے ہو"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے وہاں پہنچ کر رکتے ہوئے تیز
لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ عمران نے کہا۔ وہ اب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"تمہیں مجھے انعام دینا ہو گا۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں
موبوشو نے کہا۔

"دے دوں گا انعام۔ تم پہلے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے ساتھیوں کو کاجلا کے پجاریوں نے اپنے پاس بلو
ہے"...... موبوشو نے کہا۔

"کہاں ہیں میرے ساتھی"...... عمران نے پوچھا۔

"تمہارے ساتھی یہاں سے پچھم کی طرف کالے چشمے کے
ایک غار میں بند ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہاں تک لے
سکتا ہوں لیکن پہلے مجھے کوئی انعام دو"...... پجاری نے کہا۔

"مجھے بھی انعام دو۔ میں نے تمہاری مدد کی ہے"...... بھیل
فوراً ہی اپنی بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈا

جیبوں میں دو مشین پسٹل اور ان کے میگزین تھے۔ اس نے
مشین پسٹل نکالے ان کے میگزین نکال کر واپس اپنی جیبوں
لے کیونکہ وہ انہیں میگزین سمیت مشین پسٹل نہیں دینا
ا اور پھر اس نے ایک ایک مشین پسٹل ان دونوں کی طرف
دیا۔ ان دونوں نے مشین پسٹل اٹھائے اور انہیں الٹ پلٹ
ے لگے۔

ں کا میں نے کیا کرنا ہے جناب۔ مجھے تو کوئی زیور انعام میں
د تاج کی طرح سر پر باندھ کر پھروں اور سارے قبیلے میں میری
بڑھ جائے"...... اس بھیل نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر
میں پکڑا ہوا مشین پسٹل دوبارہ عمران کی طرف اچھال دیا۔
نے مشین پسٹل جھپٹا اور مسکراتے ہوئے اسے جیب میں ڈال

اور تم کیا لیتے ہو"...... عمران نے پجاری سے کہا جو ابھی تک
ں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو الٹ پلٹ کر دیکھنے میں
ے تھا۔

یہ میرے بھی کام کا نہیں ہے۔ مجھے تم اپنا جوتا دے دو"۔ اس
نے بھی مشین پسٹل کو واپس عمران کی طرف اچھالتے ہوئے
عمران نے مسکراتے ہوئے دوسرا مشین پسٹل بھی جھپٹ لیا
وہ خود بھی مشین پسٹل انہیں نہ دینا چاہتا تھا لیکن اسے مجبوراً
بنا پڑا تھا۔

"لیکن میرے پاس تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو تم مانگ
ہو"...... عمران نے دوسرا مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
"اب ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تم بھی ا
ساتھیوں کے پاس پہنچ جاؤ گے۔ اب ہم اپنا تعارف کراتے ہیں
ناکاسا قوتیں ہیں"...... اس پجاری نے یکلخت قہقہہ لگاتے ہوئے
اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلا
اور پھر جب دھواں غائب ہوا تو وہاں نہ وہ بھیل تھا اور نہ وہ
پجاری۔ ابھی عمران یہ سب کچھ حیرت بھرے انداز میں دیکھ رہا تھا ا
اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ کے اندر خوفناک
دھماکہ ہوا ہو اور پھر جس طرح آتش فشاں پھٹتا ہے اس طرح اس
کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ اس کا دماغ پھٹ ک
ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر فضا میں بکھرتا چلا جا رہا ہے اور اس آخری
احساس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات یکلخت ختم ہو گئے۔
شاید ہمیشہ کے لئے۔

مہامہان کے چہرے پر بے پناہ مسرت تھی اور وہ شیطان کے
ے کے سامنے دوزانو بیٹھا ہوا تھا۔ اسے عمران اور اس کے
تھیوں کے کالے غار میں قید ہونے کی اطلاع مل چکی تھی۔
"عظیم متروکام اب تم اجازت دو تو میں ان پاکیشیائی دشمنوں کو
ان منگوا کر ان کو تم پر بھینٹ چڑھا دوں"...... مہامہان نے کہا
متروکام مجسمے کی آنکھیں تیز سرخ ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس
سر سے بھاری سی آواز آنے لگی جیسے وہاں کوئی مائیک لگا ہوا ہو۔
"ان کو یہاں شودرمان میں داخل نہ ہونے دینا"...... بھاری آواز
کہا گیا۔
"تو پھر مجھے کالے غار میں جانے کی اجازت دی جائے عظیم
وکام تاکہ میں انہیں عبرتناک سزا دے سکوں"...... مہامہان
ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"تم انہیں کیا سزا دینا چاہتے ہو مہامہان"...... اسی بھاری آواز نے پوچھا۔

"میں انہیں ساتاری کی سزا دینا چاہتا ہوں تاکہ ان کی روحیں بھی میری غلام بن کر رہ جائیں"...... مہامہان نے کہا۔

"نہیں۔ تم انہیں باگانی سزا دو مہامہان۔ یہ وہ سزا ہے جو عظیم متروکام کے بڑے دشمنوں کو دی جاتی ہے۔ جاؤ اور میرے حکم پر عمل کرو"...... اسی بھاری آواز میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف وہ آواز آنا بند ہو گئی بلکہ اس کی آنکھیں بھی معمول پر آ گئیں۔

"حکم کی تعمیل ہو گی عظیم متروکام"...... مہامہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مجسمے کے سامنے سجدہ کیا اور پھر اٹھ کر تیزی سے بائیں طرف موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس دروازے سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں آیا۔ یہاں ایک لکڑی کا چھوٹا سا تخت پڑا ہوا تھا جس پر سیاہ رنگ کے ریچھ کی کھال بچھی ہوئی تھی۔ مہامہان اس تخت پر جا کر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے دو بار تالی بجائی تو ایک سائیں کی آواز کے ساتھ ہی چھت سے کوئی چیز اڑتی ہوئی فرش پر آ گری اور دوسرے لمحے وہ چھوٹی سی چیز تیزی سے بڑی ہونا شروع ہو گئی۔ وہ ایک سیاہ رنگ کی مکڑی تھی جس کا جسم مسلسل بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس کی تیز سرخ آنکھیں بھی ساتھ ساتھ پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔ جب اس کا جسم کافی بڑا ہو گیا تو اس کے منہ سے ایک عجیب سی آواز نکلی۔ ایسی آواز

انتہائی گہرے کنوئیں کی تہہ میں سے بول رہا ہو۔ آواز چیختی اور باریک سی تھی۔ وہ اپنی بے شمار اور مکروہ ٹانگوں پر اکڑے ئے انداز میں کھڑی تھی۔

"نرکاری مجھے عظیم متروکام نے حکم دیا ہے کہ میں کالے غار میں ر کاجلا کے دشمنوں کو باگانی کی سزا دوں۔ تم باگانی کا انتظام ...... مہامہان نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باگانی سزا کے لئے انتظام تو ہو جائے گا آقا لیکن باگانی سزا دینے لئے تمہیں اپنے دشمنوں کو اس کالے غار سے باہر نکالنا پڑے گا نکہ باگانی سزا مقدس کالے غار میں نہیں دی جا سکتی"...... اس ی نے جس کا نام نرکاری لیا گیا تھا، نے جواب دیا۔

"لیکن مقدس کالے غار سے باہر نکلنے میں کہیں یہ دشمن رے ہاتھوں سے نکل نہ جائیں"...... مہامہان نے پریشان ہو کر

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن تم انہیں قابو میں رکھنے کے لئے یں کھمبوں سے باندھ دینا اور ان کے پیر زمین سے نہ لگنے دینا پھر مکمل طور پر بے بس ہو جائیں گے"...... نرکاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس کا انتظام کرو اور پھر مجھے اطلاع دو"۔ ہان نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... اس مکڑی نے کہا اور پھر اس کے ہی وہ تیزی سے سکڑتی چلی گئی اور پھر سائیں کی آواز کے ساتھ

ہی وہ چھت کی طرف اڑتی ہوئی نظر آئی اور پھر نظروں سے غائب
گئی۔ مہامہان کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں
ہو گئے تھے۔ وہ دیوار کے ساتھ پشت لگا کر اور ٹانگیں پھیلا کر بڑے
اطمینان سے بیٹھ گیا۔ پھر اچانک اسے کوئی خیال آیا تو وہ چونک کر
سیدھا ہوا اور پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر تخت پر اپنے
سامنے زور سے ہاتھ مارا تو کمرے کا فرش پھٹا اور اس میں سیاہ رنگ
کی ایک نوجوان عورت باہر آ گئی۔ اس عورت کا چہرہ انتہائی
بدصورت تھا۔ بالکل قصے کہانیوں کی چڑیلوں جیسا۔ اس کے خشک
بال اس کے کاندھوں سے نیچے تک لٹک رہے تھے۔ آنکھیں
تھیں اور اس کے سوکھے سڑے جسم پر بھی کسی جانور کی سیاہ رنگ
کھال موجود تھی۔

"ہی۔ ہی۔ ہی۔ کاجلا کی کجلانی حاضر ہے آقا"...... اس چڑیل نما
عورت نے بڑے مکروہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"کجلانی تمہیں تو معلوم ہو گا کہ ناکاسا طاقتوں نے پاکیشیائی
دشمنوں پر قابو پا لیا ہے اور انہیں کالے غار میں پہنچا دیا گیا ہے اور
اب عظیم متروکام نے انہیں ہاگانی کی سزا دینے کا حکم دیا ہے جس کی
تیاری کے لئے میں نے نرکاری کو حکم دے دیا ہے"...... مہامہان
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ کجلانی کو سب معلوم ہے"...... اس نوجوان
نے جواب دیا۔

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کالو مہان کی موت کے بعد
ے غار تک پہنچنے کے دوران ان پاکیشیائیوں پر کیا گزری اور ناکاسا
وں نے انہیں کیسے قابو کیا کیونکہ بتایا تو یہی گیا تھا کہ یہ انتہائی
ناک لوگ ہیں اور ان کے پیچھے روشنی کی طاقتیں موجود ہیں اور
کیزگی کے حصار میں ہیں"...... مہامہان نے کہا۔

"کیا آقا کو پوری تفصیل بتانا پڑے گی"...... کجلانی نے انتہائی
ت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ میں عظیم متروکام کے دربار میں موجود تھا۔ وہاں
ے اطلاع دی جا سکتی ہے اس لئے تو میں نے تمہیں بلایا ہے"۔
ہان نے کہا۔

"چونکہ وقت گزر چکا ہے مہامہان اس لئے میں مختصر طور پر بتا
ی ہوں۔ کالو مہان، پاکیشیائی عمران کے افریقی ساتھی جوزف کے
ں مارا گیا ہے۔ جوزف انتہائی خطرناک افریقی رازوں سے واقف
اور افریقہ کے وچ ڈاکٹروں کا وہ پسندیدہ آدمی تھا۔ اب افریقہ کے
ے بڑے وچ ڈاکٹروں کی روحیں اس سے رابطہ رکھتی ہیں اور کالو
ن جن شکتیوں کا مالک تھا ان کا تعلق بھی افریقہ کے ایک قدیم
واؤ واؤ سے تھا اس لئے جوزف اس کے بارے میں جان گیا تھا اور
نے اسے ہلاک کر دیا۔ چونکہ عمران اور اس کے ساتھی سب
ک کر دیئے گئے تھے اس لئے انہوں نے سب سے پہلے چشمے پر
سل کیا اور اپنے آپ کو پاک کیا اور اپنے لباس بھی دھو ڈالے۔ اس

طرح وہ پاکیزگی کے حصار میں پہنچ گئے اور اس حصار میں کوئی شیطانی
طاقت ان پر کوئی شیطانی حربہ استعمال نہیں کر سکتی تھی۔ چنانچہ وہ
ان سے دور رہیں۔ پھر یہ لوگ ایک غار میں گئے جہاں روشن قانون
کا نمائندہ ان کی رہنمائی کے لئے موجود تھا۔ وہاں ان کے درمیان ا
باتیں ہوئی ان کا علم کسی کو بھی نہ تھا۔ بہرحال ناکاسا طاقتیں اس
غار سے باہر ان کی منتظر رہیں۔ پھر یہ سب اس غار سے باہر آگئے او
پھر اوپر چوٹی پر پہنچے تو عمران واپس اس غار کی طرف چلا گیا۔ چونکہ
ناکاسا طاقتوں کو سب سے زیادہ خطرہ اس عمران سے تھا اس لئے
جیسے ہی عمران اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہوا انہوں نے اس کے
ساتھیوں پر کل کالی کا حربہ استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن کل
کالی کا حربہ صرف اس صورت میں استعمال ہو سکتا ہے کہ جب ان
لوگوں کے جسموں سے کوئی ناپاک چیز چھو جائے۔ ناکاسا طاقتوں کے
سردار ناکاس نے اس کا ایک حل سوچ لیا اور سیاہ مکھی کٹولی کو حکم
دیا کہ وہ ناپاک جانور کے بال ان کے جسموں کے ساتھ لگا دے۔
کٹولی نے فوراً یہ کام کر ڈالا اور انہیں اس کا علم تک نہ ہو سکا۔
کٹولی کو عام جنگلی مکھی ہی سمجھتے رہے۔ پھر جیسے ہی کٹولی نے کام
کیا سردار نے ان پر کل کالی کا حربہ استعمال کیا اور ان سب کو سیاہ
دھوئیں میں قید کر کے کالے غار میں پہنچا دیا۔ اسی لمحے یہ عمران بھی
وہاں پہنچ گیا۔ کٹولی والا حربہ اس عمران پر استعمال نہیں کیا جا سکتا
تھا کیونکہ اس شخص میں اپنے ساتھیوں سے کہیں زیادہ روشنی

نانچہ سردار نے ایک اور حربہ سوچا اور خود ایک بھیل مرد کے
یں درخت سے نیچے کودا اور اس نے عمران کو یقین دلا دیا کہ
بھیل آدمی ہے۔ گو عمران نے اس کے جسم سے نکلنے والی
کی آوازیں سننے کی کوشش کی لیکن شاید اسے یہ معلوم نہ تھا
دار کے جسم سے ایسی آوازیں نہیں نکلتیں۔ چنانچہ اس عمران
پر یقین آگیا۔ پھر سردار نے اپنے نائب راموکا کو ایک بھیل
کے روپ میں وہاں پہنچایا اور پھر انہوں نے اس عمران سے
لینے کی بات کر دی اور پھر اس عمران نے ان کی توقع کے عین
جیب سے اسلحہ نکال کر انہیں دیا۔ سردار اور اس کے نائب
اسلحہ پر اپنے ہاتھوں میں موجود کارٹوما مل دیا اور پھر اسلحہ اسے
کر دیا۔ اس عمران نے اس اسلحہ کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور پھر
جیبوں میں ڈال لیا۔ اس طرح کارٹوما اس کے ہاتھوں پر لگ گیا
ناپاک ہو گیا اور ناکاسا سردار کو اس پر حملہ کرنے کا موقع مل
نانچہ ناکاسا سردار نے اس پر ٹاگورون کا حربہ استعمال کیا اور
رح عمران اس کے قابو میں آگیا اور اسے بھی سردار نے کالے
ں پہنچا دیا ...... اس چڑیل عورت گجلانی نے تفصیل سے
ہوئے کہا۔

اب یہ بتاؤ عظیم متروکام کا حکم ہے کہ ان کو ہاگانی سزا دی جائے
رکاری نے مجھے بتایا ہے کہ ہاگانی سزا مقدس کالے غار میں نہیں
سکتی اس لئے انہیں کسی جگہ لے جانا پڑے گا۔ اس نے مجھے

بتایا ہے کہ اگر ان کے جسموں کو کھمبوں سے اس طرح باندھ
جائے کہ ان کے پیر زمین پر نہ لگیں تو یہ قابو میں رہیں گے۔ کیا دائم
ایسا ہی ہو گا۔ کہیں کوئی خطرہ تو نہیں ہے"...... مہامہان نے کہا
کجلانی مکروہ انداز میں ہنس پڑی۔

" مہامہان ہو کر ایک آدمی سے ڈرتے ہو"...... کجلانی نے
ہوئے کہا تو مہامہان کا چہرہ یکلخت غصے سے بگڑ سا گیا۔

" کجلانی تم جانتی ہو کہ میں مہامہان ہوں۔ مہامہان"۔ تمہار
یہ جرأت کہ تم مجھ پر طنز کرو۔ میں چاہوں تو تمہیں ایک اشار
سے فنا کر دوں"...... مہامہان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مہامہان۔ یہ ٹھیک ہے
تم میرے آقا ہو لیکن تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ میں عظیم متر
کی خاص خدمت گزار ہوں"...... کجلانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیکن عظیم متروکام نے تمہیں ہرگز یہ اختیار نہیں دیا کہ تم
مہامہان پر طنز کرو"...... مہامہان نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا

" آقا تم نے بات ہی ایسی کر دی تھی۔ بہرحال میں معافی چاہتی
ہوں"...... کجلانی نے کہا۔

" ہاں۔ یہ بات تم نے ٹھیک کی ہے۔ اب میرے سوال
جواب دو"...... مہامہان نے کہا۔

" آقا۔ نرکاری نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے لیکن یہ عمران
اس کے ساتھی بے حد طاقتور ہیں اور پھر یہ اپنی عقل کا استعمال

ہیں اس لئے تمہیں محتاط رہنا ہو گا"...... کجلانی نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں مہامہان محتاط نہیں رہوں گا"۔
ہان کو ایک بار پھر غصہ آ گیا تھا۔

" جس قدر ہو سکے محتاط رہنا مہامہان۔ بس اب اس صورت میں
یہی کچھ میں بتا سکتی ہوں۔ اب میں جا رہی ہوں"...... کجلانی
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت فرش میں غائب ہو گئی۔

ہونہہ۔ مجھے کہہ رہی ہے۔ مجھے۔ مہامہان کو۔ عظیم متروکام
مہامہان کو۔ ہونہہ"...... مہامہان نے غصیلے انداز میں
اتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے اپنی ٹانگیں آگے کی طرف
دیں اور پشت دیوار سے لگا کر وہ بیٹھ گیا۔ شاید وہ اس کے آرام
کا خاص انداز تھا۔ پھر کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ایک بار پھر
ں کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے فرش پر ایک چھوٹی سی مکڑی
نے لگی جس کا حجم تیزی سے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور مہامہان اسے
کر چونک کر سیدھا ہو گیا۔

" نرکاری حاضر ہے آقا"...... اس مکڑی کے منہ سے آواز نکلی۔
آواز جیسے کوئی گہرے کنوئیں سے بول رہا ہو۔

" کیا کر آئی ہو نرکاری"...... مہامہان نے پوچھا۔

" آقا ہاگانی کے تمام انتظامات مکمل کر دیئے گئے ہیں۔ وہاں کھمبے
لگا دیئے گئے ہیں اور ان دشمنوں کو کالے غار سے نکال کر ان
ں کے ساتھ کورن کی رسی سے باندھ بھی دیا گیا ہے"۔ نرکاری

نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔اب تم جا سکتی ہو"...... مہامہان نے کہا تو
تیزی سے حجم میں چھوٹی ہونی شروع ہو گئی اور پھر سائیں کی آواز
وہ چھت کی طرف گئی اور غائب ہو گئی تو مہامہان تخت سے
اور دوبارہ اس کمرے میں گیا جہاں متروکام کا مجسمہ تھا۔اس نے
ہی منہ میں کچھ پڑھا تو اس کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا چھا
اس نے آنکھیں بند کر لیں اور آنکھیں بند کرتے ہی اسے یوں
ہوا جیسے وہ ہوا میں کسی برف کے گالے کی طرح اڑتا چلا جا رہا
پھر جب اسے احساس ہوا کہ اس کا جسم دوبارہ اصل حالت میں
ہے تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔آنکھیں کھلتے ہی اس نے دیکھا
وہ ایک اور کمرے میں موجود ہے اور کمرے میں ایک چھوٹا سا
موجود تھا۔اس نے مجسمے کے سامنے جا کر ہاتھ جوڑے، اور پھر مڑ کر
کمرے کے ایک کونے میں جا کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ساتھ
ہڈیوں کا ایک چھوٹا سا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔اس نے اس ڈھیر میں
ایک ہڈی اٹھائی اور اسے اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اس نے
ہی منہ میں ایک خاص منتر پڑھنا شروع کر دیا۔جیسے ہی اس نے
پڑھنا شروع کیا اس کے ہاتھ میں موجود ہڈی نے گرم ہونا شروع
دیا۔چند لمحوں بعد ہڈی اس قدر گرم ہو گئی کہ اس میں سے سیاہ
کا دھواں نکلنے لگا لیکن مہامہان کے ہاتھوں کو ہڈی کے گرم ہونے
احساس تو ہو رہا تھا لیکن اسے کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس

ں۔ وہ مسلسل منتر پڑھتا رہا اور ہڈی میں سے نکلنے والا سیاہ
پورے کمرے میں پھیلتا چلا گیا۔اس کے ساتھ ہی ہڈی
لگ گئی۔جیسے جیسے دھواں کمرے میں بھرتا جا رہا تھا ویسے
ی چھوٹی ہوتی جا رہی تھی اور جیسے ہی اس نے منتر ختم کیا
ں کے ہاتھوں سے غائب ہو گئی اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ
رپر رکھ لئے اور آنکھیں بند کر لیں۔چند لمحوں بعد اس کے
یں ایک کریہہ چیخ سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور
ے ساتھ ہی اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔
اس کمرے کی بجائے ایک کھلے پہاڑی علاقے میں ایک لکڑی
ہ ہوئے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔چاروں طرف انتہائی گھنا جنگل
وا تھا جبکہ اس جنگل کے درمیان کافی علاقہ درختوں سے خالی
امنے چار بڑے بڑے کھمبے زمین میں گڑے ہوئے نظر آ رہے
ان کھمبوں سے چار افراد سیاہ رنگ کی رسی سے بندھے ہوئے
روں کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور ان کے پیر بھی زمین سے
نچے تھے۔ان کھمبوں کے سامنے زمین میں ایک خاصا بڑا اور گہرا
ا جس میں بڑے بڑے کوئلے بھرے ہوئے تھے جو اس طرح
ہے تھے جیسے انہیں باقاعدہ دہکایا گیا ہو۔اس تخت اور کھمبوں
ں اطراف میں آٹھ آدمی اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے۔ان میں سے
ے طرف اور چار دوسری طرف موجود تھے۔ان سب کے چہرے
بوترے سے تھے جیسے اونٹ کی تھوتھنی ہوتی ہے۔ان کے

جسموں پر سیاہ رنگ کی کھالیں تھیں لیکن وہ اس قدر دبلے پتلے
جیسے ہڈیوں کے بنے ہوئے ہوں۔ ان کی آنکھوں میں تیز چمک
جبکہ تخت کی ایک طرف لمبوترے چہرے اور لمبے قد کا آدمی
مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر بھی سیاہ رنگ کی
تھی۔

" مہامہان کی جے"...... اچانک ساتھ کھڑے ہوئے ایک
نے عجیب سی چیختی ہوئی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی
آگے بڑھا اور پھر تخت کے سامنے آکر مہامہان کی طرف منہ ک
دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا سر تخت
لکڑی سے لگا دیا۔ مہامہان نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر اس کے
رکھا اور پھر پیچھے ہٹایا تو وہ ایک بار پھر مہامہان کی جے کا نعرہ
اٹھا اور دوبارہ تخت کی سائیڈ میں اسی جگہ کھڑا ہو گیا جہاں و
موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی بائیں طرف والی قطار میں سے
آدمی اٹھا اور وہ تخت کے سامنے آکر دوزانو ہو کر بیٹھا اور اس نے
اپنا سر تخت کی لکڑی سے لگا دیا۔ مہامہان نے اپنا بایاں ہاتھ
اور اس کے سر پر رکھا تو وہ ایک بار پھر نعرہ مارتا ہوا اٹھا او
اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔ پھر دوسرا۔ پھر تیسرا حتیٰ کہ دونوں
موجود آٹھوں آدمیوں نے یہی کارروائی دوہرائی۔

" سردار ناکاسا ان میں سے عمران کون ہے"...... مہامہان
سامنے کھمبوں کے ساتھ بندھے ہوئے چاروں افراد کو دیکھتے

ر تخت کی سائیڈ پر کھڑا آدمی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا آگ
لاؤ کی طرف بڑھا اور پھر وہ اس طرح اس کے اوپر سے گزرتا چلا
یے وہ دہکتی ہوئی آگ کی بجائے عام زمین ہو اور پھر وہ اسے
ے کر درمیان میں موجود ایک کھمبے کے پاس جا کر رکا اور اس
یک کھمبے سے بندھے ہوئے آدمی کے جسم کو ہاتھ لگایا اور پھر اسی
واپس دوڑتا ہوا اپنی جگہ پر آکر کھڑا ہو گیا۔

اور وہ کون ہے جس نے کالو مہان کو ہلاک کیا ہے"۔
ہان نے پوچھا تو سردار ناکاسا ایک بار پھر پہلے کی طرح دوڑتا ہوا
ڈھا اور آگ کے الاؤ سے گزر کر سب سے آخر میں موجود کھمبے
یب جا رکا۔ اس کھمبے سے ایک دیوہیکل افریقی بندھا ہوا تھا۔
نے اسے ہاتھ لگایا اور پھر اسی طرح دوڑتا ہوا واپس اپنی جگہ پر آکر
ا گیا۔

عظیم متروکام کا حکم ہے کہ اس کے دشمنوں کو ہاگانی کی سزا دی
اس لئے سرکاری نے ہاگانی سزا کا انتظام کیا ہے لیکن یہ چاروں
خطرناک ہیں اس لئے ان کے پیر کھمبوں سے باندھ دیئے گئے
. کھورن کی رسی استعمال کی گئی ہے تاکہ یہ اسے کھول نہ سکیں
ں کے باوجود سردار ناکاسا سمیت سب ناکاسا طاقتوں کو پوری
وشیار رہنا ہو گا۔ کیا تم ہوشیار ہو"...... مہامہان نے کہا۔

مہامہان کی جے۔ ہم پوری طرح ہوشیار ہیں"...... سردار
میت سب نے مل کر نعرہ لگایا۔

"سردار ناکاسا ان چاروں پر کالی راکھ ڈال دو تاکہ یہ ہوش میں
سکیں اور انہیں معلوم ہو سکے کہ عظیم مترد کام کے دشمنوں کا کیا
کیا جاتا ہے"...... مہامہان نے کہا تو سردار ناکاسا پہلے کی طرح تیز
سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر آگ کے الاؤ کے قریب رک کر اس
پھر مٹھی میں راکھ بھر کر وہ اسی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور
اس نے تھوڑی تھوڑی راکھ ان چاروں کے چہروں پر پھینک دی اور
ایک بار پھر دوڑتا ہوا اپنی جگہ پر آ کھڑا ہوا۔ مہامہان کے چہرے
فاتحانہ تاثرات ابھر آئے تھے اور اس کی نظریں ان چاروں پر جمی ہوئی
تھیں۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اس کا ذہن بند سا
لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن کھلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی
ۂ حالات کے مناظر کسی فلم کی طرح اس کے ذہن کے پردے پر
ر ہونے لگے۔ اسے یاد آگیا کہ اس بھیل اور اس کے ساتھی پجاری
اسے انعام میں لئے ہوئے مشین پسٹل واپس کئے اور پھر اچانک
پجاری نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا کہ اب تم بھی اپنے
یوں کے پاس پہنچ جاؤ گے اور ہم ناکاسا قوتیں ہیں اور اس کے
ۂ ہی اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا تھا اور پھر اسے ہوش نہ رہا
، یہ سب کچھ یاد آتے ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے
ے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس نے اپنے آپ
یک کھمبے سے بندھے ہوئے دیکھا تھا اور اس کے پیر بھی زمین سے
بلندی پر تھے اور انہیں خصوصی طور پر کھمبے سے باندھا گیا تھا۔

اس کے باقی ساتھی بھی اس کی طرح کھمبوں سے بندھے ہوئے تھے
اور چاروں کھمبوں کے سامنے ایک بڑے اور گہرے گڑھے میں
کوئلے دہک رہے تھے اور اس آگ کے الاؤ میں سے تیز شعلے اوپر کو
اٹھ رہے تھے۔ سامنے کچھ فاصلے پر لکڑی کا بنا ہوا ایک تخت رکھا ہوا تھا
جس پر ایک لمبے قد اور خاصے بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے سر کے بال اس کے کاندھوں سے نیچے تک لٹک رہے تھے لیکن
بال اس قدر الجھے ہوئے تھے کہ جیسے ان میں کبھی کنگھی ہی نہ کی گئی
ہو۔ اس کے اوپری جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا جبکہ نچلے جسم پر اس نے
سیاہ رنگ کا کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بڑا تھا اور چہرے پر خباثت
جیسے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی نظر آ رہی تھی۔ آنکھیں چھوٹی تھیں
لیکن ان میں تیز سرخی اور بے پناہ چمک تھی۔ اس کا رنگ کوئلے سے
بھی زیادہ سیاہ تھا۔ وہ تخت پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا اور اس کے
چہرے پر فاتحانہ تاثرات نمایاں تھے۔ اس تخت کے بائیں طرف ایک
لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی کھڑا تھا۔ وہ اس قدر دبلا پتلا تھا
اس کے جسم پر سرے سے گوشت ہی نہ ہو اور ہڈیوں پر کھال منڈھی
ہوئی ہو۔ اس نے اپنے جسم پر کسی سیاہ رنگ کے جانور کی کھال لپٹی
ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ لمبوترا سا تھا جیسے اونٹ کی تھوتھنی ہو۔ اس
رنگ بھی گہرا سیاہ تھا اور آنکھیں تیز سرخ رنگ کی تھیں جن میں
انتہائی تیز چمک تھی۔ اس طرح اس تخت سے آگ کے الاؤ تک
دونوں سمتوں میں چار چار آدمی اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ انہوں نے

رح کے تھے جس طرح کا آدمی تخت کے ساتھ کھڑا تھا۔
اوہ۔ اوہ۔ یہ کالی جھیل کا کالا بینڈک۔ اندھیرے کے دیوتا کا
پجاری۔ یہ کہاں سے آ گیا ہے"...... اچانک جوزف کی آواز
دی۔ وہ بڑبڑا رہا تھا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ واضح تھی۔
ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا تم نے عظیم متروکام کے دشمنو۔ دیکھا تم نے
متروکام کی طاقت۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... اچانک اس تخت پر بیٹھے
آدمی نے بڑے فاتحانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔
تم کون ہو"...... عمران نے کہا۔
میرا نام مہامہان ہے۔ مہامہان۔ میں کاجلا کا سب سے بڑا
ہان ہوں اور اب تمہیں ایسی عبرتناک سزا دی جائے گی کہ
ری روحیں بھی صدیوں تک چیختی چلاتی رہیں گی۔ تم نے کیا سمجھ
ھا کہ تم کاجلا کو شکست دے دو گے۔ کاجلا جو عظیم متروکام کا جادو
"...... اس آدمی نے اسی طرح فاتحانہ لہجے میں کہا۔
" تم مہامہان کیسے ہو سکتے ہو۔ مہامہان تو شودرمان میں
"...... عمران نے کہا۔
" میں واقعی شودرمان میں تھا۔ تمہارے اس افریقی ساتھی نے کالو
ان کو ہلاک کر دیا تو مجھے ان ناکاسا طاقتوں کو تمہاری سرکوبی کے
بلانا پڑا اور تم نے دیکھا کہ ناکاسا طاقتوں نے تمہیں کس طرح
بس کر دیا ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اور اب عظیم متروکام کے حکم پر میں
ہیں یہاں ہاگانی سزا دینے کے لئے آیا ہوں۔ دنیا کی سب سے

عبرتناک سزا"...... اس مہامہان نے کہا۔

" کہاں ہے ناکاسا طاقتیں۔ وہ بھیل اور پجاری کیا ناکاسا طاقتیں تھیں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ وہ اس روپ میں تھیں۔ یہ ناکاسا سردار میرے تخت کے ساتھ کھڑا ہے۔ یہ بھیل بن کر تم سے ملا تھا اور یہ آٹھوں ناکاسا طاقتیں ہیں۔ ان میں سے بائیں طرف جو پہلا آدمی ہے یہ پجاری بن کر تم سے ملا تھا اور تم جو اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھتے ہو تم نے دیکھا کہ کس طرح تم ناکاسا طاقتوں کے قابو میں آگئے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ مہامہان نے کہا۔

" کس طرح آئے ہیں۔ ذرا تفصیل تو بتاؤ اور میرے ساتھیوں کے ساتھ کیا کیا ہے تم نے۔ ہم تو پاکیزگی کے حصار میں تھے پھر تمہارا شیطانی داؤ ہم پر کیسے چل گیا"...... عمران نے کہا۔ وہ واقعی اس بات پر بے حد حیران ہو رہا تھا کہ جب انہوں نے غسل بھی کیا اور لباس بھی دھو لئے تھے پھر ان شیطانی طاقتوں نے کیسے غلبہ پا لیا تھا۔ اس کے ذہن میں اس غار میں ملنے والے عبداللہ کا خیال آ رہا تھا کہ کہیں وہ بھی شیطانی طاقت تو نہ تھی اور اس نے جو گوشت انہیں کھلایا تھا اس میں کوئی حرام چیز شامل نہ کر دی ہو۔

" ہاں۔ اب چونکہ تمہیں ہاگانی سزا ملنی ہے اس لئے اس سے پہلے میں تمہیں سب کچھ بتا دینا چاہتا ہوں۔ تم اور تمہارے ساتھی پاکیزگی کے حصار میں تھے لیکن تمہارے ساتھیوں کے اندر روشنی کی

، اتنی زیادہ نہ تھی جتنی تم میں تھی اس لئے جب تم اس روشنی
نت والے غار سے نکل کر اوپر پہاڑی پر آئے اور پھر واپس چلے
، ناکاسا سردار نے کٹولی مکھی کو حکم دیا کہ وہ ایک مخصوص
کے بال تمہارے ساتھیوں کے جسموں سے لگا دے۔ اس جانور
ال جسے تم ناپاک کہتے ہو۔ تمہارے ساتھی کٹولی مکھی کے
، میں کچھ نہ جانتے تھے اور پھر ان میں روشنی کی طاقت بھی کم
س لئے جیسے ہی اس جانور کے بال تمہارے ساتھیوں کے
ں سے ٹکرائے ناکاسا طاقتوں کو ان پر قابو پانے کا موقع مل گیا
ہر انہیں مقدس کالے غار میں پہنچا دیا گیا۔ پھر تم آگئے لیکن
ے اندر اس قدر طاقت تھی کہ ایک آدھ بال سے تم پر قابو نہ
ا سکتا تھا اور تم ہوشیار بھی تھے اس لئے ناکاسا سردار نے تمہیں
یں کرنے کے لئے دوسری چال چلی اور وہ بھیل بن کر تمہارے
ے آگیا اور پھر وہ اپنی دوسری طاقت کو پجاری بنا کر تمہارے
ے لے آیا۔ تم انہیں پہچان نہ سکے حالانکہ تمہیں معلوم تھا کہ ان
چان ہڈیوں کے ٹکرانے کی مخصوص آواز ہے اور تم نے یہ آواز
ی کوشش بھی کی لیکن تمہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ سردار کی
ں کی آواز سب سے کم ہوتی ہے۔ بہرحال انہوں نے تمہیں
ف بنایا اور تم سے انعام کے بہانے اسلحہ لے لیا اور پھر اپنے
ں میں موجود ایک خاص ناپاکی کو ان ہتھیاروں پر لگا کر یہ ہتھیار
ں واپس کر دیئے اور تم نے ان ہتھیاروں کو ہاتھ بھی لگایا اور پھر

لپنے لباس میں بھی رکھ لیئے ۔اس طرح تمہارا پاکیزگی کا حصار
ختم ہو گیا اور تمہاری روشنی کی طاقت بھی کمزور ہو گئی تو ناکا سا
نے تمہیں بھی قابو کر کے مقدس کالے غار میں پہنچا دیا۔ میں تو
تھا کہ تمہیں شودرمان میں منگوا کر عظیم متروکام کے سامنے بھی
چڑھا دوں لیکن عظیم متروکام نے تمہیں شودرمان میں لانے سے
کر دیا اور حکم دیا کہ تمہیں ہاگانی سزا دی جائے۔ چنانچہ اس کا
انتظام کیا گیا اور تمہیں مقدس کالے غار سے نکال کر یہاں
سے باندھ دیا گیا اور چونکہ تمہارے پیر زمین سے اونچے ہیں اس
اب تم مکمل طور پر بے بس ہو چکے ہو اور یہ بھی سن لو کہ ہاگانی
کیا ہوتی ہے۔ الاؤ میں موجود دہکتے ہوئے کوئلے ناکا سا طاقتیں
نکال کر تمہارے جسموں پر ڈالتے رہیں گے اور تم اس طرح جلتے
گے کہ نہ تم مر سکو گے اور نہ بچ سکو گے۔ یہ ایسی عبرتناک سز
کہ تمہاری روحیں بھی صدیوں تک چیختی چلاتی رہیں گی"۔ مہا
نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" او۔ کالی جھیل کی شاناری جھاڑیوں میں رہنے والے
مینڈک اپنی بڑبڑ بند کرو۔ تم اندھیرے کے دیوتا کے مینڈک ہو
مجھے معلوم ہے کہ تم بس صرف مینڈک ہی ہو صرف اچھلنے
مینڈک جبکہ میں جوزف ہوں۔ پرنس جوزف۔ افریقہ کا پرنس
جس کے سر پر وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر نے ہاتھ رکھا تھا"۔
جوزف نے چیخ کر کہا۔

" میں تمہاری زبان سمجھ رہا ہوں۔ تم نے کالو مہان کو ہلاک کیا
لیکن یہ سن لو کہ میں کالو مہان نہیں ہوں بلکہ مہامہان ہوں۔
ی تمہاری چیخیں اس پورے جنگل میں گونج اٹھیں گی"۔ مہامہان
غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ادھر عمران کے ذہن میں جیسے پنکھے سے
گئے تھے۔ اس نے مقدس کلام دوہرانے کی کوشش کی تھی اور گو
دس کلام اس کے ذہن کے پردے پر تو ابھر رہا تھا لیکن وہ اسے
بان سے ادا کرنے سے قاصر تھا۔ گو اس مہامہان کے بتانے پر اسے
تو اطمینان ہو گیا تھا کہ عبداللہ غلط نہیں تھا اس لئے اس کے ذہن
ں عبداللہ کی یہ بات بار بار ابھر رہی تھی کہ تمہیں ان سے بچنے کے
لئے عقل سے کام لینا پڑے گا۔

" سنو مہامہان۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہمیں فوراً ہلاک
رنے کی بجائے رات تک انتظار کر لو"...... اچانک عمران نے
یک خیال کے تحت کہا۔

" ہا۔ ہا۔ اب تم بے بس ہو گئے ہو۔ اب کیوں مہلت طلب
ر رہے ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ مہلت ملنے سے تم بچ جاؤ گے۔
رگز نہیں۔ اب تم کسی صورت بھی بچ نہیں سکتے"...... مہامہان
نے بڑے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

" تم غلط سمجھ رہے ہو مہامہان۔ میں اپنے لئے نہیں تمہارے
لئے مہلت کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"کیا مطلب"...... مہامہان نے چونک کر پوچھا۔
"اس غار میں روشنی کا ایک نمائندہ موجود تھا۔ اس نے مجھے بتایا
تھا کہ ناکاسا طاقتیں ہمارے ساتھ ایسا کھیل کھیلیں گی لیکن اس نے
مجھے یہ بھی بتا دیا تھا کہ اگر مہامہان نے فوری طور پر ہمیں ہلاک
کرنے کی کوشش کی تو اس کی ناکاسا طاقتیں ہمارے ساتھ ہی فنا ہو
جائیں گی۔ ہاں۔ اگر مہامہان نے ہمیں رات پڑنے پر ہلاک کیا تو ہم
ناکاسا طاقتوں کو کچھ نہیں ہو گا۔ اب ہم تو بقول تمہارے بے بس
ہیں اور ہم کسی طرح بھی ان رسیوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتے
پھر تم کیوں جلدی کر کے اپنی ناکاسا طاقتوں کو فنا کرانا چاہتے ہو"۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ ناکاسا طاقتوں کو کچھ نہیں ہو سکتا"۔
مہامہان نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"تو ٹھیک ہے پھر کر لو تجربہ۔ ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا"۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"سردار ناکاسا تم کیا کہتے ہو"...... مہامہان نے ساتھ کھڑے
ہوئے آدمی سے کہا۔
"مہامہان۔ رات کو واقعی ہماری طاقتیں بڑھ جاتی ہیں اور یہ
دشمن بہرحال بے بس ہیں۔ باقی آپ آقا ہیں"...... سردار ناکاسا نے
کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کی چال کامیاب ہو چکی تھی۔
ناکاسا طاقتیں اپنے فنا ہونے کا سن کر خوفزدہ ہو گئی تھیں۔ عمران نے

ت بھی اسی خیال کے تحت کی تھی کہ شیطانی طاقتیں ہمیشہ موت
نا ہونے سے خوفزدہ رہتی ہیں۔
ٹھیک ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر میں رات کو ہی
گا۔ میں مقدس کالے غار میں جا رہا ہوں لیکن تم نے پوری طرح
ار رہنا ہے"...... مہامہان نے کہا اور تخت سے نیچے اتر آیا۔
ہم ہوشیار ہیں مہامہان"...... سردار ناکاسا نے کہا اور مہامہان
ر قدم اٹھاتا پیچھے کی طرف گیا اور چند لمحوں بعد ہی درختوں میں
ب ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے بہرحال
مہلت مل گئی تھی کہ وہ اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد
باریک رسی کو کاٹ سکے اور یہی وہ چاہتا تھا۔
"جوزف اور جوانا تم تو طاقت سے ان رسیوں کو توڑ دو"۔ عمران
جوزف اور جوانا کو مخاطب ہو کر کہا۔
باس یہ شیطانی رسی ہے۔ یہ طاقت سے نہیں توڑی جا
"...... جوزف نے جواب دیا۔
"ماسٹر میں نے بھی بے حد کوشش کر لی ہے لیکن نجانے یہ کیسی
ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے فولاد سے بھی زیادہ مضبوط ہو"۔ جوانا
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں اپنے بلیڈوں سے کوشش کرتا ہوں"۔ عمران
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھوں کو جھٹکے دیئے اور
باہر نکال کر اس نے رسی پر بلیڈ آزمانا شروع کر دیئے لیکن جلد ہی

اسے محسوس ہو گیا کہ یہ بلیڈ اس خاص قسم کی رسی پر کام ہی نہیں ک
رہے۔

" یہ بلیڈ بھی اس رسی پر کام نہیں کر رہے۔ یہ کیسی رسی ہے"
عمران نے کہا۔

" یہ شیطانی رسی ہے باس۔ نہ ہی یہ توڑی جا سکتی ہے نہ کاٹی
سکتی ہے اور نہ ہی کھولی جا سکتی ہے۔ یہ ہاشانی جھیل کے کنار
پیدا ہونے والی کالی جھاڑی سے بنائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ ا
میں شیطان اپنی طاقت بھر دیتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

" لیکن کیا تمہارے کسی وچ ڈاکٹر نے اس کا توڑ تمہیں نہیں
بتایا"...... عمران نے کہا۔

" بتایا تو تھا باس لیکن اب مجھے یاد نہیں آ رہا"...... عمران
کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہاری یادداشت پر بھی ان شیطا
طاقتوں نے اثر ڈال دیا ہے ورنہ تمہاری یادداشت تو بہترین تھی
عمران نے کہا۔

" باس۔ باس۔ میں نے رسی کھول لی ہے"...... اچانک
نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ جوزف اور جوا
بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

" کھول لی ہے۔ کیا واقعی۔ کیسے"...... عمران نے حیرت
لہجے میں کہا۔

" باس۔ میں نے اپنی انگلیوں سے رسی کی گانٹھ تلاش کرنے کی
شش کی لیکن گانٹھ تو نہ مل سکی البتہ اس کے ایک بل میں میری
گلی داخل ہو گئی۔ شاید وہ ڈھیلی تھی اور پھر جیسے ہی انگلی اس میں
اخل ہوئی اس جگہ سے رسی کھل گئی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
ں کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے خود بھی اس طرح رسی
ھل جانے پر حیرت ہو رہی ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ مجھے یاد آ گیا۔ وچ ڈاکٹر شامالی نے مجھے بتایا تھا کہ
شیطانی رسی کے بل کو اگر ڈھیلا کر کے اس میں کوئی چیز ڈال دی
جائے تو اس بل سے رسی کھل جاتی ہے"...... اچانک جوزف نے تیز
لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر تم کہہ رہے ہو کہ رسی کھل گئی ہے لیکن تمہارے جسم
کے ساتھ بندھی ہوئی رسی تو ویسے ہی ٹائٹ ہے"...... عمران نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" رسی تو اس جگہ سے دو ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی ہے باس لیکن
میں خود بھی حیران ہوں کہ رسی ویسے ہی ٹائٹ ہے"...... ٹائیگر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے ہر بل کو کھولنا ہو گا ورنہ پوری نہ کھلے گی البتہ اس کی
طاقت ضرور کم ہو جاتی ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

" تم اور جوانا دونوں کوشش کرو"...... عمران نے کہا اور ساتھ
ہی اس نے خود بھی کوشش شروع کر دی لیکن رسی اس ٹائپ کی

تھی کہ اس کے بل انتہائی سختی سے جڑے ہوئے تھے۔ نجانے ٹائیگر ا
رسی کا بل کیسے ڈھیلا رہ گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب مایوس ہو
گئے۔ کوئی بھی رسی کے بل نہ کھول سکا تھا اور ٹائیگر بھی صرف ایک
بل کو ہی کھول سکا تھا۔ اس کے باوجود باقی رسی اسی طرح اس کے
جسم کے ساتھ سختی سے بندھی ہوئی تھی۔

"باس۔ باس۔ ایک کام اور ہو سکتا ہے"...... اچانک ٹائیگر نے
کہا۔

"کون سا"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ میں پیروں کی مدد سے اوپر کھسکتا ہوں جب
اس کھمبے سے اوپر میرا جسم جائے گا تو لامحالہ یہ رسی ڈھیلی ہو جائے
گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ہاں باس۔ یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں"...... جوزف نے
چونک کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرو کوشش"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے خود بھی کوشش شروع کر دی۔ چند لمحوں کی
کوشش کے بعد اس نے مزید کوشش ترک کر دی کیونکہ اس کا جسم
معمولی سی حرکت بھی نہ کر پا رہا تھا۔ جوزف اور جوانا کی بھی یہی
حالت تھی البتہ عمران نے ٹائیگر کے جسم کو اوپر کی طرف حرکت
کرتے محسوس کر لیا تھا۔ گو یہ حرکت بے حد معمولی تھی لیکن بہرحال
وہ حرکت کر رہا تھا۔

ٹائیگر کی رسی کا ایک بل کھل چکا تھا اس لئے اس کی طاقت
ہو چکی ہے۔ یہ اس رسی سے نجات حاصل کر سکتا ہے"...... جوزف
کہا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو"...... اچانک اس ناکاسا سردار نے چیختے
ہوئے کہا۔

"ہمارا ساتھی رات ہونے سے پہلے آگ سے دور ہونا چاہتا ہے۔
نہیں کوئی اعتراض ہے"...... عمران نے کہا۔

"سردار ناکاسا۔ سردار ناکاسا۔ اس آدمی نے مقدس رسی کا ایک
کھول لیا ہے"...... اچانک ایک آدمی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی
ردار ناکاسا تیزی سے دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھنے لگا اور عمران نے
اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ
کہ سردار ناکاسا اس آگ کے الاؤ کے اوپر سے اس طرح گزر گیا تھا
وہ آگ کی بجائے عام زمین سے گزر رہا ہو۔ وہ تیزی سے ٹائیگر
کھمبے تک پہنچا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اسے پکڑ کر ایک
لمحے سے نیچے کر دیا۔

"لعنت ہے تم پر"...... ٹائیگر نے بے اختیار غصیلے لہجے میں کہا
پھر جیسے ہی اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے سردار ناکاسا نے یکلخت
چیخ ماری اور اپنے عقب میں موجود آگ کے الاؤ میں جا گرا لیکن
دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا ہی تھا۔

"لعنت ہو تم پر شیطانی طاقتو"...... عمران نے یکلخت چیخ کر کہا تو

نہ صرف سردار ناکاسا بلکہ اس کے باقی ساتھیوں کے حلق سے بھی
کربہہ چیخیں نکلیں اور وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے ان کی
نظروں سے غائب ہو گئے۔

"ٹائیگر تم کوشش کرو۔ ہم سب مل کر ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔
لعنت کا لفظ تو ان پر ایسے اثر کرتا ہے جیسے انہیں کوڑے مارے جا
رہے ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اونچی
آواز میں لعنت لعنت کا ورد شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف
اور جوانا نے بھی چیخ چیخ کر یہ الفاظ کہنے شروع کر دیئے اور ٹائیگر نے
ایک بار پھر اوپر کو کھسکنے کی کوشش شروع کر دی۔ اچانک عمران
کے ذہن میں ایک خیال آگیا۔

"لعنت ہو اس شیطان رسی پر جو میرے جسم پر ہے"...... عمران
نے چیخ کر کہا تو یکلخت تڑتڑ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی
عمران اچھل کر نیچے زمین پر جا کھڑا ہوا اور پھر جیسے ہی اس کے پیر
زمین سے لگے اس کے ذہن میں یکلخت کلمہ طیبہ کے الفاظ نہ صرف
گئے بلکہ اس نے انہیں زبان سے بھی ادا کر دیا اور پھر عمران نے بے
اختیار اونچی آواز میں کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی
تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کے باقی ساتھی بھی نیچے زمین
پر آکھڑے ہوئے۔ سامنے جلتی ہوئی آگ یکلخت اس طرح بجھ گئی جیسے
اس کا کبھی وجود ہی نہ ہو اور وہ لکڑی کا تخت جس پر وہ مہامہان بیٹھا
ہوا تھا ایک زور دار کڑاکے کے ساتھ ہی پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا

لگ رہا تھا جیسے وہاں انتہائی خوفناک زلزلہ آگیا ہو۔ ہر شیطانی
ہس نہس ہوتی چلی جا رہی تھی۔ وہ کھمبے جن کے ساتھ انہیں
ھا گیا تھا وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نیچے زمین پر آگرے تھے۔ اسی
دور سے چیختی ہوئی آوازیں سنائی دیں تو عمران خاموش ہو گیا
لہ یہ آوازیں بتا رہی تھیں کہ آنے والے ادھر ہی آ رہے ہیں۔ اس
جھک کر زمین پر پڑی کنکریوں سے مٹھی بھر لی۔ اسی لمحے سردار
سا اور اس کے آٹھ ساتھی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے
ت کی اوٹ سے نکلے ہی تھے کہ عمران نے ایک بار پھر زور زور
کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کر دیا اور پھر کلمہ طیبہ پڑھ کر ہاتھ میں پکڑی
ن کنکریاں پوری قوت سے اپنی طرف دوڑ کر آتی ہوئی ان شیطانی
توں پر مار دیں۔ جیسے ہی چھوٹی چھوٹی کنکریاں ان کے جسموں سے
ائیں اچانک خوفناک اور دل ہلا دینے والے دھماکے ہوئے اور
دار ناکاسا سمیت اس کے سارے ساتھی اس طرح اچھل کر نیچے
ے جیسے کسی نے انہیں اٹھا کر پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا ہو۔
دھماکے اس وقت ہوئے تھے جب کنکریاں ان کے جسموں سے
ئی تھیں اور پھر نیچے گرتے ہی ان سب کے جسموں میں ایک لمحے
ہزارہویں حصے میں آگ کے شعلے بلند ہوئے اور اس کے ساتھ
وہاں زمین پر بوسیدہ ہڈیوں کے ڈھیر نظر آنے لگے جن میں سے
ائی مکروہ بو آ رہی تھی اور پھر ان ہڈیوں کو بھی آگ لگ گئی اور
لمحوں بعد جہاں ہڈیاں تھیں وہاں راکھ باقی رہ گئی تھی۔ یہ سب

کچھ اس قدر برق رفتاری سے ہوا تھا کہ عمران بھی یوں محسوس کر
تھا جیسے اس کے شیطان پر لعنت بھیجنے سے ناکاسا طاقتوں کے
ہونے کے درمیان صرف پلک جھپکنے جتنا وقفہ ہوا ہو اور عمران
اونچی آواز میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔ اس
کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس۔ اس مہامہان کو تلاش کرنا چاہئے"...... ٹائیگر نے کہا تو
عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ یقیناً فرار ہو گیا ہو گا۔ البتہ تم اس وقت یہ لعنت کا لفظ
استعمال کر دیتے جب وہ یہاں موجود تھا تو اور بات تھی"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس میرے منہ سے تو جھلاہٹ میں یہ الفاظ نکلے تھے۔ میرے تو
تصور میں بھی نہ تھا کہ اس لفظ کا اثر ان شیطانوں پر اس انداز میں ہو
گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرے ذہن میں بھی کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ صرف لفظ لعنت
ان کے لئے خوفناک ثابت ہو گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے
ورنہ اس بار ہم برے پھنسے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر آخر ہم کب تک ان حربوں کا شکار ہوتے رہیں گے۔ ہمیں
کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے جس سے یہ شیطان ہم پر قابو نہ پا
سکیں"...... جوانا نے کہا۔

"پاکیزگی کا حصار ہی ایسا حربہ ہے کہ جس کی مدد سے ان

ن کو روکا جا سکتا ہے لیکن ان ناکاسا طاقتوں نے عجیب چالوں
کام لے کر ہم سب کو ناپاک کر دیا ہے اس لئے واقعی اس سے
کر ہی ہمیں کچھ سوچنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"باس ان شیطانی طاقتوں کو روکنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے جو
ڈاکٹر کاسواں استعمال کرتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ شیطانی طاقتیں
ن کے قریب نہیں آسکتیں اس لئے وہ جسم پر ایسی جڑی بوٹیوں کا
مل لیتا تھا جس سے اس کا رنگ بے حد سفید ہو جاتا تھا"۔
ف نے کہا۔

تمہارا مطلب ہے کہ سیاہ فام سے سفید فام ہو جاتا تھا۔ لیکن کیا
فام شیطانی حربوں سے بچے رہتے ہیں"...... عمران نے
راتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے باس۔ میں نے تو وچ ڈاکٹر کاسواں کا
بتایا ہے"...... جوزف نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

باس مجھے یاد ہے کہ آپ پہلے مقدس کلام کی آیات اور حروف
لکھ کر اپنے پاس بھی رکھ لیتے تھے اور ہمیں بھی دیتے تھے اس
ہم شیطانی طاقتوں سے بچے رہتے تھے"...... ٹائیگر نے کہا تو
ن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی مجھے تو اس کا خیال نہیں آیا۔ اوہ ٹھیک ہے۔
ہزگی کے حصار کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ کام بھی کرنا چاہئے لیکن
لہ یہ ہے کہ ہم کاغذ تو لے کر نہیں آئے"...... عمران نے کہا۔

"خاصا بڑا نقشہ تو ہے ہمارے پاس۔ اس کی پشت پر لکھا جا سکتا
ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہی صورت ہے۔ ٹھیک ہے آؤ اب ایک بار پھر
غسل اور وضو کرنا ہو گا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ مسلسل ایسا کرنا
پڑے گا تو میں بہت سے لباس ساتھ لے آتا۔ بہرحال آؤ اب پھر ہمیں
چشمہ تلاش کرنا ہو گا اور پھر غسل اور وضو کر کے میں مقدس کلام
لکھوں گا۔ آؤ دیر مت کرو ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی اور شیطانی چکر شروع
ہو جائے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شودرمان کے ایک چھوٹے سے کمرے میں مہامہان فرش پر بیٹھا
تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔
کے سامنے ایک عورت اور تین مرد بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان
ون کے جسموں پر سیاہ رنگ کے لباس تھے اور یہ عورت تو جوان
جبکہ مرد ادھیڑ عمر تھے البتہ ان سب کے چہرے خشک اور ویران
تھے۔ انہیں دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ مدت سے
مکرائے تک نہ ہوں۔

"آخر ان دشمنوں کو کیسے ہلاک کیا جائے۔ مجھے بتاؤ کاجلا کے
لانو۔ مجھے بتاؤ میں بے حد پریشان ہوں"...... خاموش بیٹھے ہوئے
ہامہان نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے بولنے کی اجازت ہے مہامہان"...... ایک مرد نے خشک
ر سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہیں کیا۔ باقی سب کو بھی بولنے کی اجازت ہے۔ چاروں کاجلا کے بڑے پجاری ہو۔ تم سب کے پاس کاجلا کی بے شمار شکتیاں ہیں اور میں نے تمہیں اس لئے شودرمان میں خصوصی طور پر طلب کیا ہے کہ کاجلا کے ان دشمنوں سے نمٹنے کی کوئی ایسی ترکیب سوچی جائے جس سے یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں"...... مہامہان نے کہا۔

"مہامہان۔ آپ نے یہ تو ہمیں بتایا ہے کہ کاجلا کے دشمن پاکیشیائی ہیں اور روشنی کے نمائندے ہیں اور انہوں نے کالو مہان کو اس کی شکتوں سمیت اور ناکاسا طاقتوں کو بھی فنا کر دیا ہے اور اب وہ شودرمان کو ختم کرنے آرہے ہیں لیکن آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے ایسا کس طرح کر لیا۔ کیا ان کے پاس بھی ہماری طرح کی شکتیاں ہیں"...... اس ادھیڑ عمر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے خیال نہیں رہا کہ تم اس وقت شودرمان میں ہو اور یہاں جب تک تمہیں بتایا نہ جائے تمہاری شکتیاں ازخود کام نہیں کر سکتیں۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتاتا ہوں۔ کاجلا کے دشمنوں کا سردار ایک پاکیشیائی ہے جس کا نام عمران ہے اور جس کی پشت پر کاجلا کے دشمن روشنی کے نمائندوں کی طاقت ہے لیکن بذات خود وہ ایک عام سا آدمی ہے۔ اس کے ساتھی بھی عام سے آدمی ہیں جن میں ایک افریقی نژاد ہے اور ایک ایکریمین نژاد جبکہ تیسرا پاکیشیائی اور اس کا نام ٹائیگر ہے جبکہ افریقی نژاد کا نام جوزف اور ایکریمی

وانا ہے۔ کاجلا کے دشمنوں نے ان چاروں کو اس لئے یہاں بھیجا ہے کہ یہ شودرمان کو تباہ کر کے کاجلا کو انتہائی کمزور کر ۔ چنانچہ عظیم متروکام نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں کاجلا کے ں کا خاتمہ کر دوں اور ساتھ ہی عظیم متروکام نے مجھے حکم دیا کہ د شودرمان میں پہنچ جاؤں۔ کاجلا کے یہ دشمن ناپال کی طرف روشا میں آرہے تھے اس لئے عظیم متروکام کے حکم پر میں نے رحد پر کالو مہان کو اس کی شکتیوں سمیت بھجوا دیا اور ان کے اکاسا طاقتوں کا حصار قائم کر دیا اور آخر میں متروما طاقتیں تھیں میں نے شودرمان میں بیٹھ کر دشمنوں کے خلاف استعمال کرنا کالو مہان نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر قابو پا لیا لیکن نژاد جوزف نے انتہائی حیرت انگیز طور پر کسی افریقی جادوگر کی کالو مہان کو ہلاک کر دیا۔ اس طرح کالو مہان کی شکتیاں بھی گئیں۔ پھر میں نے ناکاسا طاقتوں کو آگے کیا۔ ناکاسا طاقتوں ی عمران اور اس کے ساتھیوں کو قابو میں کر کے مقدس کالے ں قید کر دیا۔ میں چاہتا تھا کہ انہیں شودرمان میں منگوا کر ک سزا دوں لیکن عظیم متروکام نے حکم دیا کہ میں انہیں ہاگانی ا دوں۔ چنانچہ میں نے نرکاری کو حکم دیا کہ وہ ہاگانی سزا دینے لئے انتظامات کرے۔ چنانچہ ایسا انتظام کیا گیا اور انہیں مقدس ے کھمبوں سے باندھ دیا گیا اور ان کے پیر زمین سے اونچے گئے تاکہ وہ روشنی کا کوئی کلام منہ سے ادا نہ کر سکیں۔ میں

انہیں ہاگانی سزا دینے کے لئے وہاں گیا لیکن اس عمران نے مجھے کہا
میں یہ سزا رات پڑنے سے پہلے نہیں دے سکتا ورنہ ناکاسا طاقتیں
ہو جائیں گی کیونکہ رات کو اندھیرا ہوتا ہے اور شیطان اندھیر
میں زیادہ طاقتور ہو جاتا ہے اس طرح ناکاسا طاقتیں مزید طاقتو
جائیں گی۔چونکہ وہ مکمل طور پر بے بس اور قابو میں تھے اس لئے
نے یہ بات مان لی اور پھر میں وہاں سے اٹھ کر رات ہونے کے انت
میں مقدس کالے غار میں پہنچ گیا لیکن پھر اچانک وہاں مجھے اطلاع
کہ عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف مقدس سیاہ رسی سے آزاد
گئے ہیں بلکہ انہوں نے کسی نامعلوم طاقت کا استعمال کر کے نا
طاقتوں کو بھی فنا کر دیا ہے۔یہ اطلاع ملتے ہی میں فوراً شودرمان
اور میں نے عظیم متروکام سے عرض کی کہ ان دشمنوں سے نمٹنے
لئے مجھے اپنے طور پر کام کرنے کی اجازت دی جائے جس پر
متروکام نے مجھ پر مہربانی کی اور مجھے اجازت دے دی۔چنانچہ میں
تم چاروں کو یہاں بلایا ہے۔اب ہمارے دشمن شودرمان کی طر
بڑھ رہے ہیں اور شودرمان کی حفاظت کرنا ہمارا مقدس فریضہ
چکا ہے۔اب میں متروما طاقتوں کو اس انداز میں استعمال نہیں
چاہتا کہ جس سے وہ لوگ ناکاسا طاقتوں کی طرح انہیں بھی فنا
دیں۔اگر ایسا ہوا تو پھر شودرمان کی حفاظت نہ کی جاسکے گی۔
چاہتا ہوں کہ انہیں شودرمان پہنچنے سے پہلے پہلے ہر حالت میں ہلا
کر دیا جائے اس لئے تمہیں بلایا گیا ہے"...... مہامہان نے بو

میل بتاتے ہوئے کہا۔
" مہامہان کیا ان پر اسلحہ اثر نہیں کرتا"...... اس عورت نے
ت بولتے ہوئے کہا۔
" سب کچھ اثر کرتا ہے۔میں نے بتایا ہے کہ وہ عام انسان ہیں
ن نجانے کس طرح وہ سب کچھ کر لیتے ہیں جس کا ہم سوچ بھی
یں سکتے۔اسی لئے تو میں پریشان ہوں ورنہ تم سب اچھی طرح
نتے ہو کہ کاجلا کی طاقتیں تو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیتی ہیں"۔
ہامہان نے کہا۔
" مہامہان۔میں عرض کرتا ہوں"...... دوسرے ادھیڑ عمر آدمی
نے کہا۔
"ہاں۔بولو کاٹوما۔تم بولو"...... مہامہان نے کہا۔
" مہامہان متروما طاقتیں بھی ناکاسا طاقتوں کی طرح ہیں۔وہ
ف ان سے طاقت میں زیادہ ہیں اگر انہوں نے ناکاسا طاقتوں کو
کر دیا ہے تو یہ متروما طاقتوں کو بھی فنا کر سکتے ہیں اس لئے میرا
ورہ یہ ہے کہ تم ان پر متروما طاقتیں استعمال نہ کرو بلکہ انہیں
درمان تک آنے دو۔شودرمان میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔تم
روما طاقتوں کو بھی شودرمان کے اندر بلا لو۔جب یہ لوگ شودرمان
سامنے پہنچ جائیں تو ہم ان پر اپنی اپنی سب سے بڑی شکتی کو باری
ری استعمال کریں گے۔اس سے یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں
اور اگر ہلاک نہ ہوئے تو بہرحال اس قدر کمزور ہو جائیں گے کہ

تم اپنی عام سی شکتی کو بھی استعمال کر کے ان کا خاتمہ کر سکتے
ہو"...... کاٹوما نے کہا۔

" تم کھل کر بات کرو"...... مہامہان نے کہا۔

" ہم چاروں شودرمان سے باہر جا کر مختلف جگہوں پر ڈیرہ لگا لیں۔
ہم میں سے ہر ایک کے پاس انتہائی طاقتور شیطانی حربے موجود ہیں۔
مثلاً میرے پاس کالوگا حربہ ہے جو پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر سکتا ہے۔
میں ان پر کالوگا استعمال کروں گا۔ اسی طرح ساٹومی کے پاس کلھی
حربہ ہے جسے وہ استعمال کر سکتی ہے اور ٹاسوا کے پاس کالچی حربہ
ہے اس طرح باچھوگا کے پاس آباکی کا حربہ ہے۔ اگر ہم چاروں باری
باری یہ حربے ان پر استعمال کریں تو ان کا بچ نکلنا ناممکن ہو جائے
گا"...... کاٹوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے مہامہان کہ یہ چار دشمن ہیں اور ہماری تعداد
بھی چار ہے۔ ہم ایک ایک آدمی کو منتخب کر لیں اور علیحدہ علیحدہ ان
پر اپنے اپنے حربے استعمال کریں اس طرح یہ لوگ ایک دوسرے
کی مدد نہ کر سکیں گے اور ہلاک ہو جائیں گے"...... اس عورت نے
کہا۔

" ان میں اصل آدمی وہ عمران ہے اس کے خلاف کون اپنا حربہ
استعمال کرے گا"...... مہامہان نے کہا۔

" مجھے اجازت دیں مہامہان۔ آپ جانتے ہیں کہ ساٹومی آدمیوں
کا خون چوس لیتی ہے"...... اس عورت نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" اس افریقی جادوگر کو میرے حوالے کر دیں مہامہان"۔ کاٹوما
کہا۔

" اس ایکریمی نژاد کو میرے حوالے کر دیں مہامہان"...... ٹاسوا
کہا۔

" اور چوتھے ایشیائی پر میں اپنا حربہ استعمال کروں گا"...... آخری
ا نے کہا۔

" تجویز تو اچھی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ کچھ کرنے سے پہلے عظیم
وکام کی درباری طاقت سوگی سے مشورہ لے لیا جائے"۔ مہامہان
کہا تو سب نے اس کی تجویز کی تائید کر دی۔ چنانچہ مہامہان نے
ا ایک ہاتھ اوپر اٹھایا اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس نے اپنا
ھ زور سے زمین پر مارا تو وہ جگہ جہاں اس نے ہاتھ مارا تھا پھٹ گئی
ر اس میں سے ایک گہرے سرخ رنگ کی بندریا باہر آ گئی۔ اس
دریا کا رنگ اس قدر سرخ تھا جیسے وہ آگ کی بنی ہوئی ہو۔

" سوگی حاضر ہے مہامہان"...... اس بندریا کے منہ سے انسانی
از نکلی۔

" سوگی تم عظیم متروکام کی درباری طاقت ہو۔ ہمیں بتاؤ کہ ہم
نے کاجلا کے دشمنوں کے خاتمے کے لئے جو تجویزیں سوچی ہیں کیا یہ
میاب رہیں گی"...... مہامہان نے کہا۔

" نہیں مہامہان۔ یہ سب تجویزیں کامیاب نہیں رہیں گی کیونکہ
جلا کے دشمنوں نے اپنے پاس روشنی کے عظیم کلام پر مبنی حروف لکھ

کر اپنے پاس رکھ لئے ہیں اس لئے اب ان پر تمہارا کوئی شیطانی اور کوئی شیطانی شکتی اثر انداز نہیں ہو سکتی"...... اس بندریا نے جواب دیا تو مہامہان سمیت وہاں موجود سب کے چہرے لٹک سے گئے۔

"تو پھر مجھے بتاؤ سوگی کہ ہم شودرمان کو کس طرح دشمنوں سے بچائیں اور ان کو کیسے ہلاک کریں"...... مہامان نے کہا۔

"تم مہامہان ہو۔ تم اس وقت کاجلا کے سب سے بڑے پجاری ہو اور تمہارے پاس کاجلا کے بڑے بڑے مہان بھی موجود ہیں لیکن تم میں سے کوئی بھی ان دشمنوں کو ہلاک نہیں کر سکتا اس لئے کہ تمہارے دشمن عقل میں تم سے زیادہ تیز ہیں اور ان کے پاس روشنی کے ایسے حربے ہیں جن کا تمہارے پاس کوئی توڑ نہیں ہے۔ اگر تم شودرمان کو بچانا چاہتے ہو اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کرنا چاہتے ہو تو بجائے شکتیوں اور شیطانی حربوں سے کام لینے کے تمہیں ان سے عقل سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ شیطانی عقل سے۔ تب ہی تم کامیاب ہو سکتے ہو"...... اس بندریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔ تم عظیم متروکام کی درباری ہو۔ تم کوئی حربہ بتاؤ"...... مہامہان نے کہا۔

"سنو۔ سوگی کی بات غور سے سنو۔ سوگی کے علاوہ تمہیں یہ مشورہ اور کوئی نہیں دے سکتا۔ سوگی کا مشورہ یہ ہے کہ اپنے دشمنوں کو عقل سے کام لے کر پہلے انہیں بے بس کرو اور پھر انہیں

ہلاک کرو۔ تم دشمنوں کا ہم مذہب ایسا آدمی سامنے لے آؤ جو بظاہر ان کے مذہب کا بڑا ہو اور اپنے آپ کو روحانی طور پر بڑا سمجھتا ہو لیکن اس کے دل میں لالچ اور ہوس بھری ہوئی ہو۔ پھر اس آدمی کو دولت کا لالچ دو اور اسے کہہ دو کہ وہ ان لوگوں سے ملے اور انہیں اس طرح قائل کرے کہ وہ بھی اسے اپنے مذہب کا بڑا سمجھ لیں اس کے لئے تم اسے کاکوری شکتی بخش سکتے ہو۔ وہ کاکوری حالات جاننے والی شکتی ہے۔ اس شکتی کی مدد سے وہ انہیں یقین دلا دے گا۔ جب انہیں یقین آ جائے تو یہ آدمی انہیں بے ہوش کر دینے والی خوشبو سنگھا دے۔ اس کے لئے تم اسے کاجوری بوٹی کی جڑ دے سکتے ہو۔ وہ اس جڑ کو جیسے ہی پانی میں ڈالے گا ایسی خوشبو پیدا ہو گی کہ یہ سب بے ہوش ہو جائیں گے لیکن چونکہ اس آدمی کے پاس کاکوری شکتی ہو گی اس لئے یہ آدمی بے ہوش نہیں ہو گا۔ جب یہ بے ہوش ہو جائیں تو وہ آدمی ان کی جیبوں سے روشنی کا کلام نکال لے پھر انہیں شودرمان میں منگوا لینا اور کالے تالاب میں انہیں ڈبکیاں دے دینا۔ کالے تالاب میں ڈبکیوں کے بعد یہ مکمل طور پر بے بس ہو جائیں گے۔ ان کی جسمانی طاقت بھی ختم ہو جائے گی اور ذہانت بھی۔ پھر تم چاہے انہیں عظیم متروکام پر بھینٹ چڑھا دو چاہے انہیں زندہ جلا دو جو چاہو کرو"...... اس بندریا نے کہا۔

"لیکن ایسا آدمی کہاں سے ملے گا اور ہم اسے کس طرح آمادہ کریں گے۔ ظاہر ہے اس کے لئے ہمیں کاجلا کی شکتیاں اور حربے

استعمال کرنے پڑیں گے اور ہمارے حربے اور شکتیاں ایسی نہیں
انداز کی ہیں کہ یہ دشمن فوراً سمجھ جائیں گے"...... مہامہان نے
کہا۔

"ہاں۔ تم نے ٹھیک کہا ہے مہامہان۔ تم واقعی مہامہان ہو۔
یہ کام میں کر سکتی ہوں کیونکہ میرا کاجلا سے کوئی تعلق نہیں ہے اور
میں ایسے آدمی کو جانتی ہوں اور میں خود اس کے ذہن میں بیٹھ جاؤں
گی پھر جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی ہو گا لیکن اس کے لئے تمہیں مجھے
میری پسندیدہ بھینٹ دینا ہو گی"...... بندریا نے کہا۔

"ہم تمہیں بھینٹ دینے کے لئے تیار ہیں"...... مہامہان نے
کہا۔

"میں یہ بھینٹ سب کے سامنے نہیں بتا سکتی لیکن تمہارے ذہن
میں ڈال سکتی ہوں۔ تم مہامہان ہو صرف تم اجازت دو باقی کام
میں خود کر لوں گی"...... بندریا نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے"...... مہامہان نے کہا۔

"آنکھیں بند کر لو"...... بندریا نے کہا تو مہامہان نے آنکھیں
بند کر لیں۔ دوسرے لمحے بندریا کا جسم یکلخت سرخ رنگ کے دھوئیں
میں تبدیل ہوتا چلا گیا اور پھر یہ دھواں مہامہان کی ناک میں داخل
ہو کر غائب ہوتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد دھواں واپس نکلتا دکھائی دیا
اور ایک بار پھر وہی سرخ رنگ کی بندریا نظر آنے لگ گئی اور اس
کے ساتھ ہی مہامہان نے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ کیسے ممکن ہے سوگی۔ تمہیں یہ بھینٹ نہیں دی جا سکتی"۔
مہان نے آنکھیں کھولتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں جا رہی ہوں۔ تمہارا شودرمان بھی تباہ ہو جائے گا اور
سب بھی۔ مجھے بھینٹ دے کر تم اپنے آپ کو بھی بچا سکتے ہو اور
ودرمان کو بھی"...... بندریا نے کہا تو مہامہان کے چہرے پر چند
ں کے لئے تذبذب کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے بے
ختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ اجازت ہے"...... مہامہان نے کہا تو بندریا نے
نتہائی مسرت بھرے انداز میں چیخ ماری اور اس کے ساتھ ہی اس کا
سم دوبارہ سرخ رنگ کے دھوئیں میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ پھر اس
ھوئیں نے بجلی کی سی تیزی سے مہامان کے سامنے بیٹھے ہوئے
نوں مردوں اور اس عورت کو گھیر لیا اور اس کے ساتھ ہی
ودرمان کا یہ کمرہ انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ چند لمحوں بعد
یخیں مدہم ہوتی چلی گئیں اور دھواں چھٹنے لگا اور ایک بار پھر دھواں
ندریا کے روپ میں آ گیا لیکن اب جہاں وہ چاروں موجود تھے اب
ہاں کچھ بھی نہ تھا۔ مہامہان کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو گیا تھا۔

"میں نے صرف شودرمان کو بچانے کے لئے کاجلا کے چار مہانوں
بھینٹ دے دی ہے سوگی لیکن اب کاجلا کے دشمنوں کو ہر
رت میں ہلاک ہونا چاہئے"...... مہامہان نے سرد لہجے میں کہا۔

"جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی ہو گا مہامہان۔ تم نے شودرمان

کو بچا لیا ہے اور اپنے آپ کو بھی۔ ان مہانوں کا کیا ہے کاجلا طاقتور
رہا تو ایسے کئی مہان بن جائیں گے میں تمہارے دشمنوں کو شودرمان
میں تمہارے پاس پہنچا دوں گی۔ اس کے بعد تم جانو اور تمہارا
کام"...... بندریا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... مہامہان نے کہا تو سوگی یکلخت زمین میں
غائب ہو گئی اور مہامہان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس
کے چہرے پر ہلکے سے کرب کے تاثرات تھے لیکن وہ اس لئے مطمئن
تھا کہ اسے معلوم تھا کہ عظیم متروکام کی درباری سوگی واقعی وہ سب
کچھ کر لے گی جو اس نے کہا ہے۔ اس طرح نہ صرف شودرمان بچ
جائے گا بلکہ ایک لحاظ سے کاجلا بھی بچ جائے گا اور اس لحاظ سے
چاروں مہانوں کی بھینٹ مہنگا سودا نہ تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت شودرمان کی طرف سفر کرتا ہوا آگے
بھا چلا جا رہا تھا۔ ان سب نے ایک بار پھر نہ صرف ایک پہاڑی
شمے پر غسل کیا تھا بلکہ دوبارہ اپنے لباس اور اسلحہ کے تھیلے بھی دھو
ر سکھا لئے تھے۔ اس کے بعد عمران نے وضو کیا اور پھر اس نے نقشے
کے چار حصے کئے اور پھر ہر حصے کی پشت پر اس نے قلم سے حفاظت
غرض سے حروف مقطعات لکھے اور پھر ایک ایک حصہ اس نے
پنے ساتھیوں کو دیا جبکہ ایک حصہ اس نے اپنے پاس رکھ لیا تھا اور
قعی پھر کوئی شیطانی طاقت ان کے راستے میں نہ آئی تھی اور وہ
لمینان سے شودرمان کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ گو عمران نے
وفیسر حفیظ احسن سے حاصل کردہ نقشے کے چار حصے کر کے ان کی
ثت پر حروف مقطعات لکھ لئے تھے اور ایک ایک حصہ سب کے
س تھا لیکن عمران نے اپنے پاس نقشے کا جو حصہ رکھا تھا اس پر
ودرمان اور اس کی طرف جانے والے راستوں کی نشاندہی موجود
ی۔ پروفیسر حفیظ احسن نے اس سلسلے میں نقشے پر باقاعدہ ایسے

نشانات لگائے ہوئے تھے جن کی مدد سے شودرمان تک پہنچا جا سکتا
تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران نے پروفیسر سے سوالات کر کے اس
نقشے پر مزید ایسے نشانات بھی لگا لئے تھے جن سے اسے مزید رہنمائی
مل سکتی تھی اس لئے وہ اس نقشے کی مدد سے مسلسل آگے بڑھتے چلے
جا رہے تھے۔ جہاں عمران کو کوئی شک ہوتا وہ جیب سے نقشہ نکال
کر اسے چیک کر لیتا اور پھر اسے واپس جیب میں رکھ لیتا تھا۔

" باس یہ روشن کلام رکھ کر ہم واقعی شیطانی طاقتوں سے محفوظ ہو
چکے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں لیکن ظاہر ہے شیطانی طاقتیں اتنی آسانی سے تو شکست تسلیم
نہیں کریں گی اس لئے وہ لازماً کوئی نہ کوئی حربہ کسی نہ کسی انداز
میں تو بہرحال استعمال کریں گی"...... عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" ماسٹر اس مشن میں آپ مجھے ساتھ لے آئے ہیں لیکن ابھی تک
یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ میں آپ کی مدد کیسے کر سکتا
ہوں"...... اچانک جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
جوزف اور ٹائیگر بھی حیرت بھری نظروں سے جوانا کو دیکھنے لگے
کیونکہ جو بات جوانا نے کی تھی وہ انتہائی حیرت انگیز تھی۔ اس
مطلب تو یہ تھا کہ جوانا اپنے آپ کو ذہنی طور پر اس مشن میں
ایڈجسٹ نہیں کر پا رہا تھا۔

" جو کچھ ہم سب کر رہے ہیں وہی کچھ تم بھی کر رہے ہو"۔ عمران

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا مطلب ہے ماسٹر کہ جوزف تو افریقہ کے وچ ڈاکٹروں اور
زی دیوتاؤں کی باتیں کر کے اور اس طرح کے کام کر کے آپ کا
دگار ثابت ہو رہا ہے۔ ٹائیگر نے ان کھمبوں پر عقل کے سلسلے میں
اہمیت منوا لی ہے لیکن مجھ سے ابھی تک ایسا کوئی کام سرزد
یں ہوا جبکہ میں نے بھی اس سیاہ رنگ کی رسی کو توڑنے کی بے حد
شش کی لیکن مجھ سے تو وہ رسی تک نہ ٹوٹ سکی"...... جوانا نے

" وہ رسی شیطانی عمل سے بنائی گئی تھی اس لئے اسے صرف
فت کی بنا پر نہ توڑا جا سکتا تھا۔ بہرحال اگر تم اپنے آپ کو فضول
ے رہے ہو تو پھر تمہیں کام بتایا جا سکتا ہے"...... عمران نے
مکراتے ہوئے کہا۔

" کیا کام"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

" کوئی گانا سنواؤ۔ سنا ہے ایکریمی بڑے اچھے سنگر ہوتے ہیں"۔
ران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہی ایک کام تو مجھے نہیں آتا۔ میں نے اپنے طور پر یہ کوشش
کی تھی لیکن اب کیا بتاؤں سننے والے مجھے پاگل سمجھ کر اٹھ کر
ے جایا کرتے تھے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس
بات پر نہ صرف عمران اور ٹائیگر بلکہ جوزف بھی بے اختیار ہنس پڑا

"اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اس طرح ہم بھی بھاگنے پر مجبور ہو جائیں گے اور جلدی شودرمان پہنچ جائیں گے ورنہ اس طرح چلتے چلتے تو نجانے کتنا عرصہ لگ جائے"...... عمران نے کہا تو اس بار سب کے ساتھ جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کو بائیں ہاتھ پر خاصی گہرائی میں کسی آدمی کے کراہنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ آواز سے لگ رہا تھا کہ کوئی بوڑھا زخمی آدمی کراہ رہا ہو۔

"اوہ دیکھو ادھر گہرائی میں کوئی کراہ رہا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا اور تیزی سے بائیں طرف کو بڑھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اس طرف کو بڑھے اور پھر کافی گہرائی میں انہیں ایک چٹان پر ایک کافی بوڑھا آدمی عجیب سے ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا نظر آیا۔ یہ کافرستانی آدمی تھا اور اس کے جسم پر کافرستانی مسلمانوں جیسا لباس تھا اور سر پر ٹوپی تھی۔ اس کے گلے میں بڑے بڑے منکوں والی ایک تسبیح بھی نظر آ رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ مر رہا ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر بھی اس کے ساتھ ہی نیچے اترنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس چٹان پر پہنچ گئے۔ اس بوڑھے کی آنکھیں بند تھیں اور وہ آہستہ آہستہ کراہ رہا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ اس چٹان سے ہٹ کر ذرا اونچائی پر ایک اور چٹان تھی جس کے ساتھ ہی ایک کشادہ غار تھا اور اس غار میں کھانے پینے کی چیزیں اور

بستر وغیرہ موجود تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ بوڑھا اس غار میں رہتا تھا اور کسی وجہ سے وہ باہر نکلا اور سنبھل نہ سکا اور اس چٹان پر گر گیا۔ بلندی زیادہ نہ تھی اس لئے وہ مرا نہیں ورنہ اس پتھریلے علاقے میں اگر وہ زیادہ گہرائی میں گرتا تو شاید اس کے جسم کی ہڈیاں بھی سلامت نہ رہتیں۔

"اسے اٹھا کر اس غار میں لے چلو"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"میں اٹھاتا ہوں"...... جوانا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جوزف اٹھائے گا"...... عمران نے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر اسے اٹھا لیا تو جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"منہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے جوانا ہم سب مشن پر ہیں اور یہ عام مشن نہیں ہے۔ یہاں ہر قدم پھونک کر رکھنا پڑتا ہے اور جوزف میں یہ قدرتی صلاحیت ہے کہ وہ شیطانی حربوں کی بو ہم سب سے زیادہ جلدی سونگھ لیتا ہے"...... عمران نے جوانا کے ہونٹ بھینچتے اور اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری ماسٹر۔ میں واقعی یہ سمجھا تھا کہ آپ شاید مجھ سے ناراض ہیں"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سے ناراض ہو کر میں نے اپنی گردن تو نہیں تڑوانی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس بوڑھے کو اٹھائے اس غار میں پہنچ گئے۔ غار کے فرش پر گھاس بچھی ہوئی تھی۔ ایک طرف البتہ سفید رنگ کی ایک بڑی سی چادر بچھی ہوئی تھی۔ ایک طرف بستر بھی پڑا ہوا تھا اور گھڑا، پیالہ اور ایسی ہی بہت سی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ عمران کے اشارے پر جوزف نے اس بوڑھے کو اس سفید چادر پر لٹا دیا۔

"اسے پانی پلاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے گھڑے کے ساتھ پڑا ہوا پیالہ اٹھایا اور گھڑے میں سے پانی پیالے میں ڈال کر اس نے اس بوڑھے کے منہ میں پانی ٹپکانا شروع کر دیا۔ بوڑھا آہستہ آہستہ کراہ رہا تھا۔ پانی حلق میں پہنچتے ہی بوڑھا پوری طرح ہوش میں آنے لگ گیا۔

"جوزف اسے اٹھاتے ہوئے تمہیں کسی گڑبڑ کا احساس تو نہیں ہوا"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ اگر ایسا ہوتا تو میں اسے وہیں چٹان پر ہی پٹخ دیتا"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"بیٹھ جاؤ۔ یہ بوڑھا ہوش میں آ رہا ہے اور میں بوڑھے سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو وہ سب وہیں غار میں ہی گھاس پر بیٹھ گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ میں غار میں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں"...... اس بوڑھے نے یکلخت اٹھ کر بیٹھتے

ہوئے حیرت اور پریشانی کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"ہم اونچائی سے گزر رہے تھے کہ میں نے گہرائی میں آپ کی کراہیں سنیں۔ ہم نیچے اترے تو آپ ایک چٹان پر پڑے کراہ رہے تھے۔ ساتھ ہی ہمیں یہ غار نظر آ گیا تو ہم سمجھ گئے کہ آپ یہاں رہتے ہیں اس لئے ہم آپ کو اٹھا کر یہاں لے آئے اور آپ کو پانی پلایا تو آپ ہوش میں آ گئے"...... عمران نے کہا تو اس بوڑھے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور پھر اس نے اس طرح تیزی سے اپنے جسم کو دونوں ہاتھوں سے ٹٹولنا شروع کر دیا جیسے چیک کر رہا ہو کہ اس کے جسم کی کوئی ہڈی تو نہیں ٹوٹ گئی۔

"بے فکر رہیں۔ آپ بچ گئے ہیں۔ آپ کی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے"...... بوڑھے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"آپ مسلمان ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"الحمد للہ میں مسلمان ہوں۔ کیوں"...... بوڑھے نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ اس علاقے میں تو بھیل رہتے ہیں یا شیطانی مذہب کاجلا کے پیروکار۔ یہاں کسی مسلمان کی موجودگی پر حیرت ہوتی

ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ایسا تو ہے۔ بہرحال میں آپ لوگوں کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے میری مدد کی لیکن میں صرف زبانی طور پر ہی آپ کا شکریہ ادا کر سکتا ہوں اور کسی قابل نہیں ہوں البتہ میں آپ کے حق میں دعا ضرور کروں گا کہ آپ جس مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا وہ مقصد پورا کر دے"...... بوڑھے نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار بوڑھا نہ صرف بے اختیار اچھل پڑا بلکہ اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ مسرت کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

" علی عمران۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ مسلمان ہیں۔ اوہ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کسی غیر مسلم کے احسان سے مجھے بچا لیا" بوڑھے نے کہا۔

"جی ہاں۔ الحمدُللہ۔ آپ کا نام کیا ہے اور آپ یہاں کیوں رہ رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام احسان احمد ہے لیکن یہاں کے لوگ مجھے بابا عبدو کہتے ہیں۔ میں گذشتہ پانچ سالوں سے یہاں رہ رہا ہوں۔ ویسے میں کافرستان کے شہر تاج نگر کا رہنے والا ہوں۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر بھیلوں کی ایک بستی ہے۔ سیدھے سادھے لوگ ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ان کے سردار اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ

بہت سے مرد اور عورتوں کو مسلمان کر چکا ہوں۔ بس وہ لوگ یہاں آتے ہیں اور میری مدد کر دیا کرتے ہیں اور میں بھی ان کی بستی میں چلا جاتا ہوں اور وہاں لوگوں کو اسلام کے بارے میں بتاتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس کی رحمت کی وجہ سے میری حقیر کوششیں بہرحال کامیاب ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی یہ پوری بستی مسلمان ہو جائے گی اور پھر ان کی مدد سے میں اپنا کام مزید آگے بڑھاؤں گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل ہے ورنہ میں کیا اور میری حیثیت کیا"...... بابا عبدو نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

" آپ یہاں اکیلے کیوں رہ رہے ہیں۔ آپ بستی میں بھی تو رہ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" یہاں اس لئے رہتا ہوں کہ اطمینان اور لگن سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہوں"...... بابا عبدو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے اب ہمیں اجازت دیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ابھی نو مسلم لوگ بستی سے آجائیں گے تو میں انہیں کہہ کر کچھ نہ کچھ منگوا کر آپ کو پیش کروں گا۔ آپ بہرحال میرے محسن بھی ہیں اور پھر مسلمان بھی اور میرے مہمان بھی۔ مجھے خدمت کا کچھ تو موقع دیں"۔ بابا عبدو نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں بابا عبدو صاحب۔ آپ کی مدد تو ہم نے بحیثیت مسلمان کی ہے۔ اس میں ہمارا کوئی احسان وغیرہ نہیں ہے

البتہ ہم نے کافی دور جانا ہے اور اگر زیادہ دیر ہم یہاں رک گئے تو
وہاں تک پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے گی اور ہمارے لئے مشکل ہو
جائے گی"...... عمران نے کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔
" رات پڑنے میں کچھ زیادہ وقت تو نہیں رہا۔ کیا آپ نے کسی
بستی میں جانا ہے"...... بوڑھے نے چونک کر کہا۔
" جی نہیں۔ ہماری منزل شودرمان ہے"...... عمران نے کہا تو
بوڑھے کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
" شودرمان۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ کافروں کی مذہبی عمارت۔ مم۔ مم۔ مگر
آپ تو کہہ رہے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں پھر"...... بابا عبدو کے
چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
" ہم مسلمان ہی ہیں باباجی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم نے
شودرمان جانا ہے لیکن اس لئے کہ ہم اس عمارت کو تباہ کرنا چاہتے
ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو بوڑھا ایک بار پھر اچھل پڑا۔
" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو میں آپ کو نہیں روکوں گا کیونکہ
بہرحال یہ ایک مقدس کام ہے البتہ یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ میں
اپنے مہمانوں کو اس طرح خالی ہاتھ بھیج دوں اس لئے آپ اگر
ناراض نہ ہوں تو گھڑے سے پانی پی لیں۔ یہ چشمے کا پانی ہے اور
پاک اور صاف ہے"...... بوڑھے نے بڑے منت بھرے لہجے میں
کہا۔
" کیوں نہیں۔ ضرور پیئیں گے لیکن کیا آپ ہماری کوئی مدد نہیں

کر سکیں گے"...... عمران نے کہا۔
" مدد۔ کیسی مدد۔ میں تو انتہائی غریب آدمی ہوں۔ یہاں میرے
پاس تو کچھ بھی نہیں ہے"...... بوڑھے نے بڑے شرمندہ سے لہجے
میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
" میرا مطلب روپے پیسے سے مدد کا نہ تھا بلکہ روحانی مدد سے
تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" اوہ۔ میں تو ایک عام اور عاجز سا آدمی ہوں۔ بس اللہ اللہ کرتا
رہتا ہوں میرے پاس تو کوئی روحانی طاقت نہیں ہے لیکن آپ کس
قسم کی مدد چاہتے ہیں"...... بابا عبدو نے کہا۔
" یہ شیطان اور اس کی ذریات بہرحال ہمارے مقابلے پر آئیں
گی۔ پہلے بھی انہوں نے ہمیں روکنے کی کوشش کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ
کے فضل و کرم سے وہ کامیاب نہیں ہو سکیں۔ ظاہر ہے وہ کوئی نہ
کوئی حربہ تو استعمال کریں گی۔ پہلے بھی ایک صاحب جن کا نام
عبداللہ تھا ہمیں ایک غار میں ملے تھے۔ انہوں نے ہماری کافی مدد کی
تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" میں تو صرف آپ کے حق میں دعا ہی کر سکتا ہوں علی عمران
صاحب اور وہ میں انشاء اللہ ضرور کروں گا۔ اس سے زیادہ تو میرے
پاس کچھ نہیں ہے"...... بابا عبدو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
کہا۔
" آپ سے ملاقات ہی ہمارے لئے کافی ہے جناب اب اجازت"۔

عمران نے کہا۔

"آپ مجھے اس قدر شرمندہ نہ کریں۔ میں واقعی اللہ تعالیٰ کا بہت عاجز بندہ ہوں۔ کاش میرے پاس کوئی روحانی طاقت ہوتی تو میں ضرور آپ کی اس نیک کام میں مدد کرتا لیکن آپ شاید مایوس ہونے کی وجہ سے مجھ سے سادہ پانی تک نہیں پینا چاہتے۔ بہرحال آپ کی مرضی۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... بابا عبدو نے انتہائی دل شکستہ سے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ پانی تو ہم نے پینا ہے"...... عمران نے بابا عبدو کے چہرے پر بے پناہ شکستگی دیکھ کر کہا اور پھر اس کے کہنے پر ٹائیگر نے گھڑے میں سے پانی پیالے میں انڈیلا اور پیالہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس کا چھوٹا سا ایک گھونٹ لیا۔ پانی سادہ اور صاف تھا اس لئے وہ اسے پی گیا اور پھر اس کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے بھی پانی باری باری پی لیا۔

"آپ کی بہت مہربانی جناب۔ کاش میں آپ کی مزید مدد کر سکتا لیکن آپ یقین کریں کہ میں آپ کے حق میں دعا ضرور کروں گا"۔ بوڑھے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کی دعائیں ہمارے لئے بے حد قیمتی ہیں"۔ عمران نے کہا اور بوڑھا اور زیادہ خوش ہو گیا اور پھر عمران بوڑھے سے اجازت لے کر اپنے ساتھیوں سمیت غار سے نکلا اور پھر وہ چڑھائی چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے جہاں سے وہ نیچے اترے تھے۔

"باس حیرت ہے کہ یہ بزرگ دنیا سے ہٹ کر اس طرح اکیلی جگہ پر رہتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اپنے اپنے ذہن کی بات ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ باس میرا خیال ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے"...... اچانک جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسی گڑبڑ"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس مجھے اب خطرہ محسوس ہونے لگ گیا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے میں شاپال معبد میں داخل ہونے ہی والا ہوں۔ شاپال معبد جس میں اندھیرا راج کرتا ہے۔ وہ اندھیرا جس سے بدروحوں کو غذا ملتی ہے۔ باس۔ باس"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ پیر تیزی سے مڑنے لگے اور پھر وہ دھڑام سے نیچے گر گیا۔

"ارے ارے۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا"...... عمران نے تیزی سے جوزف کی طرف بڑھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اسے یکلخت ایسے محسوس ہوا جیسے اچانک اس کے ذہن پر گھپ اندھیرے نے یکلخت یلغار کر دی ہو اور پھر اس کے کانوں میں جوانا اور ٹائیگر کی کربناک انداز میں چیخنے کی آوازیں پڑیں۔ اس نے ذہن کو جھٹک کر اپنے آپ کو ہوشیار کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن پر تاریکی کا پردہ بڑھتا چلا گیا اور اس کے تمام احساسات اس تاریکی میں جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔

مہامہان شودرمان کے چھوٹے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک کمرے کی چھت کے ایک کونے سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور مہامہان نے چونک کر اس کونے کی طرف دیکھا۔

" مہامہان۔ سوگی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ تمہارے دشمن اس کے قابو میں آنے والے ہیں"...... چھت کے اس کونے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی تو مہامہان نے چونک کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر سامنے دیوار کی طرف جھٹکے۔ اس کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کی دیوار کے درمیان ایک کافی بڑا حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا اور مہامہان نے دیکھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی گہرائی میں اترتے چلے جا رہے ہیں اور پھر وہ ایک چٹان پر پہنچ کر رک گئے جہاں ایک کافرستانی بوڑھا نیم بے ہوشی کے عالم میں پڑا کراہ رہا تھا۔ عمران کے ساتھی جوزف نے

ں بوڑھے کو اٹھایا اور پھر وہ ایک غار میں اسے لے گئے جہاں فرش گھاس بچھی ہوئی تھی۔

" یہ کون بوڑھا ہے"...... مہامہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ں نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اپنے سامنے فرش پر ہاتھ مارا تو ں پھٹا اور اس میں سے وہی سرخ رنگ کی بندریا باہر آ گئی۔

" سوگی۔ یہ بوڑھا کون ہے۔ ابھی مجھے کاکاشی نے بتایا ہے کہ تم ، اپنا کام شروع کر دیا ہے لیکن یہاں تو وہ اس بوڑھے کو اٹھا کر غار پہنچے ہیں۔ یہ سب کیا ہے"...... مہامہان نے بندریا سے مخاطب کر کہا۔

" مہامہان۔ یہی وہ جال ہے جو سوگی نے ان کے لئے بچھایا ہے۔ بس دیکھتے رہو"...... سوگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فرش ں غائب ہو گئی۔ مہامہان کی نظریں دیوار کے روشن حصے پر جمی ئی تھیں۔ اب وہ بوڑھا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور عمران اور اس کے تھی اس سے باتیں کر رہے تھے۔ مہامہان نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھا دیوار کی طرف جھٹکا تو عمران وغیرہ کی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں مہامہان خاموش بیٹھا ان کی باتیں سنتا رہا لیکن اس کے چہرے پر ت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ یہ بوڑھا باتیں کر رہا تھا جس سے قطعاً یہ ظاہر نہ ہوتا تھا کہ یہ عمران اور کے ساتھیوں کے لئے کوئی جال ہے۔

" کاکاشی یہاں نیچے آؤ اور مجھے بتاؤ کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے"۔

اچانک مہامہان نے چھت کے اس کونے کی طرف منہ اٹھا کر تحکمانہ لہجے میں کہا جہاں سے پہلے آواز سنائی دی تھی اور دوسرے لمحے ایک سیاہ رنگ کی چھپکلی ٹپ سے چھت سے نیچے فرش پر گری اور تیزی سے دوڑتی ہوئی مہامہان کے سامنے پہنچ گئی۔ پھر اس کے گرد سیاہ دھواں پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو وہ چھپکلی ایک بوڑھی عورت کے روپ میں وہاں موجود تھی۔

"کاکاشی حاضر ہے مہامہان"...... اس عورت نے مکروہ سی آواز میں کہا۔

"مجھے بتاؤ کاکاشی کہ یہ بوڑھا کون ہے اور یہ کس طرح کا جال ہے اور سوگی نے کیا سوچا ہے"...... مہامہان نے کاکاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مہامہان۔ سوگی بہت کامیاب جا رہی ہے۔ یہ بوڑھا اسی مذہب کا آدمی ہے جس مذہب کے تمہارے دشمن ہیں۔ سوگی اسے کافرستان سے یہاں اس غار میں لے آئی ہے اور اب جو کچھ ہو رہا ہے وہ سوگی کے حکم کے مطابق ہو رہا ہے۔ تمہارے دشمنوں کے پاس روشن حروف ہیں جس کی وجہ سے کوئی شیطانی طاقت ان پر غلبہ نہیں پا سکتی اس لئے سوگی اس بوڑھے کو سامنے لے آئی ہے۔ اس بوڑھے نے غار میں پانی کا جو گھڑا رکھا ہوا ہے اس میں سوگی کا سارا کھیل موجود ہے۔ یہ پانی ویسے تو ایک چشمے کا ہے لیکن اس گھڑے کے اندر سوگی نے ایک خاص قسم کی جڑی بوٹی کا رس ملایا ہوا ہے اور

اس رس کی یہ خاصیت ہے کہ نہ اس کا ذائقہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی بو اور نہ ہی کوئی رنگ"...... کاکاشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا ہوگا"...... مہامہان نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ لوگ پانی پئیں گے اور کچھ دیر بعد اس بوٹی کے رس کا اثر ان کے ذہنوں پر پڑے گا اور یہ اچانک بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر یہ بوڑھا ان کی جیبوں سے وہ روشن حروف والے کاغذ نکال لے گا اور ان پر ناپاک جانور کی ہڈیوں کا سفوف ڈال کر انہیں ناپاک کر دے گا اور پھر سوگی ان پر قبضہ کر لے گی اور پھر انہیں شودرمان لے آیا جائے گا"...... کاکاشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بوڑھا تو خود مسلمان ہے۔ یہ کیا ناپاک جانور کی ہڈیوں کا سفوف اپنے ہم مذہبوں پر ڈال دے گا"...... مہامہان نے کہا۔

"یہ بوڑھا ویسے تو مسلمان ہے لیکن اس کے اندر دنیاوی دولت کا لالچ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور سوگی نے اسے سونے کے لڈوں کا ایک بڑا انبار اس کام کے لئے دیا ہے کیونکہ سوگی خود سامنے نہ آ سکتی ہے اور نہ انہیں ہاتھ لگا سکتی ہے"...... کاکاشی نے کہا اور مہامہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتی ہو"...... مہامہان نے کہا تو کاکاشی کے جسم کے گرد ایک بار پھر سیاہ رنگ کا دھواں سا چھا گیا اور پھر جب دھواں چھٹا تو وہاں اس عورت کی بجائے وہی سیاہ رنگ کی چھپکلی موجود تھی اور پھر چھپکلی دوڑتی ہوئی دیوار کی طرف گئی اور پھر

تیزی سے دیوار پر چڑھ کر اوپر چھت کے اس کونے میں پہنچ گئی جہاں سے وہ فرش پر گری تھی جبکہ مہامہان اسی طرح خاموش بیٹھا دیوار کے روشن حصے کو دیکھ رہا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے اس بوڑھے کے ساتھ مسلسل باتیں کر رہے تھے پھر اس بوڑھے کے کہنے پر عمران نے پانی پیا اور پھر اس کے باقی ساتھیوں نے بھی پانی پی لیا اور پھر وہ غار سے باہر آ گئے۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا"...... مہامہان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں بہرحال دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے تینوں ساتھی اوپر پہنچ کر آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا ہو گا کہ اچانک جوزف کا جسم مڑنے تڑنے لگا اور پھر وہ دھڑام سے نیچے گر گیا۔ اسی لمحے عمران بھی لہراتا ہوا نیچے گرا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی نیچے گر گئے اور چند لمحوں بعد وہ چاروں بے حس و حرکت ہو گئے۔ اسی لمحے گہرائی میں سے وہی بوڑھا تیزی سے اوپر آیا اور ان کی طرف بڑھا۔ پھر اس نے ان چاروں کی تلاشی لی اور ان کی جیبوں سے کاغذ نکالے اور انہیں اپنے لباس میں رکھ لیا اور پھر اپنے ہاتھ میں موجود ایک ڈبیا کھول کر اس نے اس میں موجود سیاہ رنگ کا سفوف باری باری ان چاروں کے جسموں پر اسی طرح مل دیا۔ اسی لمحے مہامہان نے ایک درخت سے سوگی کو نیچے آتے دیکھا۔ وہ اس وقت ایک خوبصورت عورت کے روپ میں تھی، جس نے سرخ لباس پہنا ہوا تھا لیکن اس کا چہرہ دیکھ کر ہی مہامہان

پہچان گیا تھا کہ یہ سوگی ہے۔

"تم نے واقعی اپنا کام بہت اچھے انداز میں سرانجام دیا ہے بابا عبدو"...... سوگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے میرا انعام دو"...... بوڑھے نے کہا۔

"یہ کاغذ جو تم نے ان کی جیبوں سے نکالے ہیں انہیں جا کر اپنے غار میں رکھ آؤ۔ ان کی یہاں موجودگی مجھے پریشان کر رہی ہے"۔ سوگی نے کہا تو بوڑھا سر ہلاتا ہوا واپس گہرائی کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر وہ جیسے ہی کنارے پر پہنچا اچانک ایک درخت سے ایک نیزہ بجلی کی ی تیزی سے اڑتا ہوا اس کی کمر میں گھستا چلا گیا اور وہ بوڑھا چیختا ہوا اچھل کر نیچے گہرائی میں گر گیا اور اس کی گہرائی میں جاتی ہوئی چیخ اس رے میں بیٹھے ہوئے مہامہان کو بھی سنائی دے رہی تھی لیکن وہ ی طرح خاموش بیٹھا رہا۔ اسی لمحے درخت سے بیس پچیس آدمی نیچے رے اور دوڑتے ہوئے سوگی کی طرف بڑھنے لگے۔

"انہیں اٹھاؤ اور مقدس کالے غار میں پہنچا دو"...... سوگی نے ان میوں سے کہا اور ان آدمیوں نے تیزی سے آگے بڑھ کر عمران اور ں کے ساتھیوں کو اٹھایا اور تیزی سے دوڑتے ہوئے درختوں میں ئب ہو گئے جبکہ سوگی وہیں کھڑی کھڑی غائب ہو گئی۔ اس کے تھ ہی مہامہان نے دونوں ہاتھ جھٹکے تو روشن دیوار دوبارہ ریک ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی فرش پھٹا اور سوگی سرخ بندریا کے پ میں باہر آ گئی۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"میں نے اپنا کام کر دیا ہے مہامہان۔ تمہارے دشمن کالے غا
میں پہنچ گئے ہیں اب تم انہیں شودرمان میں منگوا کر انہیں کالے
تالاب میں ڈبکیاں دے کر ہمیشہ کے لئے قابو میں کر لو"...... سوگی
نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم انہیں ہلاک نہیں کر سکتی تھی"...... مہامہان نے کہا۔

"نہیں۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ یہ تمہارا کام ہے۔ وہ تمہارے
دشمن ہیں اس لئے میں جا رہی ہوں"...... سوگی نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی وہ دوبارہ فرش میں غائب ہو گئی۔

"کاکاشی مجھے بتاؤ کہ کیا میں ان دشمنوں کو شودرمان میں منگوا
لوں"...... مہامہان نے چھت کے اس کونے کی طرف منہ کر کے
کہا۔

"تم مہامہان ہو۔ یہ تمہاری مہربانی ہے کہ تم کاکاشی سے پوچھ
رہے ہو اور کاکاشی کا مشورہ ہے کہ انہیں شودرمان کے اندر مت لاؤ۔
یہ بہرحال روشنی کے لوگ ہیں اور اگر روشنی کسی بھی صورت میں
شودرمان کے اندر داخل ہو گئی تو پھر ہو سکتا ہے کہ تم مہامہان ہو
کر بھی اسے سنبھال نہ سکو"...... کاکاشی کی آواز سنائی دی۔

"میں تو خود نہیں چاہتا کہ انہیں شودرمان میں لے آؤں لیکن یہ
یہ ہلاک کیسے ہوں گے۔ میں نے انہیں بہرحال ہلاک کرنا ہے"
مہامہان نے کہا۔

"کاکاشی کا مشورہ مانو مہامہان۔ انہیں ناکاسا کے تالاب میں ڈا

دو۔ اس تالاب میں پہنچنے کے بعد جب یہ باہر نکلیں گے تو ان کے
جسموں سے طاقت غائب ہو جائے گی اور پھر ان پر تم جو چاہو اپنی
طاقتیں استعمال کرو اور چاہو تو ان پر آگوانی کا حربہ استعمال کرو۔ یہ
بہرحال آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے"...... کاکاشی نے کہا تو
مہامہان بے اختیار اچھل پڑا۔

"بہت خوب کاکاشی۔ تم نے وہ مشورہ دیا ہے جو میرے ذہن میں
بھی نہ تھا۔ بہت خوب۔ اب یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے"۔
مہامہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا
اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس
کمرے میں پہنچ گیا جہاں متروکام کا مجسمہ تھا۔ وہ مجسمے کے سامنے آلتی
پالتی مار کر بیٹھ گیا اور اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زور سے
مجسمے کی طرف پھونک ماری تو مجسمے کے پیروں کے نیچے ہلکا سا دھماکہ
ہوا۔ تھوڑی سی گرد اڑی اور پھر وہاں زمین غائب ہو گئی۔ اب وہاں
سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ مہامہان اٹھا اور ان
سیڑھیوں سے ہوتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔ جب وہ آخری سیڑھی سے نیچے
ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا تو اوپر ایک بار پھر ہلکا سا دھماکہ ہوا
اور اس کے ساتھ ہی اوپر سے آنے والی ہلکی سی روشنی بند ہو گئی۔ اس
رے میں پہلے ہی گھپ اندھیرا تھا لیکن اس ہلکی سی روشنی کے بند
ہونے سے یہ اندھیرا مزید بڑھ گیا۔ مہامہان چند لمحے خاموش کھڑا رہا
پھر اچانک چٹک کی آواز کے ساتھ ہی کمرے میں ہلکی سی سرخ رنگ

کی روشنی پھیل گئی۔ اس کمرے کی چاروں دیواروں پر متروکام کے
مجسمے کی تصویریں بنی ہوئی تھیں جبکہ فرش پر سرخ رنگوں سے ایک
خوفناک بھیڑیئے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس خوفناک بھیڑیئے کی
آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ تھیں۔ اس خوفناک بھیڑیئے کو
آگوانی کہا جاتا تھا۔ یہ کاجلا کا ایک خاص الخاص حربہ تھا۔ مہامہان
اس بھیڑیئے کی تصویر کے قریب سادہ فرش پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔
اس کا رخ بھیڑیئے کے چہرے کی طرف تھا۔

" مہامہان۔ مہامہان"...... اچانک کمرے کی چھت سے ایک
چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو مہامہان نے چونک کر چھت کی طرف
دیکھا۔ دوسرے لمحے ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی مکڑی ایک باریک
سے دھاگے سے لٹکتی ہوئی تیزی سے نیچے اترتی چلی آئی اور مہامہان
کے چہرے کے سامنے آکر رک گئی۔

" کیا بات ہے ناشاری"...... مہامہان نے بڑے سرد لہجے میں
اس مکڑی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مہامہان۔ آگوانی حربہ استعمال کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ
لو کیونکہ اگر کاجلا کا یہ حربہ تمہارے دشمنوں پر ناکام رہا تو
شودرمان کا صدیوں سے بند دروازہ خود بخود کھل جائے گا اور تمہارے
دشمن یہاں پہنچ جائیں گے"...... اس مکڑی نے چیختی ہوئی آواز میں
کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے ناشاری کہ آگوانی حربہ ناکام رہے۔ یہ کاجلا کا

سب سے بڑا اور انتہائی خوفناک حربہ ہے اور پھر جب دشمنوں کی
جسمانی طاقت ہی ختم ہو جائے گی تو پھر آگوانی حربے سے وہ کیسے بچ
سکتے ہیں"...... مہامہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اچھی طرح سوچ لو۔ تم بہرحال مہامہان ہو"...... مکڑی نے
کہا اور ایک بار پھر تیزی سے دھاگے کی مدد سے اوپر چڑھتی ہوئی چھت
میں غائب ہو گئی۔

" ناشاری بھی کاجلا کی طاقت ہے یہ بھی غلط نہیں کہتی۔ تو پھر کیا
ہونا چاہئے۔ مجھے ٹاسوانا سے پوچھنا چاہئے"...... مہامہان نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور
اپنے دونوں ہاتھوں کو فضا میں اس طرح لہرانے لگا جیسے وہ کسی
نامعلوم چیز کو اپنی طرف بلا رہا ہو۔ چند لمحوں بعد کمرے میں یکلخت
ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے بہت سی چڑیلیں مل کر رو رہی
ہوں۔ عجیب مکروہ اور خوفناک آوازیں تھیں۔ مہامہان مسلسل
مخصوص انداز میں ہاتھ ہلاتا رہا۔ پھر اچانک یہ سب آوازیں ختم ہو
گئیں اور اس کے ساتھ ہی ایک دیوار کی جڑ سے زرد رنگ کا دھواں
سا نکلنے لگا۔ چند لمحوں بعد یہ دھواں ایک موٹے اور بھاری جسم کے
آدمی کے روپ میں مجسم ہو گیا جس نے سر سے لے کر پیروں تک
گہرے زرد رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ پھولا ہوا تھا جو سیاہ
رنگ کا تھا لیکن اس کی آنکھیں زرد رنگ کی تھیں جو اس کے سیاہ
چہرے پر انتہائی ہیبت ناک نظر آ رہی تھیں۔ وہ دو قدم آگے بڑھا اور

پھر اس بھیڑیئے کی تصویر کی دوسری طرف مہامہان کے سامنے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

" کیوں بلایا ہے مہامہان "...... زرد لباس والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹاسواما تمہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم ہر گزری ہوئی بات کے بارے میں سب کچھ جانتے ہو۔ مجھے کاجلا کی ہر طاقت علیحدہ علیحدہ مشورے دے رہی ہے اس لئے میں پریشان ہو گیا ہوں اور آخر کار میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تمہیں بلاؤں۔ تم مجھے مشورہ دو کہ مجھے کاجلا کے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے کیا کرنا چاہئے "...... مہامہان نے کہا۔

" تم نے اچھا کیا مہامہان کہ مجھے بلالیا ورنہ تم بھی مارے جاتے اور عظیم متروکام کے مجسمے کا بھی خاتمہ ہو جاتا اور یہ شودرمان بھی تباہ ہو جاتا۔ تم نے اپنے دشمنوں کو عام انسان سمجھ لیا ہے۔ اگر یہ عام انسان ہوتے تو بڑی بڑی روشنی کی طاقتیں انہیں کاجلا کے خلاف استعمال نہ کرتیں۔ یہ دنیا کے سب سے خطرناک ترین لوگ ہیں۔ اس سے پہلے انہوں نے شیطان کی کئی سطحوں کے خلاف کام کیا ہے اور ہر بار انہوں نے مخالفوں کو شکست دی ہے "...... ٹاسواما نے کہا تو مہامہان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" یہ تم کہہ رہے ہو ٹاسواما۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے کالو مہان کو ہلاک کر دیا۔ ناکاسا طاقتوں کو انہوں نے فنا

کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود تم دیکھو کہ سوگی نے کس طرح انہیں بے بس کر کے دوبارہ مقدس کالے غار میں بھجوا دیا ہے "۔ مہامہان نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

" جس انداز میں تم سوچ رہے ہو مہامہان اس انداز سے یہ واقعی عام لوگ ہیں لیکن مہامہان تمہیں ان کی اصل طاقت کا علم ہی نہیں ہے۔ ان کی طاقت ان کی عقل اور ان کی کارکردگی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے اندر ان کے کردار کی مضبوطی کی وجہ سے ایسی طاقت پیدا ہو گئی ہے کہ جس کا مقابلہ شیطان اور اس کی ذریات نہیں کر سکتیں۔ کاجلا بہت مضبوط سطح ہے مگر ان لوگوں نے شیطان کی بے حد طاقتور سطحوں کا مقابلہ کیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کاجلا کے پاس بے پناہ شکتیاں ہیں اور اسے عظیم متروکام کی آشیرباد بھی حاصل ہے لیکن مہامہان کاجلا کو ان لوگوں سے شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے "۔ ٹاسواما نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ میری وجہ سے۔ کیا مطلب "...... مہامہان کا لہجہ اور زیادہ ناخوشگوار ہو گیا۔

" کاجلا صدیوں پرانا مذہب ہے اور آج تک کاجلا امن کا مذہب رہا ہے۔ اس کی شکتیوں نے کبھی عام انسانوں کو تکلیف نہیں پہنچائی تھی۔ بھیل قوم کے لوگ ہی اس میں شامل تھے اور بھیلوں سے باہر کوئی اس کے بارے میں نہ جانتا تھا اس لئے کاجلا محفوظ تھا۔ کسی کو

چونکہ اس سے کوئی تکلیف نہ تھی اس لئے کوئی اس کے خلاف بھی نہ سوچتا تھا لیکن جب تم مہامہان بنے تو کاجلا کا کردار بدل گیا۔ تمہارے اندر اختیارات اور دولت کے حصول کی ہوس کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ تم نے کاجلا کی شکتیوں سے اپنی انا کی تسکین کی اور تم نے اور تمہارے مہانوں نے کاجلا کی شکتیوں سے پورے کافرستان میں لوگوں کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے۔ خاص طور پر کافرستانی مسلمان کاجلا کی شکتیوں کا نشانہ بنے اور بنتے رہے اس طرح تمہارے اقتدار کی ہوس اور بڑھ گئی اور تم نے بے شمار دولت بھی اکٹھی کر لی لیکن اس طرح کاجلا اور اس کی شکتیاں اپنی حدود سے نکل گئیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ روشنی کی طاقتیں اس کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ اس دوران ایک بھیل عورت نے صرف دولت کی خاطر اس عمران پر ہاتھ ڈال دیا اور تمہارے ایک مہان نے پاکیشیا میں اپنے چیلوں کے ذریعے عمران کو بے بس کیا اور پھر اسے یہاں ماروشا پہنچا دیا۔ یہاں سے سرجائی کے ذریعے اسے شودرمان پہنچایا جاتا اور شودرمان کے باہر سیاہ تالاب میں اسے ڈبکیاں دے کر ذہنی اور جسمانی طور پر ہمیشہ کے لئے ناکارہ کر کے اسے اس بھیل عورت کے ذریعے کافرستان کی ایک عورت ریکھا کے حوالے کر دیا جاتا جو اس کی ہم پیشہ ہے لیکن عمران بے خبری میں مار کھا گیا اور ماروشا تک پہنچ گیا لیکن پھر روشنی کی طاقتیں بھی حرکت میں آ گئیں اور نتیجہ یہ ا سرجائی فنا ہو گئی اور عمران واپس پاکیشیا پہنچ گیا اور پھر روشنی کی ان

طاقتوں نے عمران کے ذمے ہی کاجلا کی تباہی کا کام لگا دیا۔ چنانچہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناپال پہنچا اور پھر وہاں سے یہاں آیا۔ تم نے دیکھا کہ انہوں نے عام آدمی ہونے کے باوجود کالو مہان جیسی بڑی شکتی کا خاتمہ کر دیا۔ کاجلا کی انتہائی خوفناک اور طاقتور شکتیوں ناکاسا کو فنا کر دیا اور اب وہ شودرمان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ سوگی نے دھوکے سے انہیں ایک بار پھر بے بس کر دیا ہے اور کالے غار میں پہنچا دیا ہے اور اب تم انہیں شودرمان لے آنا چاہتے ہو یا پھر ناکاسا کے تالاب میں ان کو ڈبکیاں دے کر ان کی جسمانی اور ذہنی طاقت ختم کر کے ان پر آگوانی حربہ استعمال کرنا چاہتے ہو لیکن یہ دونوں باتیں تمہارے خلاف جائیں گی"...... ٹاسواما نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" یہ سب کچھ تم کہہ رہے ہو ٹاسواما تم۔ جو خود کاجلا کی طاقت ہو"...... مہامہان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میں کاجلا کی طاقت ہوں لیکن مجھے یہ شعور بھی حاصل ہے کہ میں درست تجزیہ کر سکوں تاکہ میں کاجلا کو بچا سکوں"۔ ٹاسواما نے کہا۔

" تو پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... مہامہان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" تم خودکشی کر لو مہامہان۔ اس طرح کاجلا بچ جائے گا"۔ ٹاسواما نے کہا تو مہامہان بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ غصے کی

شدت سے اس کا چہرہ بگڑ سا گیا تھا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مہامہان کو یہ مشورہ دو"۔ مہامہان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا لیکن اسی لمحے ٹاسواما زرد دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور پھر تیزی سے دیوار کی اس جڑ کے سوراخ میں غائب ہو گیا۔ جہاں سے وہ برآمد ہوا تھا اور مہامہان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہونہہ۔ بچ کر نکل گیا لیکن اب میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔ میں ان مسلمان دشمنوں کے خاتمے کے بعد اس ٹاسواما کا بھی خاتمہ کر دوں گا"...... مہامہان نے کہا اور ایک بار پھر وہ اس بھیڑیئے کی تصویر کے سامنے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

"آگوانی مجسم ہو کر سامنے آؤ"...... مہامہان نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو فرش سے جس جگہ تصویر بنی ہوئی تھی وہاں دھواں سا اٹھنے لگا اور چند لمحوں بعد خوفناک اور خطرناک بھیڑیا عین اس جگہ موجود تھا جہاں پہلے اس کی تصویر تھی۔

"آگوانی حاضر ہے مہامہان"...... اس بھیڑیئے کے منہ سے غراتی ہوئی آواز سنائی دی لیکن آواز انسانی تھی۔

"آگوانی تمہارے پاس تمہارے جیسی کتنی شکتیاں ہیں"۔ مہامہان نے کہا۔

"مجھ سمیت چھ ہیں مہامہان"...... آگوانی نے جواب دیا۔

"تو پھر ان تمام شکتیوں کو تیار کر لو اور ناکاسا تالاب کے شمال میں واقع کالے احاطے میں پہنچ جاؤ میں اپنے دشمنوں کو جن کی تعداد چار ہے کالے غار سے نکال کر ناکاسا تالاب میں ڈبکیاں دے کر اس کالے احاطے میں پہنچا دوں گا اور تم نے ان پر ٹوٹ پڑنا ہے اور ان کی بوٹیاں اڑا دینا"...... مہامہان نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہامہان"...... آگوانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خیال رکھنا ان دشمنوں کو کسی صورت بھی بچ کر نہیں جانا چاہئے"...... مہامہان نے کہا۔

"آگوانی سے کون بچ سکتا ہے مہامہان۔ آگوانی سے تو شکتیاں نہیں بچ سکتیں انسان تو معمولی چیز ہیں"...... آگوانی نے کہا تو مہامہان کے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے گہرے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

ختم شد

عمران سیریز
شو مان
مظہر کلیم ایم اے
سپیشل نمبر

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ شودرمان کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ خیر وشر کی اس آویزش میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی جدوجہد ہر لحہ اپنے عروج کی طرف بڑھتی جا رہی ہے اور جیسے جیسے عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھ رہے ہیں۔ ویسے ہی شیطانی طاقتیں بھی ان کے خلاف زیادہ سے زیادہ خوفناک انداز میں حرکت میں آرہی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کیجئے اور ناول پڑھنے سے پہلے حسب سابق اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ملکے شیخ گوجرانوالہ سے شفیع الحسن بٹ لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول ہم بہت عرصے سے شوق سے پڑھتے ہیں۔ ٹائیگر ہمارا پسندیدہ کردار ہے۔ آپ نے ٹائیگر کے ساتھ ایک نیا کردار "روزی راسکل" پیش کیا تھا۔ وہ بھی خاصا دلچسپ کردار ثابت ہوا لیکن آپ نے دوبارہ اسے کسی ناول میں پیش نہیں کیا۔ کہیں ٹائیگر نے اس سے تنگ آکر اسے انڈر گراؤنڈ تو نہیں کر دیا۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے۔"

محترم شفیع الحسن بٹ صاحب۔ ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا

بے حد شکریہ۔ آپ نے ٹائیگر کے اور روزی راسکل کے ساتھ انڈر گراؤنڈ کے الفاظ کو واقعی انتہائی دلچسپ پیرائے میں استعمال کیا ہے لیکن آپ نے روزی راسکل کے کردار کو اگر غور سے پڑھا ہوتا تو آپ کو خود ہی معلوم ہو جاتا کہ روزی راسکل ایسا کردار نہیں ہے جو اتنی آسانی سے انڈر گراؤنڈ ہو سکے۔ اس لئے بے فکر رہیں انشاء اللہ جلد ہی آپ کی اس سے دوبارہ ملاقات ہو جائے گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

منصورہ لاہور سے محمد علی شہکی لکھتے ہیں۔ "آپ کے بہت سے ناول پڑھے ہیں اور ہر ناول اپنے انداز کا بہترین ناول ثابت ہوا ہے۔ نجانے آپ کے ذہن میں اللہ تعالیٰ نے کونسا کمپیوٹر فٹ کر دیا ہے کہ آپ دنیا کے ہر موضوع پر بہترین ناول لکھ لیتے ہیں البتہ آپ سے ایک شکایت ضرور ہے کہ آپ صالحہ کو نظرانداز کر رہے ہیں حالانکہ صالحہ کسی طرح بھی سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران سے کم نہیں ہے۔ امید ہے آپ اسے زیادہ سے زیادہ ناولوں میں شامل کریں گے"۔

محترم محمد علی شہکی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر واقعی بے حد کرم ہے کہ اس نے مجھے آپ جیسے قدردان قارئین دیئے ہیں البتہ میں نے اپنے طور پر ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ جاسوسی ناول کے تنگ دائرے کو وسعت دی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے ان سب موضوعات پر لکھا ہے جو اس

سے قبل صالحہ کبھی بھی جاسوسی ناولوں کے دائرے میں نہیں لائے گئے تھے اور میں اپنے قارئین کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری کوششوں کو اپنی بے پناہ پسندیدگی سے نوازا ہے۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو صالحہ ابھی سیکھنے کے مرحلے میں ہے اس لئے کم ہی ناولوں میں نظر آتی ہے۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ جلد ہی آپ کی یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گوجرانوالہ سے میاں محمد عمران لکھتے ہیں۔ "مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ نے اپنے ناولوں کے ذریعے نئی نسل کی اصلاح کا جو کام شروع کیا ہے وہ واقعی انتہائی کامیاب ہو رہا ہے اور آپ کے ناولوں کے مطالعے سے نئی نسل کی یقیناً اصلاح ہو رہی ہے لیکن اب بھی آپ کے ناولوں میں مذہب کا عنصر نسبتاً کم ہوتا ہے اس لئے براہ کرم آپ اپنے ناولوں میں دین کی باتیں زیادہ سے زیادہ لکھا کریں اور میری درخواست ہے کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو [illegible] کی سماحت سے بہرہ ور کرائیں تاکہ علی عمران زیادہ جوش و خروش سے مجرموں کے خلاف کام کر سکے۔ امید ہے آپ ضرور میری باتوں پر عمل کریں گے"۔

محترم میاں محمد عمران صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے یہ بات لکھ کر یقیناً میری حوصلہ افزائی کی ہے کہ میرے ناولوں سے پڑھنے والوں کی اصلاح ہو رہی ہے۔ میں اللہ

تعالیٰ کے اس کرم پر اس کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ توفیق بخشی ہے میری تو ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ ناول صرف تفریح تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ پڑھنے والوں تک ان کے ذریعے کوئی مثبت پیغام بھی پہنچ سکے جہاں تک عمران کے حج پڑھ کر حاجی علی عمران کہلوانے کا تعلق ہے تو آپ کو تو معلوم ہے کہ حج صرف صاحب حیثیت افراد پر فرض ہے اور عمران تو .... بہرحال حج اتنی بڑی سعادت ہے کہ ہر مسلمان کے دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ وہ اس سعادت سے بہرہ ور ہو سکے۔ اس لئے آپ بھی دعا کریں کہ آپ کی یہ خواہش پوری ہو سکے اور عمران۔ علی عمران کی بجائے حاجی علی عمران بلکہ الحاج علی عمران بن سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران کی آنکھیں کھلیں اور اس کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو بے اختیار اس کے ذہن میں ان لمحات کے مناظر کسی فلم کی طرح اجاگر ہو گئے جب وہ اس بوڑھے کی غار سے پانی پی کر اوپر پہنچے تھے کہ جوزف چیختا ہوا نیچے گرا تھا اور پھر عمران اس کی طرف لپکا ہی تھا کہ اس کا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا اور اس کے کانوں میں آخری آواز ٹائیگر اور جوانا کے چیخنے کی پڑی تھی۔ یہ مناظر جیسے ہی اس کے ذہن کی سکرین پر ابھرے وہ بے اختیار چونک کر سیدھا ہوا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا کہ اس کا جسم اس کے ذہن کا پوری طرح ساتھ نہ دے رہا تھا۔ اس کے جسم کی حرکت بے حد سست تھی اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں طاقت نام کی کوئی چیز باقی ہی نہ رہی ہو۔ اس نے اپنے جسم کو تیزی سے سمیٹا اور بیٹھ گیا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس نے ٹائیگر،

جوزف اور جوانا کو بھی زمین پر لیٹے ہوئے دیکھا لیکن ان کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمایاں تھے جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بھی ہوش میں آ رہے ہیں۔ عمران نے دیکھا کہ وہ پہاڑی علاقے میں بنے ہوئے ایک بڑے سے کھلے احاطے میں موجود تھے جس کے گرد سیاہ رنگ کے پتھروں کی اونچی دیوار تھی اور یہ چار دیواری اتنی اونچی تھی کہ جیسے کسی قلعے کی فصیل ہوتی ہے۔ اس میں جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے گڑھے تھے لیکن عمران نے آہستہ آہستہ گردن گھما کر ہر طرف دیکھا تو کسی طرف بھی اسے اس چار دیواری میں کوئی دروازہ وغیرہ نظر نہ آیا تھا۔

"باس۔ باس۔ ہم کہاں ہیں باس"...... اچانک جوزف کی کمزور سی آواز سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم سے بھی طاقت غائب ہو گئی ہو۔

"ہم کسی سیاہ دیواروں والے احاطے میں ہیں اور لگتا ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی خاص کارروائی کی گئی ہے جس کی وجہ سے میرے جسم کی طاقت اور توانائی غائب ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیبیں چیک کرنا شروع کر دیں لیکن جیسے ہی اس کا ہاتھ جیب میں داخل ہوا وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ باہر سے تو لباس سوکھا تھا لیکن جیب کے اندر کافی نمی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ لباس سمیت یا پانی میں پڑے رہے ہیں یا ان پر پانی ڈالا گیا ہے۔ عمران نے جیبوں میں موجود مشین پسٹل اور ان

کے میگزین تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن جیبیں خالی تھیں۔ کسی قسم کا کوئی اسلحہ جیبوں میں موجود نہ تھا اور پھر عمران کا ذہن یہ دیکھ کر بھک سے اڑ گیا کہ اس کی جیب سے مقدس حروف والا کاغذ بھی غائب تھا۔ اس دوران ٹائیگر اور جوانا بھی ہوش میں آگئے تھے اور ان سب نے حیرت کے ساتھ ساتھ اپنی جسمانی کمزوری کا بھی اظہار کیا تھا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور اپنے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کرو ورنہ اس حالت میں تو ہم بے بسی کے عالم میں مارے جائیں گے"۔ عمران نے کہا اور خود بھی اس نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن تھوڑی دیر بعد وہ سب دوبارہ زمین پر پڑے ہانپ رہے تھے۔ ان کے لئے تیز حرکت کرنا تو ایک طرف ذرا سی حرکت کرنا بھی مسئلہ بن گیا تھا۔ اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش میں وہ بری طرح ہانپنے لگ گئے تھے۔

"باس۔ باس اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے"۔ اچانک جوزف نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اب پھر کسی نئی فصیل اور کسی نئے دیوتا اور نئے وچ ڈاکٹر کا نام لے دو گے تم"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"باس۔ ہمارے خلاف سوسونا استعمال کیا گیا ہے۔ وچ ڈاکٹر ہالا کے مطابق سوسونا جو افریقہ کے جنگل میں پائے جانے والے

خوفناک سرخ بھیڑیوں کے دیوتا کا خاص ہتھیار ہے۔ جب سوسونا دیوتا کے خوفناک سرخ بھیڑیوں کو بھوک ستاتی تھی تو سوسونا دیوتا کسی بھی قبیلے پر سوسونا کا استعمال کر دیتا۔ اس طرح پورا قبیلہ ہماری طرح کمزور اور بے بس ہو جاتا اور سوسونا دیوتا کے سرخ اور خوفناک بھیڑیئے جنہیں افریقہ کے لوگ سوگانی کہتے ہیں ان پر ٹوٹ پڑتے اور خوب پیٹ بھرتے"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی توڑ بھی بتایا ہو گا وچ ڈاکٹر ہاکانی نے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں باس۔ وہ اس کا توڑ سپلائی جھیل کے کنارے اگنے والی سرخ گھاس پر بیٹھنے والی طافوری کے انڈوں سے کرتا تھا۔ طافوری کے انڈے جو بھی کھا لیتا تھا وہ سوسونا سے بچ نکلتا تھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"طافوری کیا چیز ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس یہ سرخ رنگ کا چیل نما پرندہ ہوتا ہے جو چیل سے چھوٹا لیکن باز سے بڑا ہوتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اب ظاہر ہے یہاں تو طافوری نہیں ہو سکتی اس لئے اس بارے میں سوچنا ہی بے کار ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک احاطے کے باہر سے بھیڑیوں کی خوفناک غراہٹیں سنائی دینے لگیں تو عمران بے اختیار

[illegible] پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی بھوکے بھیڑیوں کی غراہٹیں ہیں"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک اس احاطے کی سامنے والی دیوار ایک کڑاکے کے ساتھ درمیان سے پھٹ گئی اور پھر یکے بعد دیگرے چھ خوفناک سرخ رنگ کے بھیڑیئے اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے آگے جو بھیڑیا تھا وہ باقی پانچ سے قد وقامت میں بھی بڑا تھا اور اپنے انداز سے بھی وہ زیادہ تیز اور خونخوار نظر آ رہا تھا۔ اس کی سرخ آنکھیں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ ہلکے ہلکے انداز میں غرا رہا تھا۔ اس کے پیچھے کھڑے پانچ بھیڑیئے بھی اسی انداز میں غرا رہے تھے۔

"ہاں ہاں۔ یہ سوسونا دیوتا کے خونخوار بھیڑیئے ہیں۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ یہ بھیڑیئے ساکن چیزوں پر حملہ نہیں کرتے صرف چاٹتے ہیں اور جب یہ چاٹ لیں اس پر سے سوسونا کا اثر ٹوٹ جاتا ہے اور باس اس سے بچنے کا [illegible] ہوانا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"سب لوگ قطعی بے حس و حرکت ہو جائیں اور اپنا ایک ایک ہاتھ اٹھا لیں کہ وہ یہ ہاتھ چاٹ سکیں لیکن بے حسی ختم ہو جانے کے بعد کوئی حرکت نہ کرے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اچانک ان چھ کے چھ بھیڑیوں نے انتہائی خوفناک انداز میں غراتے ہوئے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے عمران اور اس

کے ساتھیوں کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ ان کا انداز اس قدر
جارحانہ اور خوفناک تھا کہ عمران کو ایک لمحے میں محسوس ہو گیا کہ
ان کی موجودہ حالت کے پیش نظر وہ ایک لمحے میں ان کو چیر پھاڑ کر
رکھ دیں گے لیکن سوائے جوزف کی بات پر عمل کرنے کے اور ان
کے پاس چارہ ہی نہ تھا اس لئے عمران نے اپنا ایک ہاتھ اونچا کیا اور
جسم کو قطعی بے حس و حرکت کر لیا اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا
کہ بھیڑیئے ان کے پاس آ کر یکلخت رک گئے۔ وہ مسلسل غرا رہے
تھے لیکن اب ان کے جسموں میں حرکت نہ تھی۔ اچانک سردار بھیڑیا
آگے بڑھا اور اس نے باری باری ان کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو چاٹنا
شروع کر دیا اور جیسے ہی اس نے عمران کے ہاتھ کو چاٹا عمران کو فوراً
احساس ہو گیا کہ اس کے جسم میں یکلخت توانائی کی لہریں دوڑنے لگی
ہیں لیکن اس نے اپنے آپ پر کنٹرول رکھا اور بے حس و حرکت کھڑا
رہا۔ پھر یکلخت وہ سردار بھیڑیا تیزی سے مڑا تو اس کے ساتھ ہی اس
کے باقی ساتھی بھی گھومے اور پھر جس تیز رفتاری سے وہ آئے تھے
اسی تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے سیاہ دیوار میں موجود خلا سے باہر
چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی ہلکے سے کڑاکے کے ساتھ وہ دیوار
دوبارہ بند ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا
ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی یکلخت اٹھ کر کھڑے ہو گئے وہ واقعی اب
بالکل ٹھیک ہو چکے تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتے
اچانک ایک بار پھر ان کی سائیڈ دیوار میں کڑاکا سا ہوا اور دیوا

پھیل گئی اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح چشم زدن میں وہ
پانچ کے پانچ خوفناک بھیڑیئے ان پر ٹوٹ پڑے لیکن اب عمران اور اس
کے ساتھیوں کی حالت چونکہ پہلے جیسی نہ تھی اس لئے وہ سب بجلی
کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹے اور پھر وہاں عمران اور اس کے
ساتھیوں اور ان خوفناک بھیڑیوں کے درمیان خوفناک جنگ شروع
ہو گئی۔ عمران بیک وقت دو بھیڑیوں سے لڑنے میں مصروف تھا
کیونکہ اس پر سردار بھیڑیئے اور ایک اور بھیڑیئے نے بیک وقت حملہ
کیا تھا لیکن عمران نے محسوس کیا کہ یہ عام بھیڑیئے نہیں ہیں بلکہ
شیطانی طاقتیں ہیں کیونکہ عمران باوجود بے پناہ کوشش کے ان کو
کوئی کاری ضرب نہ لگا سکا تھا جبکہ بھیڑیئے کے پنجوں سے اس کا لباس
بھی [illegible] پھٹ گیا تھا بلکہ جسم پر بھی جگہ جگہ زخم آ گئے تھے اور یہی
حال عمران کے ساتھیوں کا بھی نظر آ رہا تھا۔ یکلخت عمران کے ذہن
میں خود بخود تعوذ کے الفاظ ابھرے اور ساتھ ہی زبان سے ادا بھی ہو
گئے اور اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکے ہونے شروع ہو گئے اور نہ
صرف وہ دونوں بھیڑیئے جو عمران سے لڑ رہے تھے بلکہ ان کے باقی
ساتھیوں سے لڑنے والے دوسرے بھیڑیئے بھی تعوذ کے الفاظ فضا میں
بلند ہوتے ہی چیختے ہوئے دھماکوں سے نیچے گرے اور اس طرح
تڑپنے لگے جیسے ان کے وجود میں نیزے مار دیئے گئے ہوں۔ عمران نے
تعوذ کے الفاظ کا ورد تیز کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی ان بھیڑیوں کے
جسموں کے گرد سرخ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور ان بھیڑیوں

کی غراہٹیں مدہم پڑنی شروع ہو گئیں اور چند لمحوں بعد اس سرخ
دھوئیں میں بجلیاں سی چمکتی محسوس ہوئیں اور پھر یکلخت دھواں
غائب ہو گیا تو عمران نے دیکھا کہ وہاں نہ کوئی بھیڑیا تھا اور نہ ہی
ان کی لاشوں کی راکھ وہاں نظر آرہی تھی۔
" احاطے سے باہر نکلو"...... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس خلا کی طرف بڑھنے لگا
جدھر سے ان خوفناک بھیڑیوں نے ان پر حملہ کیا تھا۔ یہ خلا ابھی تک
موجود تھا اور چند لمحوں بعد وہ چاروں اس خلا سے باہر آئے تو ایک
کڑاکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ خلا بند ہو گیا۔ عمران نے بے
اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔
" ان بھیڑیوں کے پنجے زہریلے ہوتے ہیں باس۔ ہمیں فوراً کسی
چشمے تک پہنچنا ہو گا"...... جوزف نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ نہ صرف وہ خاصا زخمی تھا بلکہ
اس کے سارے ساتھی بھی اس سے زیادہ زخمی ہو چکے تھے۔ جوزف خود
خاصا زخمی تھا لیکن اس کے باوجود وہ تیزی سے ایک طرف دوڑ رہا تھا
اور عمران اور اس کے ساتھی اس کی پیروی کر رہے تھے اور پھر تھوڑی
دیر بعد وہ درختوں کے درمیان بہنے والے ایک قدرتی چشمے تک پہنچنے
میں کامیاب ہو گئے۔ اس چشمے کے کنارے پر سرخ رنگ کی جڑی بوٹی
کافی تعداد میں موجود تھی اور پھر جوزف کے کہنے پر عمران سمیت سب
نے چشمے کے پانی سے پہلے اپنے زخم دھوئے اور پھر اس سرخ

جڑی بوٹی کو توڑ کر اس میں سے نکلنے والا رس زخموں پر لگانا شروع کر
دیا۔ جیسے جیسے سرخ رنگ کا رس زخم پر لگتا رستے ہوئے زخم میں
ٹھنڈک کا احساس ہونے لگ جاتا اور اس کے ساتھ ہی انتہائی
حیرت انگیز طور پر زخم مندمل بھی ہو جاتا تھا۔
" اوہ باس۔ یہ انتہائی حیرت انگیز تجربہ ہے"...... ٹائیگر نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
" یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ یہ سیاہ احاطہ یقیناً شیطانی طاقتوں
کا مخصوص احاطہ ہے اور جوزف نے ان شیطانی طاقتوں کو بروقت
پہچان لیا تھا ورنہ جس طرح ہم ناطاقتی کا شکار تھے ہم مزاحمت ہی نہ کر
سکتے تھے اور دوسری بار اللہ تعالیٰ کے کرم سے میرے منہ سے تعوذ
کے الفاظ نکلے اور اس طرح ہم شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں
آ گئے۔ شیطانی بھیڑیئے بھی فنا ہو گئے اور ہم بھی اس شیطانی احاطے سے
باہر آنے میں کامیاب ہو گئے۔ واقعی شیطان اور اس کے شیطانی
حربوں سے پناہ اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
" یہ سب کچھ واقعی حیرت انگیز ہے۔ انتہائی حیرت انگیز۔ لیکن
باس جو کچھ ہمارے ساتھ کیا گیا تھا۔ اچانک جوزف کا جسم مڑنے
لگا اور وہ گر پڑا۔ آپ اس کو سنبھالنے کے لئے آگے بڑھے تو آپ
بھی لہرا کر نیچے گرے اور اسی لمحے ہمارے ذہنوں پر اندھیروں نے
قبضہ کر لیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس بابا عبدو نے ہمیں دھوکہ دیا ہے۔ اس کے پانی میں کوئی ایسی چیز تھی جس کے نتیجے میں ہم بے ہوش ہو گئے اور پھر یقیناً اسی بابا نے ہی ہماری جیبوں سے مقدس حروف والے کاغذ نکالے ہوں گے کیونکہ کسی شیطانی طاقت میں یہ جرأت نہیں ہے کہ وہ انہیں ہاتھ بھی لگا سکے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ یہ بابا شیطانی طاقت تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"باس اگر وہ بابا شیطانی طاقت ہوتا تو مجھے ضرور معلوم ہو جاتا۔ وہ شیطانی طاقت نہیں تھا"...... جوزف نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ لالچ اور طمع کا شکار ہو گیا ہو۔ یہ دونوں بہت بڑی بیماریاں ہیں اور انسان کو انسانیت کی سطح سے نیچے گرا دیتی ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ اس نے ہمیں ایک اور خوفناک شیطانی حملے سے محفوظ رکھا ہے لیکن ہمارے اسلحے والے تھیلے اور وہ اسلحہ جو ہماری جیبوں میں تھا وہ سب غائب ہے اور اس کے بغیر بہرحال اس قدیم سنگی عمارت کو ہم تباہ نہیں کر سکتے اس لئے پہلے ہمیں اسلحہ تلاش کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"لیکن کہاں سے اور کیسے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہی بات تو میں سوچ رہا ہوں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیوں نہ ہم واپس ناپال جائیں اور وہاں سے اسلحہ خرید کر لے آئیں"...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں واپسی کی بات مت کیا کرو۔ سمجھے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں تو اسلحے کے لئے کہہ رہا تھا باس"...... ٹائیگر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"حالات کچھ بھی کیوں نہ ہوں واپسی کا لفظ مت سوچا کرو"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ میں اس جگہ کو تلاش کر سکتا ہوں جہاں وہ بابا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"مگر مجھے ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے کہ وہاں وہ بابا موجود ہو گا۔ بہرحال ہمیں وہیں سے کہیں لے جایا گیا ہو گا اس لئے ہمیں پہلے اس جگہ کو تلاش کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس، لیکن میں ابھی آتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور اس [illegible] درختوں میں غائب ہو گیا۔

"ماسٹر میرا خیال ہے کہ آپ کے ذہن میں نقشہ تو بہرحال موجود ہے آپ اس جگہ کو ذہن میں رکھیں اور پھر ہمیں اس شودرمان کی طرف جانا چاہئے ورنہ ہم بھٹک بھی سکتے ہیں"...... جوانا نے

"جوزف آجائے۔ جنگل کے معاملے میں اس کی یادداشت بے حد
تیز ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ وہیں گھاس پر بیٹھ گئے
پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جوزف دوڑتا ہوا واپس آیا۔
"باس باس میں نے اسلحے کا سراغ لگا لیا ہے"...... جوزف نے
انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔
"کہاں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"باس وہ پہاڑی تو یہاں ارد گرد نہیں ہے لیکن میں نے یہاں
سے کچھ دور درختوں کے درمیان ایک تالاب دیکھا ہے جس میں
رنگ کا بدبودار پانی بھرا ہوا ہے اور یہ بو ایسی ہے جیسی مجھے ا
لباس سے آرہی تھی اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اسی تالاب
ڈالا گیا تھا جس کی وجہ سے ہماری جسمانی طاقتیں ختم ہو گئی تھیں
یقیناً وہاں سے ہمیں کسی جگہ لے جایا گیا ہو گا۔ یہاں ہمارا اسلحہ
موجود ہو گا"...... جوزف نے کہا۔
"کہاں ہے وہ تالاب۔ آؤ پہلے وہاں چلتے ہیں"...... عمران
اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے
اور پھر وہ جوزف کی رہنمائی میں جنگل میں آگے بڑھتے چلے گئے
واقعی وہ درختوں کے درمیان موجود ایک چھوٹے سے تالاب
گئے۔ اس تالاب سے ایسی بو آرہی تھی جیسے سڑی بسی مچھلیوں
آتی ہے۔ اس تالاب کے پانی کا رنگ سیاہ تھا۔
"ہاں۔ ایسی ہی بو ہمارے لباسوں سے آرہی تھی لیکن

واضح نہ ہو سکا تھا کہ یہ بو میرے لباس سے آرہی ہے یا ماحول سے
لیکن اب اسلحہ کہاں ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"ہاں یہاں سے قریب ہی ایک غار ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارا
اسلحہ اس غار میں موجود ہو گا"...... جوزف نے کہا تو عمران بے
اختیار چونک پڑا۔
"غار میں۔ کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم غار کے اندر گئے تھے"۔ عمران
نے چونک کر پوچھا۔
"باس میں اسلحے کو سونگھتا ہوا اس غار کے دہانے تک پہنچ گیا تھا
لیکن غار خالی تھا۔ میں نے باہر سے دیکھا تھا کیونکہ غار کی اندرونی
دیواروں پر شیطانی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور ان کا رنگ بھی سیاہ
تھا اس لئے میں آپ کے حکم کے بغیر اندر نہیں گیا کیونکہ وچ ڈاکٹر
[illegible] نے مجھے بتایا تھا کہ جب آقا ساتھ تو آقا کے حکم کے بغیر کچھ نہ
[illegible] جوزف نے کہا۔
[illegible] عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
"ہاں" جوزف نے کہا اور پھر وہ ایک طرف کو بڑھنے لگا۔
عمران اور اس کے دوسرے ساتھی اس کے پیچھے چلتے رہے اور پھر تقریباً
دس منٹ کے سفر کے بعد وہ واقعی ایک بڑے سے غار کے دہانے پر
پہنچ گئے۔ غار خالی تھا لیکن واقعی اس کی دیواروں پر عجیب سی شیطانی
تصویریں بنی ہوئی تھیں اور تصویروں کا رنگ سیاہ تھا اور صاف

محسوس ہوتا تھا کہ باقاعدہ ان دیواروں پر سیاہ رنگ لگایا گیا ہے۔

"ہونہہ۔ یہ واقعی کوئی شیطانی اڈا ہے لیکن یہ تو خالی ہے۔ اگر اسلحہ یہاں ہوتا تو نظر آجاتا"...... عمران نے کہا۔

"باس اگر آپ حکم دیں تو میں اندر جا کر چیک کروں"۔ جوزف نے کہا۔

"یہ شیطانی اڈا ہے"...... عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہوتا رہے باس۔ جوزف کو ان شیطانوں کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ صرف آپ کی اجازت چاہئے جوزف کو اور بس"...... جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ میں خود جاؤں گا اندر۔ تم سب یہیں باہر ٹھہرو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کلمہ طیبہ کا اونچی آواز میں ورد کرنا شروع کر دیا اور غار کے اندر قدم رکھ دیا۔ پھر جیسے ہی وہ غار میں داخل ہوا اچانک غار میں سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے بے شمار چڑیلیں مل کر رو رہی ہوں۔ دیواروں پر موجود شیطانی تصویریں دھواں بن کر غائب ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے اور زیادہ اونچی آوا میں کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا۔ پھر وہ جیسے ہی غار کے تقر درمیان میں پہنچا تو ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ سامنے کی دیوار درمیان سے اس طرح ٹوٹتی چلی گئی جیسے زلزلہ آ سے زمین میں دراڑیں سی پڑ جاتی ہیں اور عمران یہ دیکھ کر حیران گیا کہ دوسری طرف باقاعدہ انسانی ہاتھوں کی بنی ہوئی سرنگ

[illegible] جانے کہاں جا رہی تھی۔ عمران آگے بڑھا۔ اس نے اس [illegible] میں جھانکا لیکن یہ سرنگ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی البتہ یہ سرنگ اتنی بڑی ضرور تھی کہ اس میں سے ایک آدمی گزر سکتا تھا۔ عمران نے مڑ کر غار کے دہانے پر کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو ہاتھ کے اشارے سے اندر بلایا البتہ اس نے کلمہ طیبہ کا ورد مسلسل جاری رکھا۔ اس کے ساتھی اندر آگئے اور عمران نے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ اس دراڑ سے گزر کر اس سرنگ میں داخل ہو گئے۔ سرنگ میں گھپ اندھیرا تھا۔

"کس قسم کی سرنگ ہے ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اسے کوئی جواب دینے کی بجائے اونچی آواز میں کلمہ طیبہ کا ورد جاری رکھا اور تھوڑی دیر بعد یہ سرنگ اچانک گھوم کر ختم ہو گئی۔ اب باہر سے روشنی اندر آرہی تھی اور پھر جب وہ اس سرنگ سے باہر آئے تو عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سامنے [illegible] قدیم عمارت انہیں دکھائی دے رہی تھی جو [illegible] تھی۔ اس کے گرد گھنے اور [illegible] لیکن عمارت ان درختوں کے باوجود صاف دکھائی دے رہی تھی۔ بڑے بڑے سیاہ پتھروں سے بنی ہوئی یہ عمارت [illegible] ہی انتہائی قدیم نظر آرہی تھی۔

"[illegible] تو ہم شودرمان کے سامنے پہنچ گئے ہیں بہت خوب"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے باس کہ ہماری باقاعدہ رہنمائی کی گئی ہے لیکن اسلحہ کے بغیر اس عمارت کو کیسے تباہ کیا جا سکے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ماسٹر کہ اس عمارت کے اندر اسلحہ موجود ہو"۔ جوانا نے کہا۔

"نہیں۔یہاں نیزے اور تلواریں تو ہو سکتی ہیں لیکن بارودی اسلحہ نہیں، ہو سکتا البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہمارا اسلحہ یہاں پہنچایا گیا ہو اور وہ اندر موجود ہو۔ بہرحال اب یہاں پہنچ گئے ہیں تو اب جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور سب ساتھوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ وہ سب عمران سمیت اس عمارت اور اس کے ارد گرد کے ماحول کا بغور جائزہ لینے میں مصروف تھے کہ اچانک انہیں اپنی پشت پر کھٹکے کی آواز سنائی دی اور وہ سب بے اختیار تیزی سے مڑے اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ ایک باہر کو نکلی ہوئی چٹان پر ایک نوجوان مقامی لڑکی کھڑی نظر آ رہی تھی۔اس کے جسم پر سرخ رنگ کا لباس تھا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کون ہو تم"...... عمران نے مقامی زبان میں کہا تو لڑکی بے اختیار اچھل پڑی۔

"تم۔ تم ہماری زبان جانتے ہو اجنبی۔ کون ہو تم"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم پاکیشیائی ہیں۔ تم کون ہو"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیائی۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... لڑکی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔شاید وہ پاکیشیا کے بارے میں کچھ نہ جانتی تھی۔

"کافرستان کا ہمسایہ ملک ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو تم بہت دور کے اجنبی ہو"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے چٹان کی سائیڈ پر موجود ایک اور چٹان پر چڑھی اور پھر انتہائی ماہرانہ انداز میں نیچے اترنے لگی۔

"جوزف۔ اسے خاص طور پر چیک کرنا"...... عمران نے قریب کھڑے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے باس۔ یہ عام لڑکی ہے"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔چند لمحوں بعد لڑکی چلتی ہوئی ان کے قریب پہنچ گئی۔

"کیا نام ہے تمہارا اور کہاں سے اچانک نمودار ہوئی ہو"۔ عمران نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم تو یہیں قریب ہی رہتی ہوں گوندنی بستی میں۔ میرا نام [illegible] ہے اور میں سردار کنجاکا کی بیٹی ہوں"...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم اچانک کہاں سے آ گئی۔ کیا تم پہلے سے یہاں موجود تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میں تو غار میں سو رہی تھی۔ میں اکثر ادھر آ جاتی ہوں اور اس غار میں سوئی رہتی ہوں۔ اچانک تمہاری آوازیں سن کر میری نیند کھل گئی اور میں نے غار کے دہانے پر رکھا ہوا پتھر ہٹایا اور باہر آ گئی"...... موسکی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ کھٹکے کی جو آواز انہوں نے سنی تھی وہ غار کے دہانے سے پتھر ہٹانے کی آواز تھی۔ اس آواز کی وجہ سے اس کے ذہن میں خدشات ابھرے تھے جو اب اس لڑکی کے جواب سے دور ہو گئے تھے۔

"یہ کون سی عمارت ہے اور اس کا راستہ کدھر سے ہے"۔ عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار خوفزدہ ہو کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"یہ شیطانی عمارت ہے اجنبی۔ اس کے قریب جانے والا جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اس کی حفاظت شیطان کرتا ہے۔ اس کے قریب مت جاؤ۔ ویسے اس میں جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ اس کے اندر شیطانی روحیں رہتی ہیں اور روحوں کو آنے جانے کے لئے راستوں کی ضرورت نہیں ہوتی"...... لڑکی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا تم پڑھی لکھی ہو"...... عمرن نے اس کی باتوں سے انداز لگاتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا ہوتی ہے"...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"چلو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا اور تمہارے قبیلے کا مذہب کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔ ظاہر ہے وہ اب پڑھی لکھی کے بار

اس مقامی لڑکی کو کیا سمجھاتا۔

"میں اور میرا قبیلہ گوندنی قبیلہ ہے۔ ہم گوندنی دیوی کی پوجا کرتے ہیں"...... لڑکی نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ اس لڑکی اور اس کے قبیلے کا مذہب کافرستانی ہے۔ یہ کاجلا کے پیروکار نہیں ہیں۔ ویسے بھی وہ لڑکی شکل و صورت سے بھیل قوم کی نہ لگتی تھی اور کاجلا مذہب بھیل قوم سے مخصوص تھا۔

"ہم نے اس عمارت کے اندر جانا ہے۔ کیا تم کوئی ایسا آدمی بتا سکتی ہو جو ہمیں اندر جانے کا راستہ بتا دے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ اس کے اندر شیطانی روحیں رہتی ہیں اور اس کا کوئی راستہ نہیں ہے اور تم اندر جانے کی بات کر رہے ہو۔ جو اس کے قریب چلا جائے وہ ہلاک ہو جاتا ہے"...... لڑکی نے ایک بار پھر خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ شیطانی روحیں تمہاری گوندنی دیوی سے زیادہ طاقتور ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ پجاری کو معلوم ہو گا۔ میں تو تمہیں وہ کچھ بتا رہی ہوں جو پجاری ہم کو بتاتا ہے۔ کیا تم پجاری سے ملنا چاہتے ہو"...... لڑکی نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا پجاری بھی تمہاری طرح اس عمارت سے خوفزدہ ہو گا۔ اس سے مل کر ہم کیا کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں وہ بڑا پجاری ہے۔ اس کے سر پر گوندنی دیوی کا ہاتھ ہے۔

وہ بہت طاقتور ہے"....... لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ شاید اسے اپنے قبیلے کے پجاری کے بارے میں عمران کی بات سن کر غصہ آ گیا تھا۔

"کیا پجاری یہاں آسکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں قبیلے میں جانا ہو گا"....... لڑکی نے کہا۔

"ہم تو ویسے ہی ادھر گھومتے پھر رہے تھے اگر تمہارے قبیلے کی طرف جا نکلے تو ضرور پجاری سے بھی مل لیں گے فی الحال تو ہم اس عمارت کو اندر سے دیکھنا چاہتے ہیں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر وہ سب آگے بڑھنے لگے۔ لڑکی وہیں کھڑی رہی۔

"رک جاؤ۔ میری بات سنو"....... اچانک اس لڑکی نے کہا اور تیزی سے دوڑ کر ان کے قریب پہنچ گئی۔

"کیا بات ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"کیا تم وہ لوگ تو نہیں جو شیطان سے لڑنے آئے ہوئے ہیں"....... لڑکی نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہیں کس نے بتائی ہے یہ بات"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رات کو پجاری میرے بابا سے کہہ رہا تھا کہ دور کے اجنبی یہاں آئے ہوئے ہیں جو شیطان سے لڑنے آئے ہیں۔ میں نے سنا تھا

[illegible] لڑکی نے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے بڑے پجاری نے درست کہا ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو بڑا پجاری ماشوما تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ وہ خود چاہتا ہے کہ ماروشا میں موجود تمام بھیل قبیلے شیطان کی پوجا چھوڑ کر [illegible] دیوی کی پناہ میں آجائیں اور وہ پورے ماروشا کا بڑا پجاری بن جائے لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ اکیلا شیطان سے نہیں لڑ سکتا"۔ لڑکی نے [illegible] معصومیت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا وہ اس عمارت کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ وہ بہت بڑا پجاری ہے۔ اگر تم کہو تو میں اسے یہاں بلا لاؤں"....... لڑکی نے کہا۔

"[illegible] اسے بھی اور تمہیں بھی انعام دیں گے"....... عمران نے [illegible] اچھل پڑی اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک [illegible]

"[illegible] یہاں ٹھہرو میں اسے بلا لاتی ہوں"....... [illegible] نے کہا اور [illegible] وہ کسی ہرن کی طرح قلانچیں بھرتی ہوئی ایک طرف کو [illegible] چلی گئی۔

"[illegible] کہیں ہمارے لئے شیطانی فریب نہ ہو"....... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ عام سی لڑکی ہے ورنہ دور سے مجھے اس کے اندر موج
شیطان کی بو آجاتی"...... جوزف نے فوراً کہا۔
"تمہیں اس بابا کے اندر سے شیطان کی بو کیوں نہ آئی تھی"
ٹائیگر نے جواب دیا۔
"وہ آقا کے مذہب کا تھا اس لئے اس کے اندر پورا شیطان بھی ہو
تب بھی اس کی بو نہیں سونگھ سکتا تھا کیونکہ میں تو آقا کا غلا
ہوں"...... جوزف نے باقاعدہ جواب میں دلیل دیتے ہوئے کہا او
عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔
"باسٹر میرا خیال ہے کہ یہاں سے مضبوط بیلیں توڑ کر ان کی مد
سے کمند بنائی جائے اور پھر پہاڑ پر چڑھ کر اس کمند کی مدد سے اس
عمارت کی اونچی دیوار کو پار کیا جائے"...... جوانا نے کہا۔
"اس کی کیا ضرورت ہے۔ اس عمارت کے گرد اونچے درخت ہیں
ہم آسانی سے ان درختوں پر چڑھ کر اندر کود سکتے ہیں"...... جوزف
نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"گڈ جوزف۔ واقعی یہ تو سب سے آسان راستہ ہے۔ مجھے نجانے
اس بات کا خیال کیوں نہیں آیا تھا"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو جوزف کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔
"باس جب تمہارا غلام موجود ہے تو تمہیں کیا ضرورت ہے کسی
بات کا خیال رکھنے کی"...... جوزف نے کہا اور اس بار عمران کے
ساتھ ساتھ ٹائیگر اور جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑے اور پھر وہ موسکو

اور اس پجاری ماشوما کے انتظار میں وہیں ایک صاف سی چٹان پر بیٹھ
گئے۔
تھوڑی دیر بعد موسکی آتی دکھائی دی۔ اس کے ساتھ ایک بوڑھا
آدمی تھا جس کے سر پر سرخ رنگ کے پروں کا تاج تھا اور اس نے
ہاتھ میں ایک لاٹھی پکڑی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر بھی مقامی لباس
تھا۔ پجاری اور موسکی کے قریب آنے پر عمران اٹھ کھڑا ہوا اور اس
کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔
"ہاں۔ ہاں۔ تم ہی وہ لوگ ہو۔ تم ہی وہی لوگ ہو جو شیطان
سے مقابلہ کرنے آئے ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ شیطان تمہاری وجہ
سے بے حد پریشان ہے اور ہاں میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ شیطان کا
پجاری مہاپہان پاگلوں کی طرح شودرمان کے کمروں میں دوڑتا پھر
رہا ہے۔ ہاں۔ ہاں۔ ماشوما سب کچھ جانتا ہے۔ سب کچھ"...... اس
بوڑھے پجاری نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"[illegible] شیطان اور اس کے پجاری سن نہیں لیں
گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ ماشوما کی [illegible] اور گوندلی دیوی کا سایہ یہاں موجود
ہے اس لئے ہماری باتیں کوئی نہیں سن سکتا اجنبی۔ لیکن تم مجھ سے
[illegible]"...... پجاری نے کہا۔
"ہم اس شودرمان کے اندر جانا چاہتے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد
[illegible]"...... عمران نے کہا۔

"تم نے اب تک بہت کچھ تباہ کر دیا ہے اجنبی۔ تم نے مہان کو ہلاک کر دیا۔ تم نے ناکاسا طاقتوں کو فنا کر دیا ہے۔ تم۔ آگوانی بھیڑیوں کو فنا کر دیا ہے اور ان بھیڑیوں کے فنا ہونے عمارت کا دروازہ کھل گیا تھا لیکن مہامہان نے اپنی خاص شکتیو سے اسے دوبارہ بند کر دیا ہے اس لئے تم شودرمان کے اندر نہیں سکتے۔ یہ بات طے ہے"...... پجاری نے کہا۔

"تو پھر تم سے بات کرنا ہی فضول ہے۔ تم جا سکتے ہو۔ ہم اس شودرمان کو دیکھ لیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہو. غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم غصہ کر رہے ہو۔ تمہارا غصہ درست ہے لیکن جو کچھ میں رہا ہوں وہ بھی درست ہے اجنبی۔ تم سوچ رہے تھے کہ تم اسلحے مدد سے شودرمان کو تباہ کر دو گے لیکن تمہاری یہ بات بچگانہ ہے اگر تمہارے بارودی اسلحہ سے یہ شودرمان تباہ ہو سکتا تو نجانے ا تک کتنی بار تباہ ہو چکا ہوتا۔ یہ شیطان کی عمارت ہے۔ یہ کاجلا مرکزی عمارت ہے اور یہ متردما طاقتوں کا گڑھ ہے اور نجانے ادوار سے اس کے اندر کاجلا کی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں شکت موجود ہیں۔ اس عمارت پر کوئی اسلحہ اثر نہیں کر سکتا اور تم سوچ رہے تھے کہ درختوں پر چڑھ کر اور کمند ڈال کر اس کے اندر جاؤ گے لیکن ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ تم عمارت تک پہنچ ہی نہ سکتے۔ جیسے ہی تم اس پہاڑی کے قریب جاؤ گے جس پر یہ عمارت

تمہارے جسم اس طرح خود بخود دور جا گریں گے جیسے کوئی کسی بچے کو اٹھا کر پھینک دیتا ہے اور جب تمہارے جسم چٹانوں سے ٹکرائیں گے تو تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمہارے جسم کی ہڈیوں کا کیا حال ہو گا۔ لیکن ہاں صرف میں ماشوما پجاری وہ طریقہ جانتا ہوں جس سے یہ سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے"...... پجاری نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا اور عمران تو عمران اس کے ساتھی بھی اس پجاری کی ان باتوں پر حیران رہ گئے کیونکہ یہ باتیں تو انہوں نے ماسکی کی عدم موجودگی میں کی تھیں ورنہ وہ یہی سمجھتے کہ پجاری کو ماسکی نے سب کچھ بتا دیا ہو گا۔

"کون سا طریقہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں اپنے ایک ساتھی کی بھینٹ دینی ہو گی۔ اپنے ایک ساتھی کو ذبح کر کے اس کا خون اور گوشت اس عمارت پر پھینکنا ہو گا پھر تم [illegible] سکتے ہو۔ بولو کیا تم ایسا کر سکتے ہو"...... پجاری نے کہا۔

"[illegible] باللہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ میں اپنے [illegible] کے لئے اپنی جان دے سکتا [illegible] نان سنس۔ جاؤ مجھے کسی طریقے کی [illegible] نہیں ہے"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔

"تو پھر تم اس عمارت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ پھر تم خود بھی اور تمہارے ساتھی بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ آؤ موسکی ہم واپس

چلیں"......پجاری نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پجاری بابا یہ نادان ہیں تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتے یہ اجنبی ہیں ان پر غصہ مت کرو"...... موسکی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں غصہ نہیں کر رہا موسکی۔ خود میری توہین کر رہے ہیں ورنہ تم جانتی ہو کہ میں چاہوں تو ان کو انتہائی عبرتناک سزا دے سکتا ہوں"......پجاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے بات ہی ایسی کر دی ہے۔ بہرحال تم واپس جا سکتے ہو۔ ہمیں تمہاری کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو اجنبی۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم اپنے کسی ساتھی کی بھینٹ نہیں دینا چاہتے تو پھر تم بھی مر جاؤ گے اور تمہارے ساتھی بھی یا دوسری صورت یہ ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ آؤ موسکی"۔ پجاری نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ٹھہرو۔ ایک منٹ"...... عمران نے کہا تو پجاری واپس مڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے بھینٹ دینے کے لئے میرے ساتھی کی شرط کیوں لگائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے اس افریقی نژاد ساتھی کی بھینٹ دینا ضروری ہے۔ اس میں ساحرانہ قوتیں ہیں اور اس کی بھینٹ دینے سے شوورمان کی تمام

[illegible] اس کی ساحرانہ قوتوں کے حصول کے لئے آپس میں لڑنا شروع کر دیں گے اور یہ لڑائی ظاہر ہے کافی طویل ہو جائے گی اس طرح تمہیں موقع مل جائے گا کہ تم اندر داخل ہو جاؤ اور راستہ میں [illegible]۔ پجاری نے جواب دیا۔

"باس اگر اس شیطان اور اس کی اس عمارت کا خاتمہ میری بھینٹ دینے سے ہو سکتا ہے تو غلام کی جان حاضر ہے"...... جوزف نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو"...... عمران نے یکلخت جوزف کو جھڑکتے ہوئے کہا اور جوزف سہم سا گیا۔

"تم واقعی خوش قسمت ہو اجنبی کہ یہ ساحرانہ قوتیں رکھنے والا تمہاری خاطر اپنی جان بھی دینے کے لئے تیار ہے"...... پجاری نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"تم پہلے وہ راستہ بتاؤ"...... عمران نے پجاری سے مخاطب ہو کر [illegible]

[illegible] اجنبی۔ جب تم اس [illegible] قوتوں والے ساتھی کا [illegible] اور [illegible] وقت اس عمارت پر پھینکو [illegible] کیا گیا [illegible] دروازہ خود بخود کھل جائے گا"...... پجاری نے کہا۔

"[illegible] تم [illegible] موسکی تمہارا بے حد شکریہ کہ تم [illegible] کی کوشش کی"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم میری بات پر عمل نہیں کرو گے"...... پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری بات سنو پجاری۔ میں اس معصوم لڑکی کی وجہ سے خاموش ہو گیا ہوں ورنہ جس طرح تم نے میرے ساتھی کی بھینٹ دینے کی بات کی تھی تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکتے اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم چلے جاؤ"...... عمران کا لہجہ اس قدر سرد ہو گیا کہ پجاری کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"آؤ موسکی آؤ"...... پجاری نے جلدی سے موسکی سے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ موسکی نے ایک نظر عمران کو دیکھا اور پھر وہ بھی تیزی سے پجاری کے پیچھے چلنے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ان کی نظروں سے غائب ہو گئے تھے۔

"باس۔ یہ پجاری بھی شاید روحانی قوتوں کا ماہر ہے کہ اس نے وہ باتیں بھی بتا دی ہیں جو ہم نے اپنے طور پر کی تھیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"دیوی دیوتاؤں کے پجاری روحانی طاقتوں کے حامل نہیں ہو کرتے سمجھے۔ آئندہ احتیاط سے کام لیا کرو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ میرا مطلب تھا باس کہ بہرحال اس نے وہ باتیں تو بتائی ہیں"...... ٹائیگر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے روحانیت نہیں کہتے بلکہ استدراج کہتے ہیں۔ یہ عربی زبان

[illegible] اور اس کا اصل مطلب ہے درجہ بدرجہ آگے بڑھنا۔ غیر [illegible] اپنی جسمانی اور ذہنی محنت سے درجہ بدرجہ آگے بڑھتا ہے لیکن [illegible] اس کے پاس ایمان کی دولت نہیں ہوتی اس لئے وہ استدراج [illegible] لیتا ہے لیکن روحانی قوتوں کا حامل نہیں ہو سکتا جیسے جادوگر یا [illegible] علوم کے ماہرین ہوتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ اب کیا کرنا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"آگے بڑھنا ہے اور کیا کرنا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں ایک [illegible] غسل کرنا ہو گا۔ یہ ان کی مرکزی عمارت ہے اس لئے یہاں [illegible] لئے ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"باس میں پھر ادھر ادھر کوئی چشمہ تلاش کرتا ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں [illegible] موسکی اور اس کے قبیلے کی موجودگی کا [illegible] یہاں [illegible] ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا اسی طرف [illegible] گیا جدھر وہ لڑکی موسکی اور پجاری گئے تھے جبکہ عمران، ٹائیگر اور جوانا ایک بار پھر چٹان پر بیٹھ گئے۔

"باس اگر ہمیں غسل کی ضرورت ہوتی تو اب تک یہ لوگ ہم پر [illegible] شیطانی [illegible] استعمال کر چکے ہوتے"...... ٹائیگر نے

کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ان کی کوئی اور مجبوری ہو۔ بہر حال میں اپنے پر ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جوزف کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی اس کی واپسی نہ ہوئی تو عمران کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات آئے۔

"اتنی دیر تو جوزف کو نہیں لگنی چاہئے۔ آؤ دیکھتے ہیں"۔ عم نے کہا اور پھر اٹھ کر وہ بھی اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر جوزف تھا۔ ٹائیگر اور جوانا بھی اس کے پیچھے تھے۔ گھنے درختوں کے درم سے گزرتے ہوئے وہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک در کے ایک جھنڈ سے سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے تیر چاروں ط سے اڑتے ہوئے ان کے جسموں میں گھس گئے اور عمران کو محسوس ہوا جیسے بے شمار بچھوؤں نے اسے بیک وقت ڈنگ مار ہوں اور یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہوا پھر اس کے پر تاریکی نے غلبہ پا لیا۔

عظیم متروکام کاجلا کی مدد کرو۔ کاجلا کو بچاؤ عظیم متروکام"۔ [illegible] مدد کئے اونچی آواز میں چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔ وہ شیطانی [illegible] سامنے بیٹھا ہوا تھا اور وہ مسلسل اس فقرے کی گردان اس [illegible] جا رہا تھا جیسے اس پر دورہ سا پڑ گیا ہو۔ اچانک ایک [illegible] اور اس کے ساتھ ہی اس مجسمے کے گرد سرخ رنگ کا [illegible] اور اس دھماکے کی آواز سنتے ہی مہامہان نے [illegible] اس نے اس فقرے کی گردان بھی بند [illegible] دھواں دیکھ کر اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے [illegible] کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس دھوئیں کا مطلب ہے [illegible] تک اس کی فریاد پہنچ گئی ہے اور متروکام نے اس [illegible] اپنی کوئی خاص طاقت بھیج دی ہے۔ وہ اب انتہائی [illegible] اس دھوئیں کو اپنے سامنے مجسم ہوتے دیکھ

رہا تھا۔ چند لمحوں بعد یہ دھواں ایک نوجوان کی صورت میں ڈ
گیا۔ اس نوجوان کا رنگ گہرا سرخ تھا لیکن اس کی آنکھیں انڈے
طرح سفید تھیں جس کی وجہ سے اس کا چہرہ انتہائی ہیبتناک
ڈراؤنا نظر آرہا تھا۔ لیکن اس سفید آنکھوں والے نوجوان کو دیکھتے
مہامہان کے چہرے پر مسرت کے مزید تاثرات پھیلتے چلے گئے کی
وہ جانتا تھا کہ آنے والا شیطان کے دربار کی انتہائی طاقتور شکتی ہے
شیطان اسے اس وقت بھیجتا ہے جب وہ کسی خاص کام کو سرا
دینے کا فیصلہ کر لے۔ اس طاقت کا نام چورائی تھا۔ چورائی کو شی
کا خادم خاص بھی کہا جاتا تھا۔

" چورائی آگیا ہے تمہاری مدد کے لئے مہامہان"۔۔۔۔۔۔
نوجوان کے منہ سے الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی اس نوجوان
اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر اپنے چہرے پر پھیرا تو اس کی سفید ڈر
آنکھیں عام انسانوں جیسی نظر آنے لگیں۔

" میں متروکام کا شکر گزار ہوں کہ جس نے تم جیسی شکتی کو
کی مدد کے لئے بھیجا ہے"۔۔۔۔۔۔ مہامہان نے مسرت بھرے لہجے
کہا۔

" میرے ساتھ آؤ"۔۔۔۔۔۔ چورائی نے کہا اور پھر وہ تیزی سے
کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مہامہان جلدی سے اٹھا
اس کے پیچھے چل پڑا اور پھر وہ دونوں ایک چھوٹے سے کمرے میں
گئے جہاں لکڑی کی دو کرسیاں موجود تھیں۔

" [illegible] مہامہان"۔۔۔۔۔۔ چورائی نے خود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے
[illegible] کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے وہ
[illegible] اور مہامہان اس کا مہمان۔ مہامہان دوسری کرسی پر بیٹھ
گیا۔

" سنو مہامہان۔ تمہارا دشمن اس دنیا کا سب سے خطرناک آدمی
ہے۔ اس نے اب تک کئی بار شیطان کو شکست دی ہے اس لئے اس
بار اس سے آخری مقابلے کے لئے شیطان نے مجھے بھیجا ہے اور اب
تم دیکھنا کہ چورائی تمہارے اس دشمن کا کیا حشر کرتا ہے"۔ چورائی
نے [illegible] فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" [illegible] متروکام کی مہربانی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ان دشمنوں کا
مقابلہ تم ہی کر سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔ مہامہان نے کہا۔

" [illegible] عمران دراصل خود بھی روشنی کی ایک بڑی طاقت ہے
[illegible] بھی روشنی کی بڑی بڑی طاقتیں ہیں۔ اس کے ساتھ
[illegible] بھی ہے اور اس کے ساتھی بھی اس جیسے تو
[illegible] ان لوگوں کو تم اپنی کسی
[illegible] کہ اب تک یہ لوگ
[illegible] ناکام بنا چکے ہیں"۔۔۔۔۔۔ چورائی نے کہا۔

" [illegible] نے تو کالا جادو کو وہ نقصان پہنچایا ہے کہ جس کا میں تصور
[illegible] تھا۔ کالا مہان، ناکاسا اور آگوانی سب بڑی شکتیاں
[illegible] انتہائی حیرت انگیز طور پر فنا ہو گئی ہیں اور سب سے

زیادہ غضب یہ ہوا ہے کہ سیاہ مقدس غار بھی تباہ ہو گیا ہے اور اس کے خفیہ راستے سے شودرمان تک بھی پہنچ گئے ہیں اس لئے میں نے مجبور ہو کر عظیم متروکام کے دربار میں فریاد کی تھی"۔ مہامہان نے کہا۔

"اب تک تم نے جو کچھ کیا ہے اپنے طور پر درست کیا ہے لیکن تم اسے اتنا نہیں جانتے جتنا میں جانتا ہوں۔ میں نے تو کئی شیطان سے کہا کہ وہ مجھے اس کے مقابلے پر بھیج دے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اب مجھے یہ موقع ملا تو میں اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھاؤں گا"...... چورائی نے کہا۔

"تم کیا کرو گے چورائی"...... مہامہان نے کہا۔

"تم دیکھنا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ میں ان پر شکتیوں کی بجائے عقل کا حربہ استعمال کروں گا۔ تم مجھے اکیلا چھوڑ دو تاکہ میں اس کا بندوبست کر سکوں۔ جب بندوبست ہو جائے گا تو پھر میں تمہیں کر تماشہ دکھاؤں گا"...... چورائی نے کہا تو مہامہان اٹھا اور خاموشی سے کمرے سے باہر چلا گیا لیکن اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ چورائی وہ سب کچھ آسانی سے کر لے گا جس کا وہ مہامہان ہونے کے باوجود تصور بھی نہیں کر سکتا۔ وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گیا پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور چورائی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات موجود تھے۔

"میں نے تمہارا کام کر دیا ہے مہامہان"...... چورائی نے کہا تو مہامہان [illegible] اس کے اندر داخل ہوتے ہی یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا [illegible]۔

"[illegible] مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... مہامہان نے حیرت بھرے [illegible] کہا۔

"تمہارے چاروں دشمن اس وقت گوندنی قبیلے کے قصبے میں ہیں اور [illegible] ہیں اور ان چاروں کو آج رات آگ میں زندہ جلا دیا جائے گا اور ان کی روشنی کی طاقتیں بھی ان کی کوئی مدد نہ کر سکیں گی"...... [illegible] نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"[illegible]۔ لیکن وہ تو کاجلا کو ماننے والا قبیلہ نہیں ہے۔ وہ تو [illegible] رکھتا ہے اور کسی گوندنی دیوی کی پوجا کرتا ہے"۔ مہامہان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"[illegible] معلوم ہے اسی لئے تو میں نے یہ کھیل کھیلا ہے"۔ [illegible] ہوئے کہا۔

"[illegible]"...... مہامہان نے کہا۔

"[illegible] لی ہے"...... چورائی نے [illegible] ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ ہوا میں لہرایا تو [illegible] روشن ہو گیا اور اس پر ایک منظر ابھر آیا [illegible] سمیت ایک مقامی لڑکی اور ایک [illegible] باتیں کر رہا تھا۔

"یہ لڑکی گوندنی قبیلے کے سردار کی بیٹی ہے اور یہ بوڑھا گو
قبیلے کا پجاری ماشوما ہے۔ جب تم میرے کمرے سے گئے تھے تو
نے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کیا تو مجھے یہ
کرتے نظر آئے اور پھر میں نے ان کی باتیں سن کر اپنا جال
پھیلا دیا اور یہ پھنس گئے۔ اب اطمینان سے دیکھتے رہو کہ کیا
ہے"...... مہامہان نے کہا۔

"بیٹھ جاؤ"...... چورانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ا
لکڑی کی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ مہامہان دوبارہ لکڑی کی اس کر
بیٹھ گیا جس پر وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ چورانی نے اپنا دوسرا ہاتھ ہوا م
ہرایا تو ان لوگوں کے درمیان ہونے والی باتیں سنائی دینے لگیں
وہ پجاری عمران کو اپنے ساتھی کی بھینٹ دینے کی بات کر رہا تھا ا
عمران بے حد غصے میں جواب دے رہا تھا۔ مہامہان ہونٹ بھینچ
خاموش بیٹھا یہ باتیں سن رہا تھا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا ک
اس میں ایسی کون سی بات ہے جس سے یہ لوگ پھنس جائیں گے
اور پھر وہ لڑکی اور پجاری واپس چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ منظ
بدلا تو مہامہان نے دیکھا کہ پجاری گوندنی بستی میں پچاس کے قریب
مقامی لوگوں کے درمیان کھڑا تھا اور انہیں چیخ چیخ کر بتا رہا تھا ک
اجنبی افراد نے گوندنی دیوی کی توہین کی ہے اس لئے ان کا عبرتناک
انجام ہونا چاہئے اور پھر وہ سب چھوٹے چھوٹے تیر اٹھائے جنگل میں
بڑھتے چلے گئے۔ ایک جگہ پجاری نے انہیں درختوں پر چڑھنے کا حکم

[illegible] بھی وہ ایک گھنے درخت پر چڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کا
[illegible] ساتھی اس طرف آتا دکھائی دیا اور وہ بے حد چوکنا نظر آ رہا تھا
[illegible] اس پر درختوں سے تیروں کی بوچھاڑ ہوئی اور وہ اچھل کر
[illegible] گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو درخت سے چھ
[illegible] کودے اور اس حبشی کو اٹھا کر دوڑتے ہوئے بستی کی طرف
[illegible] گئے جبکہ پجاری اور اس کے باقی ساتھی اسی طرح درختوں پر چھپے
[illegible] ایک بار پھر منظر بدلا تو مہامہان نے دیکھا کہ عمران اپنے
[illegible] ساتھیوں سمیت جنگل میں چلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور
[illegible] بھی درختوں کے اس جھنڈ کے قریب پہنچ گئے جہاں
[illegible] اس کے ساتھی چھپے تھے اور ایک بار پھر سرخ رنگ کے
[illegible] ان تینوں پر بوچھاڑ ہو گئی اور وہ تینوں ہی اچھل کر نیچے
[illegible] لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی
[illegible] پر موجود سب افراد نیچے کودے اور انہوں نے
[illegible] طرف روانہ ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی
[illegible] عمران اور اس کے تینوں ساتھی بستی
[illegible] جھونپڑی کے اندر بچھی ہوئی گھاس پر بے
[illegible] تھے۔ وہ شدید زخمی بھی تھے اور اس کے ساتھ ساتھ
[illegible] ان کی پشت پر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ منظر
[illegible] مہامہان نے دیکھا کہ بستی کے درمیان ایک
[illegible] وہاں لکڑیوں کا ایک بہت بڑا ڈھیر اکٹھا

کیا جا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی دیوار کا روشن حصہ دوبارہ تار
ہو گیا۔

"دیکھا تم نے اپنے دشمنوں کا ہونے والا انجام"...... چورائی
مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں سمجھا نہیں چورائی"...... مہامہان نے حیرت بھ
لہجے میں کہا۔

"میں نے گوندنی کے پجاری کے ذہن اور قبیلے کے سردار کے
پر قبضہ کر لیا تھا اور پھر اس پجاری نے جا کر جب گوندنی دیو
توہین کی بات کی تو پورا قبیلہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے ا
لینے پر آمادہ ہو گیا۔ سردار نے بھی اس کی اجازت دے دی
میرے حکم کے مطابق عمران اور اس کے ساتھیوں کو زہریلے ت
سے چھلنی کر دیا گیا۔ ان تیروں پر ایسا زہر لگایا گیا ہے جو آد
طویل عرصے کے لئے بے ہوش کر دیتا ہے۔ پھر انہیں لا کر جھ
میں باندھ دیا گیا اور اب جب آدھی رات ہو گی تو قبیلے کے سردار
مطابق ان چاروں کو اسی بے ہوشی کے عالم میں لکڑیوں کے ڈھیر
دیا جائے گا اور پھر لکڑیوں کو آگ لگا دی جائے گی اس طرح یہ چ
زندہ جل کر راکھ ہو جائیں گے"...... چورائی نے کہا۔

"لیکن چورائی میں نے بھی انہیں عظیم متردکام کے حکم
سزا دینے کی کوشش کی تھی۔ انہیں کھمبوں سے باندھ کر سا
کی خوفناک آگ جلائی تھی اور ناکاسا طاقتیں انہیں اسی طر

[illegible] لیکن پھر اچانک سب کچھ ختم ہو گیا۔ وہ آگ بھی بجھ
[illegible] ساطاقتیں بھی فنا ہو گئیں"...... مہامہان نے کہا۔

"معلوم ہے لیکن اس بار یہ بچ نہ سکیں گے کیونکہ تم نے جو
[illegible] لکڑیوں کی مدد سے کیا تھا اس لئے وہ بچ نکلے لیکن اب جو
[illegible] اس میں کسی شکتی کا کوئی دخل نہیں ہے اور جب کسی شکتی
[illegible] تو پھر روشنی کی طاقتیں مداخلت نہیں کرتیں۔ دوسری
[illegible] لوگ بے ہوش ہیں اور اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی
[illegible] جائیں گے۔ میں نے عقل کا حربہ استعمال کیا ہے اور
[illegible] اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے"...... چورائی نے کہا اور
[illegible]

"کیا تم واپس جا رہے ہو"...... مہامہان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

[illegible] اب میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ تم مجھے میری بھینٹ دو میں
[illegible] چلا جاؤں گا"...... چورائی نے کہا۔

[illegible] میں نے پہلے ہی کر دیا ہے۔ عظیم
[illegible] ہیں بارہ نوجوان بھیل
[illegible] لیکن تم واپس اس وقت جانا
[illegible] حتمی طور پر ہلاک ہو جائیں"۔ مہامہان نے کہا۔

[illegible] اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ایسے ہی سہی میں بھینٹ لے
[illegible] دشمنوں کی ہلاکت کا تماشہ دیکھوں
[illegible] کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اجنبی۔ اجنبی۔ ہوش میں آؤ اجنبی"...... اچانک عمران
کانوں میں ہلکی سی آواز پڑی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس
تاریک ذہن میں ہلکی ہلکی روشنی نمودار ہو رہی ہو اور یہ آواز کہیں
سے آ رہی ہو۔ پھر یہ آواز قریب سے قریب تر ہوتی چلی گئی اور اس
ساتھ ہی عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی بھی دور ہو گئی اور
کی آنکھیں کھل گئیں۔

"اجنبی۔ میں موسکی ہوں۔ ہوش میں آؤ۔ تم اور تمہارے سا
خطرے میں ہیں"...... موسکی کی آواز سنائی دی۔ وہ بے حد آ
بول رہی تھی اور عمران بے اختیار اٹھنے لگا لیکن اس کے ہاتھ ع
میں بندھے ہوئے تھے۔

"میں تمہارے ہاتھ کھولتی ہوں"...... موسکی نے کہا اور پھر
نے عمران کو پلٹ کر اس کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسی کھول

تو عمران اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے جسم پر موجود
لباس میں جگہ جگہ سوراخ تھے اور ان سوراخوں کے گرد سیاہ رنگ کا
[illegible] تھا لیکن اسے اپنے جسم میں کسی قسم کا کوئی درد
[illegible] تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں اپنے ساتھیوں
[illegible] پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ بھی ان
[illegible] میں بندھے ہوئے تھے اور ان کے لباسوں میں بھی جگہ جگہ
[illegible] تھے اور ہر سوراخ کے گرد سیاہ خون سا پھیلا ہوا تھا۔
[illegible] ذہن میں وہ منظر گھوم گیا جب وہ ٹائیگر اور جوانا کے ساتھ
[illegible] کرنے جا رہا تھا کہ اچانک درختوں کے ایک جھنڈ
[illegible] رنگ کے چھوٹے چھوٹے تیروں کی بوچھاڑ ہوئی اور
[illegible] ہوا تھا جیسے سینکڑوں بچھوؤں نے بیک وقت اسے
[illegible] اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک ہو گیا تھا
[illegible] آیا تھا تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک جھونپڑی کے
[illegible]۔ اس کے ساتھی بھی وہاں بے ہوش پڑے ہوئے
[illegible] تھے۔

"ہم کہاں ہیں۔ یہ سب کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"[illegible] باہر پہرہ دار موجود ہیں۔ اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ
[illegible] تو وہ تمہارے ساتھ مجھے بھی گوندنی دیوی کی بھینٹ
[illegible] موسکی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"[illegible] تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

مجھے تو خود سمجھ نہیں آتی۔ میں پجاری ماشوما کے ساتھ واپس
تو اچانک پجاری نے بستی کو اکٹھا کر کے چیخنا شروع کر دیا کہ تم
اور تمہارے ساتھیوں نے گوندنی دیوی کی توہین کی ہے اور
تمہیں گوندنی دیوی کی بھینٹ نہ چڑھایا گیا تو گوندنی دیوی کا غضـ
بستی پر ٹوٹ پڑے گا۔ میرا باپ سردار بھی اس کا حمایتی بن گیا
لئے میں کچھ بھی نہ کر سکی۔ پھر پجاری پچاس آدمیوں کو سرخ تیـ
سمیت اپنے ساتھ لے گیا پھر تمہارا یہ حبشی ساتھی بے ہوشی کے
میں یہاں لایا گیا۔ اس کے جسم میں بیس پچیس سرخ تیر موجود
اس کو اس جھونپڑی میں رکھا گیا اور تیر نکال کر زخموں پر جامو
رس ڈال دیا گیا اور پھر اس کے ہاتھ پشت پر کر کے باندھ دیئے
اس کے بعد تم تینوں کو بھی اسی حالت میں اٹھا کر یہاں لایا گـ
پھر تمہارے ساتھ بھی یہی کیا گیا اور اس جھونپڑی کے گرد سخت پـ
دیا گیا اور بستی کے درمیان لکڑیوں کا ڈھیر اکٹھا کیا گیا۔ اب جیـ
آدھی رات گزرے گی ساری بستی اس میدان میں اکٹھی ہو جاـ
اور تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم میں لـ
کے ڈھیر پر ڈال کر آگ لگا دی جائے گی اس طرح بقول پجاری
چاروں کی بھینٹ دے دی جائے گی اور گوندنی دیوی بستی واـ
راضی ہو جائے گی۔ میں نے جب یہ سب کچھ سنا تو مجھے پجاـ
اپنے باپ پر بے حد غصہ آیا کیونکہ میں پجاری کے ساتھ تھی۔
گوندنی دیوی کی کوئی توہین نہ کی تھی اس لئے میں نے سوچا

[illegible] ہوش میں لا کر تمہیں سب کچھ بتا دوں اس طرح تم اپنے
[illegible] سمیت خاموشی سے یہاں سے نکل جاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ
[illegible] گوندلی دیوی کی تم نے توہین نہیں کی اس لئے گوندنی دیوی مجھ
[illegible] نہیں ہوگی اس لئے میں نے تمہارے منہ میں کاشوکا بوٹی کا
[illegible] تو تمہیں ہوش آگیا۔ یہ پیالہ پڑا ہے اس میں کاشوکا بوٹی کا
[illegible] ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کے منہ میں ٹپکا دینا۔ انہیں ہوش
[illegible] اور دیکھو ادھر خفیہ دروازہ ہے جس کا علم صرف پجاری کو ہے
[illegible] پجاری کی یہ خاص جھونپڑی ہے لیکن میں نے اسے ایک بار دیکھ
[illegible] پجاری کو اس کا علم نہیں ہے۔ یہ سرنگ سی ہے تم جب
[illegible] گے تو بستی کے باہر پہنچ جاؤ گے اور پھر تم نکل جانا۔ میں
[illegible] اور سنو آدھی رات سے پہلے جھونپڑی میں کوئی داخل نہیں
[illegible] انہیں یقین ہے کہ تم ہوش میں نہیں آسکتے اس لئے تم
[illegible] ۔ موسکی نے کہا اور اٹھ کر جھونپڑی کے ایک
[illegible]

[illegible] عمران نے آہستہ سے کہا۔
[illegible] اگر [illegible] والوں کو علم ہو گیا کہ میں
[illegible] تو وہ میری بوٹیاں اڑا دیں گے"۔ موسکی نے
کہا

[illegible] مہربانی موسکی کہ تم نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر
[illegible] جانیں بچائی ہیں۔ صرف اتنا بتا دو کہ کیا پجاری کو شودرمان میں

داخل ہونے کے کسی راستے کا علم ہے"...... عمران نے کہا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ ویسے پجاری کو وہ سب کچھ معلوم ہوتا ہے
دوسروں کو معلوم نہیں ہوتا"...... موسکی نے کہا اور اس کے سا
ہی وہ تیزی سے مڑی اور پھر اس نے جھونپڑی کے ایک کونے میں
گھاس کا ڈھیر ہٹایا اور تیزی سے زمین پر لیٹ کر گھسٹتی ہوئی نیچے ا
چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ عمران کی نظروں سے غائب ہو گئی تو عم
نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر
تھا کہ اس نے موسکی کے دل میں ان کے لئے ہمدردی کا جذبہ ڈال
اور موسکی نے یہاں آکر ان کی مدد کی ورنہ شاید وہ چاروں ہی بے ہو
کے عالم میں جل کر راکھ ہو جاتے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کے ہاتھ
پر بندھی ہوئی رسیاں کھولیں اور پھر ایک طرف پڑے ہوئے پیا
میں سے سبز رنگ کے رس کے قطرے باری باری ہر ساتھی کے
میں ڈالنے شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر بعد اس کے تینوں ساتھی
کے جسموں میں ہلکی ہلکی حرکت کے تاثرات نظر آنے لگے تو عمران
باری باری ان کے ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے
طرح وہ جلد ہی ہوش میں آگئے۔
"خاموش رہو ہم خطرے میں ہیں"۔ عمران نے ان کے ہوش
آتے ہی آہستہ سے کہا تو ان کے کھلتے ہوئے منہ بے اختیار بند ہو
پھر وہ سب اٹھ کر بیٹھ گئے اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔
"باس باس"...... جوزف نے بے اختیار کچھ کہنا چاہا۔

"[illegible] رہو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو جوزف سہم کر
[illegible] ہو گیا اور پھر عمران نے انہیں اپنے ہوش میں آنے سے لے کر
[illegible] ہونے والی ساری بات چیت بتا دی۔
"اب ہم نے اس پجاری کو اغوا کرنا ہے تاکہ اس سے ہمیں
[illegible] کے بارے میں تفصیل معلوم ہو سکے"...... عمران نے کہا۔
"باس یہ کام آپ میرے ذمے لگا دیں۔ میں اسے پورے قبیلے میں
[illegible]"...... جوزف نے ایک بار پھر بولتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ اس طرح سارا قبیلہ ہمارے پیچھے لگ جائے گا البتہ یہ کام
[illegible] کیونکہ تم اسے ہم سب سے بہتر انداز میں لا سکتے ہو
[illegible] علم نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔
"[illegible] باس۔ جیسے تم کہو گے"...... جوزف نے کہا۔
"[illegible] یہاں سے نکل چلیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ بھی
[illegible] طرف بڑھ گیا جدھر موسکی گئی تھی البتہ وہ اپنے
[illegible] میں سبز رنگ کا رس تھا تاکہ کسی کو یہ
[illegible] وہ نہیں چاہتا تھا
[illegible] جائے۔ وہاں پر واقعی ایک
[illegible] اور پھر عمران نے سب کو اس سرنگ میں
[illegible] میں اترا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک تختہ
[illegible]۔ اس کے اوپر گھاس کا ڈھیر تھا تاکہ انہیں
[illegible] اس راستے سے نکل گئے ہیں۔ سرنگ خاصی

طویل تھی لیکن بہرحال وہ اس سرنگ سے جب باہر آئے تو وہ وا
بستی سے باہر ایک غار میں پہنچ چکے تھے اور پھر وہ اس غار سے باہر آگئے
ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آگے بڑ
چلا گیا۔ بستی میں جلنے والی مشعلوں کی روشنی انہیں دور سے دکھائی د
رہی تھی۔ پھر ایک بڑا سا غار تلاش کر کے وہ سب اس غار میں پہنچ گئے

"سنو جوزف۔ اب تم نے اس بستی میں جانا ہے اور اس پجاری
اس طرح اٹھا کر لانا ہے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ بولو کیا تم
کر سکتے ہو یا پھر میں خود جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس میں اسے لے آؤں گا اور زمین پر ر
والے سانپ کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا"...... جوزف نے ک
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ اسے یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور جو
سرہلاتا ہوا غار سے باہر نکلا اور اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

ابھی آدھی رات ہونے میں کافی دیر تھی اس لئے عمران کو یقین
کہ ابھی ان کی گمشدگی کا علم نہ ہوا ہو گا اور وہ چاہتا تھا کہ آدھی
سے پہلے پہلے وہ پجاری یہاں پہنچ جائے۔ جوانا اور ٹائیگر کو اس نے
نگرانی کے لئے بھیج دیا تھا اور اس وقت وہ غار میں اکیلا تھا۔ اس کا
مسلسل سوچنے میں مصروف تھا کہ اس پجاری نے آخر یہ
کارروائی کیوں کی ہو گی اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا
اس شودرمان کو کس طرح تباہ کرے گا کیونکہ بہرحال اس کے

[illegible] تھا اور قدیم دور کی بڑے بڑے ستونوں پر بنی ہوئی اس
[illegible] ظاہر ہے ہاتھوں سے تو تباہ نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن اسے
[illegible] تھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسکی کی مدد سے انہیں رہائی دلائی ہے تو اللہ
تعالیٰ کی ان پر نظر کرم ہے اس لئے وہ خود ہی کوئی ایسا طریقہ اس کے
[illegible] میں ڈال دے گا جس سے یہ شیطانی عمارت تباہ ہو سکتی ہو۔
[illegible] گھنٹے بعد باہر سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران چونک
[illegible] رات ہونے کی وجہ سے غار میں اندھیرا تھا لیکن عمران کی آنکھیں
[illegible] سے مانوس ہو چکی تھیں اس لئے اسے بہرحال نظر آ رہا تھا اور
[illegible] اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر بے ہوش پجاری لدا ہوا
[illegible] اس نے پجاری کو عمران کے سامنے زمین پر لٹا دیا۔

"[illegible] کیا تم نے یہ سب کچھ"...... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

[illegible] سب لوگ بستی کے میدان میں اکٹھے تھے البتہ پجاری
[illegible] میں لے اس کی مخصوص بو کی وجہ سے اسے سونگھ
[illegible] جھونپڑی میں بیٹھا کچھ پڑھنے میں مصروف
[illegible] میں نے ایک ہاتھ اس کے
[illegible] ان کی کنپٹی [illegible] کر اسے بے ہوش کر
[illegible] طرف تھی اور وہاں قریب کوئی آدمی موجود
[illegible] جھونپڑی سے نکلا اور آسانی سے یہاں پہنچ
[illegible] تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

[illegible] اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران

نے کہا۔

" باس میں اس کی جھونپڑی سے ایک مشعل بھی اٹھا لایا ہوں
آپ کہیں تو میں یہ مشعل جلادوں "....... جوزف نے بیلٹ کے سا
لٹکی ہوئی ایک چھوٹی سی مشعل نکالتے ہوئے کہا۔

" ہاں جلا دو یہ غار آف سائیڈ میں ہے اور ارد گرد گھنے در
ہیں "....... عمران نے کہا تو جوزف مشعل اٹھائے غار سے باہر نک
گیا۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ وہ اب پتھروں کی رگڑ سے خشک گھا
جلائے گا اور پھر اس کی مدد سے مشعل کو جلائے گا۔ تھوڑی دیر ب
جوزف واپس آیا تو مشعل روشن ہو چکی تھی۔ اس نے اسے غار
اندرونی کونے میں ایک سوراخ میں اٹکا دیا اور غار روشن ہو گیا۔

" اب تم بھی باہر جا کر پہرہ دو تاکہ میں اس سے اطمینان سے پو
گچھ کر سکوں "....... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا غار سے باہر
گیا۔ عمران نے جھک کر پجاری کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے ب
کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب پجاری کے جسم میں حرکت کے تاثرات
نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور پجاری
گھسیٹ کر سامنے دیوار کے ساتھ بٹھا دیا البتہ اس نے اس کا سر اس
وقت تک تھامے رکھا جب تک کہ پجاری کو پوری طرح ہوش نہ آ
اور اس نے اپنے آپ کو سنبھال نہ لیا اور پھر عمران پیچھے ہٹ کر اس
کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ بوڑھا پجاری اس انداز میں آنکھیں پٹپٹا رہا تھا
جیسے وہ ابھی تک پوری طرح ہوش میں نہ آیا ہو اور وہ ذہنی طور پر

اب نئے ماحول کے ساتھ ایڈجسٹ نہ کر سکا ہو۔

" بوڑھے پجاری تم نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور اب تمہیں
اس دھوکے کی سزا ایسی عبرتناک ملے گی کہ تمہاری روح بھی صدیوں
تک تڑپتی رہے گی "....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو بوڑھا
پجاری اس کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں عمران
کے چہرے پر جم سی گئیں لیکن عمران ان آنکھوں کو دیکھتے ہی بے
اختیار اچھل پڑا کیونکہ بوڑھے پجاری کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ
اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہے بلکہ اس کا ذہن کسی دوسرے کے قابو میں
ہے۔

" تم۔ تم جھونپڑی میں تھے اور بے ہوش تھے پھر تم یہاں کیسے پہنچ
گئے "....... پجاری کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے تو عمران ایک
بار پھر چونک پڑا کیونکہ بوڑھے پجاری کے منہ سے نکلنے والے الفاظ تو
بتا رہے تھے کہ اس کا ذہن اس کے قابو میں ہے لیکن اس کی آنکھیں
دوسری حالت بتا رہی تھیں۔

" تمہارا کیا خیال تھا کہ تم اپنی سازش میں کامیاب ہو جاؤ
گے "....... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

" جوراتی کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ جوراتی بڑے شیطان کا درباری
ہے۔ اسے کوئی نہیں روک سکتا "....... بوڑھے پجاری نے کہا تو عمران
کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" جوراتی۔ کون جوراتی۔ کیا تمہارا نام جوراتی ہے جبکہ تم نے تو

مجھے بتایا تھا کہ تمہارا نام ماشوما ہے"...... عمران نے کہا۔ اسے اس الجھن کا حل نہیں مل رہا تھا۔

"ہاں، میرا نام ماشوما ہے اور میں گوندنی دیوی کا پجاری ہوں۔ چورائی شیطان کی بہت بڑی طاقت ہے اور اس وقت میں چورا[illegible] ہوں۔ چورائی کبھی میرے اوپر آکر بیٹھ جاتا ہے اور کبھی نیچے اتر [illegible] ہے۔ تم چورائی سے نہیں بچ سکتے"...... بوڑھے پجاری نے کہا عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لی۔ وہ اب کسی حد ت[illegible] اصل بات تک پہنچ گیا تھا کہ کسی شیطانی طاقت چورائی نے پجاری [illegible] ذہن پر قبضہ کر کے اس کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں [illegible] ہلاکت کی سازش کی ہے اور چونکہ یہ پجاری ہے اس لئے اس کے ذ[illegible] پر وہ شیطانی طاقت مسلسل قبضہ نہیں کر پا رہی اس لئے جب شیطان اس پر غالب آجاتا ہے تو یہ چورائی بن جاتا ہے اور جب طاقت ہلکی پڑجاتی ہے تو یہ پجاری ماشوما بن جاتا ہے۔

"کہاں ہے یہ چورائی طاقت"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ آگئی۔ وہ آگئی"...... اچانک پجاری نے چیختے ہوئے کہا اور ا[illegible] کے ساتھ ہی وہ اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔ وہ ہلاک ہو چکا اور یوں لگتا تھا جیسے اس کا گلا دبا کر اس کا سانس روک دیا گیا ہو۔ لمحے یکلخت جوانا، جوزف اور ٹائیگر کے چیخنے کی تیز آوازیں سنائی دی[illegible] ان کی آوازوں سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ چیختے ہوئے [illegible]

گہرائی میں گرتے چلے جا رہے ہوں تو عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا [illegible] غار کے دہانے سے باہر نکلا ہی تھا کہ یکلخت اس کا جسم ہوا میں [illegible] انتہائی خوفناک گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ ایسی گہرائی جس [illegible] تھی اور آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا وہ یہی [illegible] سب کچھ جو اس کے اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہو رہا ہے وہ اس شیطانی طاقت چورائی کا ہی کیا دھرا ہے۔ لیکن ایسا کیوں اور کس طرح ہوا ہے اس کا جواب اس کا ذہن نہ دے سکا تھا اور پھر اس کے تمام احساسات جیسے موت کی تاریکی میں دفن ہوتے چلے گئے۔

مہامہان اپنے کمرے میں بڑے مطمئن انداز میں لکڑی کی کرسی
بیٹھا ہوا تھا۔ اسے آدھی رات گزرنے کے وقت کا انتظار تھا تاکہ اسے
حتمی طور پر معلوم ہو سکے کہ کاجلا کے دشمن واقعی زندہ جل کر راکھ
چکے ہیں۔ چورائی کے بارے میں اسے معلوم تھا کہ وہ اس وقت عظ
متروکام کے مجسمے کے قدموں میں واقع ایک چھوٹے کمرے میں ا
بھینٹ لینے میں مصروف ہوگا۔ اسے چونکہ مہامہان ہونے کی وجہ
معلوم تھا کہ شیطان کے درباریوں کو کس طرح کی بھینٹ دینی پڑ
ہے اس لئے جب چورائی آیا تو اس نے اس کی بھینٹ کا بندوبست
دیا تھا اور اس بندوبست کے لئے اسے زبان ہلانے کی بھی ضرورت
تھی۔ وہ مہامہان تھا اس لئے اس نے ذہنی طور پر اپنی شکتیوں کو
دیا تھا اور متروکام کے مجسمے کے نیچے چھوٹے کمرے میں بارہ نوجوا

[illegible] عورتیں پہنچ گئی تھیں۔ یہ عورتیں اس کی شکتیاں مختلف قبیلوں
[illegible] تھیں اور اب چورائی ان کی گردنوں میں دانت گاڑے ان
[illegible] میں موجود سارا خون پینے میں مصروف ہوگا اور چونکہ چورائی
[illegible] درباری تھا اس لئے مہامہان کے مطابق یہ بارہ بھیل
[illegible] چورائی کی بھینٹ چڑھنے کے بعد انتہائی طاقتور شکتیوں میں
[illegible] ہو جائیں گی اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ اس طرح نہ
[illegible] کاجلا کے دشمن چورائی کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے اور
[illegible] اور کاجلا محفوظ ہو جائیں گے بلکہ ان بارہ چورائی شکتیوں کی
[illegible] اس کی اپنی طاقت میں بھی بے پناہ اضافہ ہو جائے گا۔ اس
[illegible] کو حکم دے دیا تھا کہ جب کاجلا کے دشمنوں کو آگ
[illegible] جلایا جائے گا تو اس کی شکتیاں پہلے ہی اسے اطلاع دے دیں
[illegible] بیٹھ کر ان کے ہلاک ہونے کا تماشہ دیکھ سکے لیکن ابھی
[illegible] میں کافی وقت تھا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا
[illegible] اس کے سامنے فرش پھٹا اور اس میں سے سیاہ رنگ کا
[illegible]

[illegible] مہامہان مخصب ہو گیا۔ کاجلا کے دشمن فرار ہو گئے
[illegible] اس سیاہ [illegible] کے منہ سے چیختی ہوئی انسانی آواز نکلی تو
[illegible] جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔
[illegible] ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو متروکام کے خاص
[illegible] کے قبضے میں تھے ...... مہامہان نے چیختے ہوئے کہا۔

"کالا باگھو کبھی غلط خبر نہیں لاتا مہاماہان"....... اس سیاہ بچھو
کہا۔
"اوہ، اوہ۔ مجھے چورائی سے رابطہ کرنا ہوگا"....... مہاماہان
انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ
منہ میں کچھ پڑھا اور اپنے ایک ہاتھ پر پھونک مار کر اس نے ہاتھ ز
کی طرف جھٹکا تو اس کے ہاتھ سے سیاہ رنگ کا ایک بڑا سا کیڑا
فرش پر گرا اور پھر وہ تیزی سے فرش پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔
"کجلو، چورائی کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ کالا باگھو کیا خبر
ہے۔ صرف تم ہی اس کے پاس جا سکتے ہو جب وہ بھینٹ لینے م
مصروف ہو۔ جاؤ"....... مہاماہان نے چیختے ہوئے کہا۔
"حکم کی تعمیل ہوگی مہاماہان"....... اس کیڑے نے جواب
اور پھر وہ کیڑا ایکلخت ہوا میں اڑا اور پھر اچانک اس طرح غائب ہو
جیسے وہ نمودار ہوا تھا اور پھر چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ ایک دھما
سے کھلا اور چورائی دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے منہ کے کنار
سے تازہ سرخ خون بہہ رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے پہلے
زیادہ بگڑا ہوا تھا۔
"یہ کیا ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کالے باگھو نے کیا واقعی یہی
ہے جو مجھے تمہارے کجلو نے بتایا ہے"....... چورائی نے چیختے ہو
کہا۔
"ہاں چورائی۔ کالا باگھو غلط خبر نہیں دے سکتا۔ کاجلا کے د

[illegible] ایں"....... اس سیاہ بچھو نے اپنی دم اٹھا کر تقریباً ناچتے
[illegible] میں کہا۔
"[illegible] تفصیل بتاؤ کالے باگھو"....... چورائی نے غراتے ہوئے
[illegible] کہا۔
"کاجلا کے دشمن گوندنی قبیلے کی جھونپڑی میں بے ہوش اور
[illegible] پڑے تھے کہ سردار کی بیٹی موسکی خفیہ راستے سے اس
[illegible] میں گئی۔ اس نے کاجلا کے دشمن عمران کے منہ میں سبز
[illegible] دیا۔ اس کے ہاتھ کھولے اور اسے ہوش میں لے آئی اور
[illegible] موسکی نے اسے سب کچھ بتایا اور واپس چلی گئی۔ اس عمران
[illegible] ساتھیوں کے ہاتھ کھولے اور پیالے میں موجود سبز رنگ کا
[illegible] کے حلق میں انڈیلا اور انہیں ہوش میں لا کر وہ اس خفیہ
[illegible] بستی سے باہر ایک غار میں پہنچ گئے جبکہ بستی والوں
[illegible] علم نہیں ہو سکا اور پھر اس بڑے دشمن نے اپنے افریقی
[illegible] پجاری کو اس کی جھونپڑی سے اٹھا لایا اور
[illegible] کاجلا کا بڑا دشمن ہے اور اس
[illegible] بستی والے ابھی تک آدمی رات
[illegible] اس سیاہ بچھو نے تفصیل بتاتے
[illegible]
"[illegible] میں ابھی جا کر ان سب کو
[illegible] ان کا خون پیئوں گا۔ میں

چوراٹی "...... چوراٹی نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس ساتھ ہی وہ یکلخت دھوئیں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا۔ یہ سب اس قدر تیزی سے ہوا کہ مہامہان کو کچھ کہنے کا وقت ہی نہ مل چوراٹی کے جاتے ہی وہ سیاہ بچھو بھی فرش میں غائب ہو چکا تھا اس۔ مہامہان اب منہ اٹھائے حیرت بھرے انداز میں کمرے میں اکیلا کھ تھا۔

اچانک اس نے جھٹکا کھایا اور تیزی سے مڑ کر کمرے کے درواز کی طرف بڑھ گیا۔ اس کمرے سے نکل کر وہ ایک اور چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کے فرش پر ایک دیوار سے دوسری دیو تک سیاہ رنگ کی کپڑے کی چادر بچھی ہوئی تھی جس کے درمیا سرخ رنگ کے بڑے بڑے دائرے بنے ہوئے تھے۔ چادر کے بالکل درمیان میں زرد رنگ کا ایک کافی بڑا دائرہ تھا۔

مہامہان اس زرد رنگ کے دائرے پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اس نے سامنے دیوار پر بنے ہوئے زرد رنگ کے بڑے سے دائرے نظریں جمائیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس نے زور سے پھونکا ماری تو اس زرد رنگ کے دائرے کا درمیانی حصہ تیزی سے کسی لٹو طرح گھومنے لگا۔ پھر تیزی سے گھومتے ہوئے حصے میں سے زرد رنگ دھواں نکلا اور تیزی سے مجسم ہونے لگ گیا۔ دھواں نکلتے ہی گھو ہوا حصہ ساکت ہو گیا۔ چند لمحوں بعد یہ دھواں زرد رنگ کے ایک چھوٹے سے پتلے میں مجسم ہو گیا تھا جس کا چہرہ سلیٹ کی طرح سپاٹ

[illegible] اس پر نہ آنکھیں تھیں، نہ ناک اور نہ کان۔ پھر اس زرد رنگ کے [illegible] سپاٹ چہرے کا درمیانی حصہ تیزی سے گھومنے لگ گیا اور چند [illegible] بعد جب یہ گھومتا ہوا حصہ رکا تو اب وہاں ایک انسانی چہرہ نظر آ [illegible] اس کی صرف ایک آنکھ تھی۔ زرد رنگ کی تیز چمکتی ہوئی آنکھ۔

"[illegible] سردار، مہامہان کی خدمت میں حاضر ہے آقا"...... اس پتلے [illegible] سے ایک باریک لیکن چیختی ہوئی آواز نکلی۔

"[illegible] سردار۔ شودرمان اس وقت خطرے میں ہے متروکام کے [illegible] راٹی نے کاجلا اور شودرمان کے دشمنوں کو ہلاک کرنے کی [illegible] کی لیکن اس کی کوشش ناکام رہی اور اب وہ خود شودرمان [illegible]

اس [illegible] ہے کہ وہ ان دشمنوں کو یہاں لے آئے گا اور پھر انہیں [illegible] ہلاک کرے گا۔ وہ متروکام کا درباری ہے میں اسے روک نہیں [illegible] مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ خوفناک دشمن شودرمان میں [illegible] کے بعد شودرمان کو تباہ نہ کر دیں اس لئے میں تمہیں حکم [illegible] جب متروکام کا درباری [illegible] راٹی کاجلا کے دشمنوں کو [illegible] میں لے آئے تو تم اپنی تمام طاقتوں سمیت ان کے گرد حصار [illegible]۔ اگر [illegible] راٹی انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے تو [illegible] تم نے ان سے شودرمان کی اور میری حفاظت کرنی [illegible] مہامہان نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"[illegible] کی تعمیل ہو گی آقا"...... اس پتلے نے جواب دیا۔

"تم جا سکتے ہو"....... مہامہان نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو سیاہ
یکلخت غائب ہو گیا اور مہامہان نے ایک طویل سانس لیا اور پھر
کر وہ اس کمرے سے نکل کر دوبارہ پہلے والے کمرے میں آیا اور لکڑی
کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرا
موجود تھے۔ پھر کافی دیر بعد اچانک کھٹکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی
کے سامنے فرش پھٹا اور اس میں سے وہی سیاہ بچھو اچھل کر باہر آ
جس نے پہلے اس کے دشمنوں کے بچ نکلنے کی خبر دی تھی اور اسے د
کر مہامہان چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کالا باگھو اچھی خبر لایا ہے مہامہان۔ چورائی نے دشمنوں کو
ہوش کر دیا ہے اور اب چورائی دشمنوں کو شودرمان میں لا رہا ہے
انہیں عبرتناک سزا دینا چاہتا ہے اس لئے وہ انہیں کالاگ کمرے
قید کر دے گا اور پھر جس طرح چورائی چاہے گا وہ ان کو ہلاک کر د
گا"....... اس سیاہ بچھو نے کہا تو مہامہان کا چہرہ مسرت کی شدت
بے اختیار کھل اٹھا۔

"کیا دشمن کالاگ پہنچ گئے ہیں کالے باگھو"....... مہامہان
کہا۔

"وہ پہنچنے والے ہیں آقا"....... کالے باگھو نے جواب دیا۔

"اوہ، مہان متروکام کا خاص درباری چورائی واقعی خود بھی م
ہے اور اس نے کالاگ کا انتخاب کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ا
متروکام کا دماغ ہے۔ میرے اپنے ذہن میں بھی نہ تھا کہ کا

[illegible] دشمن ہر طرح سے بے بس ہو جائیں گے نہ ہی ان کی روشنی
[illegible] ان کے کام آئیں گی اور نہ ہی روشنی کا کوئی کلام ان کے
[illegible] ابھرے گا۔ یہ وہاں حقیر اور بے بس کیچوؤں کی طرح ہوں
گے۔ ہا۔ ہا۔ ہا اور آخرکار عظیم متروکام کی فتح ہو گی۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔
مہامہان نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی
طرف مڑا اور تقریباً دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ اب شودرمان کے
[illegible] میں واقع متروکام کے خاص کمرے کالاگ تک پہنچنا چاہتا
تھا۔ کالاگ شودرمان کا خاص کمرہ تھا۔ اس کے گرد متروکام کی
خصوصی شکتیوں کا حصار تھا اور اس کمرے کے اندر متروکام کے لئے
[illegible] سال [illegible] نوجوان بھیل لڑکیوں کی بھینٹ دی جاتی تھی اور انسانی
[illegible] اس کمرے کی دیواروں پر پھینکا جاتا تھا اور ان کا گوشت اور جسم
[illegible] کمرے میں پڑا سڑتا رہتا تھا اور اس کی بو اس کمرے میں پھیلی رہتی
[illegible] سال نئی بھینٹ دینے کا وقت آتا تو اس کمرے سے
[illegible] گلا سڑا گوشت باہر نکال دیا جاتا جو کاجلا کی شکتیوں
[illegible] اور پھر نئی بھینٹ دی جاتی تھی۔ اس کمرے کو
[illegible] اس لئے کہا جاتا تھا کہ قدیم بھیل زبان میں کالاگ موت کو
[illegible] تھا اور اس کمرے میں داخل ہونے والا دشمن ہر صورت موت
[illegible] ہو جاتا تھا اس لئے اسے کالاگ کہا جاتا تھا۔ چورائی نے اس
[illegible] دشمنوں کے لئے انتخاب کر کے مہامہان کے نزدیک واقعی
[illegible] کا ثبوت دیا تھا کیونکہ کالاگ میں دشمنوں کے پہنچنے کے

بعد ان سے کسی قسم کے خطرے کا کوئی تصور بھی باقی نہ رہتا تھ
پھر تھوڑی دیر بعد مہامہان کالاگ کمرے کے سامنے پہنچ گیا۔ یہ
چاروں طرف سے بند تھا اور اس میں کسی قسم کا کوئی دروازہ، کھڑ
یا کوئی روشندان نہ تھا اس لئے جب متروکام کے لئے دس بھ
لڑکیوں کو اس میں پہنچایا جاتا تھا تو مہامہان اپنی خصوصی شکتی
اس کا خفیہ دروازہ کھولتا تھا اور اس وقت وہ یہاں آیا بھی اسی لئے
کہ چوراٹی جب دشمنوں کو لے کر یہاں پہنچے تو وہ ان دشمنو
کالاگ کے اندر پہنچانے کے لئے اس کا خفیہ راستہ کھول سکے او
چند لمحوں بعد دور سے زور زور کے دھماکوں کی آوازیں سنائی د
لگیں جو تیزی سے اس کے قریب آتی جا رہی تھیں اور چند لمحوں بع
مقامی اندر داخل ہوئے۔ یہ بھیل نہ تھے بلکہ گوندنی قبیلے کے لوگ
تھے۔ انہوں نے اپنے کاندھوں پر کاجلا کے دشمنوں کو اٹھایا ہوا تھا
دو دیوہیکل حبشیوں کو دو دو آدمیوں نے مل کر اٹھایا ہوا تھا ج
عمران اور اس کے پاکشیائی ساتھی کو ایک ایک آدمی نے کاندھو
اٹھایا ہوا تھا۔ ان چھ افراد کے چہرے ستے ہوئے تھے اور آنکھیں ا
جگہ پر ٹھہری ہوئی سی تھیں۔ وہ کالاگ کے سامنے پہنچ کر اس ط
رک گئے جیسے چابی سے چلنے والے کھلونے چابی ختم ہو جانے پر ا
جاتے ہیں۔

"مہامہان۔ کالاگ کا راستہ کھولو"...... چوراٹی کی آواز مہام
کے کانوں میں پڑی لیکن چوراٹی اسے خود نظر نہ آ رہا تھا۔ شاید و

ی افراد کے سامنے نہ آنا چاہتا تھا۔ مہامہان نے منہ ہی منہ میں
ھ کر سامنے دیوار پر پھونک ماری تو اس دیوار کے درمیان ایک
ا سا خلا نمودار ہوا اور اس کے ساتھ ہی اندر سے انتہائی تیز اور مکروہ
ھ کا جیسے بھبکا سا باہر نکلا اور مہامہان نے جلدی جلدی اس طرح
سانس لینا شروع کر دیا جیسے وہ اس انتہائی خوفناک اور مکروہ بدبو کو
اپنے پھیپھڑوں میں اچھی طرح بھر لینا چاہتا ہو۔ اسی لمحے مقامی افراد
حرکت میں آئے اور وہ کاجلا کے دشمنوں کو اٹھائے تیزی سے اس خلا
کے اندر چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ خالی ہاتھ واپس آئے اور پھر وہ
اس طرف سے آئے تھے اسی طرف کو واپس بڑھتے چلے گئے۔ چند
لمحوں بعد ایک بار پھر دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں لیکن اب
یہ آوازیں دور ہوتی چلی جا رہی تھیں۔ مہامہان سمجھ گیا کہ چوراٹی ان
مقامی افراد کو شودرمان سے باہر لے جا رہا ہے اور یہ دھماکے
شودرمان میں داخلے یا باہر نکلتے ہوئے سنائی دیتے تھے۔ مہامہان نے
ایک بار پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر دیوار پر پھونک مار دی اور
دیوار کا خلا پلک جھپکتے ہی برابر ہو گیا۔ مہامہان نے اس لئے یہ خلا
بند کر دیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ چوراٹی کی واپسی سے پہلے وہ
کسی خطرے سے دوچار ہو جائے جبکہ دیوار برابر ہو جانے کے بعد ظاہر
ہے اب کاجلا کے یہ دشمن بے بس ہو چکے تھے۔ وہ مطمئن تھا۔ تھوڑی
دیر بعد اچانک چوراٹی اس کے سامنے نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر
مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میں کاجلا کے دشمنوں کو بے بس کر کے لے آیا ہوں اور اب ان کا وہ حشر ہو گا جو تمہارے تصور میں بھی نہیں ہے"...... چوراٹی نے بڑے فاتحانہ لہجے میں مہامہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ان کا خاتمہ شودرمان سے باہر نہیں ہو سکتا تھا چوراٹی" مہامہان نے کہا۔

"نہیں۔ باہر روشنی کی طاقتیں ان کی مدد کے لئے آجاتیں اس لئے تو میں نے انہیں چھوا تک نہیں اور نہ ہی اپنی شکتیوں کی مدد سے انہیں یہاں لایا ہوں اس کے لئے میں نے گوندنی کے مقامی آدمیوں کو استعمال کیا ہے اور پھر ان مقامی آدمیوں کو شودرمان سے باہر لے جا کر ہلاک کر دیا ہے لیکن اب یہ کالاگ میں مکمل طور پر بے بس ہو چکے ہیں"...... چوراٹی نے کہا۔

"تم نے انہیں کیسے بے بس کیا چوراٹی جبکہ تم کہتے ہو کہ تم نے انہیں چھوا تک نہیں اور نہ ہی اپنی شکتیوں سے مدد لی"۔ مہامہان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں مہامہان تم نہیں جانتے۔ اگر میں ان کو چھولیتا یا اپنی شکتیاں استعمال کرتا تو روشنی کی طاقتیں حرکت میں آجاتیں اس لئے میں جب وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ یہ غار میں پجاری ماشوما سے پوچھ گچھ کر رہا تھا اور پجاری ماشوما کا ذہن چونکہ میرے قبضے میں تھا اس لئے پجاری ماشوما میرے بارے میں اسے بتا رہا تھا جبکہ اس کے باقی تین ساتھی غار سے باہر ا

اونچی سی چٹان کے اوپر کھڑے تھے۔ میں نے فوری طور پر ان کے ساتھیوں کے سامنے اپنی شکتیوں کی مدد سے ایک انتہائی گہرا غار نمودار کیا اور ساتھ ہی وہ چٹان غائب کر دی جس پر یہ تینوں کھڑے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس پجاری کا بھی خاتمہ کر دیا اور اس غار کے دہانے پر بھی میں نے ایک گہرا غار بنا دیا۔ چونکہ رات کا گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان گہرائیوں کا علم ہی نہ ہو سکا اور پھر میں ان کے قریب بھی نہ گیا تھا اور نہ ہی میں نے انہیں چھوا۔ عمران کے ساتھیوں کے قدموں تلے سے چٹان غائب ہوتے ہی وہ تینوں سر کے بل گہرائی میں گرے تو ان کے حلق سے نکلنے والی چیخیں سن کر عمران بھی بے تحاشہ انداز میں دوڑتا ہوا غار سے باہر نکلا اور پھر وہ بھی گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ میں نے دونوں گہرائیوں میں دانستہ زمین کو نرم بنوا دیا تھا اس لئے وہ گرتے ہی بے ہوش ہو گئے لیکن انہیں چوٹیں نہ آئیں اور پھر میں نے گوندنی قبیلے کے چھ آدمیوں کے ذہن قابو میں کئے اور انہیں نیچے اتار کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو باہر نکلوایا اور انہیں لے کر یہاں آگیا۔ البتہ میں نے کالے باگھو کو اطلاع دے کر پہلے تمہارے پاس بھجوا دیا تھا تاکہ تم کالاگ کو کھول دو۔ چنانچہ اب یہ لوگ کالاگ میں بے ہوش اور بے بس پڑے ہوئے ہیں"...... چوراٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر تم ان گہرائیوں کی زمین نرم نہ کر دیتے تو یہ نیچے گر کر

خود بخود ہلاک ہو جاتے اس طرح ہمارا ان سے پیچھا چھوٹ جاتا
مہامہان نے کہا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔
گہرائیاں میں نے اپنی شکتیوں کی مدد سے بنوائی تھیں اور یہ قدرتی
تھیں اس لئے اگر ان کی زمین قدرتی گہرائیوں کی طرح سخت ہوتی
ان کی موت کا خطرہ پیدا ہو جاتا اور پھر لامحالہ روشنی کی طاقتیں انہیں
بچانے کے لئے حرکت میں آجاتیں لیکن چونکہ زمین نرم ہونے کی
سے ان کی موت کا خطرہ سامنے نہ آیا تھا اس لئے روشنی کی طاقتیں
حرکت میں نہ آئیں لیکن اب کالاگ ایسی جگہ ہے جہاں روشنی
طاقتیں داخل ہی نہیں ہو سکتیں کیونکہ روشنی کی طاقتوں کے
اس جگہ پر حرام خون، گندگی اور بو موجود ہے اس لئے اب ہم اطمینان
سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا جس طرح جی چاہے حشر کر
گے"...... چورائی نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی تم عظیم متروکام کے عظیم درباری ہو۔ لیکن اب
کرنا ہے"...... مہامہان نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ جب انہیں ہلاک کیا جائے تو کاجلا کے
مہان یہاں موجود ہوں۔ کیا تم ان سب کو بلا سکتے ہو"......
نے کہا۔

"نہیں چورائی۔ ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ چار بڑے مہانور
میں ان دشمنوں کے خاتمے کے لئے عظیم متروکام کی بڑی شکتی

بھینٹ دے چکا ہوں اور چھوٹے مہان ویسے بھی شودرمان میں داخل
نہیں ہو سکتے"...... مہامہان نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ چلو اب ہم دونوں ان کے خاتمے کا تماشہ
دیکھیں گے۔ تم بتاؤ کہ تم ان کی موت کس طرح چاہتے ہو"۔
چورائی نے بڑے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"میں تو چاہتا ہوں چورائی کہ بس ان کا جلد از جلد خاتمہ ہو
جائے۔ یہ کسی طرح بھی شودرمان میں داخل نہ ہو سکتے تھے لیکن تم
نے انہیں شودرمان کے اندر پہنچا دیا ہے۔ میں نے تو خوفزدہ ہو کر
متروما طاقتوں کو شودرمان کی حفاظت کا حکم بھی دے دیا تھا لیکن اس
وقت میرے ذہن میں کالاگ کا خیال نہ تھا۔ اب کالاگ میں تو یہ
واقعی بے بس ہیں لیکن ان کی موت جلد از جلد ہونی چاہئے"۔
مہامہان نے کہا۔

"اب ان کی موت تو بہرحال یقینی ہے اور اب یہ حقیر اور بے
بس کچھوؤں کی طرح ہمارے رحم و کرم پر ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ
انہیں شیطان کی بھینٹ چڑھا دیا جائے تاکہ شیطان خوش ہو کر تمہیں
بھی اور مجھے بھی مزید شکتیاں بخش دے"...... چورائی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ کس طرح ہو گا۔ اس کے لئے تو ظاہر ہے ہمیں
اس کے اندر جانا ہو گا"...... مہامہان نے قدرے خوفزدہ ہوتے
ہوئے کہا۔

"تم گھبراؤ نہیں۔ یہ کام میں کروں گا۔ کالاگ کے اندر بھی میں

ہی جاؤں گا۔ میں وہاں اپنا تخت بچھانا چاہتا ہوں تاکہ پوری شوکت سے ان کی بھینٹ دیئے جانے کا نظارہ کر سکوں اور انہیں معلوم ہو سکے کہ چورائی کون ہے اور کتنی بڑی طاقت ہے"۔ چو نے کہا۔

"جیسے تم مناسب سمجھو چورائی"...... مہامہان نے کہا۔

"تم اپنے کمرے میں جاؤ اور وہاں بیٹھ کر تماشہ دیکھو۔ میں ان بھینٹ دینے کے انتظامات کرتا ہوں لیکن تم نے میرے کام میں کو مداخلت نہیں کرنی"...... چورائی نے کہا۔

"ایسے ہی ہو گا عظیم متروکام کے درباری"...... مہامہان نے تو چورائی نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے سر سے بلند کئے اور پھر اچانک اس کا جسم سرخ رنگ کے دھوئیں میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ چند لمحو بعد یہ دھواں بھی غائب ہو گیا تو مہامہان نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا اور مڑ کر اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا تا وہاں بیٹھ کر وہ اپنی شکتیوں کی مدد سے کالاگ کے اندر ہونے و ساری کارروائی دیکھ بھی سکے اور وہاں ہونے والی ساری باتیں سن سکے۔ اسے معلوم تھا کہ چورائی انہیں باری باری اس طرح کرے گا جس طرح بکریوں کو ذبح کیا جاتا ہے کیونکہ متروکا بھینٹ اسی انداز میں دی جاتی تھی۔

عمران کے ذہن میں روشنی کے نقطے نمودار ہوئے اور پھر یہ روشنی تیزی سے بڑھتی چلی گئی اور پھر عمران کی آنکھیں کھل گئیں لیکن آنکھیں کھلنے کے باوجود اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی بینائی چلی گئی ہو کیونکہ سوائے گھپ اندھیرے کے اور کچھ نہ نظر آ رہا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی اس قدر خوفناک بو اس کی ناک میں داخل ہوئی کہ وہ بے اختیار اچھل پڑا اور اس خوفناک اور مکروہ بو کی وجہ سے وہ سمجھ گیا کہ وہ چورائی کے قبضے میں آگیا ہے۔ یہ بو اس قدر خوفناک تھی کہ عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی آنتیں اچھل کر اس کے گلے سے باہر آ جائیں گی۔ اس نے تیزی سے اپنی ناک کو انگلیوں سے دبا لیا۔ بو تھی کہ جیسے اس کے نتھنے چیر کر اندر گھستی چلی جا رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن پر بے ہوش ہونے سے پہلے کے سارے واقعات ابھر آئے۔ اس نے تیزی

سے ادھر ادھر نظریں گھمائیں لیکن گھپ اندھیرے میں اسے کچھ
آرہا تھا۔

"کیا میں اس گہرائی میں ہوں اور یہاں جانوروں کی سڑی
لاشیں ہیں۔ یہ سب کیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہونے لگیں
اسے دھندلا دھندلا سا نظر آنے لگا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ
ایک کافی بڑا سا کمرہ تھا جس کی دیواریں، چھت اور فرش کا
بالکل سیاہ تھا اور اس کے ساتھی بھی وہاں موجود تھے لیکن وہ
فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے اور اس کمرے
جگہ جگہ انسانی ڈھانچے، ہڈیاں اور گلے سڑے جسم بھی پڑے ہوئے
اور یہ تیز اور مکروہ بو انہی ڈھانچوں سے نکل رہی تھی۔ ابھی عم
سوچ ہی رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے اور وہ کہاں ہے کہ اچانک
چٹک کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کمرے میں یکلخت تیز روشنی
پھیل گئی۔ یہ روشنی ایک مشعل سے نکل رہی تھی جو اس کمرے
دیوار میں موجود تھی اور چٹک کی آواز کے ساتھ ہی خود بخود جل
تھی۔ اب اس بڑے کمرے کا تمام منظر عمران کو واضح طور پر نظر
لگ گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ یہ ڈھانچے اور گلے سڑے جسم عور
کے تھے اور ان میں خوفناک کیڑے رینگ رہے تھے۔ انتہائی د
ناک منظر تھا۔ عمران نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

"کیوں گھبرا رہے ہو کاجلا کے دشمن عمران"...... اچانک

والی نامانوس سی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار آنکھیں
کھول دیں اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی
گئیں۔ سامنے کمرے کی دیوار کے ساتھ ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا
تخت موجود تھا جس پر سرخ رنگ کا کپڑا بچھا ہوا تھا اور اس پر ایک
آدمی اس انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ کوئی عظیم شہنشاہ ہو۔ تخت
کے دونوں اطراف میں دو قوی ہیکل آدمی ہاتھوں میں بڑے بڑے خنجر
اٹھائے کھڑے تھے۔

"تمہارا نام عمران ہے اور تم کاجلا کے دشمن ہو اور تمہیں حیرت
انگیز طور پر خود بخود ہوش آیا ہے"...... اس آدمی نے چیختی ہوئی آواز
میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو اور یہ کون سا غار ہے"...... عمران نے انتہائی
تیز بو کی وجہ سے ویسے ہی ناک دبائے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس
انداز میں بولنے کی وجہ سے اس کے منہ سے گوں گوں جیسی آوازیں
نکلی تھیں۔

"تم کیا کہہ رہے ہو اور تم نے ناک کیوں پکڑ رکھی ہے۔ اوہ
اچھا میں سمجھ گیا۔ تم بو کی وجہ سے ایسا کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے
میں بو غائب کر دیتا ہوں"...... اس آدمی نے اسی طرح چیختے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بایاں ہاتھ اٹھا کر فضا میں
لہرایا۔ عمران کو اچانک یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ناک میں
داخل ہونے والی بو غائب ہو گئی ہو۔ اس نے آہستہ سے

ہاتھ ناک سے علیحدہ کیا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے
ابھر آئے کیونکہ اب واقعی اسے بو نہ آ رہی تھی۔ یا تو واقعی یہ
اور مکروہ بو غائب ہو گئی تھی یا پھر اس پراسرار آدمی نے کسی
اس کی قوت شامہ کو معطل کر دیا تھا۔ بہرحال اب واقعی اسے بو
رہی تھی۔

"تم کون ہو اور ہم کہاں ہیں"...... عمران نے دوبارہ کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم اس وقت شودرمان کے اس کمرے میں ہو
کالاگ کہا جاتا ہے اور جہاں بھیل عورتوں کی بھینٹ دی جاتی
اور ان کا خون اس کمرے کی دیواروں پر لگایا جاتا ہے۔ ان کے
یہاں پڑے گلتے سڑتے رہتے ہیں۔ ہر ایک سال بعد جب دو
بھینٹ دینے کا وقت آتا ہے تو اس کمرے کی صفائی کی جاتی
ہڈیاں اور گلے سڑے جسم باہر پھینک دیئے جاتے ہیں
شودرمان کی شکتیاں کھا جاتی ہیں اور انہیں دائمی طاقت حاصل
جاتی ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم شودرمان میں
ہونے میں بہرحال کامیاب ہو ہی گئے ہیں۔ بہت خوب"......
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم یہاں سے نہ باہر جا سکتے ہو اور نہ یہاں روشنی کی
طاقت داخل ہو سکتی ہے اور نہ ہی روشن کلام تمہارے
پردے پر ابھر سکتا ہے اور نہ تمہاری زبان سے ادا ہو سکتا ہے۔

یہاں تم حقیر اور بے بس چوہوں کی طرح ہو"...... اس آدمی نے کہا
اور عمران کے ذہن میں واقعی دھماکہ سا ہوا کیونکہ اس نے اپنے طور
پر الٰہی روشنی کی عظیم قوت کا نام لینے کا سوچا تھا لیکن اس کے ذہن پر
جیسے پردہ سا پڑا ہوا تھا۔

"تم کون ہو۔ تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام چوراٹی ہے۔ میں بڑے شیطان کا درباری ہوں۔
مہاجان نے بڑے شیطان کے دربار میں کاجلا اور شودرمان کو بچانے
کی فریاد کی تھی اور بڑے شیطان نے مجھے یہاں بھجوا دیا۔ مجھے معلوم
ہے کہ تم نے پہلے بھی کئی سطحوں پر شیطان کے نمائندوں کو شکست
دی ہے۔ میں نے کئی بار کوشش کی کہ شیطان مجھے تمہارے مقابلے
پر بھیجے لیکن شیطان نے اجازت نہ دی۔ اب شیطان نے اس لئے
اجازت دی ہے کہ کاجلا اور شودرمان شیطان کے بہت بڑے حربوں
میں سے ایک ہے اور شیطان نہیں چاہتا کہ تم انہیں تباہ کرنے میں
کامیاب ہو جاؤ اور یہ بھی سن لو کہ اب میں تمہیں بڑے شیطان کی
بھینٹ چڑھاؤں گا۔ تمہیں اس طرح ذبح کر دیا جائے گا جیسے بکریاں
ذبح کی جاتی ہیں اور تم کچھ بھی نہ کر سکو گے"...... چوراٹی نے فاتحانہ
لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے یاد آ
گیا تھا کہ اس بوڑھے پجاری نے چوراٹی کا ہی نام لیا تھا۔ اس کا
مطلب تھا کہ یہی وہ چوراٹی تھا جس نے اس بوڑھے کے ذہن پر قبضہ

کر کے انہیں زندہ جلانے کی کوشش کی تھی۔
"تو تم شیطانی ذریت ہو۔ کیا گندگی اور غلاظت کی پیداوار
زمین کے اندر پیدا ہونے والے کسی دھوئیں کی"...... عمران
منہ بناتے ہوئے کہا تو چورائی بے اختیار ہنس پڑا۔
"میں قوم جنات میں سے ہوں۔ تم نے گمباٹا کو فنا کیا تھا۔
کی جگہ میں نے لی تھی"...... چورائی نے جواب دیا۔
"لیکن میں نے تو شیطان کے پیروکار جنات کے خلاف بھی کام
ہے۔ تم اس وقت تو سامنے نہیں آئے تھے جبکہ گمباٹا کو تو اس
پہلے میں نے اپنے ساتھی جوزف کی مدد سے فنا کیا تھا"...... عمران
منہ بناتے ہوئے کہا۔
"مجھے معلوم ہے لیکن بڑے شیطان نے مجھے اجازت نہ دی
وہ گمباٹا کے فنا ہونے پر نہیں چاہتا تھا کہ میں تمہارے مقابلے
کر اس کی طرح فنا ہو جاؤں"...... چورائی نے کہا۔
"تم ہمیں یہاں کیسے لے آئے ہو۔ وہاں غار کے باہر تم نے
کیا تھا"...... عمران نے کہا تو چورائی نے وہی تفصیل بتا دی جو
نے پہلے مہامہان کو بتائی تھی۔
"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال اب تمہارا کیا ارادہ ہے
نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اب ساری تفصیل معلوم ہونے
بعد عمران سمجھ گیا تھا کہ اب اس چورائی کے خلاف اسے عقل
جسمانی طاقت استعمال کرنی ہو گی۔

میں نے پہلے تمہیں بتا دیا ہے کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں
... شیطان کی بھینٹ چڑھانا ہے"...... چورائی نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔
"تمہارے ساتھ جو لوگ ہیں یہ کون ہیں۔ کیا انسان ہیں یا
تمہاری طرح جن ہیں"...... عمران نے کہا۔
"یہ انسان ہیں۔ ان کا تعلق بھیل کے ایک قبیلے سے ہے اور یہ
انسانوں کو بھینٹ چڑھانے میں ماہر ہیں"...... چورائی نے کہا۔
"کیا تم میرے ساتھیوں سے خوفزدہ ہو جو اب تک تم نے انہیں
ہوش نہیں دلایا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ جب
سے اسے معلوم ہوا تھا کہ چورائی جن ہے اور یہ دونوں انسان ہیں وہ
مطمئن ہو گیا تھا کہ وہ ان تینوں سے آسانی سے نمٹ سکتا ہے۔
"جس طرح تم ہوش میں آ گئے ہو اسی طرح تم چاہو تو اپنے
ساتھیوں کو بھی ہوش میں لے آؤ۔ ویسے مجھے صرف تم سے دلچسپی
ہے۔ تمہارے ساتھیوں سے نہیں۔ میں چاہتا تو ان تینوں کا وہیں
ایک لمحے میں خاتمہ کر دیتا لیکن میں نے اس لئے ایسا نہیں کیا کہ
میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی آنکھوں سے اپنے ساتھیوں کی عبرتناک
موت کا نظارہ کرو"...... چورائی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میرے ساتھیوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس
... وہ شیطان کی کس طاقت کے مقابل ہیں"...... عمران نے
... تے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم انہیں ہوش میں لے آؤ"...... چورائی نے بڑے فخر
لہجے میں کہا تو عمران نے آگے بڑھ کر سب سے پہلے ساتھ پڑے
جوانا کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں
جب جوانا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو
تو عمران نے ہاتھ ہٹالئے اور پھر وہ جوزف کی طرف بڑھ گیا۔ جو
کے بعد اس نے ٹائیگر کے ساتھ بھی یہی کارروائی دوہرائی جبکہ
دوران چورائی اپنے تخت پر بڑے فاخرانہ انداز میں بیٹھا رہا او
دونوں خنجر بردار اس کے قریب مجسموں کی صورت میں کھڑے ہو
تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے معمولی سی حرکت بھی وہ چورائی کے
کے بغیر نہ کر سکتے ہوں۔ پھر چند لمحوں بعد سب سے پہلے جوانا
میں آیا اور اس کے بعد جوزف اور آخر میں ٹائیگر ہوش میں آگیا
سب ہوش میں آکر انتہائی حیرت بھرے انداز میں اس ماحول کو
رہے تھے۔

"یہ سب کیا ہے ماسٹر۔ ہم کہاں ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں
نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت
تاثرات نمایاں تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ باس یہ تو گمباٹا کی طرح چار سینگوں والے شیطا
درباری ہے کاچانگا۔ اوہ"...... جوزف نے ہوش میں آتے ہی
بیٹھے ہوئے چورائی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ گمباٹا کی طرح قوم جنات سے ہے اور شیطان کا

اپنا نام چورائی بتا رہا ہے۔ اس نے اپنی شیطانی طاقتوں کی
ہمیں یہاں شودرمان کے اندر ایک کمرے میں قید کر دیا ہے۔
یں انسانوں کو بھینٹ چڑھایا جاتا ہے۔ یہاں جو ڈھانچے
یہاں نظر آ رہے ہیں یہ ان مظلوم لڑکیوں کے ہیں جن کی یہاں
ٹ دی گئی تھی اور اب یہ ہمیں یہاں شیطان کی بھینٹ چڑھانا
تا ہے اس لئے اپنے ساتھ یہ دو انسان نما قصائی لے آیا ہے اور
اس کے یہ دونوں انسان ہیں"...... عمران نے پاکیشیائی زبان
بات کرتے ہوئے کہا۔

باس مجھے وچ ڈاکٹر باکانی نے ایک بار بتایا تھا کہ کاچانگا کی تمام
طاقتیں اس کی سفید آنکھوں میں ہوتی ہیں اور یہ انہیں بچانے کے
انسانی روپ میں آکر اپنی ان سفید آنکھوں کے اوپر انسانی
ی چڑھا لیتا ہے اور اس کی طاقتیں اس وقت تک ختم نہیں ہو
یں جب تک اس کی آنکھوں پر سرخ رنگ کی پٹی نہ باندھ دی
...... جوزف نے کہا۔

سرخ رنگ کی پٹی یہاں کہاں سے آئے گی اس لئے ہمیں کچھ اور
ڑے گا"...... عمران نے کہا۔

ماسٹر اس میں سوچنے کی کیا بات ہے۔ یہ تینوں ہمارے سامنے
ہمارے ہاتھ بھی کھلے ہوئے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم سمجھ رہے ہو کہ تم پاکیشیائی زبان بول رہے ہو
انی لو سمجھ نہ آئے گی۔ چورائی شیطان کا درباری ہے اسے دنیا

کی ہر زبان آتی ہے اور یہ تمہارا افریقی ساتھی جو کچھ تمہیں بتا رہا
سب غلط ہے۔ چورانی کی طاقتوں کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اور
ابھی تمہیں اپنی طاقتوں کا مظاہرہ دکھاتا ہوں"...... چورانی
یکلخت قہقہہ مارتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت
ایک ہاتھ اوپر اٹھایا تو عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا
کا ہو گیا ہو۔ وہ اپنی انگلی تک نہ ہلا سکتا تھا۔ صرف دیکھ سکتا
سوچ سکتا تھا لیکن حرکت نہ کر سکتا تھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھی تم نے چورانی کی طاقت۔ چونکہ میں
تمہارے ساتھیوں کی عبرتناک موت کا منظر دکھانا چاہتا ہوں
لئے میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم اپنی گردن گھما سکتے
چورانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ ایک
پھر فضا میں لہرایا تو عمران کا سر گردن تک حرکت میں آگیا لیکن
کی زبان حرکت نہ کر رہی تھی۔ اس نے تیزی سے گردن گھما کر
ساتھیوں کی طرف دیکھا تو وہ تینوں مجسموں کی طرح ساکت تھے۔

"ماکانی اور کاروانی تم دونوں جاؤ اور پہلے اس افریقی سا
گھسیٹ کر درمیانی جگہ پر لا کر اسے زمین پر لٹاؤ اور پھر اسے
کے بڑے شیطان کی بھینٹ چڑھا دو اس کے بعد اس دوسرے
کی بھینٹ دو اور پھر اس تیسرے آدمی کی۔ اس کے بعد اس عم
باری آئے گی۔ جاؤ حکم کی تعمیل کرو"...... چورانی نے او
تحکمانہ لہجے میں کہا تو اس کے تخت کے دونوں اطراف میں

...یل بھیل جن کے ہاتھوں میں بڑے بڑے اور تیز دھار خنجر تھے،
...ی سی تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھے اور
پھر ان دونوں نے جوزف کو پکڑا اور اسے اٹھا کر درمیان میں خالی جگہ
پر لے آئے اور پھر ان دونوں نے واقعی جوزف کو اس طرح فرش پر لٹا
دیا جیسے بکری کو ذبح کرنے سے پہلے زمین پر لٹایا جاتا ہے۔ عمران کا
ذہن یہ سب کچھ دیکھ کر خوفناک دھماکوں کی زد میں آ گیا تھا۔
...زف کو اس کی نظروں کے سامنے ذبح کیا جا رہا تھا اور عمران کی
حالت یہ تھی کہ وہ حرکت کرنے سے بھی معذور تھا اور یقیناً یہی
حالت دوسرے ساتھیوں کی بھی تھی۔ جوزف کا جسم بے حس و
حرکت تھا اور پھر ایک خنجر بردار نے اپنا خنجر ہوا میں اٹھایا اور زور
سے کوئی عجیب سا نعرہ مارا اور پھر وہ تیزی سے خنجر سمیت جھکا ہی تھا
کہ اچانک چیختا ہوا اچھل کر وہ کمرے کی ایک دیوار سے جا ٹکرایا۔
اسی لمحے دوسرا خنجر بردار جو جوزف کی دوسری سمت کھڑا تھا اس کا بھی
یہی حشر ہوا اور وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر کمرے کی دوسری دیوار سے جا
ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی جوزف بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر
سامنے تخت پر بیٹھے ہوئے چورانی سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے بندوق
سے نکلنے والی گولی اپنے ہدف سے ٹکراتی ہے اور چورانی چیختا ہوا پوری
طاقت سے عقبی دیوار سے ٹکرایا لیکن دوسرے لمحے جوزف بھی اس
طرح اڑتا ہوا واپس فرش پر گرا جیسے کسی نے اسے چھوٹی سی گیند کی
طرح اچھال دیا ہو۔ وہ دونوں بھیل جو دیواروں سے ٹکرا کر نیچے

گرے تھے تیزی سے اٹھ کر جوزف کی طرف دوڑے ہی تھے
جوزف نے یکلخت ہوا میں چھلانگ لگائی اور وہ دونوں دوڑتے ہو
ایک دوسرے سے خوفناک دھماکے سے ٹکرائے اور اس کے سا
ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر تخت سے اٹھ کر کھڑے ہو جا
والے چورائی سے جا ٹکرائے اور چورائی جو اپنے دونوں ہاتھ ہوا
اٹھا ہی رہا تھا کہ ان دونوں کے ٹکرانے سے دوبارہ تخت پر گرا ہی
کہ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے فرش کی طرف جھپٹا مارا اور
کے ساتھ ہی فضا میں خنجر کی چمک لہرائی اور دوسرے لمحے
بھیل چیختا ہوا تخت سے فرش پر آگرا جبکہ دوسرا بھیل چورائی
ابھی تک اس تخت پر ہی لوٹ پوٹ ہو رہا تھا کہ جوزف نے فرش
پڑا ہوا دوسرا خنجر اٹھایا اور ایک بار پھر خنجر کی چمک لہرائی اور تیز
سے اٹھنے والا دوسرا بھیل بھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اسی
چورائی بھی اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ جوزف بجلی کی سی تیزی
تخت کی طرف بڑھا اور پھر عمران نے صرف اتنا دیکھا کہ جوزف تخ
کے قریب فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے بھیلوں پر جھپٹا اور دوسرے
چورائی انتہائی خوفناک انداز میں چیختا ہوا وہیں تخت پر گرا اور
طرح پھڑکنے لگا جیسے اس کی روح اس کے جسم سے نکل رہی ہو
اس کے ساتھ ہی عمران کا جسم یکلخت حرکت میں آگیا۔

"باس۔ باس میں نے کاچانگا کو بے بس کر دیا ہے"...... جوز
کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے جوزف اچھل

چھت سے نیچے اترا تو وہ چورائی کو بھی گھسیٹتا ہوا ساتھ لے آیا تھا اور
اب چورائی کمرے کے فرش پر ساکت پڑا ہوا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہوا ہے۔ کیا ہوا ہے یہ"...... عمران نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا اور چورائی کی طرف دوڑ پڑا۔

"یہ شیطان کا کارندہ سمجھ رہا تھا کہ وہ پرنس آف افریقہ جوزف کو
ختم کر دے گا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ جوزف کے سر پر افریقہ کے
عظیم دچ ڈاکٹروں کا سایہ ہے"...... جوزف نے انتہائی فاخرانہ لہجے
میں کہا۔ عمران نے دیکھا کہ دونوں بھیل دل میں خنجر کھا کر ختم ہو
چکے تھے جبکہ چورائی جو فرش پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا اس کے
چہرے پر آنکھوں کی جگہ خون ہی خون پھیلا ہوا تھا اور جوزف کے
دونوں ہاتھ خون سے بھرے ہوئے تھے۔ جوانا اور ٹائیگر بھی انتہائی
حیرت بھرے انداز میں کھڑے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ان کے
چہرے بتا رہے تھے کہ انہیں بھی عمران کی طرح جوزف کے اس
کارنامے کی کوئی سمجھ نہ آ رہی ہو۔

"باس میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اس چورائی کی طاقت اس کی
سفید آنکھوں میں ہے اور اگر اس کی سفید آنکھوں پر سرخ پٹی باندھ
دی جائے تو اس کی طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں اور میں نے ایسا ہی کیا
ہے۔ میں نے اس کے ساتھیوں کے جسموں سے نکلنے والا خون اس کی
آنکھوں پر مل دیا ہے اس طرح اس کی آنکھوں پر سرخ خون کی پٹی
بندھ گئی ہے اور تم دیکھ لو باس کہ اب یہ شیطان کا درباری کس

طرح بھیڑ بن چکا ہے"...... جوزف نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں
عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"بہت خوب جوزف۔ بہت خوب۔ تم واقعی افریقہ کے پرنس
بہت خوب۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ اس طرح بھی اس
آنکھوں پر پٹی چڑھائی جا سکتی ہے لیکن تمہارا جسم تو ہماری طرح
حس و حرکت تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
واقعی ابھی تک یہ سمجھ نہ آئی تھی کہ جوزف اچانک کس طرح
میں آگیا تھا۔

"باس یہ چورائی جتنا اپنے آپ کو عقلمند سمجھتا ہے اتنا ہی
ہے۔ اس احمق کو یہ تک معلوم نہیں کہ شیطان کی طاقتوں کا توڑ
ہوتا ہے۔ اس کے ساتھی جو فولادی خنجر اٹھائے ہوئے تھے انہوں
جیسے ہی میرے جسم کو ہاتھ لگائے اس کا مجھ پر کیا گیا شیطانی عمل
ہو گیا کیونکہ ان دونوں کے ہاتھوں میں لوہا موجود تھا لیکن
عمل ختم ہو جانے کے باوجود میں فوری حرکت میں نہ آسکتا تھا
یہ عمل اپنا رد عمل بہرحال چھوڑتا ہے لیکن جیسے ہی اس آدمی نے
پیر میرے سینے پر رکھا چونکہ اس کے ہاتھ میں فولادی خنجر موجود
اس لئے اس کے میرے سینے پر پیر رکھتے ہی شیطانی عمل کا رد عمل
ختم ہو گیا اور میرا جسم حرکت میں آگیا اور اس کے بعد جو کچھ ہوا
آپ نے دیکھ لیا ہے"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

حیرت انگیز۔ واقعی تم ان معاملات میں ماہر ہو۔ بہرحال اب
اس چورائی کا خاتمہ بھی کرنا ہے اور یہاں سے نکلنا بھی ہے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"باس ابھی سب کچھ ہو جائے گا"...... جوزف نے مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کی تعریف نے اس کے چہرے پر مسرت
کے گلاب کھلا دیئے تھے۔ جوزف نے جھک کر اپنے پیروں میں پہنے
ہوئے جوتے کا تسمہ کھولا اور پھر اس نے فرش پر بے حس و حرکت
پڑے ہوئے چورائی کے منہ پر سیاہ تسمہ باندھ دیا۔
"یہ صرف شیطانی طاقت نہیں ہے جن ہے"...... عمران نے اسے
تسمہ باندھتے دیکھ کر کہا۔
"یس باس۔ مجھے معلوم ہے لیکن اس سیاہ لگام کی وجہ سے اب یہ
اپنی شیطانی طاقت ہم پر استعمال نہ کر سکے گا"...... جوزف نے تسمہ
باندھ کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔
"اس کی آنکھیں کیوں نہ خنجر سے نکال دیں جائیں"...... ٹائیگر
نے کہا۔
"نہیں۔ پھر یہ فوراً غائب ہو جائے گا۔ اب اس سرخ پٹی کی وجہ
سے اس کے غائب ہونے کی طاقت بھی مفلوج ہو چکی ہے اور اس کی
طاقتیں جو اس سرخ پٹی سے مفلوج ہوئی ہیں اس کی آنکھیں نکال
دینے کے باوجود جب یہ غائب ہو گا تو دوبارہ اس کی آنکھیں ٹھیک ہو
جائیں گی اور ساتھ ہی اس کی تمام طاقتیں بھی بحال ہو جائیں گی"۔

جوزف نے کہا۔

" تو پھر اس کا خاتمہ کیسے ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" باس اس شیطان کی طاقت کا خاتمہ صرف ایک صورت میں ہو سکتا ہے کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے"...... جوزف نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن یہاں لکڑیاں کہاں آئیں گی"...... عمران نے کہا۔

" باس آپ فکر مت کریں میں اس کی آنکھوں سے سرخ پٹی ہٹا دیتا ہوں۔ آپ اس سے جو باتیں چاہیں کر لیں پھر میں اس کا خاتمہ کروں گا"...... جوزف نے کہا۔

" اس سرخ پٹی کے ہٹنے سے کیا اس کی طاقتیں دوبارہ عود کر آئیں گی"...... عمران نے کہا۔

" نہیں باس۔ اس کے منہ میں سیاہ لگام جو موجود ہے اور جب تک یہ لگام موجود ہے اس کی طاقتیں کام نہیں کر سکتیں"۔ جوزف نے کہا۔

" یہ اپنے ہاتھوں سے یہ تسمہ توڑ بھی سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں باس۔ آپ نے اچھا کیا کہ یہ بات مجھے بتا دی ورنہ واقعی مار کھا جاتے۔ واقعی باس عظیم ہے"...... جوزف نے فوراً اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

" پھر اب کیا کیا جائے۔ مسئلہ اس کے خاتمے کا ہی نہیں ہے

اس اڈے سے باہر نکلنے کا بھی ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر۔ میں اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیتا ہوں۔ یقین کریں یہ طاقتور بھی ہو اپنے ہاتھ نہیں چھڑا سکے گا"...... جوانا نے کہا۔

" نہیں۔ میں نے پہلے گمباٹا سے فائٹ کی ہوئی ہے اور تمہیں بھی اس کی طاقت کا علم ہے اس لئے یہ معاملہ اس طرح حل نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا اور پھر اچانک ایک خیال بجلی کی سی تیزی سے اس کے ذہن میں ابھرا اور وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

" جوانا۔ یہ ابھی انسانی ساخت میں ہے اور اس کے منہ پر لگے ہوئے سیاہ تسمے کی وجہ سے یہ شیطانی طاقتیں استعمال نہ کر سکے گا لیکن یہ انسان سے دوبارہ جناتی ساخت میں تبدیل ہو کر غائب ہو سکتا ہے اس لئے اس کے دونوں بازو توڑ کر اس کے بازو بیلٹ سے باندھ دو تاکہ یہ انہیں کھول نہ سکے۔ اس طرح یہ انسانی ساخت سے نہ نکل سکے گا اور مکمل طور پر بے بس ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ یس ماسٹر۔ یہ بہترین ترکیب ہے"...... جوانا نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے آگے بڑھ کر فرش پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے ہورائی کو پلٹا اور پھر اپنا ایک پیر اس کے بازو کے درمیانی جوڑ پر رکھا۔ اس کا بازو کلائی سے پکڑا اور مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے بازو کا درمیانی جوڑ ٹوٹ گیا۔

اس کا بازو بے جان ہو گیا تھا پھر اس نے اس کے دوسرے
یہی حشر کیا اور اس کے بعد اس نے اپنی بیلٹ کھول کر
ٹوٹے ہوئے بازو اس بیلٹ کی مدد سے باندھ دیئے۔

" اب یہ اپنے بازو استعمال نہ کر سکے گا۔ اب اسے ٹھیک
دو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جھک کر اسے گردن
اور گھسیٹتا ہوا ایک دیوار کے قریب لے جا کر اس نے اسے
ساتھ پشت لگا کر بٹھا دیا اور پھر دونوں ہاتھ اس نے زمین پر
ان پر لگا ہوا خون صاف کیا اور پھر صاف ہاتھوں سے اس نے
آنکھوں پر موجود خون صاف کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد
خون صاف ہو گیا تو جوزف پیچھے ہٹا اور ایک بار پھر اس نے
گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ چورائی لڑ
لیکن پھر سنبھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں اب انتہائی
اور نفرت کے ملے جلے تاثرات نظر آ رہے تھے۔ اس کے دونو
لٹکے ہوئے تھے۔

" تم۔ تم نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا۔ تم۔ تم"......
بولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے منہ میں موجو
کی وجہ سے اس کے الفاظ سمجھ میں نہ آ رہے تھے۔

" تم نے دیکھا چورائی تم اپنی جن شیطانی طاقتوں پر اکڑ
وہ صرف ایک حقیر تسمے کی وجہ سے ختم ہو گئی ہیں"...... عمرا
کہا۔

"کاش۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تمہارا یہ ساتھی اس قدر
خطرناک ہے تو میں اسے فوراً ہی ہلاک کر دیتا"...... چورائی نے
رک رک کر کہا۔ اب چونکہ تسمہ اس کے منہ میں ایڈجسٹ ہو چکا تھا
اس لئے اب اس کے الفاظ سمجھ میں آنے لگ گئے تھے اور پھر اس نے
اپنے دونوں ہاتھ کھولنے کی کوشش کی لیکن چونکہ وہ توڑ دیئے گئے تھے
اس لئے وہ بیلٹ نہ کھول سکتا تھا۔

"سنو چورائی۔ اگر تم فنا نہیں ہونا چاہتے تو پھر اس کمرے کو
کھلواؤ اور اس مہامہان کو یہاں بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"تم بس اتنا ہی کر سکتے تھے جتنا تم نے کر لیا ہے۔ اس سے زیادہ
تم کچھ نہیں کر سکتے اور تم اس کمرے میں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاؤ
گے۔ یہاں تمہاری مدد کو کوئی نہیں آئے گا البتہ اگر تم یہ سیاہ لگام
ہٹا دو تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو شوورمان
سے باہر نکال دوں گا اور میں خود واپس چلا جاؤں گا۔ پھر شوورمان
جانے اور تم جانو"...... چورائی نے کہا۔

"تم شیطانی ذریت ہو اس لئے میں تمہارے وعدے کا اعتبار
نہیں کر سکتا اور آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم بچنا چاہتے ہو تو جیسا
میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر کے دیکھ لو تم اس سے
آگے کچھ نہیں کر سکتے"...... چورائی نے جواب دیا۔

[illegible]...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔حکم دیجئے"...... جوزف نے فوراً مؤدبانہ لہجے
کہا۔
"یہ شیطانی طاقت ہے اس لئے یہ ہم سے کسی طرح بھی
نہیں کرے گا"...... عمران نے کہا۔
"تو پھر اس کا خاتمہ کر دیا جائے باس۔بعد میں جو ہو گا دیکھا
گا۔اس کا خاتمہ شیطان کے لئے بڑا صدمہ ہو گا باس یہ اس کی
بڑی طاقت ہے"...... جوزف نے کہا۔
"لیکن"...... عمران نے جان بوجھ کر لیکن کے بعد کچھ
کیونکہ وہ چورائی کے سامنے کسی کمزوری کا اظہار نہ کرنا چاہتا تھا
"باس تم فکر مت کرو۔جوزف وہ سب کچھ کرے گا جو تم
ہو"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس
کو بڑھ گیا جہاں ہڈیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔اس نے
ہاتھوں سے اس ڈھیر کو بکھیرا اور اسے اس انداز میں پھیلا دیا
کے لئے لکڑیاں پھیلائی جاتی ہیں اور عمران سمجھ گیا کہ جوز
ہڈیوں کو لکڑیوں کی جگہ استعمال کرنا چاہتا ہے ہڈیوں کو
صورت دے کر جوزف تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے ایک
ہوئی چھوٹی چھوٹی سی ہڈیوں کو اٹھایا اور انہیں اس الاؤ والی
بکھیرنا شروع کر دیا۔عمران اور اس کے ساتھی حتیٰ کہ
خاموش کھڑا ہوا تھا۔جوزف نے ڈھیر کو دیکھا اور پھر وہ
سے اس دیوار کی طرف بڑھا جہاں مشعل جل رہی تھی۔

اتاری اور پھر اس نے اسے ہڈیوں کے ڈھیر سے لگا دیا۔چند
ہڈیوں میں سے آگ کا شعلہ نکلا اور پھر سوکھی ہوئی ان انسانی
کا الاؤ دھک اٹھا۔جوزف نے مشعل ایک طرف پھینکی اور
چورائی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔اس نے چورائی کی گردن
اور اسے ایک زور دار جھٹکا دے کر اس نے اسے اس الاؤ پر
ال دیا۔چورائی چونکہ انسانی روپ میں تھا اور اس کے منہ پر سیاہ
باندھا ہوا تھا اس لئے وہ کوئی رد عمل ظاہر نہ کر سکا تھا اور ایک
سے وہ اس جلتے ہوئے الاؤ پر جا گرا چورائی کا جسم اس الاؤ میں
گیند کی طرح اچھل رہا تھا لیکن الاؤ سے باہر نہ آ سکتا تھا اور پھر
ہی دیکھتے چورائی کا جسم ہڈیوں کے اس جلتے ہوئے خوفناک الاؤ
غائب ہو گیا۔عمران اور اس کے ساتھی بڑے حیرت بھرے
ہیں یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے۔عمران کے لبوں پر
اہٹ تیر رہی تھی۔چند لمحوں بعد جب آگ بجھی تو وہاں چورائی
م لی راکھ موجود تھی۔وہ فنا ہو چکا تھا۔
یل ڈن جوزف۔ویل ڈن۔یہ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام
عمران نے آگے بڑھ کر جوزف کے کاندھے پر باقاعدہ
پتے ہوئے کہا اور جوزف کے چہرے کے اعصاب مسرت کی
بے اختیار پھڑکنا شروع ہو گئے۔
اپ کا غلام ہے باس"...... جوزف نے باقاعدہ عمران
نہ کاتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر یہ آگ کیسے جل پڑی یہ ہڈیاں تھیں لکڑیاں تو نہ
جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہڈیوں میں کیلشیم فاسفیٹ ہوتا ہے اور جب ہڈیوں کا
بنایا جائے تو ہوا میں موجود آکسیجن کا اثر اس پر زیادہ تیزی سے
ہے اور اس صورت میں معمولی سی تپش کے ساتھ ہی یہ خود بخود
اٹھتی ہیں چونکہ جوزف نے اس پر چھوٹی ہڈیوں کا چورا ڈالا تھا اس
آگ سے یہ سوکھی ہڈیاں فوراً جل اٹھیں"...... عمران نے مسکر
ہوئے جواب دیا۔
"حیرت ہے۔ یہ افریقہ کے قدیم دور کے پجاری بھی اس
سائنس سے واقف تھے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
"وہ اسے سائنس نہیں کہتے تھے بلکہ جادو کہا کرتے تھے اور ہ
ہے کہ یہ سب کچھ اتفاقاً انہیں معلوم ہوا ہو لیکن اس کی سا
تکنیک سے واقف نہ تھے"...... عمران نے جواب دیا تو جوا
ٹائیگر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
"باس۔ اس کمرے سے نکلنے کی کیا صورت ہو گی"...... ٹائ
کہا۔
"ہاں یہی بات میں سوچ رہا ہوں۔ ویسے اگر ہم اندر آئے
ظاہر ہے کوئی نہ کوئی دروازہ یا خلا تو بہرحال موجود ہو گا۔
دیواروں کو تھپتھپاؤ شاید کوئی راستہ سمجھ میں آ جائے"...
نے کہا اور پھر ان چاروں نے پھیل کر دیواروں کو تھپتھپانا

ار پھر ایک جگہ جوانا نے تھپتھپایا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔
"ماسٹر یہاں خلا ہو سکتا ہے۔ یہاں آواز مختلف ہے"...... جوانا
ہا تو عمران تیزی سے اس طرف بڑھا۔ باقی ساتھی بھی ادھر آ گئے
مران نے اس جگہ کو تھپتھپایا تو وہاں واقعی آواز ٹھوس دیوار کی
سبت مختلف تھی۔ عمران نے غور سے اس دیوار کی جڑ کو دیکھنا
وع کر دیا۔
"باس یہ قدیم دور کی عمارت ہے اس لئے یہاں کوئی سائنسی
ٹم تو نہیں ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔
"بہرحال کوئی نہ کوئی سسٹم تو ہو گا ہی"...... عمران نے کہا
ن جب کافی دیر تک ایک ایک انچ جگہ کو غور سے دیکھنے کے
جود اسے کھولنے کا کوئی طریقہ عمران کی سمجھ میں نہ آیا تو وہ ایک
یل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔
"اب ایک ہی صورت ہے کہ ان فولادی خنجروں کی مدد سے اسے
ڑا جائے۔ جوزف اور جوانا خنجر اٹھاؤ اور شروع ہو جاؤ"...... عمران
نے کہا تو جوزف اور جوانا تیزی سے مڑے۔ خنجر ابھی تک ان بھیلوں
کے سینوں میں پیوست تھے۔ جوزف اور جوانا نے علیحدہ علیحدہ خنجر
ان کی لاشوں سے کھینچے اور پھر وہ واپس دیوار کی طرف آئے۔
ران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا کیونکہ دیوار کی بناوٹ بتا رہی
کہ اسے پہاڑی پتھروں سے بنایا گیا ہے اس لئے خنجروں کی مدد
سے توڑنا تقریباً ناممکن نظر آ رہا تھا لیکن ظاہر ہے اب اس کے سوا

اور کوئی صورت بھی اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ پھر جوانا نے
بڑھ کر اس جگہ پوری قوت سے خنجر مارا جس جگہ اس کے تھپتھ
پر مختلف آواز پیدا ہوئی تھی۔ دوسرے لمحے جوانا خود اور عمران
اس کے دوسرے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ خنجر دیوار
دستے تک اس طرح پیوست ہو گیا تھا جیسے دیوار پتھروں کی بجا
موم کی بنی ہوئی ہو۔

"یہ کیا ہوا"...... جوانا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ دوسرے
لمحے سے کڑاکے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس جگہ جو
خنجر دیوار میں دستے تک گھسا ہوا تھا دیوار غائب ہو گئی اور
کھٹاک سے نیچے فرش پر جا گرا۔

"اوہ۔ اوہ آؤ کام ہو گیا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے
ہوا وہ اس خلا سے باہر آگیا۔ یہ ایک راہداری تھی۔ چند لمحوں بعد
کے ساتھی بھی اس راہداری میں پہنچ گئے۔

"آؤ ادھر شاید یہ راستہ ہے"...... عمران نے ایک
راہداری کو مڑتے دیکھ کر کہا اور وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھنے
لیکن ابھی انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ
راہداری کی چھت سے انہیں ایک کربہہ چیخ سنائی دی اور ان
نے بے اختیار سر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھا ہی تھا کہ یکلخت
جسموں پر پانی کی پھواریں اس طرح پڑنے لگیں جیسے وہ شاور کے
موجود ہوں۔ اس پانی میں انتہائی تیز بدبو موجود تھی اور دوسرے

سب ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح خود بخود فرش پر
نے چلے گئے۔ انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے ان کے جسموں سے
مالی یکلخت غائب ہو گئی ہے البتہ وہ دیکھ سکتے تھے اور سوچ سکتے
لیکن حرکت نہ کر سکتے تھے۔ کچھ دیر تک یہ بدبو دار پانی ان کے
موں پر پڑتا رہا پھر پہلے کی طرح ایک کربہہ چیخ سنائی دی اور اس
ساتھ ہی پانی پڑنا بند ہو گیا۔ پھر راہداری میں دونوں اطراف سے
تے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ آوازیں ایسی تھیں
چے دوڑ رہے ہوں اور پھر عمران نے واقعی راہداری کے دونوں
سے چار چار چھوٹے چھوٹے بچوں کو دوڑ کر اپنی طرف آتے
۔ ان بچوں کا رنگ کوئلوں کی طرح سیاہ تھا اور ان کے ہاتھوں
سیاہ رنگ کی ٹیڑھی میڑھی لکڑیاں تھیں اور انہوں نے ان کے
اتے ہی انہیں لکڑیاں مارنی شروع کر دیں۔ گو ان لکڑیوں سے
لیں کوئی ضرب تو نہ لگ رہی تھی کیونکہ ایک تو لکڑیاں ٹیڑھی
امی تھیں اور پھر انہیں مارنے والے بچے تھے لیکن عمران نے
س کیا کہ جیسے جیسے لکڑیاں انہیں لگ رہی تھیں ان کے ذہن
ا۔ پڑتے چلے جا رہے تھے اور ذہنوں میں موجود روشنی مدھم ہوتی
جا رہی تھی اور چند لمحوں بعد ہی عمران کا ذہن تاریکی میں ڈوب سا
اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات بھی ساتھ ہی اس تاریکی
ملا ر رہ گئے۔

مہامہان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل کر اس کے
تک پہنچ گئی تھیں۔ اس کا چہرہ جیسے پتھرا سا گیا تھا۔ سامنے
دیوار پر اسے کالاگ کمرے کا اندرونی منظر نظر آ رہا تھا اور اس
میں انسانی ہڈیوں کا الاؤ جل رہا تھا جس میں چورائی کا جسم اس
بار بار اچھل رہا تھا جیسے گیند اچھلتی ہے لیکن وہ الاؤ کی خوفناک
سے باہر نہ نکل پا رہا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس الاؤ میں
راکھ ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ آگ بجھ گئی۔

"یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ۔ عظیم متروکام کی
طاقت چورائی فنا ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک
ہیں"...... مہامہان کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جیسے وہ شعور
پر نہ بول رہا ہو بلکہ الفاظ اس کے منہ سے خود بخود نکل رہے
اس کے ذہن میں سارے مناظر محفوظ تھے جب چورائی تختہ

ہوا تھا اور دشمن سامنے بے بس کھڑے تھے اور پھر چورائی اور ان
دشمنوں کی باتیں بھی وہ یہاں بیٹھا سنتا رہا تھا لیکن جب چورائی نے
اس افریقی کی بھینٹ دینے کا حکم دیا تو انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل
یقین واقعات شروع ہو گئے جس کے نتیجے میں چورائی جیسی طاقت
بھی کالاگ میں فنا ہو کر رہ گئی۔

"مہاکاتی۔ مہاکاتی جلدی حاضر ہو"...... مہامہان نے یکلخت حلق
کے بل چیختے ہوئے کہا تو چھت سے ایک مکروہ صورت سیاہ رنگ کی
چھوٹی سی چھپکلی نیچے آ گری اور چند لمحوں بعد وہ چھپکلی ایک چھوٹے
سے سیاہ رنگ کے بچے کی صورت میں تبدیل ہو گئی جس نے ہاتھ
میں ایک ٹیڑھی میڑھی سی سیاہ لکڑی پکڑی ہوئی تھی۔

"مہاکاتی حاضر ہے آقا"...... اس بچے نے انتہائی مودبانہ لہجے میں
کہا۔

"مہاکاتی عظیم متروکام کے درباری چورائی کو فنا کر دیا گیا ہے۔
یہ کاجلا کے دشمن انتہائی خطرناک ہیں۔ کہیں وہ کالاگ سے باہر نہ آ
جائیں"...... مہامہان نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"مہاکاتی کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں آقا کہ وہ کالاگ سے باہر آ
جائیں گے اور پھر وہ آپ کو ہلاک کر کے شودرمان کو تباہ کر دیں گے
... وہ شودرمان کے اندر موجود ہیں اس لئے اب متروما طاقتیں بھی
کام نہیں کر سکتیں اور آپ کی تمام شکتیاں بھی ان کا کچھ نہیں
... چورائی نے حماقت کی ہے آقا کہ انہیں شودرمان کے اندر

لے آیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو روشنی کی طاقتوں کے بغیر ہی وہ سب
کر لیتے ہیں جن کا تصور بھی کوئی نہیں کر سکتا۔ آپ نے دیکھا
چورائی جیسی طاقت کو کیسے انہوں نے کالاگ میں ہی فنا
دیا"...... اس بچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر میں کیا کروں۔ تم بتاؤ مہاکاتی۔ تم شودرمان میں
صدیوں سے موجود ہو۔ بتاؤ میں کیا کروں۔ میں ان دشمنوں کو کیسے
ہلاک کروں۔ کیسے ان سے شودرمان کو بچاؤں۔ مجھے بتاؤ مہاکاتی
مجھے بتاؤ"...... مہامہان نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"مہاکاتی کو اس کی بھینٹ دو آقا تو مہاکاتی تمہارے دشمنوں
شودرمان سے باہر نکال سکتی ہے اور جب یہ باہر پہنچ جائیں تو
متروما طاقتیں ان کا خاتمہ کر دیں گی"...... اس بچے نے کہا۔

"ہاں تمہیں تمہاری بھینٹ ملے گی۔ ضرور ملے گی لیکن پہلے یہ بتا
کہ انہیں تم باہر پہنچانے کا کہہ رہی ہو کیا ان کو تم یہیں ہلاک نہیں
کر سکتی"...... مہامہان نے کہا۔

"آقا تم مہامہان ہو اور تمہیں شودرمان کے تمام رازوں کا
پوری طرح علم ہے۔ یہ دشمن انتہائی خوفناک ہیں۔ یہ جب کالاگ
سے باہر آئیں گے تو پھر یہاں شودرمان میں موجود کسی شکتی کے قابو
میں نہ آسکیں گے"...... مہاکاتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی یہ کالاگ کے اندر ہیں۔ انہیں وہاں ہلاک کر دو"
مہامہان نے کہا۔

"وہاں متروکام کی بھینٹ دینے کے وقت سے پہلے ہم داخل ہی
نہیں ہو سکتے ورنہ ہم جل کر راکھ ہو جائیں گے"...... مہاکاتی نے
اب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال تم انہیں باہر تو پہنچاؤ۔ میں تمہیں تمہاری
بھینٹ کی اجازت دیتا ہوں"...... مہامہان نے کہا تو اس بچے نے
رت بھرے انداز میں ککاری سی ماری اور پھر وہ تیزی سے فرش پر
کر لوٹ پوٹ ہوا تو دوبارہ سیاہ رنگ کی چھوٹی سی چھپکلی میں
تبدیل ہو گیا اور پھر یہ چھپکلی دیوار پر چڑھ کر چھت میں غائب ہو گئی
مہامہان کی نظریں دوبارہ سامنے دیوار پر جم گئیں جہاں اس
رے کالاگ کا اندرونی منظر نظر آ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی
اب کالاگ کے کمرے کی دیواروں کو ہاتھوں سے تھپتھپا رہے تھے۔

"یہ کس طرح راستہ کھولیں گے۔ راستہ تو کسی طرح بھی نہیں
کھل سکتا۔ جب تک میں نہ چاہوں جبکہ مہاکاتی کہہ رہا تھا کہ وہ
لاگ سے باہر آ جائیں گے"...... مہامہان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ ایک حبشی نے فولادی
ر دیوار میں مارا اور دوسرے لمحے راستہ کھل گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی خطرناک لوگ ہیں۔ مہاکاتی ٹھیک کہہ رہا
تھا۔ ان کا شودرمان سے باہر جانا ضروری ہے"۔ مہامہان نے اس بار
دہ لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھی کالاگ
ے سے نکل کر راہداری میں آگے جاتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

"مہاکاتی جلدی کرو ورنہ یہ مجھ تک پہنچ جائیں گے"۔ مہامہا
نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے جب اس
راہداری کی چھت سے پانی کی پھواریں ان پر گرتی ہوئی دیکھیں
اس کے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ مہاکا
نے اپنا کام شروع کر دیا تھا اور پھر اس نے کاجلا کے دشمنوں
راہداری کے فرش پر گرتے ہوئے دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ پانی اا
تالاب کا ہے جہاں یہ مہاکاتی اور اس کے ساتھی سیاہ چھپکلیوں
صورت میں رہتے ہیں۔ اس پانی کی یہ خاصیت تھی کہ یہ توانائی
کر دیتا تھا پھر اس نے راہداری کے دونوں اطراف میں مہاکاتی
اس کے ساتھیوں کو دوڑ کر آتے ہوئے دیکھا اور پھر انہوں نے
کے جسموں پر اپنی لکڑیاں مارنی شروع کر دیں اور پھر یہ چاروں آ
ڈھیلے پڑتے دکھائی دینے لگے۔ پھر مہاکاتی اور اس کے ساتھی
لوگوں کے جسموں پر اس طرح چڑھ کر بیٹھ گئے جیسے بچے کسی
کے جسم پر بیٹھتے ہیں اور چند لمحوں بعد مہاکاتی اور اس کے ساتھی
یہ چاروں بھی سیاہ رنگ کے دھوئیں میں تبدیل ہو چکے تھے اور
دھواں غائب ہو گیا۔ اب راہداری خالی پڑی ہوئی تھی اور مہام
نے ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی سیاہ رنگ کی
نیچے گری اور پھر لوٹ پوٹ ہو کر وہ دوبارہ بچے کی شکل میں آ گئی۔
"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے آقا۔ کاجلا کے دشمن شودرمان سے
پہنچ گئے ہیں"...... اس بچے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

ہاں میں نے دیکھ لیا ہے۔ اب تم اپنے ساتھیوں سمیت جا کر
ت لے سکتے ہو۔ جس قبیلے سے چاہو لے لو۔ تم نے شودرمان کو
یا ہے اس لئے تمہیں تمہاری مرضی کی بھینٹ ملنی چاہئے"۔
مہامہان نے کہا۔
"آپ ہمارے آقا ہیں مہامہان لیکن میں ایک بات آپ کو بتا
دوں آقا کہ متروما طاقتوں کو حکم دے دو کہ جب تک یہ دشمن حصار
کے اندر نہ پہنچ جائیں وہ ان کے خلاف حرکت میں نہ آئیں کیونکہ اگر
یہ حصار کے باہر ہوئے اور متروما طاقتوں نے ان پر حملہ کر دیا تو پھر
متروما طاقتیں بھی ناکاسا طاقتوں کی طرح فنا ہو سکتی ہیں اور اگر ایسا
ہو گیا اور متروما طاقتیں فنا ہو گئیں تو پھر ان لوگوں کو شودرمان میں
داخل ہونے اور آپ تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی اور
آقا چونکہ آپ نے مہاکاتی کو اس کی مرضی کی بھینٹ دی ہے اس لئے
مہاکاتی آپ کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ آپ شودرمان کو بچانے کے لئے
عظیم ستردکام کے مجسمے کو اس کی موجودہ جگہ سے ہٹا کر کالو بار کرے
میں پہنچا دیں۔ وہاں وہ ہر لحاظ سے محفوظ رہے گا"...... مہاکاتی نے کہا
اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر گر کر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ چند لمحوں
بعد وہ دوبارہ سیاہ رنگ کی چھپکلی میں تبدیل ہو چکا تھا اور پھر یہ
چھپکلی دیوار پر چڑھ کر اس کی نظروں سے غائب ہو گئی تو مہامہان
نے منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور متروما طاقتوں کو
دی ہوئی ہدایت کے مطابق احکامات دینے شروع کر دیئے۔

عمران کے تاریک ذہن میں ایک بار پھر روشنی کی لہریں
نمودار ہوئیں اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس
ساتھ ہی عمران کی آنکھیں کھل گئیں اور دوسرے لمحے وہ بے
اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا کیونکہ اس
ذہن میں وہ لمحات موجود تھے جب وہ راہداری میں چھت سے بد
پانی پڑنے کی وجہ سے بے حس و حرکت ہو گئے تھے اور پھر سیاہ
کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے ہاتھوں میں موجود ٹیڑھی میڑھی لکڑ
ان پر ماری تھیں اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا لیکن اب ہوش میں
پر اس نے دیکھا کہ وہ اس بند راہداری کی بجائے ایک کھلی
تھا۔ آسمان بھی نظر آ رہا تھا اور ارد گرد کا ماحول بھی البتہ اس
تینوں ساتھی اس کے قریب فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے
ان کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کا

وہ ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے ہیں۔
"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔ کیا ہمیں شودرمان سے باہر نکال دیا گیا
لیکن کیوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"باس۔ باس"...... اچانک جوزف کی آواز اس کے کانوں میں
پڑی تو عمران نے چونک کر ادھر دیکھا۔ جوزف اب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا
اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے اور وہ عمران کی طرح ادھر
ادھر دیکھ رہا تھا۔
"میرا خیال ہے کہ ہم شودرمان سے باہر پہنچ چکے ہیں لیکن ایسا
کیوں کیا گیا ہے۔ وہ ہمیں وہاں ہلاک بھی تو کر سکتے تھے"...... عمران
نے کہا۔
"ماسٹر یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"...... اچانک جوانا کی آواز سنائی
دی۔
"وہاں جہاں سے ہمیں ہماری خبر نہیں مل سکتی"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ٹائیگر بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے
چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔
"تو وہ ہم سے اس قدر خوفزدہ ہو گئے ہیں کہ انہوں نے ہمیں وہاں
ہلاک کرنے کی بجائے شودرمان سے باہر نکالنے میں ہی اپنی عافیت
سمجھی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے"...... عمران کے منہ سے بے
اختیار نکلا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے جسم کو

انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ لگا ہو۔ باقی ساتھی اسے اس طرح
دیکھ کر حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔
" یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ یا اللہ تو بڑا رحیم و کریم
عمران نے بے اختیار لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی
سجدے میں گر گیا جبکہ اس کے تینوں ساتھی کچھ نہ سمجھنے کے
میں اسے یہ سب کچھ کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے اور چند
عمران نے سجدے سے سر اٹھایا تو اس کا چہرہ مسرت سے جگم
تھا۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اسے ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے
ساری دنیا کے خزانے اکٹھے ہی میسر آگئے ہیں۔
" کیا ہوا ہے باس۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" ہاں۔ خاص کیا خاص الخاص کہو بلکہ اس سے بھی بڑی
ڈگری ہو تو وہ بھی کہہ ڈالو۔ اس شیطانی عمارت شودرمان
بعد میرے ذہن میں نہ صرف اللہ تعالیٰ کا عظیم نام بلکہ تمام
مقدس کلام غائب ہو گیا تھا اور مجھے یوں محسوس ہو رہا
میرے اندر بھیانک خلا پیدا ہو گیا ہو۔ مجھے یوں محسوس ہوتا
میں کھوکھلا ہو گیا ہوں۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ میرے ذہ
یہ سب کچھ ابھر آئے حتیٰ کہ میں نے اپنے ذہن کو بلینک کر
شیطانی پردے کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن میں اپنی کوش
ناکام رہا لیکن اب ہوش میں آتے ہی میری زبان سے خود بخود ا

ا اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اللہ تعالیٰ کی رحمت بارش کی
مے دل و دماغ پر برسنا شروع ہو گئی ہو۔ میرے اندر پیدا
ہوا خلا ختم ہو گیا ہے اور میرا کھوکھلا پن بھی ختم ہو گیا ہے۔
اں سوس ہونے لگا جیسے میں اندر سے دوبارہ قائم ہو گیا ہوں۔
لے میں سجدے میں گر کر اللہ تعالیٰ کی اس بے پایاں رحمت پر
لر ادا کر رہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب
ے عمران کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھے۔
ں۔ واقعی باس۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے۔ واقعی
ھی اب اس کا شدت سے احساس ہو رہا ہے"...... ٹائیگر نے
مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
اب ہمیں دوبارہ شودرمان میں داخل ہونا پڑے گا"...... چند
بعد جوانا نے کہا۔
ہاں۔ لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ اس طرح منہ اٹھا کر اندر
نے کا پھر کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ ہمیں اس سلسلے میں باقاعدہ
ندی کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا۔
اس عمارت پر میزائل فائر کئے جا سکتے ہیں۔ کیا یہ ضروری
ہم اندر داخل ہوں۔ یہ کام باہر سے بھی تو ہو سکتا ہے"۔ جوانا
ا
ہمارے پاس میزائل کہاں ہیں۔ ہاں اب یہاں موجود
میزائل سمجھنا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"ماسٹر ہم ناپال واپس جا کر وہاں سے ہر قسم کا
ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"واپسی کا لفظ منہ سے نہ نکالو جوانا۔ ان معاملات میں
سوچ سمجھ کر منہ سے نکالا کرو۔ یہ عام مشن نہیں ہے"......
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ماسٹر میرا مقصد یہ تو نہیں تھا کہ ہم مشن چھوڑ
چلے جائیں"...... جوانا نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا مقصد کیا تھا لیکن پھر بھی
رہنا پڑے گا"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"باس۔ اللہ تعالیٰ تو دلوں کا حال جانتا ہے اس لئے ہما
بھی تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو گا۔ پھر ہمیں کس بات سے خطر
ہے"۔ ٹائیگر نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن یہ خیر و شر کی جنگ ہے
نیت ہی نہیں دیکھی جاتی یہاں الفاظ بھی اہمیت رکھتے ہیں۔
اب ہم نے اس شیطانی عمارت کو تباہ کر کے ہی واپس
ویسے نہیں"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیا تو
ساتھیوں کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"باس میرا خیال ہے کہ ہم اسلحہ کے بغیر بھی اس شیطانی
تباہ کر سکتے ہیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے جوزف

ں کی بات سن کر چونک پڑا۔

لیے"...... عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

ہاں شیطانی معبد شیطانی طاقتوں کی بنیاد پر ہی طاقتور ہوتی
اگر شیطانی طاقتوں کو باہر نکال دیا جائے تو پھر یہ معبد خالی
عمارت رہ جاتی ہے جسے واقعی ہاتھوں سے بھی توڑا جا سکتا ہے
ں شیطانی معبد میں سب سے زیادہ اہمیت بڑے پجاری کی ہوتی
تمام شیطانی طاقتیں اس کی تابع ہوتی ہیں اگر اس بڑے پجاری
ں شیطانی معبد سے نکال باہر کر دیا جائے تو پھر یہ مسئلہ آسانی
سکتا ہے"...... جوزف نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے

مطلب ہے کہ شودرمان سے اس مہامہان کو باہر نکالا
اور پھر اس کا خاتمہ کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

اں باس۔ میرا یہی مقصد ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

لیکن وہ شودرمان سے کیسے باہر آئے گا اور کیوں باہر آئے گا۔ وہ
اس قدر خوفزدہ ہے کہ اس نے ہمیں شودرمان سے باہر پہنچا دیا
باہر کیوں آئے گا"...... عمران نے کہا۔

الر پجاری کو کوئی ایسا لالچ دیا جائے کہ وہ باہر آنے پر
ے تو یہ کام ہو سکتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

ہا لالچ"...... عمران نے چونک کر کہا۔

ں تو پجاری کو یہ لالچ دیا جاتا تھا کہ اسے اس سے بھی

بڑے معبد کا پجاری بنا دیا جائے گا اور بڑے قبیلے اسے پجاری
گے"...... جوزف نے کہا۔
"یہاں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا ......
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ
کر کھڑے ہو گئے۔
"ہمیں پہلے اس جگہ سے شودرمان کی سمت متعین کر
عمران نے کہا۔
"میں اونچے درخت پر چڑھ کر دیکھتا ہوں باس"......
کہا اور پھر عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے
ایک اونچے درخت کی طرف بڑھ گیا۔
"آؤ بیٹھو۔ نجانے ہمیں کہاں پہنچا دیا گیا ہے ......
دوبارہ ایک چٹان پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اور جوانا
چٹان پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد جوزف درخت سے نیچے
"باس۔ شودرمان تو یہاں سے کسی طرف بھی نظر نہیں
یہاں سے قریب ایک بستی ہے۔ وہاں سے معلوم کیا جا
جوزف نے کہا۔
"یہ بستی یقیناً بھیلوں کی ہو گی اور بھیل اس شیطانی
کے ہی پیروکار ہیں اس لئے وہ نہیں بتائیں گے اور پھر
سردار بھی موجود ہو گا اس لئے ہم اس پر تشدد بھی نہ کر
لئے بہتر ہے کہ تم اور جوانا جاؤ اور اس بستی کے کسی بوڑ

یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا۔
ں کے لئے جوانا کا ساتھ جانا کیا ضروری ہے۔ میں خود لے آتا
...... جوزف نے کہا۔
اد کے جاؤ لیکن ہر طرف کا خیال رکھنا یہ افریقہ نہیں ہے
ان ہے"...... عمران نے کہا۔
اپ بے فکر رہیں باس۔ یہ بہرحال جنگل ہے اور جنگل چاہے
یقہ کا ہو یا کافرستان کا جنگل ہی ہوتا ہے اور جوزف دی گریٹ کی
اہیں ایک ہزار آنکھوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں"۔ جوزف نے
جذباتی سے لہجے میں کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا درختوں میں
ہو گیا۔
میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی غار میں رہنا چاہئے۔ یہاں سے بستی
لی آدمی کسی بھی وقت گزر سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر
ای سی تلاش کے بعد انہوں نے ایک بڑا اور صاف غار تلاش کر لیا
وہ تینوں اس کے اندر بیٹھ گئے۔ عمران غار کے دہانے کے قریب
ٹھا ہوا تھا اور اس کی نظریں اس طرف کو لگی ہوئی تھیں جدھر
لیا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے جوزف کو واپس
دیکھا۔ اس کے کاندھے پر ایک بوڑھا آدمی بے ہوشی کے عالم
لا ہوا تھا۔
آ جاؤ غار میں"...... عمران نے غار سے باہر نکل کر جوزف

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ اس بوڑھے کو
غار میں آ گیا۔ عمران کے اشارے پر جوزف نے اس بوڑھے کو
فرش پر لٹا دیا۔
"یہ بھیل نہیں ہے۔ اس کے خدوخال اور رنگت بھیلوں
نہیں ہے۔ یہ کہاں سے ملا ہے"...... عمران نے اس بوڑھے کو
سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"یہ بستی سے باہر ایک چٹان پر بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے نظر آ گیا
میں نے اس کے عقب میں جا کر اس کی کنپٹی پر چوٹ مار کر اسے
ہوش کر دیا اور اٹھا لایا"...... جوزف نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اب تم غار سے باہر کسی چٹان کی اوٹ میں بیٹھ
جاؤ۔ میں اس بوڑھے کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ
ہوں"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا غار سے باہر نکل
"اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لاؤ ٹائیگر اور
اسے غار کی دیوار کے ساتھ بٹھا دو"...... عمران نے ٹائیگر سے
ٹائیگر اس کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں
بوڑھے نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔
"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم
ہو"۔ بوڑھے نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت
لہجے میں کہا۔
"بے فکر رہو۔ تم دوستوں میں ہو۔ کیا نام ہے تمہارا"۔

مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں اس بوڑھے کی زبان میں جواب دیا
ھا ایک بار پھر چونک پڑا۔ وہ اب غور سے عمران کو دیکھ رہا
س کا انداز ایسا تھا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔
"تم۔ تم کون ہو۔ تم میری زبان کیسے بول اور سمجھ لیتے ہو"۔
ے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس بات کو چھوڑو۔ میں نے تمہارا نام پوچھا ہے"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔
"میرا نام ٹوشو ہے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔
"تم بھیل تو نہیں ہو۔ کیا کافرستانی ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"ہاں میں بھیل نہیں ہوں۔ میں کافرستانی ہوں لیکن تم کون ہو
کہاں سے یہاں آ گئے ہو اور میں یہاں کیسے پہنچ گیا ہوں"۔ اس
ھے ٹوشو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہارا مذہب کاجلا تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔
"اوہ نہیں۔ وہ تو شیطان کا مذہب ہے۔ میرا مذہب تو کافرستانی
...... بوڑھے ٹوشو نے منہ بنا کر جواب دیا۔
"ہم اس شیطانی مذہب کے خلاف کام کر رہے ہیں اور ہمارا مقصد
اس شیطانی مذہب کی مرکزی عمارت شودرمان کی تباہی ہے۔ کیا تم
جانتے ہو کہ شودرمان یہاں سے کتنی دور ہے"...... عمران نے کہا تو
ا شو بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم وہ پاکیشیائی تو نہیں ہو جس نے کالو مہان

کو ہلاک کر دیا تھا"...... بوڑھے ٹوشو نے کہا تو عمران بے
چونک پڑا۔

"ہاں مگر تم یہ بات کیسے جانتے ہو"...... عمران نے
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے قبیلے کے پجاری نے قبیلے والوں کو بتایا تھا۔اس
سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب تمہارا سامان ہٹا کر
کاجلا کے کالے غار میں پہنچایا گیا تھا تو پجاری تمہارا سامان لے
لیکن یہ سامان ہم میں سے کسی کی سمجھ میں نہ آسکا تھا اس۔
سامان پجاری کے پاس پڑا ہوا ہے۔ تم نے شودرمان کی بات
مجھے خیال آیا کہ تم ہی وہ پاکیشیائی نہ ہو۔لیکن تم اس کالے غا
کیسے زندہ باہر آگئے۔وہاں تو جو پہنچ جاتا ہے پھر اس کی واپسی
نہیں ہوتی"...... بوڑھے ٹوشو نے کہا تو عمران کی آنکھیں اپنے
کے بارے میں سن کر بے اختیار چمک اٹھیں کیونکہ اس
کسی بڑی سے بڑی عمارت کو تباہ کرنے کا پورا بندوبست
اور عمران ناپال سے روانہ ہونے سے پہلے اس لئے یہ سائنسی
ساتھ لے آیا تھا تاکہ اس قدیم سنگی عمارت کو اس سامان کی
بلاسٹ کر دے گا اور اس سامان کی عدم موجودگی کی وجہ سے
اور جوانا کہہ رہے تھے کہ انہیں واپس ناپال جا کر وہاں سے
لے آنا چاہیئے۔

"ہم وہ سامان حاصل کرنا چاہتے ہیں۔بتاؤ کس طرح

ایں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو پجاری کے پاس ہے"...... ٹوشو نے جواب دیا۔

"تو کیا پجاری سامان دینے سے انکار کر دے گا"...... عمران نے
کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔یہ تو اس کی مرضی ہے"...... ٹوشو نے
جواب دیا۔

"تمہاری اس بستی میں کیا حیثیت ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں بستی میں رہنے والا ہوں اور بس۔یہاں سوائے سردار اور
پجاری کے اور کسی کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی"...... ٹوشو نے جواب
دیا۔

"اس پجاری کا کیا نام ہے اور وہ بستی میں کہاں رہتا ہے۔اس کی
جھونپڑی کی کیا نشانی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ بستی کے سورج ڈوبنے والے حصے میں رہتا ہے۔اس کا نام
لوانو ہے۔روگوانو پجاری۔اس کی جھونپڑی پر مقدس جھنڈا لہراتا
رہتا ہے۔وہ جھنڈا جس پر مقدس دیوتا ناگ کی شکل بنی ہوئی ہے"۔
ٹوشو نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ ناگ دیوتا کا پجاری قبیلہ
ہے۔

"جوانا تم جوزف کو ساتھ لے کر جاؤ اور اس پجاری کی جھونپڑی
سے اپنا سامان بھی لے آؤ اور ساتھ ہی اس پجاری کو بھی ٹوشو کی
طرح لے کر آؤ لیکن خیال رکھنا بستی والوں کو اس کا علم نہ ہو"۔

عمران نے پاکیشیائی زبان میں جوانا سے کہا۔
"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور اٹھ کر غار کے دہانے کی
بڑھ گیا۔
"میں بھی ساتھ جاؤں باس"...... ٹائیگر نے کہا۔
"دونوں کافی ہیں البتہ ان کے جانے کے بعد تم باہر جا کر پہ
گے تاکہ اچانک کوئی یہاں نہ آجائے"...... عمران نے کہا تو
سر ہلاتا ہوا غار سے باہر چلا گیا۔
"ٹوشو تم نے یہ نہیں بتایا کہ شودرمان یہاں سے کس طرف
اور کتنی دور ہے"...... عمران نے کہا۔
"وہ پورب کی طرف تقریباً دو دنوں کے فاصلے پر ہے۔ میں نے
اسے کبھی نہیں دیکھا لیکن پجاری روگوانو نے بتایا تھا۔ وہاں جاتا
ہے"...... ٹوشو نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔
"روگوانو پجاری وہاں کیوں جاتا ہے جبکہ وہ کاجلا مذہب کا پیر
بھی نہیں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
"ہم ناگ دیوتا کی پوجا کرتے ہیں اور پجاری کا کہنا ہے کہ
دیوتا کا بڑا مہان سیاہ ناگ شودرمان میں رہتا ہے۔ وہ شیطان کا
ہے اور بہرحال اسے بھینٹ دینا ضروری ہوتا ہے تاکہ ہمارا دیوتا
مہان کی وجہ سے ہم سے راضی رہے"...... ٹوشو نے جواب
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹائیگر
داخل ہوا۔

باس۔ جوزف اور جوانا ایک بوڑھے آدمی کو اٹھائے آ رہے
سامان کے تھیلے ان کے پاس ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"گڈ شو"...... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر
جوزف اور جوانا اندر داخل ہوئے تو بوڑھا ٹوشو بے اختیار اچھل
اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات
نمایاں تھے۔
"یہ۔ یہ تم نے پجاری کو مار دیا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ناگ دیوتا کا
اب پورے قبیلے کو تباہ کر دے گا"...... ٹوشو نے انتہائی خوفزدہ
میں کہا۔
"گھبراؤ نہیں۔ یہ بے ہوش ہے"...... عمران نے کہا۔ اس
ان جوزف نے کاندھے پر لدے ہوئے بوڑھے آدمی کو فرش پر لٹا
ٹائیگر بھی ان کے پیچھے اندر آ گیا تھا۔
"ٹائیگر تم باہر جا کر اس سامان کو چیک کرو اور جوزف تم باہر
اور جوانا تم اس بوڑھے پجاری کو ہوش میں لا کر اس ٹوشو کے
ساتھ بٹھا دو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اس کے حکم کی تعمیل
کی۔ چند لمحوں بعد پجاری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔
"تمہارا نام روگوانو ہے اور تم پجاری ہو"...... عمران نے پجاری
مخاطب ہو کر کہا تو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔
"یہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو۔ اوہ ٹوشو
یہ کیا ہے"...... پجاری نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی بری

طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہم وہی پاکیشیائی ہیں جن کا سامان تم اٹھا لائے تھے۔ ہم سامان واپس لینا تھا اور تم سے باتیں کرنی تھیں اس لئے میرے تمہاری جھونپڑی میں گئے اور اپنا سامان لے آئے اور تمہیں بھی لے آئے ہیں البتہ تم مطمئن رہو۔ ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں اگر تم نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو پھر تمہاری یہ دبلی گردن ایک لمحے میں توڑی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو وہ پاکیشیائی تم ہو۔ اوہ۔ اوہ ہاں۔ اب میر تمہیں پہچان لیا ہے لیکن تم کالے غار سے باہر کیسے آئے"۔۔پ نے کہا۔

" ہم تو شودرمان میں بھی پہنچ گئے تھے اور ہم نے وہاں اللہ کے فضل و کرم سے شیطان کی خاص طاقت چورائی کو بھی فنا ہے اور شودرمان کا مہامہان ہم سے اس قدر خوفزدہ ہوا کہ اس خود ہی ہمیں شودرمان سے باہر یہاں پہنچا دیا اور مجھے ٹوشو نے ہے کہ تم شودرمان آتے جاتے رہتے ہو۔ کیا یہ سچ ہے"...... نے کہا۔

" نہیں۔ نہیں۔ میں کیسے اندر جا سکتا ہوں۔ میں تو اند نہیں سکتا"...... پجاری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم نے خود مجھے بتایا تھا"...... ٹوشو نے کہا۔

" وہ۔ وہ تو میں نے ایسے ہی کہہ دیا تھا"...... پجاری نے

ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ پجاری کسی خاص مقصد کے اس بات سے انکار کر رہا ہے۔

جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

اس پجاری کے منہ سے سچ اگلواؤ"...... عمران نے کہا۔

ابھی لو ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے پجاری کو گردن سے پکڑا اور اسے ہوا میں اٹھا لیا۔ پجاری کا جسم ہوا میں لہرا رہا تھا۔ اس کا چہرہ بگڑ سا گیا تھا اور گردن پر دباؤ کی وجہ سے اس کی آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔

" سچ بولو گے یا تمہاری گردن توڑ دی جائے"...... عمران نے مقامی زبان میں پجاری سے کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ مم۔ مم۔ میں۔ بب۔ بب۔ بتاتا ہوں"...... پجاری نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا تو عمران کے اشارے پر جوانا نے اسے واپس بٹھا دیا۔ پجاری نے دونوں ہاتھوں سے بے اختیار اپنی گردن مسلنا شروع کر دی۔ ٹوشو کے چہرے پر بھی انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

اب اگر تم نے جھوٹ بولا یا کچھ چھپایا تو تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔ اگر ہم مہامہان کے خلاف لڑ سکتے ہیں تو تمہارا بھی حشر کر سکتے ہیں۔ میں نے پہلے تمہیں بتایا تھا کہ اگر تم تعاون کرو گے تو ہم بھی تمہیں کچھ نہیں کہیں گے"...... عمران نے

انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں میں وہاں جاتا رہتا ہوں سیاہ ناگ کی پوجا کے لئے"
پجاری نے کہا۔

"کس راستے سے جاتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"سیاہ ناگ خود راستہ بنا دیتا ہے ورنہ شودرمان کے اندر
دروازہ نہیں ہے"......پجاری نے جواب دیا۔

"کیا اب تم وہاں جاؤ تو سیاہ ناگ تمہارے لئے راستہ بنا دے
گا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ اب وہاں متردما طاقتوں کا حصار قائم ہے اور
خود وہاں موجود ہے"......پجاری نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ"...... عمران نے کہا۔

"میں نے سیاہ ناگ کی بھینٹ دینی تھی۔ میں وہاں گیا لیکن
متردما سردار نے سب کچھ بتا دیا اور میں واپس چلا آیا"......پجاری
کہا۔

"یہ متردما طاقتیں کیا ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ شیطانی طاقتیں ہیں۔ یہ جس روپ میں بھی چاہیں ظاہر
سکتی ہیں"......پجاری نے جواب دیا۔

"سنو۔ ہم نے اس شودرمان کو تباہ کرنا ہے۔ تم بتا سکتے ہو
ایسا کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے۔ شودرمان شیطان کا گھر ہے اور صدیا

ود ہے اسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا"......پجاری نے کہا۔

"اس مہامہان کو شودرمان سے باہر لایا جا سکتا ہے کسی طرح"۔
ان نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ہاں۔ وہ تو رہتا ہی باہر ہے لیکن اب وہ اس وقت تک باہر
نہیں آئے گا جب تک تمہارا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ مجھے متردما سردار نے
بتایا تھا"......پجاری نے کہا۔

"لیکن ہم شودرمان کے اندر موجود تھے اگر وہ ہمیں ہلاک کرنے
کی قوت رکھتا تو وہاں اس کے لئے زیادہ آسانی تھی مگر اس نے ہمیں
وہیں باہر بھجوا دیا۔ اب باہر وہ ہمیں کیسے ہلاک کرے گا"۔ عمران
نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ یہ تو مہامہان ہی بتا سکتا ہے کہ اس
نے ایسا کیوں کیا ہے"......پجاری نے کہا۔

"کیا تم اس سے رابطہ کر کے یہ بات معلوم کر سکتے ہو"۔ عمران
نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ مہامہان ہے وہ مجھ جیسے پجاری سے بات کرنا ہی
گوارہ نہیں کرتا اور پھر میں اس کے مذہب کا بھی نہیں ہوں۔ مجھے
بتایا گیا تھا کہ تم روشنی کے مذہب کے پیروکار ہو"......پجاری نے
کہا۔

"ہاں۔ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم بوڑھے آفندی سے پوچھو۔ وہ بھی تمہاری طرح روشنی

کے مذہب کا پیروکار ہے اور وہ انتہائی طاقتور بھی ہے۔ وہ تمہار
کر سکتا ہے"...... پجاری نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ایک آدمی ہم سے ٹکرا چکا ہے جو دراصل شیط
آدمی تھا لیکن وہ روشنی کا نمائندہ بنا ہوا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ایسا ہو لیکن آفندی ایسا نہیں ہے۔ وہ کسی
دراز کے ملک کا رہنے والا ہے اور کئی سالوں سے یہاں رہتا ہے
نے ایک بار سنا تھا کہ مہامہان اس سے ڈرتا ہے"...... پجاری
کہا۔

"کہاں رہتا ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں سے قریب ہی رہتا ہے۔ تم کہو تو میں تمہیں وہاں
سکتا ہوں"...... پجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

مہامہان کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ
مسلسل ایک کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اسے اطلاع مل چکی تھی کہ
عمران اور اس کے ساتھی روشنی کے ایک طاقتور نمائندے سے ملنے جا
رہے ہیں۔ وہ ذاتی طور پر اس روشنی کے نمائندے کے بارے میں
جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ روشنی کا نمائندہ بے حد طاقتور ہے۔ گو
وہ ان طاقتوں کو استعمال نہ کرتا تھا لیکن مہامہان کو بہرحال اس کا
علم تھا اور اسے اب اس بات سے پریشانی ہو رہی تھی کہ اگر اس
روشنی کے نمائندے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی تو ہو
سکتا ہے کہ اس کے لئے مشکل ہو جائے۔ وہ اسی سلسلے میں سوچ رہا
تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ مجھے بھی شیطان کے کسی انسانی

نمائندے کی مدد حاصل کرنی چاہئے اور ہاں کالی دیوی کا پجاری
رام بہت بڑا پجاری ہے اور اس کے پاس انتہائی طاقتور شکتیاں
ہاں ۔مجھے اس سے رابطہ کرنا چاہئے ۔وہ ذہنی طور پر بھی بے حد چا
اور عیار آدمی ہے ۔ وہ ضرور عمران اور اس کے ساتھیوں کا
دے گا"...... مہامہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی
ایک طرف پڑی ہوئی لکڑی کی کرسی پر بیٹھا اور اس نے منہ
میں کچھ پڑھ کر زور سے ہوا میں پھونک ماری ۔اس کی پھونک
بن کر ہوا میں لہرانے لگی۔

" ستاکلا۔ میں اپنے دوست آتما رام سے بات کرنا چاہتا ہوں
مہامہان نے کہا۔

" ستاکلا آقا کے حکم کی تعمیل کرے گا"...... اس دھوئیں میں
چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دھواں غائب ہو
چند لمحوں بعد دھواں ایک بار پھر نظر آنے لگ گیا۔

"آتما رام سے بات کرو آقا"...... ستاکلا کی آواز سنائی دی ۔

" آتما رام میں مہامہان متوبان بول رہا ہوں شودربان
مہامہان نے کہا۔

" ہاں ۔ میرے کان تمہاری آواز سن رہے ہیں اور میری
تمہیں دیکھ رہی ہیں ۔بولو کیا بات ہے"...... ایک بھرائی
انسانی آواز سنائی دی ۔

" میں روشنی کے نمائندوں اور کاجلا کے دشمنوں عمران

ساتھیوں کے ہاتھوں بے حد پریشان ہوں وہ شودربان کو تباہ
چاہتے ہیں اور مجھے ہلاک کرنے کے درپے ہیں"...... مہامہان
کہا۔

"لیکن تمہارے پاس تو بے حد طاقتور شکتیاں ہیں مہامہان"۔
رام نے کہا تو مہامہان نے اسے کالو مہان، ناکاسا اور آخر میں
لی بھی طاقت کے فنا ہونے کا احوال سنا دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر تم کیا چاہتے ہو"...... آتما رام نے کہا۔

"تم یہاں آ کر میری مدد کرو۔ میں اکیلا ہوں"۔ مہامہان نے

"ہاں۔ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔میرے پاس ایسی شکتیاں
کہ میں ان دشمنوں کا خاتمہ آسانی سے کر سکتا ہوں لیکن ایک
ہے مہامہان کہ تم مجھے شودربان میں موجود تمام دولت دو
آتما رام نے کہا۔

"ہاں تم بے شک یہ دولت لے لینا لیکن ان دشمنوں کا خاتمہ
ضروری ہے"...... مہامہان نے کہا۔

"تو پھر میں پہنچ رہا ہوں پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... آتما رام
کہا۔

"آتما رام نے بات ختم کر دی ہے آقا"۔ستاکلا کی آواز سنائی دی۔

"اب تم جا سکتے ہو"۔ مہامہان نے کہا تو وہ دھواں غائب
مہامہان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک وسیع و عریض غار
بوڑھے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بوڑھا اپنے خدوخال کے
پاکیشیا کے ہمسایہ ملک آران کا باشندہ دکھائی دے رہا تھا۔
اس کا نام آفندی تھا اور یہ نام آرانی تھا۔ بوڑھے کی نظریں
جمی ہوئی تھیں۔ وہ بوڑھا ٹوشو اور پجاری عمران اور اس کے
کو یہاں چھوڑ کر واپس چلے گئے تھے۔

"تو تم کاجلا کے خلاف کام کر رہے ہو۔ سید چراغ شاہ
پر"...... بوڑھے نے کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"تو کیا سید چراغ شاہ تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے"......
نے کہا۔

"یہ تو مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا کر سکتے ہیں اور کیا

کریں کہ آپ اس معاملے میں کوئی مدد کر سکتے ہیں کہ
...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے بوڑھے
کے اس انداز میں بات کرنے پر غصہ آگیا تھا۔

تم کس قسم کی مدد چاہتے ہو"...... بوڑھے نے مسکراتے
ے کہا۔

جس قسم کی بھی آپ کر سکیں"...... عمران نے جواب دیا۔

تم ناپال سے بڑے طاقتور بم اپنے ساتھ لے آئے ہو اور پھر
مارا یہ سامان گم ہو گیا جو اس پجاری کی جھونپڑی سے تمہیں ملا اور
مارا خیال ہے کہ تم ان طاقتور بموں کے ساتھ شیطانی عمارت تباہ
و گے لیکن ایسا نہیں ہو گا۔ اس کے گرد ایسے ایسے شیطانی حصار
کہ یہ اسلحہ وہاں کام ہی نہیں کرے گا"...... بوڑھے آفندی نے

پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

کاجلا بھیلوں کا مذہب ہے اور یہ لوگ صدیوں سے اس کے
ہیں اور شیطان کی اس پر پوری گرفت ہے اس لئے اگر تمہارا
ہے کہ تم اس کو آسانی سے ختم کر دو گے تو یہ تمہاری بھول
بوڑھے آفندی نے کہا۔

یہ اچھا ہے صدیوں پرانا کیوں نہ ہو روشنی کی ایک کرن سے
جاتا ہے جناب۔ مجھے حیرت ہے کہ آپ بزرگ ہونے کے
اس باتیں کر رہے ہیں"...... عمران کا لہجہ اور ناخوشگوار ہو

گیا۔

"میں یہاں بیس پچیس سالوں سے موجود ہوں اس لئے
کاجلا اور شودرمان کے بارے میں جو کچھ جانتا ہوں وہ سید چراغ
نہیں جانتے اس لئے اگر تم اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں
میں ڈالنا چاہتے ہو تو بے شک کام کرو ورنہ میرا مشورہ ہے
کاجلا کو اس کے حال پر چھوڑ کر واپس چلے جاؤ"...... بوڑھے
نے کہا۔

"آپ خیر کے نمائندے ہو کر شر سے خوفزدہ ہیں۔ حیرت ہے"
عمران نے کہا۔

"میں خوفزدہ نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بے حد کرم
میں یہ نہیں چاہتا کہ تم جیسے دنیا دار لوگ اس آویزش میں
ہوں۔ جو کام جس کے لائق ہوتا ہے اسے ہی کرنا چاہئے"
آفندی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر آپ ہماری کوئی مدد نہیں کرنا چاہتے
کوئی گلہ نہیں ہے لیکن ہم اس شودرمان کا خاتمہ کر کے ہی
جائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر
گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"ارے ارے بیٹھو۔ بھائی بیٹھو۔ تم تو واقعی ناراض
بیٹھو میں تو دیکھ رہا تھا کہ تم کس حد تک جا سکتے ہو ....
نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران دوبارہ بیٹھ گیا اس کے

۔۔ تاثرات ویسے ہی نمایاں تھے۔ اس کے ساتھی بھی دوبارہ بیٹھ
گئے۔

۔۔ جس کام کے لئے تم آئے ہو یہ بہت کٹھن کام ہے کیونکہ
۔ تم ایک خاص حد پار کرو گے شودرمان کی شیطنیت تم پر قابو
۔ اور تمہارے ذہن سے مقدس کلام بھی غائب ہو جائے گا اور
۔ وہاں اثر نہ کرے گا اور یہ بھی بتا دوں کہ مہامہان نے
۔تان کے ایک بڑے پجاری آتما رام کو بھی اپنی مدد کے لئے بلا لیا
۔ آتما رام سفلی علم کا بہت بڑا ماہر ہے اس لئے تمہارے لئے اب
۔ت مزید بڑھ جائیں گی لیکن اگر تم نے ہمت اور حوصلے سے کام
۔ اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے شامل حال رہی تو تم کامیاب رہو
۔ میں براہ راست اس مسئلے پر تمہاری اس لئے کوئی مدد نہیں کر
۔ کیونکہ مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا اور ہم لوگ حدود کے پابند
۔ ہیں البتہ میں تمہاری اتنی مدد کر سکتا ہوں کہ تمہیں یہ بتا دوں
۔یطان اور اس کے پیروکار کو معلوم ہے کہ جب تک وہ تمہیں
۔ نہیں کریں گے تب تک ان کے شیطانی حربے تم پر اثر نہیں
۔ اس لئے تم نے حق الوسع کسی سے کچھ لے کر نہ کھانا ہے اور
۔ ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ سے زیادہ سے زیادہ مدد لینی
آفندی نے کہا۔

۔ات تو مجھے معلوم ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ
۔ کو تباہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے ہم ہاتھوں سے تو

اسے تباہ نہیں کر سکتے اور بقول آپ کے اسلحہ بھی وہاں اثر کرے گا"..... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں مہامہان کو چکر دینا پڑے گا۔ جب مہامہان اس عمارت میں موجود ہے یہ اسلحہ سے تباہ نہیں ہو ہاں اگر مہامہان اس عمارت سے باہر آجائے تو پھر یہ اسلحہ سے ہو جائے گی اور اب یہ تمہاری اپنی عقل پر منحصر ہے کہ اس مہا کو کیسے چکر دے سکتے ہو"..... آفندی نے کہا۔

"مہامہان سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اسے کیسے چکر سکتا ہے" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ پہلے نہیں تھا لیکن اس آتما رام کے ذریعے ہو سکتا آتما رام بے حد لالچی آدمی ہے وہ اگر چاہے تو اس مہامہا شودرمان سے باہر نکال کر لا سکتا ہے اور آتما رام سے رابطہ اس میں ہو سکتا ہے کہ تم شودرمان کے قریب پہنچ کر آتما رام کو اور اسے کہو کہ وہ تم سے بات کرے تو تمہاری آواز اس تک جائے گی اور اس کی آواز تم تک" آفندی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اجازت دیں" عمران نے کہا اور پھر کر کے وہ تیزی سے غار سے باہر آگیا۔ اس کے پیچھے اس کے بھی باہر آگئے۔

"باس مجھے تو لگتا ہے کہ معاملات گڑبڑ ہیں" ٹائیگر نے

"ہاں۔ یہ شخص روحانی طور پر اس قدر طاقتور نہیں ہے

نے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔ بہرحال اس کی وجہ سے یہ آتما رام یا ہے اب دیکھو کیا ہوتا ہے" عمران نے گول مول سا یتے ہوئے کہا۔

"اب ہم نے کہاں جانا ہے" ٹائیگر نے کہا۔

"شودرمان اور کہاں جانا ہے" عمران نے کہا۔

"لیکن اس کا پتہ کیسے معلوم ہوگا" ٹائیگر نے کہا۔

"اس بوڑھے پجاری نے بتایا تھا کہ جس طرف سورج چڑھتا ہے اس طرف شودرمان ہے اس لئے اب ہمیں اس سمت ہی سفر کرنا ہے" عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے انہیں وہ پہاڑی نظر آنے لگ گئی جس پر شودرمان کی عمارت تھی اور اس پہاڑی کو دیکھتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں نے اطمینان کا لیا۔ مسلسل پہاڑی علاقے میں سفر کرنے کی وجہ سے وہ حد تھک چکے تھے۔

"باس میں اس عمارت میں جا کر میگا ٹون بم نصب کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ یہ عمارت کس طرح تباہ نہیں ہوتی" ٹائیگر نے

"اس سلسلے میں جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے ٹائیگر۔ یہ عام انی نہیں ہے اس لئے جو کچھ کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا پڑے گا" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ماسٹر اگر یہ عمارت روحانی طاقتوں سے تباہ ہو سکتی تو پھر افندی اور اس قبیلے کے دوسرے لوگ اسے آسانی سے تباہ کر ہمارا یہاں پہنچنے کا مطلب ہی یہی ہے کہ یہ عمارت اس انداز تباہ ہو گی جس انداز سے ہم کسی لیبارٹری یا پراجیکٹ کو تباہ کر ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اگر اس اسلحہ نے یہاں دکھایا تو"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اسلحہ اثر نہ کرے۔ یہاں کوئی سا حفاظتی انتظام تو نہیں ہوں گے"...... جوانا نے حیرت بھرے میں کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے آؤ اس کا تجربہ کر لیں۔ چلو اتارو تھیلے اور بم اور اس کا ڈی چارجر وغیرہ"...... عمران نے بے اختیار ایک ط سانس لیتے ہوئے کہا اور سوائے جوزف کے عمران کے باقی ساتھ کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"باس اس شیطانی عمارت کے گرد شیطانی طاقتوں کا حصا اس لئے یہ اسلحہ یہاں واقعی کام نہیں دے گا"...... جوزف نے

"چلو تجربہ کر لینے میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے شیطانی طاقتوں نے سائنس نہ پڑھی ہوئی ہو"...... عمران مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں بے اختیار ہنس پڑے بم وغیرہ تیار کر لینے کے بعد وہ اب اس پہاڑی کی طرف چل

نو رمان کی عمارت تھی۔ اس پہاڑی سے پہلے کافی گہرائی تھی ہاڑی پر چڑھنے کے لئے اس گہرائی میں اترنا ضروری تھا۔ بالکل سیدھی اور سپاٹ تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے پہاڑی لینوں کی مدد سے باقاعدہ کاٹ کر سیدھی اور سپاٹ کی گئی ہو اور ے اوپر چوٹی تک پوری پہاڑی پر نہ ہی کوئی غار تھا اور نہ کوئی لوئی جھاڑی اور نہ کوئی درخت۔ البتہ چھوٹے چھوٹے سوراخ جگہ جگہ نظر آ رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی گہرائی میں اتر کر گئے اور پھر وہ پہاڑی تک پہنچ گئے۔

"میرا خیال ہے باس اس بم کو اگر اس پہاڑی کی بنیاد میں ہی دیا جائے تو اس میں اتنی طاقت ہے کہ یہ پوری پہاڑی کو تباہ نہ بھی کرے گا تو اسے توڑ ضرور ڈالے گا اور اس طرح یہ ت بھی ٹوٹ جائے گی اور اوپر جانے کا راستہ بھی بن جائے ٹائیگر نے کہا۔

"یہ دو ہزار میگا پاور کا بم ہے۔ یہ اس پہاڑ کو تو کیا اس کے ساتھ ی پہاڑیوں کو بھی اڑانے کی طاقت رکھتا ہے بشرطیکہ یہ فائر ہو ے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور باس۔ اس قدر طاقتور بم ناپال سے کیسے مل گیا"۔ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ بم ایک عام سے گتے کے ڈبے بند اور یہ ڈبہ عمران نے اٹھایا ہوا تھا اس لئے ٹائیگر اسے چیک نہ کر سکا تھا۔

"ناپال اسلحہ فری علاقہ ہے اس لئے وہاں سے جدید
ترین چیزیں مل جاتی ہیں اور وہیں سے ایسی چیزیں
کافرستان اور دوسرے ممالک میں سمگل کی جاتی ہیں
نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"پھر کیا حکم ہے"..... ٹائیگر نے پوچھا۔
"پہلے برمے کی مدد سے پہاڑی میں سوراخ کرو اور اس
نصب کر دو"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جوانا کی مدد
شروع کر دیا جبکہ جوزف اور عمران دونوں خاموش کھڑے انہیں
کرتے دیکھتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد جب ٹائیگر نے بم نصب کر
عمران نے آگے بڑھ کر اسے چیک کیا اور اس کے چہرے پر اطم
کے تاثرات ابھر آئے۔
"آؤ اب ہمیں واپس جانا ہے"..... عمران نے کہا اور پھر وہ
تیزی سے واپس مڑ گئے۔ وائرلیس ڈی چارجر عمران کی جیب میں
وہ دوبارہ چڑھائی چڑھ کر دوسری طرف اوپر پہنچے اور پھر کچھ پیچھے
عمران رک گیا۔ اس نے جیب سے ڈی چارجر نکالا اور اسے ہاتھ
پکڑ لیا۔ جس جگہ وہ سب موجود تھے وہاں سے وہ جگہ صاف
دے رہی تھی جہاں خوفناک اور انتہائی طاقتور بم نصب کیا گیا
پھر عمران نے ڈی چارجر کا ایک بٹن پریس کیا تو ڈی چارجر
رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس کا مطلب تھا کہ بم کام کر رہا ہے
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوسرا بٹن دبا دیا او

بٹن پریس ہوتے ہی زرد رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ سرخ
رنگ کا بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی
انتہائی ہولناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور جس جگہ وہ بم نصب تھا
وہاں تیز شعلے سے نکلتے دکھائی دیئے اور ابھی خوفناک دھماکے کی
بازگشت جاری تھی کہ انتہائی ہولناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں آنے
لگیں اور اس کے ساتھ ہی وہ جگہ جہاں عمران اور اس کے ساتھی
کھڑے تھے اس بری طرح لرزنے لگی کہ انہیں اپنے آپ کو سنبھالنا
دشوار ہو گیا۔
"ویری گڈ۔ بم کام کر رہا ہے۔ ویری گڈ"..... عمران کے منہ
سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی شودرمان والی پہاڑی اور ان
کی آنکھوں کے درمیان گرد کے بادل سے پھیلتے چلے گئے۔ یوں لگ
رہا تھا جیسے شودرمان کی عمارت اس پوری پہاڑی سمیت گرد میں
تبدیل ہو کر ہوا میں شامل ہو گئی ہو۔ کافی دیر تک گڑگڑاہٹ سنائی
دیتی رہی اور پھر یہ آوازیں بھی آہستہ آہستہ ختم ہوتی چلی گئیں۔
عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر اشتیاق کی جھلکیاں نمایاں
تھیں۔ پھر گرد ہلکی پڑتی چلی گئی لیکن چند لمحوں بعد عمران اور اس کے
ساتھی یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ نہ صرف وہ پہاڑی بلکہ شودرمان کی
عمارت اور چوٹی پر موجود گھنے درخت سب کچھ ویسے کے ویسے پہلے کی
طرح موجود تھے۔ اس قدر خوفناک دھماکے اور گڑگڑاہٹ کا پہاڑی یا
عمارت پر معمولی سا بھی اثر نہ ہوا تھا اور پھر اس پہاڑی پر ہلکی سی دراز

تک نہ پڑی تھی۔ صرف وہ جگہ جہاں بم نصب تھا کسی حد تک
پھوٹ گئی تھی اور وہاں سیاہ رنگ کا بڑا سا دھبہ نظر آ رہا تھا۔
"یہ کیا ہوا۔ بم تو فائر ہوا ہے لیکن اس پہاڑی پر تو اس کا کو
ہی نہیں ہوا۔ یہ کیا ہوا"...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے
میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنے آنکھوں پر یقین نہ
ہو۔
"انتہائی حیرت انگیز۔ یہ شیطانی طاقتیں تو واقعی بہت خطر
ہیں"...... جوانا نے بھی بے اختیار ہو کر کہا۔
"میں نے تو تمہیں پہلے ہی بتایا تھا۔ تم نے خواہ مخواہ باس
ضائع کرایا ہے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"چلو ایک مسئلہ تو ختم ہوا ورنہ اب تک ہم یہی سوچ رہے
کہ اگر اسلحہ ہوتا تو اس عمارت کو آسانی سے تباہ کیا جا سکتا تھ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ویسے حیرت ہے باس کہ بم فائر بھی ہوا لیکن اس کا کوئی اثر
نہیں ہوا حالانکہ سائنسی لحاظ سے ایسا ہونا ناممکن ہے یا تو سرے
بم ہی فائر نہ ہوتا تب اور بات تھی"...... ٹائیگر نے کہا۔
"سائنسی لحاظ سے تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن لگتا ہے یہ شیطا
طاقتیں واقعی سائنس سے نابلد ہیں اس لئے سائنس کا ان پر کوئی
نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔
"اب کیا کرنا ہے ماسٹر۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں کمندوں

اب اوپر چڑھنا ہو گا"...... جوانا نے کہا۔
"کمندیں کیسے بنائیں گے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ میں بنا سکتا ہوں کمندیں۔ آپ جوانا کو میرے ساتھ
... میں نے راستے میں ایسی بیلیں دیکھی ہیں جو مضبوطی میں
...ی انتہائی طاقتور رسی سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔ ان کی مدد
...کمند بن سکتی ہے"...... جوزف نے کہا۔
"لیکن پہاڑی کی بلندی کافی سے زیادہ ہے۔ اوپر تک کمند کیسے
...ں۔ فولادی آنکڑہ ہمارے پاس ہے نہیں کہ ہم اس کے ذریعے
تھوڑا کر کے اوپر جائیں"...... عمران نے کہا۔
"باس ہو سکتا ہے کہ یہ پہاڑی اس طرف سے ایسی ہو لیکن
...ی طرف سے ایسی نہ ہو۔ ہمیں دوسری سمتوں پر بھی چیکنگ
...الی چاہئے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"نہیں۔ اس سے سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کچھ نہیں ہو
عمارت جب بنائی گئی ہو گی تو بہت سوچ سمجھ کر اس پہاڑی کا
...ایا گیا ہو گا۔ مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔
"...اور کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔ اب ہم پرندوں کی طرح اڑ کر تو
...پہنچنے سے رہے"...... جوانا نے کہا۔
"پرندوں کی طرح تو چڑھ سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے

"...اس کے لئے ہمیں پہلے چھپکلیاں بننا پڑے گا"...... جوانا

نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس میں چھپکلی کی طرح اوپر چڑھ سکتا ہوں اور میں بیلوں کی مضبوط رسی کو کسی درخت سے باندھ دوں گا اس سے آپ سب اوپر پہنچ سکتے ہیں"...... جوزف نے کہا تو اختیار چونک پڑے۔

"تم کیسے چھپکلی کی طرح اوپر چڑھ جاؤ گے بالکل سپاٹ پر"...... عمران نے کہا۔

"میں بچپن میں اس سے بھی زیادہ سپاٹ پہاڑیوں پر چڑھا کرتا تھا اور میرا باپ مجھے چھپکلی کہا کرتا تھا"...... جوزف نے دیا۔

"چلو آج یہ مسئلہ تو حل ہوا کہ تم افریقہ کے شیر نہیں چھپکلی ہو کیونکہ باپ سے زیادہ بیٹے کو اور کون جان سکتا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ بات ہوتی باس تو بڑے صاحب آپ پر ہوتے"...... جوزف نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو عمران بے کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اسے کہتے ہیں حاضر جوابی۔ بہت خوب نے جوزف کی بات کا باقاعدہ لطف لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ماسٹر۔ کیا کہا ہے جوزف نے"...... جوانا بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید جوزف کے فقرے کی سمجھ نہ

"ڈیڈی مجھے نکما اور نکھٹو کہتے ہیں"۔ یہی بات جوزف نے کی ...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس بار جوانا کے ساتھ ٹائیگر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اپنے باپ کی نظر میں چھپکلی ہو سکتے ہو لیکن میری نظر میں تم شیر ہو اور شیر چھپکلیوں کی طرح پہاڑ پر نہیں چڑھا کرتے اس لئے میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس اگر جوزف واقعی اس انداز میں اوپر چڑھ سکتا ہے تو مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ پہاڑی کی چوٹی بہت اونچائی پر ہے اور اگر جوزف کہیں درمیان میں جا کر چھپکلی سے شیر بن گیا تو اس کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے عمران کی بات سے متفق ہو۔

"اب کیا کیا جائے ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"کہیں مل کر بیٹھتے ہیں پھر اس بارے میں باقاعدہ غور کریں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے بیٹھنے کے لئے کوئی مناسب جگہ تلاش کر رہا ہو کہ اچانک اس کی نظریں ایک چٹان پر پڑیں اور وہ بے اختیار [illegible]

"کیا ہوا باس" ..... ٹائیگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ سامنے چٹان اس طرح ہل رہی ہے جیسے اس کے نیچے جاندار چیز ہو حالانکہ یہ اس قدر بڑی چٹان ہے کہ عام حالات اسے ہلانا بھی مشکل ہے" ..... عمران نے کہا اور تیزی سے اس سی چٹان کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی بڑھے اور پھر وہ چٹان کے قریب پہنچ گئے۔ چٹان واقعی آہستہ اس طرح لرز رہی تھی جیسے اسے نیچے سے باقاعدہ حرکت دی ہو۔

"یہ چٹان ہٹاؤ" ..... عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا تو دونوں نے آگے بڑھ کر ایک زوردار جھٹکے سے چٹان کو اٹھا کر پھینک دیا۔ چٹان ہٹتے ہی اندر سے گرد کا بادل سا جس میں رنگ کا دھواں بھی شامل تھا بگولے کی طرح باہر نکلا اور فضا میں کر غائب ہو گیا۔ اب نیچے ایک سرنگ نما راستہ جاتا ہوا دکھائی رہا تھا لیکن یہ راستہ قدرتی تھا۔ مصنوعی طور پر بنایا ہوا نہ تھا۔

"باس میرا خیال ہے کہ یہ راستہ اس پہاڑی کے اندر کہیں ہے۔ بم پھٹنے سے پہاڑی کے اندر جو کچھ ہوا اس کا دھواں اور گر راستے میں بھر گیا اور یہ اس دھوئیں کا دباؤ تھا کہ چٹان ہل تھی" ..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں لگتا تو واقعی ایسا ہی ہے۔ ٹھیک ہے اسے چیک کیا ہے۔ آؤ" ..... عمران نے کہا اور پھر وہ اس سرنگ میں اتر گیا

پیچھے اس کے ساتھی بھی سرنگ میں اترے اور پھر آگے بڑھتے چلے ہی آگے جا کر سرنگ اس قدر تاریک ہو گئی کہ انہیں کچھ بھی دے رہا تھا۔

"ٹارچ تھیلے میں تھی۔ کیا اب بھی موجود ہے" ..... عمران نے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر" ..... جوانا نے کہا۔

"تو پھر اسے باہر نکالو" ..... عمران نے کہا تو چند لمحوں بعد ٹارچ کی اس کے ساتھ ہی سرنگ میں روشنی سی پھیل گئی۔ جوانا نے اپنی ات پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ٹارچ نکال کر اسے آن کر دیا تھا پھر اس ٹارچ کی روشنی میں وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ سرنگ گہرائی میں اترتی چلی جا رہی تھی اور یہ سرنگ ہر طرف سے بند تھی اس لئے ل گہرائی میں جانے کے بعد عمران کو اپنا سر بھاری سا محسوس ہونے لگا تو وہ سمجھ گیا کہ سرنگ میں تازہ ہوا نہ ہونے کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہئے تھا اگر اس میں تازہ ہوا کہیں سے آتی تو وہ گرد اور دھواں بھی ان سوراخوں سے باہر نکل جاتا۔ عمران رک گیا۔

"کیا ہوا باس" ..... اس کے پیچھے آنے والے ٹائیگر نے کہا۔

"ہمیں واپس جانا ہو گا ورنہ ہماری قبریں اس سرنگ میں ہی بن جائیں گی۔ یہاں تازہ ہوا نہیں آ رہی اور اب تک بھی ہم اس لئے بچے ہیں کہ اوپر چٹان ہٹ جانے کی وجہ سے تازہ ہوا سرنگ

میں پہنچی ہے لیکن آگے ایسا نہیں ہوگا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔
"یس باس۔ میں بھی محسوس کر رہا ہوں لیکن پھر ہم اپنی
کیسے پہنچیں گے" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
"واپس چلو۔ اس کا کوئی اور حل سوچنا پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے
کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے
پڑے۔ اب چونکہ انہیں اوپر چڑھنا پڑ رہا تھا اس لئے انہیں
دشواری ہو رہی تھی لیکن بہرحال وہ آگے بڑھتے رہے اور پھر تھوڑی
بعد وہ اسی سوراخ سے نکل کر باہر آگئے اور ان سب نے بے
لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔
"تمہارے تھیلے میں چار چھوٹے چھوٹے بم بھی ہیں۔ انہیں
نکالو" ۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے اپنی پشت پر
تھیلا اتار کر نیچے رکھا اور پھر اس میں سے چار چھوٹے چھوٹے بم
لئے۔ یہ بم بھی عام سے گتوں کے ڈبوں میں پیک تھے چونکہ
اسلحہ ناپال سے دوسرے ملکوں میں سمگل ہوتا تھا اس لئے سمگ
کے عام انداز کے مطابق اصل پیکنگ ختم کر کے ان کو
میں پیک کر دیا جاتا تھا تاکہ ان کی اصل حیثیت اور ماہیت
نہ لگایا جا سکے۔
"اب نیچے چلو۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ سرنگ کہاں
اترے گی اور وہاں بم کا دھماکہ کر کے سوراخ کر دیں گے
نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی

پھر شودرمان پہاڑی کے نیچے گہرائی میں پہنچ گئے اور پھر عمران
تا چلا گیا۔ ایک جگہ پہنچ کر وہ رک گیا۔
"یہاں اس گڑھے میں ایک بم نصب کرو" ۔۔۔ عمران نے
ہونے سے گڑھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے
ن ہدایت کے مطابق کام شروع کر دیا۔ بم نصب کر کے وہ سب
پیچھے ہٹ گئے اور پھر ڈی چارجر کی مدد سے بم فائر کر دیا۔ خوفناک
ل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور جیسے سویا ہوا آتش فشاں پھٹ
اس طرح زمین کے اندر سے گرد اور پتھر نکل کر کافی بلندی پر
اور پھر ادھر ادھر بکھر گئے۔ کچھ دیر بعد جب گرد بیٹھ گئی تو عمران
ساتھیوں سمیت آگے بڑھا۔ جہاں پہلے چھوٹا گڑھا تھا اب وہاں نہ
کافی چوڑا گڑھا ہو گیا تھا بلکہ نیچے سے بھی گہرا ہو گیا تھا۔
"ٹارچ دکھاؤ جوانا" ۔۔۔ عمران نے گڑھے کے اندر جھانکتے
کہا اور جوانا جس نے سرنگ سے باہر آنے پر ٹارچ کو آف کر
کے تھیلے میں ڈال دیا تھا اسے نکالا اور عمران کی طرف بڑھی
عمران نے ٹارچ جلائی اور نیچے روشنی ڈالنے لگا۔
"ند۔ اندازہ درست نکلا ہے۔ نیچے سرنگ موجود ہے" ۔۔۔ عمران
ت بھرے لہجے میں کہا۔
"کیا اب پھر سرنگ میں اترنا ہو گا" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
"نہیں۔ اس سرنگ کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ اس درمیانی راستے
سے گزر کر اس شودرمان والی پہاڑی کی طرف جا رہی ہے۔

آؤ"...... عمران نے کہا اور ٹارچ آف کر کے وہ مڑا اور شو در
پہاڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
"لیکن باس وہاں تو بم فائر نہ ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اس پہاڑی سے کچھ پہلے بم فائر کریں گے۔ پھر وہاں سے
اتریں گے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا
پھر تھوڑی دیر بعد ایک اور بم فائر کیا گیا۔
"آؤ اب اس پہاڑی کے اندر سفر بہرحال کرنا ہو گا"......
نے کہا۔
"باس ہمیں ان حالات کا علم ہوتا تو ہم آکسیجن سلنڈر
آتے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"کیا کیا ساتھ لے آتے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اس
گڑھے میں اترتا چلا گیا۔ ٹارچ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس کے
بھی اس کے پیچھے نیچے اترے۔ عمران نے ٹارچ جلا دی اور
پھر وہ سرنگ میں سفر کرنے لگے۔ اب سرنگ اوپر کی طرف جا
لیکن ابھی وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھے تھے کہ عمران بے اختیار
کر رک گیا کیونکہ یہاں سرنگ میں پتھروں کا ایک کافی بڑا ڈھیر
ہوا تھا جس نے سرنگ کا راستہ تقریباً بند کر دیا تھا۔ یہ پتھروں
سرنگ کی دیوار کے ساتھ تھا اور وہاں سے دیوار بھی ٹوٹی ہوئی
اس میں سوراخ تھا۔
"اوہ تو وہ گرد اور دھواں اس جگہ سے اندر بھرا اور پھر اس

تا ہوا اس چٹان تک جا پہنچا ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ سرنگ مزید آگے نہیں جا رہی
ہو گی ورنہ گرد اور دھواں دوسری طرف بھی جا سکتا
ٹائیگر نے کہا۔
"ہو شاید ایسا ہو کہ ادھر بھی دھواں گیا ہو اور ادھر بھی آیا
عمران نے کہا اور پھر پتھروں کا ڈھیر کراس کر کے وہ آگے
گئے لیکن کچھ اوپر جا کر واقعی سرنگ ختم ہو گئی۔ اب وہاں
نہیں تھیں اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"باس۔ ٹارچ آف کریں"...... اچانک جوزف نے کہا تو عمران
ٹارچ آف کر دی اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ
بند ہوتے ہی اس بند ہونے والی چٹان کے ایک باریک سے
میں سے دوسری طرف سے ہلکی سی روشنی نظر آنے لگ گئی

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس چٹان کی دوسری طرف کوئی
ہے۔ ویری گڈ۔ اسے تو توڑا جا سکتا ہے۔ بم لگاؤ یہاں"
نے دوبارہ ٹارچ جلاتے ہوئے کہا۔
"لیکن یہاں بم کیسے اثر کرے گا باس"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اس حد تک تو بہرحال اثر کرے گا ہی کہ اس چٹان میں راستہ
...... عمران نے کہا اور پھر واقعی جب بم فائر کیا گیا تو چٹان
ہٹ گئی۔ دوسری طرف واقعی کھلی سرنگ تھی جس میں

روشنی بھی تھی اور تازہ ہوا بھی آ رہی تھی۔ وہ وہاں پہنچے اور
سرنگ میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ اب وہ بلندی کی طرف چڑھ
تھے کہ اچانک ایک جگہ سرنگ ختم ہو گئی۔ اب وہاں ایک
چٹانیں تھیں۔ عمران کے کہنے پر چوتھا اور آخری بم فائر کر دیا گیا
اس بم کے فائر ہونے کے باوجود وہاں کوئی راستہ نہ بنا تو عمرا
بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اب واپس جانے کے علاوہ او
چارہ نہ تھا۔

"باس۔ یہاں کوئی نہ کوئی راستہ موجود ہے"......
جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے احساس ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ مجھے چمگادڑوں کی مخصوص بو محسوس ہو رہی
چمگادڑ کسی راستے سے ہی باہر نکلتے ہوں گے"...... جوزف نے
عمران نے ٹارچ بند کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں ایک
میں واقعی ہلکی سی روشنی کا احساس ہونے لگ گیا۔

"اب تو بم بھی موجود نہیں ہیں۔ اب اس چٹان کو کیا
جائے"...... عمران نے کہا۔

"باس میرے پاس جو تھیلا ہے اس میں تو کچھ نہ کچھ
جوزف نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اس میں گنوں کے پارٹس اور ان کا میگزین
احتیاطاً یہ اس لئے ساتھ لے آیا تھا کہ شاید یہ جنگلی

استعمال کرنا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"میگزین اس چٹان پر رکھ کر اوپر فائر کر کے اس چٹان کو توڑا جا
سکتا ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا
اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کا انتظام کر لیا گیا اور پھر میگزین پر جیسے ہی
فائر کیا گیا ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی چٹان ٹوٹ
گئی اور اب دوسری طرف ایک اور سرنگ سی نظر آ رہی تھی جو اوپر کی
طرف جا رہی تھی اور وہاں سے روشنی بھی آ رہی تھی۔

"عجیب انداز کی سرنگیں ہیں"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر
اوپر کی طرف دیکھنے لگا۔ یہ بالکل سیدھی سی سرنگ تھی۔ اب یہاں
سے چھلانگ لگا کر تو اوپر پہنچا جا سکتا ہے ویسے نہیں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ یہ کٹی پھٹی دیواریں ہیں اس پر چڑھا جا سکتا
ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ چلو پھر اب پہنچنا تو بہرحال ہے ہی"...... عمران نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ابھرے ہوئے پتھروں کو پکڑ کر اوپر
چڑھنا شروع کر دیا۔ وہ چاروں بڑے محتاط انداز میں اوپر چڑھ رہے
تھے۔ یہاں اونچائی کافی تھی لیکن بہرحال ابھرے ہوئے پتھر اور چٹانوں
میں موجود کھانچے نما قدرتی گہرائیاں انہیں مسلسل سہارا دے رہی
تھیں۔ عمران سب سے آگے تھا اور پھر وہ ابھی تھوڑا ہی اوپر گئے ہوں
گے کہ اچانک انہیں اوپر سے کسی انسانی قہقہے کی آواز سنائی دی۔

عمران نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا لیکن اسے کچھ نظر نہ آیا لیکن چند لمحوں بعد اوپر سے یکلخت کسی نے جیسے دریا کا بند کھول دیا ہو اور پانی ایک ریلا سا دیواروں سے ٹکراتا ہوا نیچے آیا اور دوسرے لمحے عمران کے ہاتھ چھوٹ گئے اور وہ اچھل کر سر کے بل پانی کے اس بہتے ہوئے ریلے سمیت نیچے گرنے لگا۔ اس کے ساتھیوں کے حلق سے بھی بے اختیار چیخیں نکلی تھیں۔ عمران کے منہ سے بھی بے اختیار ہلکی سی چیخ نکل گئی کیونکہ یہ عام پانی نہ تھا بلکہ کھولتا ہوا پانی تھی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کو کسی نے کھولتے ہوئے کڑاہ میں ڈال دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہوا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن بھک سے جیسے اڑ سا گیا اور تمام احساسات جیسے ختم ہو کر رہ گئے۔

مہامہان اپنے کمرے میں لکڑی کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ہی لکڑی کا ایک تخت بچھا ہوا تھا جس پر انتہائی موٹا آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا پورا جسم عریاں تھا جبکہ نچلے جسم پر اس نے زرد رنگ کا کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔ اس کا بڑا سا سر بالوں سے یکسر بے نیاز تھا البتہ سر کی ایک سائیڈ پر بڑی سی لٹ تھی جو اس کے کاندھے تک پہنچ رہی تھی۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے ماتھے پر بندیا لگائی ہوئی تھی اور گلے میں بندر کی شکل کے منکوں کے دو بڑے بڑے ہار پہنے ہوئے تھے۔ چہرے پر خباثت اور شیطنیت جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ یہ آتما رام تھا کافرستان کا ایک بڑا جادوگر نما پجاری جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ سفلی علوم میں کافرستان میں سب سے بڑا ماہر ہے اور وہ مہامہان کی خواہش پر کافرستان سے یہاں شو درمان پہنچا تھا۔ مہامہان اسے

ایک خصوصی راستے سے اندر لے آیا تھا۔ اسے یہاں پہنچے ہوئے صرف تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی۔

"ہاں تو تم ان ملیچھوں سے خوفزدہ ہو مہامہان جبکہ میں چاہو صرف انگلی کے ایک اشارے سے ان کا خاتمہ کر دوں۔ میری شکت پوری دنیا میں کام کرتی ہیں"...... آتما رام نے بڑے طنزیہ لہجے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کرو یہ کام کیونکہ یہ کام جس قدر جلد ہو سکے اتنی ہی تسلی ہو گی"...... مہامہان نے کہا۔

"تمہیں اپنا وعدہ تو یاد ہے ناں"...... آتما رام نے شیطانی میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس دولت کی بات کر رہے ہو ناں جو یہاں شودرمان ہے"...... مہامہان نے کہا۔

"ہاں"...... آتما رام نے اسی طرح شیطانی انداز میں مسکرا ہوئے کہا۔

"وہ تمہیں ملے گی آتما رام۔ اس صورت میں کہ تم ان چاروں خاتمہ کر دو۔ یہ میرا وعدہ ہے"...... مہامہان نے کہا۔

"ان کی فکر مت کرو۔ یہ کام تو ابھی ہو جائے گا"...... نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر لہرائے اور اس کے ساتھ ہی سامنے دیوار کے ایک حصے میں گئی اور اس پر ایک منظر نظر آنے لگا۔ عمران اور اس کے

پہاڑی علاقے میں سفر کر رہے تھے۔

"یہی ہیں وہ چاروں جن سے تم خوفزدہ ہو۔ ہونہہ۔ اب دیکھو ان کا تماشہ"...... آتما رام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو یکلخت ایک عجیب سی ساخت کا جانور جس کی تھوتھنی چوہے جیسی تھی نمودار ہو گیا۔

"پھلماری۔ دیکھو یہ چار آدمی ہیں۔ انہیں اچھی طرح پہچان لو اور جا کر ان کا خاتمہ کر دو"...... آتما رام نے بڑے تحکمانہ لہجے میں اس جانور سے کہا تو جانور تیزی سے اس طرف کو بڑھا جدھر دیوار تھی اور پھر وہ اسی طرح تیزی سے مڑا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج"...... اس چوہے نما جانور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔

"اب ان کا حشر دیکھو مہامہان"...... آتما رام نے کہا۔

عمران اور اس کے ساتھی اس طرح اطمینان سے چلتے نظر آ رہے تھے اور پھر ان کے گرد زرد رنگ کا دھواں سا پھیلتا ہوا نظر آیا اور آتما رام کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ دھواں پھلماری کا ہے جو اس کی سب سے طاقتور شکتی ہے اور پھر یہ دھواں چند لمحوں بعد انہیں ہلاک کر دے گا لیکن یہ دھواں کچھ دیر تک ان پر چھایا رہا اور پھر کافی فاصلے پر لہراتا نظر آیا اور پھر اچانک غائب ہو گیا۔

"یہ کیا ہوا"...... آتما رام نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں

"تو پھر بے فکر ہو جاؤ۔ اب انہیں ہلاک ہونا ہی پڑے گا
رہا ہوں"...... آتما رام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو اس کے گرد زرد رنگ کا
پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد دھواں چھٹا تو آتما رام غائب
تھا۔ مہامہان نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر
اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ
رام بہت طاقتور شکتیوں کا مالک ہے اور اس کے ساتھ سا
دولت کا بھی پجاری ہے اور شودرمان میں جس قدر دولت موجود
اسے حاصل کرنے کے لئے یہ چار آدمی تو کیا وہ آدھے کافرستان کو
ہلاک کرنے سے دریغ نہیں کرے گا اور چونکہ یہ سب کچھ بہرحا
شودرمان سے باہر ہونا تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ
کے درمیان ہونے والی لڑائی کا جو نتیجہ بھی نکلے بہرحال شودرمان
اس سے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔

عمران کے کانوں میں نسوانی ہنسی کی ہلکی ہلکی آوازیں پڑیں تو اس
تاریکی میں ڈوبا ہوا ذہن تیزی سے بیدار ہونے لگا۔ روشنی پہلے
نقطوں کی صورت میں اور پھر لہروں کی صورت میں اس کے تاریک
ان پر پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی نسوانی ہنسی کی آوازیں بھی
اور واضح ہو گئی تھیں اور عمران کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ اس
کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس
کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"رامنی دیکھو کس قدر خوبصورت نوجوان ہے۔ کاش یہ نوجوان
مجھے مل جائے تو میں ساری زندگی اس کی پوجا کروں"...... ایک
لڑکی کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار گردن گھمائی اور پھر وہ
ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اسے اپنے سے کچھ فاصلے پر دو نوجوان
فامی لڑکیاں ایک چٹان پر بیٹھی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے

ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن حیرت کی شدت
جیسے پھٹنے کے قریب ہو گیا کیونکہ ہوش میں آتے ہی اسے یاد آ
کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شوردمان کی پہاڑی کے اندر کھلی
میں پتھروں کو پکڑ پکڑ کر اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچ
اوپر سے پہلے قہقہے کی آواز سنائی دی اور پھر کھولتے ہوئے پانی کا ر
نیچے گرا تھا اور عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا تھا
کسی نے اسے جیتے جی جہنم میں دھکیل دیا ہو لیکن اس کے بعد
کے احساسات فنا ہو گئے تھے مگر اب اس کی آنکھیں کھلی تھیں
ایک کھلی جگہ گھاس پر لیٹا ہوا تھا۔ ایک طرف چٹان پر دو مقا
لڑکیاں موجود تھیں جبکہ اس کے ساتھی اس کے ساتھ ہی بے ہو
پڑے ہوئے تھے لیکن اصل حیرت عمران کو اس بات پر ہو رہی
کہ نہ اس کا جسم ابلا ہوا یا جلا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور نہ اس
ساتھیوں کا اور اسے کسی قسم کی کوئی تکلیف بھی محسوس نہ ہو
تھی۔

"گومنی۔ کاش یہ نوجوان ہماری زبان سمجھ سکتا"......
لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے"...... عمران نے ان سے
ہو کر ان کی زبان میں کہا تو دونوں لڑکیاں بے اختیار اچھل کر
ہو گئیں۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے

"تم۔ تم۔ اجنبی تم ہماری زبان بول لیتے ہو"...... ایک

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے بتاؤ کہ ہم کہاں ہیں اور تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے
اور ہم یہاں کیسے پڑے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں پتہ نہیں کہ تم کہاں ہو۔ حیرت ہے۔ یہ تم کیسے مرد
ہو کہ تم یہاں تک آ گئے ہو اور یہاں پڑے آرام سے سو رہے ہو لیکن
تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ تم کہاں ہو کس قبیلے کی حدود میں
ہو"...... دوسری لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران
بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکیاں اس لئے اطمینان
سے بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ پہلی بات تو یہ سمجھ رہی تھیں کہ یہ
لوگ سو رہے ہیں اور دوسری بات یہ کہ یہ سیاح ہیں اس لئے ان کو
ان کی مقامی زبان سمجھ میں نہ آتی ہو گی۔

"ہم سو نہیں رہے تھے ہم تو بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ مجھے ابھی
ابھی ہوش آیا ہے اور یہ میرے ساتھی تو ابھی تک بے ہوش پڑے
ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا تو دونوں لڑکیوں کے حلق سے ڈری
ڈری سی چیخیں نکلیں اور انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور
پھر وہ دونوں ہرنیوں کی طرح قلانچیں بھرتی ہوئی دوسری طرف کسی
گہرائی میں اتر کر عمران کی نظروں سے غائب ہو گئیں تو عمران نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے
ادھر ادھر دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے جوزف کی ناک اور منہ
دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جوزف کے جسم میں

حرکت کے تاثرات نمودار ہوتے دکھائی دیئے تو عمران نے
لئے اور پھر یہی کارروائی جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ کی اور چند
لمحے بعد دیگرے تینوں ہی ہوش میں آگئے اور پھر جیسے ہی ان
احساس ہوا کہ وہ اس کھولتے ہوئے پانی سے نہ جلے ہیں اور نہ
ہوئے ہیں اور اس دراڑ کی بجائے کسی دوسری جگہ پر ہیں تو ان
منہ سے بھی وہی حیرت بھرے سوالات نکلے جو عمران کے ذہن
ابھرے تھے۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا
ہے۔وہ چاہے تو آگ کو گلزار بنا دے۔ہمیں شاید اس مہامہان
ایک بار پھر پہلے کی طرح شودرمان کی پہاڑی سے اٹھوا کر یہاں پہنچا
ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ماسٹر کہ کھولتے ہوئے پانی میں بہنے
باوجود ہم اس حالت میں رہ جائیں۔ایسا تو طبعی طور پر ممکن ہی
ہے"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔طبعی طور پر تو واقعی ناممکن ہے لیکن موجودہ حالات
بعض اوقات ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔اب تم خود بتاؤ کہ
قدر خوفناک طاقت کا بم پوری قوت سے پھٹا اور پہاڑی کو کچھ
ہوا۔طبعی طور پر یہ کیسے ممکن ہو گیا۔اسی طرح پہلے جب
چورائی کے قبضے میں تھے وہاں جو کچھ ہوا وہ کیسے طبعی طور پر
گیا۔پھر وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی لکڑیوں کی ضرب۔

اور پانی کی بارش اور پھر جب ہماری آنکھ کھلی تو ہم شودرمان سے
تھے۔یہ سب کچھ کیسے طبعی تھا"...... عمران نے کہا تو جوانا نے
اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان
اور بات ہوتی اچانک اس طرف سے جس طرف سے وہ مقامی
ہاں گہرائی میں اتر کر غائب ہوئی تھیں اچانک ایک بوڑھے آدمی
ابھرتا ہوا نظر آیا اور پھر وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔چند
بعد وہ بوڑھا آدمی اوپر چڑھ آیا۔اس کے سر پر پرندوں کے سرخ
کے پروں کا تاج تھا اور ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس کا سرا بندر
کے چہرے کی شکل کا تھا۔اس کے پیچھے چار مقامی آدمی تھے جن کے
ہاتھوں میں بڑے بڑے نیزے تھے اور ان چاروں کے پیچھے وہی دو
لڑکیاں تھیں جو عمران کے ہوش آنے کے وقت یہاں موجود تھیں۔

"مجھے رامنی نے بتایا ہے کہ تم ہماری زبان بول لیتے ہو"۔اس
نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب آتے ہوئے کہا۔
اور لڑکیاں اس کے پیچھے خاموش کھڑی تھیں البتہ ان سب کے
چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"ہاں۔مگر تم کون ہو۔پہلے اپنا تعارف کراؤ تاکہ مزید بات
میں آسانی ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام گسارمی ہے اور میں ٹونگو قبیلے کا پجاری ہوں۔یہ میرے
چار مرد موجود ہیں یہ ٹونگو قبیلے کے سردار ہیں اور ان کے پیچھے
لڑکیاں ہیں ان میں سے ایک بڑے سردار کی بیٹی رامنی اور

دوسری گومنی ہے"...... پجاری نے نہ صرف اپنا بلکہ وہاں
ساتھیوں کا تعارف کرا دیا۔
"کیا تمہارا قبیلہ کاجلا مذہب رکھتا ہے"...... عمران نے
"نہیں۔ہم ناپالی مذہب کے پیروکار ہیں"...... پجاری نے
دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پجاری کا جواب بتا رہا
وہ کافرستانی ماروشا پہاڑی علاقے کی بجائے ناپالی پہاڑی علا
ہیں ورنہ کافرستانی پہاڑی علاقے میں ناپالی مذہب کا قبیلہ کیسے
ہے۔
"کیا ہم ناپالی علاقے میں ہیں"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔یہاں سے قریب ہی کافرستانی علاقہ شروع ہو جاتا
تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور تمہیں کیوں یہ معلوم نہ
تم کہاں موجود ہو"...... پجاری نے کہا۔
"ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔کاجلا شیطانی مذہب ہے اور کا
مہامہان اور دوسرے مہانوں نے کافرستان میں مسلمانوں
پناہ ظلم شروع کر دیئے ہیں اس لئے ہمیں اس کاجلا مذہب کی
عمارت شودرمان کو تباہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ہم اس
میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے جس پر شودرمان کی
ہے لیکن پھر اچانک ہم پر کھولتا ہوا پانی ڈالا گیا اور ہم بے
گئے۔اب ہمیں ہوش آیا ہے تو ہم یہاں موجود ہیں"۔
جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن اگر تم کاجلا اور شودرمان کے خلاف کام کر رہے ہو تو پھر
تانی مہاراج آتمارام کیوں تمہیں زرٹام قبیلے میں لے جانا چاہتا
اس کا تم سے کیا تعلق بنتا ہے"...... پجاری نے کہا تو عمران
ے پڑا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
اتمارام۔وہ شاید شودرمان میں موجود ہے۔تمہیں کیسے معلوم
لہ وہ ہمیں زرٹان قبیلے میں لے جانا چاہتا تھا"...... عمران نے
یرت بھرے لہجے میں کہا۔
جب رامنی اور گومنی نے قبیلے میں پہنچ کر تمہارے بارے میں
بتایا تو میں نے اپنے طور پر تمہارے بارے میں معلومات حاصل
لیں۔مکمل تفصیل کا علم تو نہیں ہو سکا صرف اتنا معلوم ہوا کہ تم
وں آدمی ماروشا سے یہاں کسی پراسرار انداز میں پہنچائے گئے ہو
رحد کے قریب ایک کافرستانی مذہب کا قبیلہ زرٹام رہتا ہے وہاں
راج آتمارام بھی اپنی شکتیوں سمیت آئے ہوئے ہیں اور آتمارام
شکتیوں نے تمہیں یہاں سے اٹھا کر زرٹام قبیلے کی سرحد میں لے
چاہا لیکن وہ تمہارے قریب نہ آسکیں اور ناکام رہیں لیکن وہ
راج آتمارام ابھی تک کوشش کر رہا ہے کہ جس پر میں سرداروں
ساتھ لے کر فوری طور پر یہاں پہنچا ہوں تاکہ تم سے پوچھ گچھ کر
ں"...... گسماری پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ یہ آتمارام کیوں اور کس مقصد کے
ہمیں زرٹام لے جانا چاہتا ہے اور دوسری بات یہ کہ ہمیں

شودرمان والی پہاڑی سے یہاں کیسے پہنچایا گیا اور کیوں پہنچایا
ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اگر میں خصوصی جاپ کروں تو مجھے سب کچھ
سکتا ہے لیکن مجھے اس کے معاوضے میں کیا ملے گا"...... پجاری
کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تم کیا معاوضہ چاہتے ہو۔ یہ بات پہلے سن لو کہ یہاں ہم
ہیں اور ہمارے پاس دولت وغیرہ نہیں ہے البتہ اگر تم واقعی دو
چاہتے ہو تو میں تمہیں ایک پتہ بتا سکتا ہوں ناپال کے دارالحکو
کا۔ وہاں سے تمہیں دولت مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" مجھے کیا کرنی ہے دولت۔ یہاں اس پہاڑی علاقے میں دول
کوئی کام نہیں ہے۔ دولت صرف شہروں میں کام آتی ہے معاو
سے میرا مقصد اور تھا"...... پجاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور کیا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" تم شودرمان تباہ کرنا چاہتے ہو اور میں نے تمہاری اور تمہا
ساتھیوں کی پیشانیوں پر کامیابی کے ستارے چمکتے ہوئے دیکھے
اس لئے میرا معاوضہ صرف اتنا ہو گا کہ تم شودرمان کو تباہ کر
میں کامیاب ہو جاؤ تو شودرمان میں ایک مجسمہ ہے جسے عظیم متر
کا مجسمہ کہا جاتا ہے۔ یہ اکیلا مجسمہ ہے وہاں۔ وہ مجسمہ تم مجھے
گے"...... پجاری نے کہا۔

" متردکام تو کا جلا کے پجاری شاید شیطان کو کہتے ہیں"۔ عمران

ہاں"...... پجاری نے کہا۔

تو تم شیطان کے مجسمے کا کیا کرو گے"...... عمران نے حیران ہو
پوچھا۔ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ وہ مقامی
زبان نہ جانتے تھے اس لئے انہیں سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ عمران اور
بوڑھے پجاری کے درمیان کیا باتیں ہو رہی ہیں۔

یہ میرا اپنا کام ہے کہ میں اس مجسمے کا کیا کرتا ہوں اور کیا
نہیں"...... پجاری نے کہا۔

تمہیں سالم مجسمہ چاہئے یا اس کا کوئی حصہ"...... عمران نے
پوچھا۔

میری شرط سالم مجسمہ ہے"...... پجاری نے جواب دیا۔

" تو پھر ہم تمہارا معاوضہ نہیں دے سکتے کیونکہ اس مجسمے کو ہم
نے ہر حالت میں توڑ دینا ہے"...... عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو پھر میں تمہارا کوئی کام نہیں کر سکتا"...... پجاری نے بھی
صاف انداز میں صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے مت کرو"...... عمران نے جواب دیا۔

پھر وہ آتما رام تمہیں زرٹام قبیلے میں لے جانے میں کامیاب ہو
جائے گا۔ اس کی انتہائی طاقتور شکتیاں یہاں اس لئے کام نہیں کر
رہیں کہ یہاں میری شکتیاں کام کر رہی ہیں اور اگر میں نے اپنی
شکتیوں کو ہٹا لیا تو پھر آتما رام کی شکتیاں تمہارا حشر کر سکتی ہیں"۔

پجاری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
" تم نجانے کس غلط فہمی میں مبتلا ہو کر یہ باتیں کر
گساری پجاری۔ نہ ہمیں تمہاری شکتیوں کی پرواہ ہے اور نہ
آتما رام کی شکتیوں کی۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان صرف
سے ڈرتا ہے اور بس"...... عمران نے کہا تو پجاری بے اختیا
پڑا۔
" اوہ۔ اوہ تو تم مسلمان ہو۔ کیا واقعی"...... پجاری نے
بھرے لہجے میں کہا۔
" ہاں۔ کیوں تم اس قدر حیران کیوں ہو رہے ہو"..
نے کہا۔
" اوہ۔ اوہ پھر تو بات ہی دوسری ہو گئی۔ تم نے پہلے یہ
کاجلا مسلمانوں کے مذہب کے خلاف کام کر رہا ہے لیکن
وقت یہ بات نہ سمجھ سکا تھا اگر تم مسلمان ہو تو پھر میں تمہا
لوث مدد کرنے کے لئے تیار ہوں بغیر کسی معاوضے کے۔ جو
ہو سکے گا"...... پجاری کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔
" کیوں۔ تمہاری یہ کایا پلٹ کیوں ہو گئی ہے۔ اس
عمران نے حیران ہو کر کہا۔
" ہمارے قبیلے کا ایک دشمن قبیلہ تھا جو ہمارے قریب ہی
اور وہ حملہ کر کے ہماری عورتیں اٹھا کر لے جاتا تھا۔ ہم کمزور
لئے ان کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے کہ اچانک ایک مسلمان

گھومتا پھرتا ہمارے قبیلے میں آ گیا۔ اسی رات اس دشمن قبیلے نے
پر حملہ کیا اور ہمارے پچاس آدمی مار دیئے اور ہماری چالیس
اور ان لڑکیاں اٹھا کر لے گیا اور ہم ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے جس پر اس
مسلمان بابا کو بہت غصہ آیا۔ اس نے ہمارے قبیلے کے تمام جوانوں
اکٹھا کیا اور پھر اس نے ان سب کے سامنے ایسی باتیں کیں کہ
ہمارے قبیلے کے نوجوانوں کا خون کھول اٹھا۔ ان میں نجانے کہاں
سے اتنی طاقت آ گئی کہ وہ سب اس دشمن قبیلے سے لڑنے اور وہاں
سے اپنی لڑکیاں واپس لانے پر تیار ہو گئے۔ اس بابا نے ان سب کی
رہنمائی کی اور پھر خوفناک جنگ ہوئی۔ ہمارے قبیلے کے جوانوں نے
اس بڑے قبیلے کو شکست دے دی اور اپنی لڑکیاں آزاد کرا لیں۔ اس
کے ساتھ ہی انہوں نے بدلے کی صورت میں اس قبیلے کی بھی تمام
جوان لڑکیاں اٹھا لیں لیکن وہ مسلمان بابا اس بات پر ناراض ہو
اس نے دشمن قبیلے کی تمام لڑکیاں واپس کرا دیں۔ اس کا کہنا
۔ جنگ کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بھی وہی غلط کام کریں جو اس
نے کیا تھا۔ اس بابا کی باتوں میں ایسا اثر تھا کہ ہمارے قبیلے
دشمن قبیلے کی تمام لڑکیاں واپس کر دیں جس پر دشمن قبیلے کے
سرداروں نے اس مسلمان بابا کا شکریہ ادا کیا۔ پھر اس مسلمان بابا
دونوں قبیلوں کے سرداروں کو بٹھا کر ان کی آپس میں صلح کرا
اور پھر آج تک دونوں قبیلے صلح سے رہ رہے ہیں۔ وہ مسلمان بابا
گیا لیکن ہمارا پورا قبیلہ ہر سال اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے

باقاعدہ جشن مناتا ہے جس میں اب ہمارا حلیف قبیلہ بھی
ہے کیونکہ دونوں قبیلوں کی صلح کی وجہ سے ہم دونوں قبیلے
بھی ہو گئے ہیں اور طاقتور بھی۔ اس لئے ہم مسلمانوں کی دل
کرتے ہیں"...... گساری پجاری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے
"یہ کب کی بات ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
"میرے باپ کے زمانے کی ہے۔ میں تو تب پیدا بھی
تھا"...... گساری پجاری نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار
طویل سانس لیا۔
"ٹھیک ہے بہرحال مجھے معلومات چاہئیں جس طرح
سکیں"۔ عمران نے کہا۔
"ہمارے ساتھ آؤ ہمارے قبیلے میں۔ اب تم ہمارے معزز
ہو"...... گساری پجاری نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اس کے
ہی اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔
"بڑی طویل باتیں ہوئی ہیں باس"...... ٹائیگر نے
ہوئے کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر پجاری سے ہونے
سے آگاہ کر دیا۔ ظاہر ہے جوزف اور جوانا بھی عمران کی یہ با
رہے تھے اس لئے ٹائیگر کے ساتھ ساتھ انہیں بھی اس گفتگو
گیا تھا۔
"باس۔ کیا یہ پجاری حالات معلوم کر لے گا"...... جوانا
"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ اگر نہ بھی کر سکا تب بھی کوئی

ہم نے تو بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا ہے لیکن اب میرے ذہن
رہا ہے کہ ہم اس انداز میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے اس لئے
اب اس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنا ہو گی اور منصوبہ
کے لئے ظاہر ہے کچھ وقت چاہئے اور یہ وقت ہمیں اس ٹونگو
ں مل سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب
بات میں سر ہلا دیئے۔

ایک بڑی سی جھونپڑی میں آتما رام آلتی پالتی مارے بیٹھا ہو
اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے
ایک نوجوان آدمی بڑے مودبانہ انداز میں سر جھکائے کھڑا تھا
نوجوان آدمی کافرستانی تھا لیکن اس کا چہرہ غیر انسانی سا تھا۔ اس
ناک کی جگہ سپاٹ تھی اور دونوں آنکھوں کی بجائے ناک کی جڑ
جگہ پر ایک آنکھ تھی جو زرد رنگ کی تھی۔

"بوٹورما تم اتنی بڑی شکتی ہو لیکن تم ان ملیچھوں کو اٹھا کر ما
نہیں لا سکتے"...... آتما رام نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا

"آقا۔ بوٹورما اور اس کے ساتھی آگ کی دیوار پار نہیں کر
وہاں ہر طرف آگ کی دیوار موجود ہے"...... بوٹورما نے
ممناتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"آگ کی دیوار۔ وہ کہاں سے آ گئی"...... آتما رام نے

ہوئے کہا۔

بوٹورما آگ کی دیوار کے پار نہیں دیکھ سکتا آقا"...... بوٹورما
یک بار پھر پہلے کی طرح ممناتے ہوئے کہا۔

ہونہہ۔ ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو"...... آتما رام نے کہا اور اس
ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر اس آدمی کی طرف جھٹک دیا۔
ے لمحے وہ عجیب سا آدمی غائب ہو گیا تو آتما رام نے ہاتھ بڑھا کر
مین سے ایک پتھر اٹھایا اور اس پر کچھ پڑھ کر زور سے نیچے پھینک
جیسے ہی پتھر زمین سے ٹکرایا ہلکا سا دھماکہ ہوا اور پتھر غائب ہو
۔ اس کی جگہ دھواں سا نکلا اور چند لمحوں بعد ایک سرخ رنگ کا
ڑی جتنا جانور وہاں نظر آنے لگ گیا۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔

کاچو"...... آتما رام نے کڑکدار لہجے میں کہا۔

حکم مہاراج"...... اس لومڑی نما جانور کے منہ سے انسانی آواز

میرے دشمنوں کے گرد آگ کی دیوار ہے۔ اس دیوار کی دوسری
ف جاؤ اور معلوم کر کے بتاؤ کہ یہ دیوار کس نے قائم کی ہے اور
ے دشمن کیا کر رہے ہیں۔ سب خبریں لے کر آؤ"...... آتما رام
پختے ہوئے کہا۔

حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... اس لومڑی نما جانور نے کہا اور
ر پھر وہ دھوئیں میں تبدیل ہوا اور پھر غائب ہو گیا۔ آتما رام
بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد دھواں ایک بار پھر

نمودار ہوا اور پھر وہی لومڑی نما جانور نظر آنے لگا جسے آتما رام
کہہ کر پکارا تھا۔

"کیا خبریں لائے ہو کالچو"...... آتما رام نے اشتیاق
میں کہا۔

"آقا۔ یہ آگ کی دیوار ٹونگو قبیلے کے پجاری گساری کی
نے قائم کی ہے۔ وہ ناپالی مذہب گار گو کا بہت بڑا پجاری ہے اور
کے عظیم دیوتا گارموشو نے اسے خاص طور پر یہ شکتیاں دی ہوئی
لیکن اس کی یہ شکتیاں صرف اس علاقے کے اندر کام کر سکتی ہیں
وہ بھی گار گو کی بجائے کسی دوسرے مذہب کی شکتیوں کے خلاف
لئے آقا تمہاری شکتیاں اس دیوار کو پار نہیں کر سکتیں اور نہ ہی
اس کا کچھ بگاڑ سکتے ہو۔ جہاں تک تمہارے دشمنوں کا تعلق ہے
پجاری نے انہیں اپنا خاص مہمان بنا لیا ہے اور وہ اس سے تمہار
بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں آقا۔ وہ پجاری بہر
تمہارے بارے میں انہیں سب کچھ بتا دے گا اور میں یہ بھی بتا
آقا کہ تمہارے دشمن اس علاقے سے نکل کر خود بخود یہاں پہنچ جا
گے اور آقا یہ بھی بتا دوں کہ تمہیں اپنے دشمنوں سے شدید خطر
ہیں۔ اگر تم نے عقلمندی سے کام نہ لیا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے
بس۔ کالچو جو کچھ بتا سکتا تھا وہ اس نے بتا دیا ہے اس لئے اب کا
رہا ہے"...... اس لومڑی نما جانور نے انسانی آواز میں کہا اور اس
ساتھ ہی وہ دھواں بن کر غائب ہو گیا۔

ہونہہ۔ میرے دشمن مجھے ہلاک کر دیں گے۔ ہونہہ۔ میں
انہیں بتاؤں گا کہ آتما رام کیا ہے"...... آتما رام نے انتہائی غصیلے
لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی
منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک بار پھر
پھونک ماری تو اس کے سامنے ایک انتہائی خوبصورت عورت نمودار
ہو گئی۔

"گاناری۔ میرے دشمن مجھ سے لڑنے یہاں آ رہے ہیں اور میں
انہیں ہلاک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس طرح مجھے شودرمان کی تمام
مل جائے گی"...... آتما رام نے کہا۔

"گاناری کے لئے کیا حکم ہے آقا"...... اس عورت نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میرے دشمن روشنی کے مذہب کے پیروکار ہیں اس لئے میری
شکتیاں ان کے قریب ہی نہیں جا سکتیں اس لئے میں نے تمہیں
بلایا ہے کیا تم میرے دشمنوں کو بے بس کر کے میرے سامنے ڈال
سکتی ہو"...... آتما رام نے کہا۔

"ہاں صرف گاناری میں یہ طاقت ہے آقا کہ وہ ایسا کر سکتی ہے
لیکن تمہیں معلوم ہے کہ روشنی کے پیروکاروں کو بے بس کرنے کے
لئے میری طاقت بہت زیادہ خرچ ہو جائے گی اس لئے مجھے دو
انسانوں کی بھینٹ چاہئے"...... اس عورت نے کہا۔

"دو کیا دس انسانوں کی بھینٹ لے لو۔ اس قبیلے میں سے جو آدمی

تمہیں پسند آئے اس کی بھینٹ لے لو۔ اس قبیلے پر میری قبضہ ہے اس لئے یہ پورا قبیلہ میرے حکم کے بغیر حرکت بھی سکتا لیکن میں اپنے دشمنوں کو مکمل بے بسی کے عالم میں دیکھنا ہوں اور سنو ہو سکتا ہے کہ میرے دشمن روشنی کا کوئی مقدس پڑھ لیں یا لکھا ہوا ان کے پاس ہو۔ تم نے ان سب باتوں کا رکھنا ہے"...... آتما رام نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے آقا کہ تمہارے دشمن یہ سب کچھ کریں گے گاناری تو ہوا کی طرح ان کے اندر ہو گی۔ وہ انہیں یہ سب کچھ کر سے روک دے گی اور تم فکر مت کرو وہ بے بس ہوں گے تم انہیں اس وقت تک ہلاک نہیں کر سکو گے جب تک تم کسی نہ کسی چوٹی سے نیچے نہ پھینک دو کیونکہ انہیں بے بس کے لئے میں ان کے اندر موجود رہوں گی اس لئے ان پر نہ ہی تم کوئی شکتی قابو پا سکے گی اور نہ ان پر کوئی اسلحہ اثر کرے گا"۔ گا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ میرا نام آتما رام ہے۔ جاؤ اور اپنی بھینٹ لو اور میرا کام کرو"...... آتما رام نے سخت لہجے میں کہا اور وہ عور یکلخت غائب ہو گئی تو آتما رام نے بے اختیار اطمینان کا سانس کیونکہ اسے گاناری کی طاقت کا علم تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بہت بڑی جھونپڑی میں موجود جاری گساری اور قبیلے کے تمام لوگوں نے ان کی بے حد عزت لی تھی اور پھر پجاری گساری خصوصی طور پر آتما رام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے چلا گیا تھا اس لئے اس وقت جھونپڑی صرف عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

باس۔ میرا خیال ہے کہ اس شیطانی عمارت کے اندر ہم اس میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے ہمیں وہ طریقہ استعمال کرنا ہو وچ ڈاکٹر داگانی سیاہ چھت والے شیطانی معبد میں داخل ہونے لئے کرتا تھا حالانکہ اس کا شیطانی معبد میں داخلہ ممکن ہی نہ تھا لکہ وہ شیطان کا بہت بڑا دشمن تھا"...... جوزف نے جو اب تک وش رہا تھا یکلخت بات کرتے ہوئے کہا۔

لیا طریقہ استعمال کرتا تھا وہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

" باس وچ ڈاکٹر واگانی شیطان کی طاقتوں کو ان کی
مہیا کرتا تھا اور یہ طاقتیں غذا کھانے میں لگ جاتی تھیں
چلا جاتا تھا"...... جوزف نے کہا۔

" اچھا۔ کیا غذا ہے شیطانی طاقتوں کی"...... عمران نے مسکر
ہوئے کہا۔

" وہ دو انسانوں کو اپنی طاقتوں سے بے بس کر کے اپنے
لے جاتا تھا اور پھر ان کو ذبح کر کے شیطانی معبد کے دروازے
سامنے رکھ دیتا تھا اس طرح تمام شیطانی طاقتیں ان کا خون پینے
ان کا گوشت کھانے میں مصروف ہو جاتی تھیں اور وہ شیطانی
میں داخل ہو جاتا تھا"...... جوزف نے کہا۔

" تو تمہارا مطلب ہے کہ ہم بھی انسانوں کی قربانی دے
شودرمان میں داخل ہوں"...... عمران کے لہجے میں بے پناہ تلخی
کر آئی تھی۔

" نہیں باس۔ میں جانتا ہوں کہ آپ انسانوں کو تو کیا
شیطانوں کے لئے جانوروں کی قربانی دینے کے بھی خلاف
جوزف نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تم نے بات کیوں کی ہے"...... عمران نے حیرت
لہجے میں کہا۔

" باس۔ وچ ڈاکٹر واگانی تو انسانوں کی قربانی دیتا تھا لیکن

یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ شیطانی طاقتیں اس طرح شیطانی معبد
فاظت نہیں کرتیں جس طرح ہم کرتے ہیں ورنہ تو وہ وچ ڈاکٹر
کسی صورت بھی اندر داخل نہ ہو سکتا"...... جوزف نے کہا۔

تم کھل کر بات کرو۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ الجھی ہوئی باتیں کیوں
رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

باس۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ان شیطانی طاقتوں کو کسی
طرح ڈاج دے کر اندر داخل ہو جائیں۔ تم بہت عقلمند ہو اس لئے
تم کوئی ایسا طریقہ سوچ سکتے ہو کہ جس سے قربانی کے بغیر انہیں
ڈاج دیا جا سکے"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

تمہارا مطلب ہے کہ شیطانی طاقتیں ڈاج کھا سکتی ہیں اس لئے
انہیں ڈاج دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

ہاں باس۔ میرا یہی مطلب تھا"...... جوزف نے خوش ہوتے
ئے کہا۔

لیکن اصل مسئلہ تو اس شودرمان کی عمارت تک پہنچنے اور پھر
میں داخل ہونے کا راستہ ہے۔ جب تک یہ معاملات طے نہ
ڈاج وغیرہ کیسے دیا جائے اور پھر ہمیں تو یہ شیطانی طاقتیں نظر
آتیں۔ تمہارے وچ ڈاکٹر کو شاید نظر آتی ہوں"...... عمران
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوزف اس کی بات کا کوئی جواب دیتا
اندر داخل ہوا۔

میں نے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں ...... بوڑھے پجاری

نے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" تم نے اپنا نام عمران بتایا تھا ناں۔ خاصا مشکل نام" پجاری نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم مجھے مہمان کہہ سکتے ہو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا

" ہاں۔ میں تمہیں مہمان ہی کہوں گا۔ تو مہمان سنو۔ ٹونگا کی سرحد کی دوسری طرف قبیلے زرٹام میں کافرستان کے سفلی علا کے سب سے بڑے مہاراج آتما رام نے قبضہ کر رکھا ہے اور رام کا جلا کے مہامہان کا دوست ہے اور مہامہان نے تمہیں کرنے کے لئے اسے بلایا ہے۔ آتما رام بے حد لالچی آدمی ہے دولت کا بھوکا ہے اور شودرمان کے تہہ خانوں میں صدیوں سے ہیرے جواہرات بھرے ہوئے ہیں۔ آتما رام کا مقصد یہ دولت حاصل کرنا ہے۔ وہ پہلے شودرمان میں گیا اور پھر اس شکتیوں کو تمہارے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی تمہارے اندر روشنی کا ذخیرہ تھا اس لئے اس کی شکتیاں تم پر قابو سکیں۔ پھر تم شودرمان والی پہاڑی کے اندر پہنچ جانے میں کا ہوئے تو مہامہان نے کھولتے ہوئے پانی کا ریلا تم پر پھینک آتما رام یہ نہ چاہتا تھا کہ مہامہان تمہیں ہلاک کر دے اس شودرمان کی دولت حاصل کرنے میں ناکام رہتا اس لئے اس

شکتیوں کو حکم دیا کہ وہ اس کھولتے ہوئے پانی سے گرمی نکال دے اور تمہیں زخمی ہونے سے بھی بچالے۔ چونکہ یہ اصل گرم پانی نہ تھا بلکہ مہامہان کی شکتیوں کا تھا اس لئے آتما رام کی شکتیوں نے اس پانی میں سے گرمی نکال دی۔ اس طرح تم سب بچ گئے لیکن مہامہان یہی سمجھا کہ تم ہلاک ہو گئے ہو اس لئے اس نے تمہیں شودرمان میں منگوایا لیکن آتما رام نے اسے بتا دیا کہ تم زندہ ہو تو مہامہان ڈر گیا اور اس نے تم سب کو اپنی شکتیوں کی مدد سے وہاں سے نکلوا کر یہاں کافرستانی سرحد کے پار پہنچا دیا۔ پھر آتما رام تمہیں ہلاک کرنے کے لئے زرٹام پہنچ گیا لیکن یہاں میری شکتیوں کی آگ کی دیوار تھی جسے اس کی شکتیاں پار نہ کر سکیں اس طرح تم بچ گئے ...... گساری پجاری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" بہت خوب۔ تم تو واقعی اپنے فن میں ماہر ہو کہ اس قدر تفصیلات تم نے حاصل کر لیں۔ خاص طور پر ہمارے ذہن میں الجھن کہ کھولتے ہوئے پانی نے ہم پر کیوں اثر نہیں کیا تھا اس اب بھی مل گیا۔ بہرحال اب یہ آتما رام یہاں سے قریب موجود اس لئے پہلے اس آتما رام کا خاتمہ ضروری ہے تاکہ یہ عقب سے حملہ نہ کر سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم کس طرح اس کا خاتمہ کرو گے"...... پجاری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" جس طرح کسی آدمی کا ہوتا ہے۔ وہ بھی تو ایک آدمی ہی

ہے"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے پاس تو بہت سی شکتیاں ہیں اور یہ بھی بتا دو
اس نے ایک انتہائی خوفناک شکتی کا سہارا بھی لیا ہے۔ یہ شکتی
طرح انسانی جسم میں داخل ہو کر اسے بے بس کر دیتی
تمہاری روشنی کی طاقتیں ہوا کو نہیں روک سکتیں اور یہ بھی ہ
کہ اس شکتی کی وجہ سے تم مکمل طور پر بے بس ہو جاؤ گے"...
نے کہا۔

"پھر تمہارا کیا مشورہ ہے"...... عمران نے مسکراتے

"میرا تو خیال ہے کہ تم اپنا ارادہ بدل دو اور واپس چلے
پجاری نے کہا۔

"آئندہ یہ بات منہ سے نہ نکالنا۔ ہم مسلمان ہیں اور
کسی شکتی وغیرہ سے نہیں ڈرتے اور نہ اس طرح خوفزدہ ہو کر
جاتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ موت زندگی اللہ تعالیٰ کے
ہے اس لئے واپسی کی بات مت کرو آتما رام اور اس کی شکتیو
ہم خود نمٹ لیں گے تم ہمیں یہ بتاؤ کہ تم اس شودرمان تک
اور اس کے اندر جانے کا کوئی راستہ بتا سکتے ہو"...... عمران
کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... پجاری نے کہا تو عمران بے
چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا واقعی"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

ں۔ موجودہ مہامہان جب مہامہان بنا تھا تو اس نے اس
ں سارے پہاڑی علاقوں کے پجاریوں کو شودرمان میں
ی تھی اور میں بھی اس دعوت میں شامل تھا اور ہمیں جس
، اندر لے جایا گیا تھا وہ راستہ اب بھی موجود ہے لیکن وہاں
لتیوں کا پہرہ ہو گا"...... پجاری نے کہا۔

م راستہ بتاؤ۔ باقی اس کی شکتیوں سے ہم خود نمٹ لیں گے"۔
نے کہا۔

ہمس پہاڑی پر شودرمان کی عمارت موجود ہے اس پہاڑی کی اس
یں جدھر سورج غروب ہوتا ہے ایک غار ہے جس کا منہ بند
لیکن اس کی نشانی یہ ہے کہ جس چٹان سے اس کا منہ بند کیا گیا
اس چٹان کی شکل اڑتے ہوئے گدھ جیسی ہے۔ اگر اس چٹان
ایا جائے تو غار کا دہانہ کھل جائے گا اور اس غار سے راستہ اس
کے اندر جا کر نکلتا ہے"...... پجاری نے کہا۔

اچھا۔ یہ بتاؤ کہ ہم دو بار شودرمان کے اندر گئے ہیں لیکن
نے دونوں بار ہمیں وہاں سے نکال کر باہر پہنچا دیا۔ ایسا
ہوا ہے۔ وہ کیوں شودرمان کے اندر ہمیں ہلاک نہیں کر سکا
اں ہم سے خوفزدہ تھا"...... عمران نے کہا۔

ایک ایسا راز ہے جس کا علم کسی کو بھی نہیں ہو سکتا۔
مہامہان کے کیونکہ وہ شودرمان کا مہامہان ہے"۔
کہا۔

"کیا کسی طرح اس مہامہان کو اس شودرمان سے
سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"صرف آتمارام چاہے تو وہ باہر آسکتا ہے کیونکہ وہ اس کا
ہے"...... پجاری نے کہا تو عمران کی پیشانی پر چند لمحوں
شکنیں سی پھیل گئیں لیکن پھر وہ بے اختیار مسکرا دیا۔
"ٹھیک ہے اب ہمیں اجازت دو"...... عمران نے کہا
کھڑا ہوا۔
"آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں اپنی سرحد تک چھوڑ دوں
سوچ لو کہ آتمارام تمہارے انتظار میں ہے"...... پجاری نے
"تم فکر مت کرو"...... عمران نے کہا تو پجاری نے اثبا
سرہلا دیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی اس جھونپڑی سے
اور پجاری بھی ان کے ساتھ باہر آگیا۔

آتما رام جھونپڑی میں ایک بڑے سے تخت پر فاخرانہ انداز میں
بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک جھونپڑی کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور
ایک مقامی نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر آتما رام کے
سامنے جھک گیا۔
"کیا بات ہے موجو۔ کیوں آئے ہو"...... آتمارام نے چونک کر
اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"مہاراج۔ گاناری کا پیغام دینے آیا ہوں"...... آنے والے
ان نے آتمارام کے سامنے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے
کہا۔
"کیا پیغام ہے"...... آتمارام نے چونک کر پوچھا۔
"گاناری نے پیغام دیا ہے مہاراج کہ آپ کے دشمن ٹونگو قبیلے
سرحد پر پہنچ چکے ہیں لیکن وہاں رک گئے ہیں جبکہ ٹونگو قبیلے کا

پجاری واپس چلا گیا ہے اور گاناری ان کے انتظار میں ہے۔ وہ سرحد پار کریں گے گاناری ان پر قبضہ کر کے انہیں بے بس دے گی۔ گاناری نے پوچھا ہے کہ انہیں کہاں پہنچانا ہے"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں اس جھونپڑی میں انہیں لے آنا ہے"...... آتما رام نے تو نوجوان تیزی سے مڑا اور پھر جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

"یہ وہاں سرحد پر کیوں رک گئے ہوں گے"...... آتما رام بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آنکھیں کھولیں تو جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک عورت اندر ہوئی۔ اس عورت کے بال اس کے جسم سے ہوتے ہوئے زمین لٹک رہے تھے اور یہ عورت مقامی نہ تھی بلکہ کافرستانی لگتی تھی۔ نے زرد رنگ کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔ اس نے آتما رام کے کر ہاتھ جوڑ کر اپنے ماتھے سے لگائے اور پھر بڑے مؤدبانہ اند زمین پر بیٹھ گئی۔

"رنگپاری حاضر ہے مہاراج۔ کیوں یاد کیا ہے رنگپاری کو عورت نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرے دشمن جن کی تعداد چار ہے ٹونگو قبیلے کی حدود سے رہے ہیں اور گاناری انہیں قابو کرنے کے لئے وہاں موجود ہے ابھی موجو گاناری کا پیغام لے کر آیا تھا کہ یہ دشمن سرحد پر رک

ہیں۔ تم ایسی شکتی ہو جو دوسروں کے ذہنوں میں جھانک سکتی ہے اس لئے میرے دشمنوں کے ذہنوں میں جھانک کر مجھے بتاؤ کہ وہ کیوں سرحد پر رک گئے ہیں اور کیا سوچ رہے ہیں"...... آتما رام نے کہا تو اس عورت نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مہاراج۔ ان چاروں آدمیوں کا سردار عمران نامی آدمی ہے۔ وہ سوچ رہا ہے کہ آپ کو قابو میں کر کے آپ کے ذریعے شودرمان سے مہامہان کو باہر لایا جائے اور پھر آپ کو اور مہامہان کو ہلاک کر کے وہ شودرمان میں داخل ہوں اور اسے تباہ کر دیں اور مہاراج انہیں گاناری کے بارے میں بھی بخوبی علم ہے"...... اس عورت نے کہا تو آتما رام بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کیا وہ گاناری کے قابو میں نہیں آئیں گے۔ وہ گاناری سے کیسے بچ سکیں گے"...... آتما رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مہاراج ان کا خیال ہے کہ گاناری ان کے ذہنوں پر قابو نہیں پا سکے گی اس طرح وہ اپنے ذہن کی مدد سے آپ کو قابو میں کر لیں گے"...... اس عورت نے کہا۔

"لیکن گاناری تو ذہنوں پر قبضہ کر لیتی ہے۔ پھر"...... آتما رام نے کہا۔

"ان کی سوچ غلط ہے مہاراج۔ گاناری ان کے ذہنوں پر آسانی

سے قبضہ کر لے گی"...... عورت نے کہا تو آتما رام کا چہرہ
سے کھل اٹھا۔
"ہونہہ۔ آتما رام سے زیادہ وہ خطرناک کیسے ہو سکتے ہیں
رام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور
نوجوان جس کا نام موجو تھا تیزی سے اندر داخل ہوا۔
"اب کیا پیغام لائے ہو"...... آتما رام نے چونک کر پوچھا۔
"مہاراج۔ گاناری نے تمہارے دشمنوں پر قابو پا لیا ہے اور
کا پیغام ہے کہ تم آدمیوں کو بھیجو جو انہیں اٹھا کر یہاں جھونپڑی
لا سکیں"...... موجو نے کہا تو آتما رام بے اختیار اچھل پڑا۔
"کیا واقعی گاناری نے ان پر قابو پا لیا ہے"...... آتما رام نے
لہجے میں کہا جیسے اسے موجو کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔
"موجو درست کہہ رہا ہے مہاراج"...... اس نوجوان نے کہا۔
"اوہ۔ تو جاؤ اور سردار کو میرا پیغام دو کہ وہ آدمی بھیجے جو
دشمنوں کو اٹھا کر یہاں اس جھونپڑی میں میرے سامنے پہنچا
آتما رام نے کہا تو موجو تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل
اس کے ساتھ ہی عورت رنگپاری بھی غائب ہو گئی۔
"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تو آتما رام کی شکتی کامیاب رہی۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب
شودرمان کی دولت کا مالک بن جاؤں گا۔ بے پناہ اور بے
دولت کا مالک۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... آتما رام نے مسرت کی شدت
قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور پھر کافی دیر بعد دروازہ کھلا اور اس کے

قامی لوگ باری باری اندر داخل ہونے لگے۔ ان کے کاندھوں پر
لدے ہوئے تھے۔ پھر ان آدمیوں کو جو بے حس و حرکت تھے
ام کے سامنے فرش پر بچھے ہوئے گھاس پر لٹا دیا گیا اور اس کے
ں وہ مقامی آدمی خاموشی سے واپس چلے گئے۔
ہا۔ ہا۔ ہا۔ آخرکار تم لوگ میرے قابو میں آ ہی گئے"...... آتما
ام نے ان بے بس آدمیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن سامنے
ہوئے چاروں آدمی خاموش رہے۔ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی
لیکن ان کے جسم بے حس و حرکت تھے۔ وہ یک ٹک سامنے
ٹھے ہوئے آتما رام کو دیکھ رہے تھے۔
ہا۔ ہا۔ ہا۔ کتنا خوفزدہ تھا مہامہان ان ملیچھوں سے۔ اب وہ
یکھے تو اسے آتما رام کی طاقت کا پتہ چلے"...... چند لمحے خاموش رہنے
ے بعد آتما رام نے ایک بار پھر زور سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔
"مہامہان سے بات ہونی چاہئے"...... آتما رام نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا اور پھر اس نے دو بار ہلکی سی تالی بجائی تو دروازہ کھلا اور
موجو اندر داخل ہوا جو پہلے گاناری کا پیغام لایا تھا۔
حکم مہاراج"...... موجو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"مہامہان سے میرا رابطہ کراؤ میں اس سے براہ راست بات کرنا
چاہتا ہوں"...... آتما رام نے کہا۔
"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... موجو نے جواب دیا اور اس کے
ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور جھونپڑی سے باہر چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر

بعد اچانک جھونپڑی میں ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ
میں دھواں سا لہرانے لگا۔
"آتما رام کیا بات ہے۔ میں مہامہان بول رہا ہوں"
کی آواز اس دھوئیں سے برآمد ہوئی۔
"مہامہان۔ میں نے تمہارا کام کر دیا ہے۔ دیکھو میرے
تمہارے دشمن بے حس و حرکت پڑے ہوئے ہیں۔ دیکھو
اچھی طرح۔ یہی تمہارے دشمن ہیں ناں"...... آتما رام نے
فاخرانہ لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں لیکن یہ تو زندہ ہیں"...... مہامہان
آواز سنائی دی۔
"میں نے انہیں خود جان بوجھ کر زندہ رکھا ہوا ہے۔ اگر تم
تو میں تمہاری ان سے بات چیت کرا سکتا ہوں"...... آتما رام
پہلے کی طرح بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔
"تم انہیں ہلاک کر دو آتما رام۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ
مہامہان کی آواز سنائی دی۔
"گھبراؤ نہیں۔ اب یہ حقیر کیچوؤں سے بھی زیادہ بے بس
ہیں۔ اب یہ خطرناک کیسے ہو سکتے ہیں"...... آتما رام نے
دیا۔
"تم نے انہیں کیسے بے بس کیا ہے"...... مہامہان نے
"ایک بہت طاقتور شکتی ہے گاناری جو سانس کے ذریعے

داخل ہو کر انسانی خون میں شامل ہوتی ہے اور پھر انسان
یں کر لیتی ہے۔ یہ شیطانی شکتی ہے لیکن چونکہ یہ جسم سے
ٹکراتی اس لئے روشنی کی طاقتیں اور مقدس کلام بھی ان کو
روک سکتا البتہ اسے بہت بڑی بھینٹ دینی پڑتی ہے۔ میں نے
ی کو ان پر استعمال کیا ہے۔ گاناری سانس کے ذریعے ان کے
داخل ہوئی اور پھر اس نے ان پر قابو پا لیا"...... آتما رام نے
اب دیتے ہوئے کہا۔
لیکن اب یہ ہلاک کیسے ہوں گے۔ وہ شکتی بھی ان کے اندر
..... مہامہان نے چونک کر کہا۔
اس کا طریقہ بھی گاناری نے بتا دیا ہے کہ انہیں کسی پہاڑی کی
لی سے نیچے گرا دیا جائے تو یہ ہلاک ہو جائیں گے اور میں نے
ہارے ساتھ اس لئے رابطہ کیا ہے کہ میں انہیں شودرمان لے آتا
تم انہیں شودرمان کی سب سے اونچی دیوار سے نیچے پھینکوا
... آتما رام نے کہا۔ وہ دراصل یہ چاہتا تھا کہ جب یہ چاروں
ل ہوں تو وہ شودرمان میں موجود ہو تاکہ مہامہان سے شودرمان
ولت حاصل کر سکے ورنہ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ مہامہان بعد میں
ہ قول سے انکار کر دے کیونکہ بہرحال وہ شیطان کا پجاری تھا اور
بہرحال کاجلا کا مہامہان تھا اس کی مرضی کے بغیر آتما رام بھی
رمان میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔
نہیں آتما رام۔ تم انہیں باہر ہی ہلاک کر دو میں ان کا وجود کسی

صورت بھی شودرمان میں برداشت نہیں کر سکتا"...... مہامہا
کہا۔
" مہامہان آخر تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو۔ جب یہ مکمل
بے بس ہیں تو یہ شودرمان کو کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جو
نے مجھے بتایا تھا کہ شودرمان کی صدیوں سے بنی ہوئی عمارت
شکتی کی وجہ سے قائم ہے اور روشنی کے کسی مقدس کلام کی
رمتائی شکتی فنا ہو سکتی ہے اور اگر وہ فنا ہو گئی تو یہ عمارت
ملبے کا ڈھیر بن جائے گی۔ وہ صورت حال تو اب پیدا نہیں ہو
کیونکہ ان کی تو زبانیں بھی بے بس ہیں۔ یہ تو بول بھی نہیں
یہ کیسے روشنی کا کوئی مقدس کلام پڑھ سکیں گے"...... آتما
کہا۔

" جو کچھ بھی ہو آتمارام میں بہرحال ان کا وجود شودرمان میں
طرح بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ تم انہیں باہر ہی ہلاک کر
اس بار مہامہان نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
" ٹھیک ہے لیکن اپنا وعدہ یاد رکھنا وہ دولت والا"......
نے آخرکار اصل بات کر ہی دی۔
" ایک بار کہہ دیا ہے کہ جب یہ ہلاک ہو جائیں گے تو
شودرمان کی دولت مل جائے گی۔ پھر تم بار بار ایسی بات
کرتے ہو"...... مہامہان نے جواب دیا۔
" اچھا یہ بتاؤ کہ انہیں ہلاک کرنے کے بعد ان

ان لے آنے کی اجازت ہے یا نہیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں
ہی نہ آئے کہ یہ ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں"...... آتما رام نے

تم انہیں ہلاک کرنے کے بعد اسی ذریعے سے مجھ سے رابطہ کر
اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں خود وہاں آ جاؤں۔ بہرحال میں پہلے
کی لاشیں دیکھ کر تسلی کروں گا پھر آگے بات ہو گی"۔ مہامہان
کہا۔
ٹھیک ہے۔ ایسے ہی سہی"...... آتما رام نے کہا اور اس کے
ہی اس نے دو بار تالی بجائی تو ایک بار پھر ہلکا سا دھماکہ ہوا اور
ان غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور
اندر داخل ہوا۔
حکم مہاراج"...... موجو نے کہا۔
جاؤ اور آٹھ قوی ہیکل آدمیوں کو بلا لاؤ۔ میں نے ان چاروں کو
کسی بلند پہاڑی کی چوٹی پر پہنچانا ہے تاکہ وہاں سے انہیں نیچے
کر ہلاک کر دیا جائے"...... آتما رام نے کہا۔
حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج"...... موجو نے کہا اور ایک بار پھر
سے جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد آٹھ قوی ہیکل
آدمی اندر داخل ہوئے۔
حکم مہاراج"...... ان میں سے ایک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے
آتما رام سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ان چاروں کو اٹھا کر کسی اونچی پہاڑی کی چوٹی پر
اس کے ساتھ ہی میرا تخت بھی لے چلو۔ میں نے اپنے
چاروں کو چوٹی سے نیچے پھینکوانا ہے"...... آتما رام نے کہا۔
" حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج"...... اس آدمی نے کہا
میں سے چار آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں
کاندھوں پر اٹھایا جبکہ چار آدمیوں نے آتما رام کا تخت اٹھایا
سب اس جھونپڑی سے باہر آ گئے۔

ٹکو قبیلے کا پجاری عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے ہمراہ لئے
ے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔
یہاں قبیلوں کی سرحدیں کس طرح قائم کی جاتی ہیں"۔ عمران
پجاری سے پوچھا۔
لوئی گہرائی، کوئی کھائی یا کوئی جنگل کا قطعہ۔ کچھ بھی ہو سکتا
البتہ وہاں مخصوص جھنڈا لگا دیا جاتا ہے"...... پجاری نے جواب
ہوئے کہا۔
تم کسی طاقتور شکتی کی بات کر رہے تھے۔ کیا تم اس کی کوئی
لمصیل بتا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔
تم گاناری کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔ ہاں۔ سرحد کے پار
ی تمہارے انتظار میں ہے۔ یہ شیطان کی انتہائی طاقتور شکتی ہے
بھی شیطان ہی کہا جاتا ہے۔ یہ سانس کے ذریعے انسانی جسم

میں داخل ہو کر اس کے خون میں شامل ہو جاتی ہے اور
انسان پر قابو پا لیتی ہے۔ اس کے بعد اس کی مرضی آئے تو
بس کر دے مرضی آئے تو شیطانی کاموں کی طرف راغب
وہ سب کچھ کر سکتی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ چونکہ یہ انسانی
ہوا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹکراتی اس لئے اس پر روشنی کی
اور روشنی کا مقدس کلام بھی اثر نہیں کرتا اس لئے آتما رام
قابو کرنے کے لئے اس شکتی کا انتخاب کیا ہے۔ چونکہ یہ آگ
پار نہیں کر سکتی اس لئے سرحد کے پار موجود ہے"۔۔۔ پجاری
"کیا انسانی ذہن پر بھی قابو پا لیتی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے
"مکمل طور پر نہیں لیکن یہ انسانی ذہن پر اپنی مرضی کے
پیدا کر دیتی ہے اس طرح ان وسوسوں کی مدد سے وہ جو چاہے
ہے"۔۔۔۔۔۔ پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے
فوراً ہی روشنی کے عظیم مقدس کلام کی وہ سورہ آ گئی جس میں
دلوں اور ذہنوں میں وسوسے ڈالنے والے شیطان کا ذکر کیا گیا
جسے خناس کا نام دیا گیا ہے۔ تو عمران سمجھ گیا یہ خناس ہی
یہاں کی مقامی زبان میں گاناری شیطان کہا جاتا ہو گا اور
عمران کے ذہن میں یہ بات آئی اس کے دل میں اطمینان کے
ابھرنے لگ گئے کیونکہ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ جس
قوت سے پجاری اس قدر خوفزدہ ہے اس کے بارے میں مقا
میں مسلمانوں کو نہ صرف آگاہ کر دیا گیا تھا بلکہ اس سے بچنا

بتا دیا گیا تھا۔
"کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہ گاناری شکتی ہمیں بے بس کر کے کیا
ے گی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"آئندہ جو ہونے والا ہے وہ میرے علم سے باہر ہے۔ بہر حال میں
اندازہ لگا سکتا ہوں کہ یہ تمہیں بے بس کر کے آتما رام کے پاس لے
جائے گی اور پھر آتما رام تمہیں ہلاک کر دے گا تاکہ اپنے دوست
مہامہان سے شودرمان میں موجود دولت حاصل کر سکے اور ایک
بات میں یہ بھی بتا دوں کہ جب تک یہ گاناری شکتی تمہارے جسم
کے اندر موجود رہے گی تم پر کوئی اسلحہ یا کوئی شکتی اثر نہ کر سکے
گی"۔۔۔۔۔۔ پجاری نے کہا۔
"تو پھر یہ کیسے ہمیں ہلاک کریں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"قدرتی طور پر۔ مثلاً کوئی چٹان اٹھا کر تمہارے سر پر یا جسم پر مار
دیں گے یا تمہیں کسی بلندی سے نیچے پھینک دیں گے۔ میرا مطلب
ہے کہ مصنوعی انداز میں تمہیں ہلاک نہ کیا جا سکے گا"۔۔۔۔۔۔ پجاری
نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چلتے چلتے اچانک
پجاری ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھ آنے
والے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی روک دیا۔
"وہ سامنے درخت دیکھ رہے ہو جس پر سرخ رنگ کے پروں کا
جھنڈا لہرا رہا ہے۔ یہ ہماری سرحد ہے۔ اس درخت کی دوسری طرف
رنام قبیلے کی سرحد شروع ہوتی ہے جس پر اس وقت آتما رام کا قبضہ

ہے اور گاناری شکتی اس درخت کی دوسری طرف تمہارے
موجود ہے اس لئے میں آخری بار تمہیں کہہ رہا ہوں کہ تم
واپس چلے چلو ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے"...... پجاری نے کہا۔
" تمہارا بے حد شکریہ پجاری گساری۔ تم سے ہمیں بے حد
معلومات حاصل ہوئی ہیں لیکن ناکام واپسی کا لفظ ہماری لغت
ہے ہی نہیں"...... عمران نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ میں تمہیں مجبور تو نہیں کر سکتا۔ اب
اجازت"۔ پجاری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تیزی
واپس مڑ گیا۔ واپسی کے لئے مڑتے ہوئے اس نے عمران اور اس
ساتھیوں کو ایسی نظروں سے دیکھا تھا جیسے اسے ان پر بے حد ر
رہا ہو۔
" بے فکر ہو جاؤ۔ انشاء اللہ پھر تم سے ملاقات ہو گی"......
نے مسکراتے ہوئے کہا تو پجاری نے کندھے جھٹکے اور پھر آگے
گیا۔ چند لمحوں بعد وہ درختوں اور پہاڑیوں میں غائب ہو گیا۔
" اب ہم نے باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے آگے بڑھنا ہے
بیٹھ جاؤ"...... عمران نے ایک چٹان کی طرف اشارہ کرتے ہو
کہا اور پھر وہ خود بھی ساتھ ہی موجود ایک دوسری چٹان پر بیٹھ
اس کے ساتھی بڑی چٹان پر بیٹھ گئے۔
" اب پہلے اس آتما رام کا خاتمہ ضروری ہے اور میں نے اس
لئے ایک منصوبہ بنایا ہے کہ ہم اس شیطانی طاقت کے ہاتھ

انیں۔ جب یہ ہمیں اپنی طرف سے بے بس کر کے اس آتما رام تک
ئے تو پھر اس آتما رام کا خاتمہ کر دیا جائے"...... عمران نے کہا۔
لیکن کیسے ماسٹر۔ بقول تمہارے جب ہم بے بس ہوں گے تو
...... جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔
میرا ذہن آزاد ہو گا اس لئے میں مقدس کلام دل ہی دل میں
راؤں گا اس طرح گاناری طاقت فنا ہو جائے گی اور ہم بے بسی کی
بت سے نکل آئیں گے اور اس کے بعد اس آتما رام کی گردن
مانی سے توڑی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔
باس پجاری نے اس شیطانی طاقت کی کیا نشانیاں بتائی
...... جوزف نے پوچھا۔
اس نے بتایا ہے کہ یہ شیطانی طاقت انسانی سانس کے ساتھ
ہو کر اس کے جسم میں داخل ہوتی ہے اور پھر اس کے خون
شامل ہو کر اس پر قابو پا لیتی ہے۔ پھر چاہے تو وہ اسے بے بس کر
ے یا کوئی شیطانی کام کرائے بہرحال یہ ذہن پر مکمل طور پر قابو
ہیں پا سکتی البتہ یہ ذہن میں شیطانی وسوسے پیدا کرتی ہے"۔ عمران
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
اوہ باس۔ پھر تو یہ گاجوری ہوئی۔ گاجوری کی بھی یہی نشانیاں
اور گاجوری کی طاقت کو توڑا جا سکتا ہے"...... جوزف نے کہا۔
ہو سکتا ہے کہ افریقہ میں اس کا نام گاجوری ہو یا گاناری ہو۔
عربی میں اسے خناس کہتے ہیں اور مقدس کلام میں اس طاقت کی

یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ یہ انسانی دلوں اور ذہنوں میں
وسوسے ڈالتی ہے اور اس سے بچنے کا طریقہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ ا
سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائیں اور جو اس کی پناہ میں آگیا
کوئی شیطانی طاقت اثر انداز نہیں ہو سکتی اس لئے "تعوذ" اس
ہے"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ گا
طاقت نے اگر ایک بار غلبہ پالیا تو پھر اس کی قوت توڑنا بہت
ہو جائے گا کیونکہ یہ تمہارے ذہن سے مقدس کلام کو بھی
دے گی اس لئے پہلے اس سے بچنے کی کوشش کرو یا پھر وچ
ہاشانی کا طریقہ استعمال کرو"...... جوزف نے کہا۔

" وہ کون سا طریقہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

" باس جس کے جسم پر گاجوری قبضہ کر لیتی ہے اس پر وچ
ہاشانی اس کے منہ میں مقدس روشن خوشبو کے قطرے ڈال
اس طرح گاجوری کو فرار ہونا پڑ جاتا تھا اور وچ ڈاکٹر ہاشانی کہتا
گاجوری سے بچنے کے لئے اپنے پاس مقدس روشن خوشبو
جائے"۔ جوزف نے کہا۔

" وہ مقدس روشن خوشبو کون سی ہے اور یہاں کہاں سے
گی"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ یہ مقدس روشن خوشبو ایک درخت کے رس
ہے لیکن مجھے وہ درخت تو ابھی تک نظر نہیں آیا"......

ب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

باس۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں مقدس کلام یا اسمائے حسنہ کا
رتے ہوئے آگے بڑھنا چاہئے اس صورت میں شیطانی طاقت تو
خود شیطان کو بھی ہم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے گی"۔ ٹائیگر

ہاں۔ آؤ چلیں"...... تعوذ تمہیں آتا ہو گا اس کا ورد کرنا
عمران نے کہا اور ٹائیگر کے سرہلانے پر وہ اٹھ کر تیزی سے
ھنے لگ گئے۔ پھر وہ جیسے ہی اس سرحد والے درخت سے
طرف پہنچے اچانک سامنے ایک درخت سے جیسے کوئی جانور
لوا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے جوزف اور جوانا دونوں کو
کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔
سرحد پار کرتے ہی مسلسل اعوذ باللہ کا ورد کر رہا تھا لیکن
اور جوانا کو اس طرح نیچے گرتا دیکھ کر اس کی زبان لاشعوری
رک گئی اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے
لمہ اس کے جسم سے توانائی غائب ہو گئی ہو اور وہ بھی لڑکھڑا کر
ر پڑا۔

س۔ باس کیا ہوا۔ آپ کو کیا ہوا"...... ٹائیگر نے عمران کو
دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اس کی طرف
ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ بھی لڑکھڑا کر نیچے گرا اور ساکت ہو
عمران کی زبان بھی بے حس و حرکت ہو چکی تھی لیکن اس کا

ذہن کام کر رہا تھا لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں یہ
مقدس کلام پڑھنے کے باوجود اگر اس شیطانی طاقت نے
کر لیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مقدس کلام میں کوئی اثر
لیکن جیسے ہی یہ خیال اس کے ذہن میں آیا اس کے ذہن
اچانک بم پھٹ پڑا اور اس کے ساتھ ہی خود بخود اس کے
لاحول ولا قوۃ کے مقدس الفاظ ابھر آئے اور ان الفاظ کے
ذہن میں گونجتے ہی اسے وہ وجہ سمجھ آ گئی جس کی وجہ سے اس
طاقت کو اس پر اور ٹائیگر پر قبضہ کرنے کا موقع ملا تھا۔
جوزف اور جوانا دونوں مقدس کلام کا ورد نہ کر رہے تھے اس
پر اس شیطانی طاقت نے پہلے قبضہ کیا اور پھر انہیں اچانک
دیکھ کر عمران نے لاشعوری طور پر ورد کرنا بند کر دیا اور اس
بند ہوتے ہی گاناری نے اس پر قبضہ کر لیا اور ٹائیگر عمران
دیکھ کر چیخ اٹھا اس لئے ظاہر ہے اس نے بھی ورد کرنا بند کر
اس لئے وہ بھی اس شیطانی طاقت کے قابو میں آ گیا تھا۔
ہی عمران کے ذہن میں آئی اس کا ذہن مطمئن ہو گیا اور
ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک بار پھر یہ بات ابھری کہ
طاقت نے واقعی اس کے ذہن میں شیطانی وسوسہ پیدا کر ا
اللہ تعالیٰ نے رحمت کر دی اور اس شیطانی وسوسے کی وجہ
ایمان ضائع ہونے سے بچ گیا تھا لیکن اب صورت حال یہ
سوچ رہا تھا لیکن اس کا جسم مکمل طور پر بے بس تھا۔ پھر

ئے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر
ں پر لادا اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ بستی میں داخل ہو کر وہ ایک
ے پر موجود بڑی سی جھونپڑی میں داخل ہوئے اور ان کو وہاں
پر بچھی ہوئی گھاس پر لٹا دیا گیا۔ عمران نے دیکھا کہ ان کے
لکڑی کے ایک تخت پر ایک کافی موٹا کافرستانی موجود تھا جس
والا جسم عریاں تھا البتہ اس نے اپنے نچلے جسم پر زرد رنگ کا
لپیٹا ہوا تھا۔ اس کا سر مکمل طور پر گنجا تھا البتہ ایک سائیڈ پر
کی لمبی سی چوٹی تھی جو اس کی کمر تک جا رہی تھی۔ اس کے
ے پر شیطنیت جیسے ثبت ہوئی نظر آ رہی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ
تما رام ہے۔

ہا۔ ہا۔ ہا۔ آخر کار تم لوگ میرے قابو میں آ ہی گئے“...... آتما
نے شیطانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی
وں میں تیز چمک ابھر آئی تھی اور عمران نے فوراً ہی روشنی کا
س کلام پڑھنے کے بارے میں سوچا کیونکہ اب تک اس نے
ہ کلام نہ پڑھا تھا تاکہ وہ پہلے اس آتما رام تک پہنچ جائے لیکن
جبکہ آتما رام سامنے موجود تھا اس نے سوچا کہ وہ دل ہی دل میں
مقدس کلام کو پڑھنا شروع کر دے تاکہ اس کا جسم اس شیطانی
سے نجات حاصل کر سکے لیکن ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا آتما
س نے تالی بجاتے دیکھا۔ اسی لمحے ایک مقامی نوجوان اندر
ا اور آتما رام نے اسے موجو کہہ کر مخاطب کیا اور اسے کہا کہ

وہ مہامہان سے اس کا رابطہ کرائے۔ وہ اس سے براہ
کرنا چاہتا ہے تو عمران رک گیا۔ وہ ان دونوں کے درمیان
والی بات چیت سننا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیسے
نے مقدس کلام پڑھا یہ شیطانی طاقت اس کے جسم سے نکل
اور اس آتما رام کو بہرحال اس کا علم ہو جائے گا اور پھر کچھ
واقعی مہامہان اور آتما رام کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی
خاموش پڑا ہوا یہ ساری گفتگو سنتا رہا اور پھر اچانک اس کا دل
سے بھر گیا کیونکہ آتما رام نے وہ راز بتا دیا تھا جس کی عمران
سے زیادہ تلاش تھی کہ صدیوں سے بنی ہوئی عمارت کسی
شکتی کی وجہ سے قائم ہے اور مقدس کلام پڑھتے ہی یہ شیطانی
جسے رمتائی کا نام دیا گیا تھا فنا ہو جائے گی اور اس کے ساتھ
عمارت بھی خود بخود ملبے کا ڈھیر بن جائے گا۔ پھر جب آتما
مہامہان کے یہاں آنے کی بات کی تو عمران کا دل ایک بار
پڑا کیونکہ اگر مہامہان باہر آ جاتا ہے تو بھی اسے آسانی سے
سکتا ہے لیکن مہامہان نے کسی صورت بھی باہر آنے سے انکا
تھا۔ اس کے بعد اس آتما رام نے انہیں کسی پہاڑی کی چوٹی
گرانے کی بات کی اور اس موجو کے ذریعے آدمی منگوا لیے جنہو
عمران اور اس کے ساتھیوں کو کاندھوں پر اٹھانے کے ساتھ
اس آتما رام کا تخت بھی اٹھا لیا تھا اور پھر وہ سب اس جھونپڑ
باہر آ گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے دل ہی دل میں سورۃ

اور د کرنا شروع کر دیا۔ گو اس کی زبان حرکت نہ کر رہی تھی لیکن
ہنی طور پر تو وہ پڑھ سکتا تھا اور پھر پہلے شیطانی وسوسے کے بعد اللہ
الیٰ نے اس پر کرم کر دیا تھا کہ اس کے ذہن میں لاحول ولا قوۃ اللہ
باللہ کے مقدس الفاظ خود بخود ابھر آئے تھے اس طرح اس کا ذہن
یطانی طاقت سے باہر آ گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے بعد کوئی
یطانی وسوسہ پھر اس کے ذہن میں پیدا نہ ہو سکا تھا اور وہ آسانی سے
مقدس کلام ذہنی طور پر پڑھتا جا رہا تھا اور پھر آہستہ آہستہ اسے
سوس ہونے لگا کہ اس کے جسم میں توانائی کی لہریں سی دوڑنے لگی
ہیں لیکن ابھی ان لہروں کی طاقت کافی کم تھی لیکن عمران مسلسل
اس مقدس کلام کا ورد کرتا رہا۔ اس دوران اسے اور اس کے
اتھیوں کو اٹھا کر چلنے والے مقامی آدمی اب چڑھائی چڑھتے ہوئے
یک اونچی چوٹی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آگے آگے آتما رام کا
خت تھا اور اس کے پیچھے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھائے
مقامی افراد چڑھ رہے تھے۔ ویسے یہ مقامی آدمی خاصے قوی ہیکل اور
طاقتور تھے کہ وہ عمران، جوزف اور جوانا جیسے بھاری بھرکم افراد کو
اٹھائے اس طرح چڑھائی پر چڑھتے جا رہے تھے جیسے عمران اور اس
کے ساتھیوں کا سرے سے کوئی وزن ہی نہ ہو اور پھر آخرکار وہ چوٹی پر
چ گئے۔ ایک مسطح چٹان پر آتما رام کا تخت رکھ دیا گیا اور اس کے
اتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی چٹان پر ہی لٹا دیا گیا۔
ران مسلسل مقدس کلام پڑھ رہا تھا۔ گو اسے محسوس ہو رہا تھا کہ

اس کے جسم میں پہلے کی نسبت خاصی توانائی آ گئی ہے لیکن
باوجود وہ ابھی تک اس قابل نہ ہوا تھا کہ حرکت کر سکے۔ ا
اسے خیال آیا کہ اس قدر کثیر تعداد میں مقدس کلام پڑھنے کے
بھی ابھی تک مکمل طور پر ٹھیک کیوں نہیں ہوا حالانکہ مقدس
کا تو ایک لفظ ہی اس شیطانی طاقت کے خاتمے کے لئے کافی
اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں خود بخود یہ خیال
چونکہ وہ زبان سے یہ کلام ادا نہیں کر رہا اس لئے اس کے
تیزی سے سامنے نہیں آ رہے کیونکہ ایمان کے بھی دو درجے
ہیں۔ ایمان بالقلب اور ایمان باللسان یعنی دل سے ایمان لے آنا
زبان سے اس کا اقرار کرنا اور جب تک دونوں پہلو مکمل نہ
ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس نے اپنی زبان کو حرکت د
کی کوشش شروع کر دی۔ چونکہ کچھ نہ کچھ توانائی تو بہرحال اس
جسم میں آ گئی تھی اس لئے تھوڑی سی کوشش سے اس کی
زبان نے حرکت کرنا شروع کر دی۔ آتما رام اس دوران آگے
طرف بڑھ گیا تھا۔ وہ شاید گہرائی کو چیک کرنا چاہتا تھا جبکہ ا
اٹھا کر لے آنے والے ان کے پیچھے ہاتھ باندھے مؤدب کھڑے
زبان کے حرکت میں آتے ہی عمران نے مقدس کلام اب زبان
ادا کرنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی اس نے سورۃ مکمل کی ا
ایک دھماکہ سا ہوا اور گہرائی کی طرف جھکا ہوا آتما رام تیزی
واپس مڑا۔

میں جا رہی ہوں۔ میں جا رہی ہوں مہاراج۔ مجھے آگ لگ گئی
میں جل رہی ہوں۔ میں گاناری جل رہی ہوں۔ میں جا رہی
..... دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی کسی عورت کی چیختی اور
ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف عمران بلکہ
ے تینوں ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئے۔
اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ گاناری انہیں چھوڑ کر بھاگ گئی۔ سنو۔
انہیں اٹھا کر نیچے پھینک دو"...... آتما رام نے پاگلوں کے سے
یں چیختے ہوئے ان مقامی دیوہیکل آدمیوں سے کہا اور وہ سب
ے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اسی
وانا بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پھر پلک جھپکنے میں چیختا ہوا آتما
یک لمحے کے لئے اس کے دونوں ہاتھوں پر اٹھتا ہوا نظر آیا اور
ے لمحے اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا نیچے گہرائی میں گرنے لگا۔
کے حلق سے انتہائی خوفناک چیخ نکلی تھی اور پھر یہ چیخ گہرائی میں
چلی گئی جبکہ عمران، ٹائیگر اور جوزف تینوں ان آٹھ قوی ہیکل
آدمیوں سے ٹکرا گئے تھے۔ جوانا بھی آتما رام کو نیچے گہرائی میں
۔ کر بجلی کی سی تیزی سے ان کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ یہ
لوں افراد گو طاقتور اور مضبوط جسموں کے مالک تھے لیکن ظاہر ہے
ران، جوزف، جوانا اور ٹائیگر کی طرح تربیت یافتہ بہرحال نہ تھے
لئے تھوڑی ہی دیر بعد وہ آٹھوں کے آٹھوں زمین پر بے حس و
پڑے ہوئے تھے۔ اس دوران آتما رام کی چیخ گہرائی میں کہیں

گم ہو چکی تھی۔ وہ آٹھوں بے ہوش ہو چکے تھے۔ عمران نے
ٹکراتے ہی اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ انہیں ہلاک
اور عمران کی یہ بات چونکہ جوانا نے بھی سن لی تھی اس لئے
بھی دو آدمیوں کی گردنیں توڑنے کی بجائے انہیں صرف بے
دیا تھا۔

"تم یہیں ٹھہرو میں اس آتما رام کا حشر دیکھ لوں۔ کہیں
نہ بچ گیا ہو"...... عمران نے ان سب کے بے ہوش ہوتے
سے اس طرف کو بڑھتے ہوئے کہا جدھر سے جوانا نے اسے نیچے
میں پھینکا تھا اور پھر جب عمران کنارے پر پہنچا اور اس نے
طرف جھک کر نیچے جھانکا تو اس کے جسم میں بے اختیار جھرجھر
گئی۔ یہ واقعی انتہائی بلند چوٹی تھی اور نیچے گہرائی کی آخری حد
سے نظر ہی نہ رہی تھی لیکن آتما رام کی کٹی پھٹی اور ٹوٹی پھوٹی
کافی گہرائی میں ایک چٹان پر پڑی ہوئی صاف دکھائی دے رہی
عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس
وہ مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر
شروع کر دیا جس نے اپنی رحمت سے اسے اور اس کے ساتھیو
ان شیطانی قوتوں کے شر سے نجات دلائی تھی۔

"کیا ہوا ماسٹر۔ مر گیا یہ شیطان یا زندہ ہے"...... عمران
مڑتے ہی جوانا نے کہا۔

"ہلاک ہو گیا ہے۔ تم نے اس قدر اچانک اسے نیچے پھینکا

اپنی شیطانی طاقتوں کو بھی آواز نہ دے سکا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ ہم اچانک کیسے ٹھیک ہو گئے۔ ویسے میں نے تو جب
کراس کی تھی تو میں مقدس کلام پڑھ رہا تھا لیکن اس کے باوجود
شیطانی طاقت نے مجھ پر قبضہ کر لیا اور آپ تو مجھ سے بھی پہلے
کے قبضے میں آگئے تھے اور پھر نجانے کیوں وہ اچانک خود ہی
چھوڑ کر بھاگ گئی"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اسے وہ
ی تفصیل بتا دی جو اس دوران اس کے ذہن میں آتی رہی تھی۔

"اوہ۔ تو زبان سے بھی اس کی ادائیگی شرط ہوتی ہے"...... ٹائیگر
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یعنی اس کی پوری طاقت کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسے
زبان سے باقاعدہ ادا کریں۔ بہرحال یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم
ہے ورنہ انسان تو واقعی خطاکار ہے۔ وہ تو بڑی جلدی شیطان کے
بہکاوے میں آجاتا ہے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

"ماسٹر۔ آپ نے انہیں کیوں ہلاک نہیں ہونے دیا۔ یہ تو اس
شیطان کے ساتھی ہیں"...... جوانا نے بے ہوش پڑے ہوئے مقامی
لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ اس آتما رام کی شیطانی طاقتوں کے اسیر تھے اس لئے
کوئی قصور نہیں ہے۔ بہرحال ان میں سے ایک کو ہوش میں

لے آؤ تا کہ اس سے اس شودرمان کے بارے میں تفصیلات
جا سکیں"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا ان مقامی افراد
سے ایک کی طرف بڑھ گیا۔

مہامہان شودرمان کے ایک کمرے میں لکڑی کے تخت پر آلتی
پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک بڑا سا پیالہ تھا جس
میں سیاہ رنگ کا سیال بھرا ہوا تھا۔ وہ تھوڑی دیر بعد پیالہ
اٹھاتا اور اس سیاہ رنگ کے انتہائی بدبودار سیال کا گھونٹ بھرتا اور
پیالہ واپس رکھ دیتا۔ سیال سے واقعی بے حد مکروہ بو نکل رہی تھی
لیکن مہامہان اس مکروہ اور بدبودار سیاہ رنگ کے گاڑھے سے سیال
گھونٹ لے کر اس طرح منہ بناتا جیسے دنیا کا سب سے لذیذ اور
لذت بخش مشروب کا گھونٹ اس نے پیا ہو۔ ابھی اس نے آدھا
پیالہ ہی پیا تھا کہ اچانک کمرے کے ایک کونے سے کسی کے چیخنے
کی آواز سنائی دی تو مہامہان بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے حیرت
سے کمرے کے اس کونے کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے کمرے کے
اس کونے کے فرش سے دھواں سا نکلا اور پھر سیاہ رنگ کا ایک چوہا

دوڑتا ہوا مہامہان کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ یہ خاصا قد آور
کسی بڑے سے بلے جیسا۔ اس کی آنکھیں تیز سرخ رنگ کی
"کیا خبر لائے ہوئے اچھا"...... مہامہان نے اس چو
مخاطب ہو کر کہا۔
"مہامہان۔ تمہارا دوست اور ساتھی آتما رام ہلاک کر
ہے"...... اس چوہے کے منہ سے چیختی ہوئی سی آواز نکلی تو مہا
اس بری طرح اچھلا کہ اس کے سامنے پڑا ہوا سیاہ رنگ کے سیا
پیالہ الٹ کر نیچے فرش پر گرا اور اس میں سے سیال نکل کر نیچے
تو اس چوہے نے بجلی کی سی تیزی سے اس سیال کو چاٹنا شرو
دیا۔
"کیا۔ کیا کہا ہے تم نے اچھا۔ کیا کہا ہے تم نے"...... مہا
نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن وہ چوہا اسے کوئی جواب دی
بجائے اس سیال کو چاٹنے میں مصروف رہا تو مہامہان نے ہاتھ
کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے ہوا میں اٹھا کر پوری
سے دوبارہ فرش پر پٹخ دیا۔
"میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا کہا ہے تم نے اور تم جواب نہیں
رہے۔ تمہاری یہ جرأت"...... مہامہان نے غصے کی شدت سے
ہوئے کہا لیکن چوہا نیچے گرتے ہی ایک بار پھر تیزی سے دوڑ کر
سیال پر جھپٹا اور اس نے ایک بار پھر تیزی سے اسے چاٹنا شرو
دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اس سیال کے علاوہ اور کسی

اہ نہ ہو۔
پیچھے ہٹو ورنہ میں تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گا"...... مہامہان
ختے ہوئے کہا لیکن وہ چوہا مسلسل اس سیال سے ہی چمٹا رہا تو
ہان کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ گیا۔ اس نے منہ ہی منہ میں
ھ کر اس چوہے پر پھونک ماری تو کمرہ ایک کربناک چیخ سے
اٹھا اور وہ چوہا الٹ کر پیچھے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت
گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں
پھیلتا چلا گیا اور پھر یہ دھواں بھی غائب ہو گیا۔
مہامہان نے زور سے تالی بجائی تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک
نے قد کی بونی سی سیاہ رنگ کی عورت اندر داخل ہوئی۔ اس
ت کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا البتہ اس کے چہرے کے
وخال ایسے تھے جیسے وہ بھیل قبیلے کی کوئی بونی عورت ہو۔
مارشانی حاضر ہے آقا"...... اس بونی عورت نے مہامہان کے
منے پہنچ کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔
مارشانی ابھی اچھا ایک خبر لے آیا تھا کہ آتما رام ہلاک کر دیا گیا
کیا یہ خبر درست ہے"...... مہامہان نے تیز اور تحکمانہ لہجے

ہاں مہامہان۔ اچھا نے تمہیں درست خبر دی ہے"...... اس
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اوہ۔ ایسا کس نے کیا ہے۔ کیسے ہوا ہے۔ آتما رام تو انتہائی

طاقتور شکتیوں کا مالک تھا۔ اسے کون ہلاک کر سکتا ہے
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس عورت کی بات پر
یقین ہی نہ آرہا ہو۔

" کاجلا کے دشمنوں نے آقا"...... اس عورت نے
مہامہان ایک بار پھر اچھل پڑا۔

" کیا کہہ رہی ہو مارشانی۔ کاجلا کے دشمن تو بے بس ہو گئے
مہامہان نے کہا۔

" وہ واقعی بے بس ہو چکے تھے آقا اور آتما رام انہیں اٹھوا کر
کی بلندی پر لے گیا تاکہ انہیں نیچے گہرائی میں پھینک کر
دے کہ اچانک گاناری کی شکتی چیختی ہوئی انہیں چھوڑ کر
اور وہ ٹھیک ہو گئے اور ان میں سے ایک نے آتما رام کے
سے پہلے اسے اٹھا کر نیچے گہرائی میں پھینک دیا اور آتما رام
وقت بھی نہ مل سکا کہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے اپنی کسی شکتی
سکتا"۔ مارشانی نے کہا۔

" لیکن اس کی شکتیاں تو خود بخود اس کی حفاظت کرتی
پھر وہ کیسے ہلاک ہو گیا"...... مہامہان نے کہا۔

" وہ انتہائی بلندی پر تھا مہامہان۔ اتنی بلندی پر کہ
حفاظت پر مامور شکتیاں اتنی بلندی پر پہنچ نہیں سکتیں۔ وہ
تھیں اور اگر آتما رام نیچے تک صحیح سلامت پہنچ جاتا تو اس
اسے سنبھال لیتیں لیکن اس کی بدقسمتی کہ وہ پہلے ہی

ہلاک ہو گیا"...... مارشانی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو
مہامہان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" یہ تو بہت برا ہوا۔ اب کیا ہو گا۔ آخر میں ان دشمنوں کے لئے
طریقہ اختیار کروں۔ یہ تو موت کی طرح شودرمان اور میرے پیچھے
گے ہیں۔ کوئی ترکیب ہی ان پر کارگر نہیں ہو رہی"۔ مہامہان
بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

" مہامہان۔ مارشانی تمہیں مشورہ دے سکتی ہے لیکن تم نے آج
مارشانی سے مشورہ ہی نہیں لیا"...... اس بونی عورت نے کہا تو
مہامہان چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

" تم۔ تم تو صرف اطلاع دینے والی شکتی ہو۔ تم کیا مشورہ دے
...... مہامہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مہامہان عظیم متردکام نے مجھے وہ شکتیاں بھی بخشی ہوئی ہیں
کی وجہ سے میں اور بھی بہت کچھ کر سکتی ہوں۔ تمہاری عدم
دگی میں مارشانی یہاں شودرمان میں عظیم متردکام کی پوجا کرتی
ہے"...... اس بونی عورت نے کہا۔

" اچھا۔ واہ مجھے تو اس کا کبھی خیال ہی نہ آیا تھا۔ ٹھیک ہے دو
...... مہامہان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" مہامہان۔ کاجلا کے دشمنوں سے نمٹنے کا یہ طریقہ نہیں ہے جو تم
پنار کھا ہے۔ تم ان سے خوفزدہ ہو کر شودرمان میں گھس کر بیٹھ
اس طرح تو وہ تمہاری تمام شکتیاں ایک ایک کر کے ختم

کرتے چلے جائیں گے اور آخر میں وہ شودرمان کو بھی تباہ کر اور آتمارام کی طرح تمہیں بھی ہلاک کر دیں گے"...... عورت نے کہا تو مہامہان ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ تم یہ بات کس رہی ہو۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اچما کو فنا کر دیا" مہامہان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مہامہان میں سب کچھ جانتی ہوں لیکن جو میں نے کہا شودرمان کے فائدے کے لئے کہا ہے۔ کاجلا کے فائدے کے ہے"...... مارشانی نے کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا مشورہ ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم مہامہان ہو۔ اپنی خاص کالوگی شکتیوں کو سامنے شودرمان سے باہر نکل کر اپنے دشمنوں کا خاتمہ کر دو"...... نے کہا تو مہامہان بے اختیار اچھل پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم یہ مشورہ کیوں دے رہی ہو۔ مان کی ماتحت شکتی ہو اور تم چاہتی ہو کہ میں ہلاک ہو بھیل مان میری جگہ مہامہان بن جائے"...... مہامہان نے

"یہ بات نہیں ہے مہامہان۔ یہ ٹھیک ہے کہ پہلے بھیل مان کے پاس رہی ہوں لیکن اب تو میں شودرمان ہوں"...... بونی عورت نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے مشورہ دے دیا اور میں نے سن لیا اب تم جا سکتی ہو"...... مہامہان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مہامہان اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں آ رہا تو ظلمی کو بلا کر اس سے مشورہ لے لو"...... بونی عورت نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے کے دروازے سے باہر نکل گئی۔

"ظلمی۔ ہاں اس سے مشورہ لیا جا سکتا ہے"...... مہامہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تخت سے نیچے اترا اور کمرے کے درمیان میں آ گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے آنکھیں کھولیں تو پورے کمرے میں گہرے سیاہ رنگ کا دھواں سا بھر چکا تھا۔ مہامہان دوبارہ جا کر اپنے تخت پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں موجود گہرے سیاہ رنگ کا دھواں اس کے سامنے اکٹھا ہوا اور پھر وہ ایک دیوہیکل مرد کی شکل اختیار کر گیا جو سر سے پیروں تک گہرے سیاہ رنگ کا تھا۔ انتہائی گہرے سیاہ رنگ کا۔

"ظلمی حاضر ہے آقا"...... اس سیاہ رنگ کے آدمی نے انتہائی مودبانہ انداز میں کہا۔

"میرے سامنے بیٹھ جاؤ ظلمی۔ میں نے تمہیں ایک خاص مقصد کے لئے بلایا ہے"...... مہامہان نے کہا تو گہرے سیاہ رنگ کا دیوہیکل آدمی تخت کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں بھی گہرے سیاہ رنگ کی تھیں حتیٰ کہ اس میں سفیدی کا شائبہ تک

نہ تھا۔ اس کے دانت بھی سیاہ رنگ کے تھے اور اس کا پورا جسم انتہائی گہرے سیاہ رنگ کے بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

"حکم کرو آقا"...... ظلمی نے کہا۔

"ظلمی کیا تمہیں معلوم ہے کہ شودرمان اور کاجلا کو کیا درپیش ہے"...... مہامہان نے کہا۔

"ہاں میرے آقا۔ ظلمی کو معلوم ہے"...... ظلمی نے اسی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی اچمانے آکر خبر دی تھی کہ میرا دوست آتما رام بھی ہو گیا ہے اور مارشانی نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ میں نے اس لئے بلایا ہے کہ تم مجھے مشورہ دو کہ ان دشمنوں سے کا شودرمان کو کیسے بچایا جا سکتا ہے"...... مہامہان نے کہا۔

"آقا تمہارے دوست آتما رام نے ان دشمنوں کے سامنے تم بات کرتے ہوئے وہ راز دوہرا دیا تھا جو تم نے اسے بتایا تھا شودرمان کی عمارت اس قدر طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود مضبوطی سے قائم ہے"...... ظلمی نے کہا۔

"تو کیا وہ دشمن اس وقت آتما رام اور میری باتیں سن تھے"...... مہامہان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ وہ سن رہے تھے اور انہیں سب سے زیادہ خوشی یہی راز سن کر ہوئی تھی کیونکہ وہ اس بات پر پریشان تھے کہ عمارت کو کس طرح تباہ کریں۔ وہ اپنے ساتھ دنیا کا انتہائی

لائے تھے اور انہوں نے یہ بم شودرمان پہاڑی پر نصب کر کے چلایا تھا لیکن منتروما طاقتوں کی وجہ سے اس کا کوئی اثر نہیں ہوا ئے اب انہیں کچھ نہ آ رہی تھی کہ وہ آخر کس طرح اس عمارت باہ کریں کیونکہ جب تک شودرمان قائم ہے تب تک کاجلا کو نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا"...... ظلمی نے جواب دیتے ہوئے

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا ظلمی۔ اب کیا ہو گا"...... مہامہان نے بری طرح ہراساں ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ین تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آقا آپ نے ظلمی سے مشورہ لے کر اس کی عزت افزائی کی ہے اور ظلمی اس عزت افزائی پر بے حد خوش ہے اور آقا جب ظلمی خوش ہو ئے تو پھر شودرمان کو کوئی تباہ نہیں کر سکتا"...... ظلمی نے دانت لتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ دشمن تو انتہائی خطرناک ہیں"...... مہامہان نے کہا۔

"آقا۔ یہ دشمن جس قدر بھی خطرناک ہوں ان سے شودرمان کو ئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ آپ نے جو راز آتما رام کو بتایا تھا اور اپ کے دشمنوں نے سنا ہے وہ غلط ہے"...... ظلمی نے کہا تو انہان بے اختیار اپنے تخت پر اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت کہ اب تم مہامہان کو غلط مہامہان نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"آقا۔ میں نے آپ کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ آپ نے
کہا تھا وہ آپ سے پہلے مہامہان کے دور کی بات تھی اور آپ
مہامہان نے جو کچھ آپ کو بتایا تھا وہی آپ نے آتما رام کو
لیکن آپ سے پہلے مہامہان نے جان بوجھ کر یہ غلط بیانی
کیونکہ شودرمان کی حفاظت کے لئے صدیوں سے یہ غلط بات کی جا
رہی ہے لیکن اصل راز کا علم ظلمی کو ہے کیونکہ ظلمی میں عظیم متر
کا دماغ ہے جو بات عظیم متروکام سوچتا ہے وہی ظلمی کے ذہن
پہلے آتا ہے"...... ظلمی نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"...... مہامہان نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا چونکہ آپ دشمنوں کی وجہ سے پریشان ہیں اس لئے میں
کو بتا دیتا ہوں کہ اس عمارت کی حفاظت وہ شکتی نہیں کر
آپ نے آتما رام کو بتائی تھی۔ اس شودرمان کی حفاظت
متروکام خود کر رہے ہیں۔ عظیم متروکام کا مجسمہ۔ جب تک
شودرمان کی عمارت کا ایک پتھر بھی اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جا
اس عمارت کی اصل مضبوطی عظیم متروکام کے مجسمے میں
اور یہ بھی بتا دوں آقا کہ عظیم متروکام نے اپنے مجسمے کی حفاظت
انتہائی زبردست انتظام کر رکھا ہے۔ اس مجسمے کو دنیا کے
ہتھیار سے نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا حتیٰ کہ بم بھی اس
جائے تب بھی اسے معمولی سا نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ ہاں

چیز ایسی ہے جو اسے نقصان پہنچا سکتی ہے"...... ظلمی نے کہا تو
مہان بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سی چیز ظلمی"...... مہامہان نے حیرت بھرے لہجے میں

"روشنی کے مالک اور روشنی کے خالق کی بڑائی کا اقرار۔ بس میں
تنا ہی بتا سکتا ہوں۔ اگر میں نے مزید تفصیل بتائی تو اس کی وجہ
میں خود فنا ہو جاؤں گا"...... ظلمی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو روشنی کے یہ نمائندے اسے نقصان پہنچا سکتے
ہیں"...... مہامہان نے کہا۔

"ہاں۔ اگر وہ یہاں تک پہنچ گئے تو۔ اگر وہ شودرمان میں داخل
ہو سکے تو"...... ظلمی نے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو وہ یہاں آتے ہیں اور یہی ان کا مقصد ہے"۔
مہامہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو انہیں شودرمان میں داخل ہونے سے روکو مہامہان"۔ ظلمی
کہا۔

"یہی بات پوچھنے کے لئے تو میں نے تمہیں بلایا ہے اس لئے تو
ارہ جب وہ اندر داخل ہوئے تو میں نے انہیں باہر بھجوا دیا
...... مہامہان نے کہا۔

"آقا۔ شودرمان کی بیرونی حفاظت کے لئے اوکلی قبیلے کے جنگجوؤں
کام لو۔ وہی انہیں روک سکتے ہیں"...... ظلمی نے کہا تو مہامہان

بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے
آئے تھے۔

" لیکن اوکلی قبیلہ تو بھیل ہے اور وہ عام انسان ہیں۔ وہ کیا
خطرناک دشمنوں کا مقابلہ کر سکیں گے۔ وہ تو عام جنگلی
جبکہ یہ تجربہ کار لوگ ہیں"...... مہامہان نے حیران ہو کر کہا۔

" آقا آپ لپنے دشمنوں کی روشنی کی طاقتوں سے خوفزدہ ہیں
میں آپ کو بتا دوں کہ ان کے اندر روشنی کی ایسی طاقتیں نہیں
جیسی کہ ہمارے اندر شیطانی طاقتیں ہیں البتہ ان کے پاس رو
مقدس کلام موجود ہے۔ یہ اس سے مدد لیتے ہیں لیکن آپ خود
کہ اس اہم ترین کام پر انہیں کیوں بھیجا گیا ہے۔ کیا ایسے لوگ
میں موجود نہیں ہیں جو ان سے زیادہ روشنی کی طاقتوں کے
ہیں۔ وہ روشنی کی طاقت جس نے انہیں اس کام پر لگایا ہے
کام خود نہیں کر سکتی تھی پھر انہیں کیوں بھیجا گیا اس لئے کہ
پاس ایسا تجربہ ہے ایسی ترکیبیں ہیں کہ جن کی مدد سے یہ
بھی ممکن بنا دیتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ کالو مہان کیسے
لیکن اسے انہوں نے روشنی کی طاقتوں سے ہلاک نہیں کیا۔
ذہانت اور تجربے کی بنا پر ہلاک ہوا۔ ناکاسا طاقتوں
کس طرح اپنی ذہانت سے فنا کر دیا۔ چورانی کو یہاں کا
انہوں نے اپنی ذہانت سے شکست دی اور آخر میں آپ کے
رام کو انہوں نے کس طرح اپنی ذہانت سے ہلاک کر

طاقت ان کا ذہن اور ان کا تجربہ ہے اور شو درمان کی عمارت کو
نقصان پہنچ سکتا ہے تو ان کی ذہانت اور ان کے تجربے سے ہی پہنچ
سکتا ہے"...... ظلمی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کیا اوکلی قبیلے والے ان کی ذہانت اور ان کے تجربے کا
مقابلہ کر سکیں گے"...... مہامہان نے کہا۔

" اوکلی انسان ہیں۔ گندگی، غلاظت اور ہڈیوں اور جانوروں کی
ں سے پیدا ہونے والی طاقتیں نہیں ہیں۔ صرف فرق اتنا ہے
لی اس قدر ذہین نہیں ہیں جس قدر یہ لوگ ذہین ہیں لیکن یہ
ری کی جا سکتی ہے۔ آپ ان سب کو انتہائی زہریلے تیر اور
دے دیں اس قدر زہریلے تیر کہ یہ تیر اگر کسی چٹان کو لگ
تو اس زہر کی وجہ سے چٹان بھی گل سڑ جائے۔ اسی طرح
زہریلے نیزے اور زہریلی تلواریں مہیا کر دیں۔ جب یہ دشمن
رمان پہاڑی کے قریب آئیں تو اوکلی ان پر زہریلے تیروں اور
کے وار کریں اور اگر اس کے باوجود یہ اور قریب آ جائیں تو
یلی تلواروں سے ان کا خاتمہ کر دیں۔ ان کی تعداد صرف چار ہے۔
ادمی جن کے پاس نہ زہریلے تیر ہیں، نہ تلواریں، نہ نیزے اور
موجودہ دنیا کا کوئی اسلحہ۔ یہ صرف چار افراد کیسے اوکلی قبیلے کے
ٹھہر سکیں گے۔ اس طرح یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے
ان کا روشنی کا مقدس کلام بھی اوکلیوں پر کوئی اثر نہ کر سکے گا اور
چھپ کر وار کرنے میں بھی ماہر ہیں"...... ظلمی نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" تم نے واقعی بہترین مشورہ دیا ہے لیکن پھر مجھے متروما
کو فنا کرنا پڑے گا کیونکہ جب تک متروما طاقتیں فنا نہ ہوں
شودرمان کے قریب آ ہی نہیں سکتے"...... مہامہان نے کہا۔

" آقا بڑے کام کے لئے چھوٹی قربانیاں دینی ہی پڑتی ہیں"
نے کہا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو۔ واقعی تم نے اچھا مشورہ دیا ہے۔ اب
متروما طاقتوں کو فنا کر کے شودرمان کی حفاظت اوکلیوں کے ذ
دیتا ہوں۔ بہت اچھے۔ تم واقعی عظیم متروکام کا دماغ ہو۔ جب
ان پر اچانک زہریلے تیروں کی بارش کریں گے تو پھر یہ دشمن
صورت بھی نہ بچ سکیں گے"...... مہامہان نے یکلخت انتہائی
کن لہجے میں کہا۔

" آپ بے فکر رہیں آقا۔ اوکلی ان کا ہر صورت میں خاتمہ کر
گے"...... ظلمی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... مہامہان نے اٹھتے
کہا تو ظلمی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اچانک غائب ہو گیا۔

غار میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا جبکہ آتما رام کا
لت اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو کاندھوں پر اٹھا کر لانے
لے آٹھ قوی ہیکل آدمی غار میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران
اس کے ساتھیوں نے عمران کے حکم پر انہیں ہلاک کرنے کی
ئے صرف بے ہوش کیا تھا اور اس وقت وہ آٹھوں بے ہوشی کے
میں وہاں موجود تھے جبکہ عمران کے حکم پر جوانا نے ان میں سے
یب آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا ہوا تھا تاکہ وہ
ش میں آسکے۔

باس۔ مجھے یہ آدمی باقی آدمیوں کا سردار لگتا ہے"...... جوانا نے

ہاں۔ آتما رام بھی تمام ہدایات اسے ہی دے رہا تھا اسی لئے تو
نے اسے پہلے ہوش میں لانے کے لئے کہا ہے"...... عمران نے

کہا اور اسی لمحے جوانا سیدھا ہو کر پیچھے ہٹ آیا کیونکہ اس آدمی
میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جوانا
کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔
"ٹائیگر تم باہر جاؤ اور خیال رکھو کہیں اچانک کوئی نہ آ جا
عمران نے ٹائیگر سے کہا۔
"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر غار
باہر چلا گیا۔
"جوزف تم گہرائی میں اتر کر اس آتما رام کی لاش اوپر لے آؤ
کی ضرورت پڑے گی"...... عمران نے ٹائیگر کے بعد جوزف سے کہا
"یس باس"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ بھی ٹائیگر کے پیچھے
کر تیزی سے غار سے باہر نکل گیا۔ اسی لمحے اس قوی ہیکل آدمی
کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحے تو وہ بے
حرکت پڑا صرف کراہتا رہا لیکن پھر اچانک ایک زوردار جھٹکے سے
کر بیٹھ گیا اور پھر جب اس کی نظریں عمران اور اس کے پیچھے کھڑ
ہوئے جوانا پر پڑیں تو حیرت سے ان کی آنکھیں پھٹ کر کانوں
پھیلتی چلی گئیں۔
"تم۔ تم زندہ ہو۔ وہ۔ وہ آتما رام۔ وہ۔ وہ"...... اس آدمی
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے
آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔
"تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے مقامی زبان میں کہا

بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے چہرے پر حیرت کے
ساتھ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔
تم۔ تم کون ہو۔ تم اجنبی ہو کر ہماری زبان کیسے بول لیتے
ہو۔ وہ آتما رام نے کہا تھا کہ تم پاکیشیائی ہو۔ مگر۔ مگر"۔ اس
نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
تمہارا آتما رام سے کیا تعلق ہے جبکہ آتما رام تو کافرستان کا رہنے
تھا اور تم یہاں ماروشا کے رہنے والے ہو"...... عمران نے کہا۔
وہ۔ وہ ہمارے پجاری سوبو کا گرو ہے"...... اس آدمی نے

تمہارا کیا نام ہے اور تمہاری قبیلے میں کیا حیثیت ہے"۔ عمران
کہا۔
م۔ مم۔ میرا نام سردار جوکاٹو ہے اور میں قبیلے زرتان کا سردار
... جوکاٹو نے جواب دیا۔
تمہارے پجاری کا گرو آتما رام ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران
کہا تو جوکاٹو ایک بار پھر اچھل پڑا۔
نہیں۔ نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو ہمارا مہا گرو ہے۔ وہ
ل ہو سکتا ہے"...... جوکاٹو نے کہا۔
ابھی تمہارے مہا گرو کی لاش تمہارے سامنے آ جائے گی اور یہ
لو کہ ہم چاہتے تو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بھی آتما
طرح ہلاک کر دیتے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم اس آتما رام کی

وجہ سے ہمارے خلاف کام کر رہے تھے ورنہ تمہاری اور ہما
راست کوئی دشمنی نہیں ہے اور تم اور تمہارا قبیلہ بھیل
ہے کہ وہ کاجلا کا پجاری ہو جبکہ ہماری لڑائی کاجلا کے ساتھ
عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔
کاندھے پر آتما رام کی ٹوٹی پھوٹی لاش موجود تھی جو اس نے
حقارت بھرے انداز میں غار کے فرش پر پھینک دی۔

"اب اچھی طرح اپنے مہاگرو کو دیکھ لو"...... عمران نے
جوکاٹو بار بار آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آتما رام کی لاش کو دیکھ رہا تھ

"یہ۔ یہ تو واقعی ہلاک ہو چکا ہے۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا
کیسے ہلاک ہو گیا۔ کیا تم اس سے بھی بڑے گرو ہو۔ مگر
بس تھے اور مہاگرو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو پہاڑی
گرانے کے لئے یہاں لایا تھا۔ پھر یہ کیسے ہو گیا کہ تم تو زن
صحیح سلامت ہو جبکہ مہاگرو آتما رام ہلاک ہو گیا"......
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آتما رام گرو وغیرہ ہو گا لیکن اسے معلوم نہیں ہے
ہیں اس لئے وہ مار کھا گیا اور یہی بات میں تم سے کہنا چاہ
اگر تم چاہتے ہو کہ تم اور تمہارے ساتھی زندہ رہیں تو
سوالوں کا درست اور صحیح جواب دینا ہو گا ورنہ اس آتما
تمہاری لاش اس سے بھی زیادہ بری حالت میں
گی"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا اور جو

اختیار کانپ سا اٹھا اور دوسرا لمحہ شاید عمران کے لئے بھی انتہائی
حیرت کا تھا جب جوکاٹو تیزی سے عمران کے پیروں پر جھک گیا۔

"تم مہان گرو ہو اجنبی۔ تم مہان گرو ہو۔ میں اور میرا قبیلہ
تمہیں مہان گرو مانتا ہے"...... جوکاٹو نے عمران کے پیروں کو ہاتھ
لگانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی
سے اپنے پیر پیچھے ہٹا لئے۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو۔ ہم بھی تمہاری طرح انسان ہیں
پھر تم قبیلے کے سردار ہو"...... عمران نے اسے کاندھے سے پکڑ کر
اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم مہان گرو ہو کر بھی مجھے اپنی طرح کا کہہ رہے ہو۔
تم واقعی مہان گرو ہو"...... جوکاٹو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ ان قبائلیوں کی نفسیات اچھی
طرح سمجھتا تھا۔

"کیا تمہارا پجاری بھی ہمیں تمہاری طرح اپنا دوست مان لے
...... عمران نے کہا تو جوکاٹو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے
یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے
پجاری کا خیال نہ رہا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ سوبو پجاری تو اپنے گرو کی لاش دیکھ کر آپے سے باہر
جائے گا۔ وہ۔ وہ تو پورے قبیلے پر آفتیں نازل کر دے گا"۔ جوکاٹو
انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا وہ سردار سے بھی زیادہ طاقتور ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ پجاری ہے اور بہت بڑا پجاری۔ وہ کافرستان میں رام کے آشرم میں بھی کئی سال گزار چکا ہے اور وہ کاجلا کے مہامہان کا بھی گہرا دوست ہے۔ اس کے پاس بہت طاقتیں ہیں۔ ہمارا قبیلہ کیا ارد گرد کے قبیلے بھی اس سے ڈرتے ہیں"...... جوکاٹو نے کہا۔

"مہامہان کا دوست ہے۔ کیا وہ شودرمان میں بھی آتا جاتا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ شودرمان میں سوائے مہامہان کے اور کوئی نہیں سکتا بلکہ اس کے قریب بھی نہیں جا سکتا البتہ سوبو پجاری اس جگہ جاتا رہتا ہے جہاں مہامہان اپنی بے شمار بیویوں کے ساتھ ہے"...... جوکاٹو نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مہامہان کا شودرمان سے ہٹ کر بھی گھر ہے۔ کہاں ہے وہ گھر"...... عمران نے کہا۔

"وہ انہی پہاڑیوں میں ہے لیکن اس کے بارے میں سوبو پ جانتا ہے یا کارٹو جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا۔ یہ بات بھی مجھے نے ہی بتائی تھی اور سوبو پجاری نے بھی"...... جوکاٹو نے ج دیا۔

"یہ کارٹو کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کارٹو ہمارے ساتھ رہنے والے ایک بھیل قبیلے کا اس کی بیوی کاپھی کو مہامہان نے زبردستی اپنی بیوی

کاپھی بھیل عورتوں میں سب سے زیادہ طاقتور اور خوبصورت ہے۔ اس کی خوبصورتی کے چرچے پورے ماروشا میں پھیلے ہیں۔ وہ کارٹو سے پہلے قبیلے کے بڑے سردار کی بیٹی ہے۔ جب ے سردار کو موت نے پکڑ لیا تو کارٹو سردار بن گیا اور اس نے ے پہلے کاپھی سے شادی کر لی۔ کاپھی بھی کارٹو کو بے حد پسند ہے۔ وہ دونوں بے حد خوش تھے کہ اچانک مہامہان نے کسی ے لئے کارٹو کو اپنے پاس بلایا اور کارٹو کی بدقسمتی کہ وہ اپنے اپنی بیوی کاپھی کو بھی لے گیا اور کاپھی مہامہان کو پسند آ گئی۔ اس نے اسے اپنی بیوی بنا کر اپنے پاس رکھ لیا اور کارٹو ہاتھ ملتا پس آ گیا کیونکہ وہ مہامہان کے خلاف کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔ کاپھی کو زبردستی ساتھ لاتا تو مہامہان اسے جلا کر راکھ کر دیتا کارٹو اب بھی چوری چھپے جا کر کاپھی سے ملتا ہے اس لئے اسے ہے کہ مہامہان کہاں رہتا ہے"...... جوکاٹو نے جواب دیا۔

کیا مہامہان کو ان کی ملاقات پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا"۔ نے کہا۔

اس وقت ملتے ہیں جب مہامہان ماروشا سے باہر گیا ہوا ہوتا ..... جوکاٹو نے جواب دیا۔

کیا یہ کاپھی مہامہان کے ساتھ شودرمان جاتی رہتی ہے"۔ نے پوچھا۔

۔ مہامہان اسے بے حد پسند کرتا ہے اس لئے وہ اکثر اسے

ساتھ لے کر شودرمان بھی جاتا رہتا ہے"...... جوکاٹو نے جواب دیا۔

"مہامہان اب شودرمان میں ہے۔ کیا کاپھی بھی اس کے ساتھ ہو گی"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ کارٹو کو معلوم ہو گا"۔ جوکاٹو نے جواب دیا۔

"کیا ہماری کارٹو سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کس لئے"...... جوکاٹو نے چونک کر پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ اس کی مدد کروں اور اس کی بیوی کا بھی مہامہان کے قبضے سے نکال کر اسے واپس دلا دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ مہامہان تو مہامہان ہے"...... جوکاٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آتمارام بھی تو مہاگرو تھا پھر"...... عمران نے کہا تو جوکاٹو نے اس طرح سرہلایا جیسے اسے عمران کی دلیل سمجھ میں آگئی ہو۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں جاکر کارٹو کو بلالاتا ہوں لیکن سوبوپجاری کا کیا ہو گا۔ اسے تو اب تک پتہ چل گیا ہو گا اور اب تو وہ غصے سے پاگل ہو رہا ہو گا"...... جوکاٹو نے کہا۔

"تو پھر پہلے اس پجاری کو یہاں لے آتے ہیں۔ کہاں رہتا ہے سوبوپجاری"...... عمران نے کہا۔

قبیلے سے باہر ایک بڑی جھونپڑی میں رہتا ہے"...... جوکاٹو

ا آدمی تمہارے ساتھ جائے گا اور سوبو پجاری کو یہاں لے
...... عمران نے کہا۔

ن وہ تو پجاری ہے۔ وہ کیسے آئے گا"...... جوکاٹو نے کہا۔

میرا ساتھی ہے اس کا نام جوزف ہے اور دنیا کے سب پجاری
چیلے ہیں۔ تم دیکھنا جیسے ہی سوبو پجاری اسے دیکھے گا اس
ں پر جھک جائے گا"...... عمران نے کہا۔

وہ۔ اس لئے تم نے مہاگرو کو ہلاک کر دیا ہے۔ ٹھیک ہے
ساتھ بھیجو لیکن میں اسے دور سے دکھا سکتا ہوں قریب
سکتا"...... جوکاٹو نے کہا۔

زف اور جوانا تم دونوں جوکاٹو کے ساتھ جاؤ اور اس پجاری کو
یہاں لے آؤ۔ میں اس پجاری کو اس طرح یہاں دیکھنا چاہتا
اس قبیلے والوں کو علم نہ ہو اور جب پجاری قابو میں آجائے
ف اسے اٹھا کر یہاں لے آئے گا جبکہ جوانا اس جوکاٹو کے
کے قبیلے میں جائے گا اور پھر وہاں سے کارٹو کو ساتھ لے
...... عمران نے جوزف اور جوانا کو سمجھایا اور پھر یہی بات
جوکاٹو کو سمجھا دی۔

ساتھیوں کا کیا ہو گا"...... جوکاٹو نے پوچھا۔

پجاری یہاں آجائے گا تو پھر میں انہیں تمہارے ساتھ بھیج

دوں گا۔ اگر میں نے انہیں پہلے بھیج دیا تو پجاری ہوشیار ہو
گا"...... عمران نے کہا اور جوکاٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
جوزف اور جوانا کے ساتھ چلتا ہوا غار سے باہر نکل گیا تو عمران
غار سے باہر آگیا۔ وہاں ٹائیگر موجود تھا۔
"باس کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ناپال سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے
کے براہ راست اس شودرمان کے اندر اتر جائیں"...... ٹائیگر نے
تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ پہاڑی علاقہ کافرستانی ایئر فورس
چیکنگ میں نہیں ہو گا۔ ناپال سے جیسے ہی ہیلی کاپٹر سرحد میں
ہو گا کہیں نہ کہیں موجود کافرستانی اپنے اڈے سے جنگی جہاز
اسے گھیر لیں گے اس طرح سارا مشن ہی ختم ہو جائے گا"۔
نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے
اثبات میں سر ہلا دیا۔
"آپ واقعی بہت گہرائی میں سوچتے ہیں باس"۔ ٹائیگر نے کہا۔
"گہرائی میں سوچنا ہی پڑتا ہے ورنہ اب تک آتمارام کی طرح
سب کی لاشیں یہاں کے چیل کوے کھا رہے ہوتے"......
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے شرمندہ سے انداز میں
دیا۔

مان تیز تیز قدم اٹھاتا شودرمان کی عمارت کی ایک انتہائی
کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جب وہ دیوار کے قریب پہنچا تو
منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو دوسرے لمحے ہلکا
ہوا اور دیوار کا ایک چھوٹا سا حصہ دھواں بن کر غائب ہو
وہاں ایک خلا تھا جس کی دوسری طرف پہاڑی علاقہ اور
لہرا رہی تھی۔ مہامہان جھک کر اس خلا میں سے گزر کر
طرف آگیا۔ اب وہ شودرمان سے باہر کھلی جگہ پر موجود تھا۔
چوٹی والا حصہ کافی وسیع و عریض تھا اور شودرمان کی
کے گرد اس طرف باہر بھی کافی کھلا علاقہ تھا اور اس کے بعد
عمودی گہرائیاں تھیں البتہ اس حصے میں اونچے اونچے
جنگل موجود تھا۔ مہامہان جیسے ہی باہر آیا ایک درخت
قوی ہیکل آدمی نیچے کودا۔ اس کے کاندھے پر کمان اور

ترکش موجود تھے اور ترکش میں کافی تعداد میں بڑے بڑے تیر
تھے جن کے سروں پر سیاہ رنگ کا کوئی مادہ سا لگا ہوا تھا۔ اس
کے ہاتھ میں بھی ایک بڑا سا نیزہ تھا جس کی انی پر بھی وہی سیا
کا مادہ لگا ہوا تھا۔ یہ قوی ہیکل آدمی قومیت کے لحاظ سے بھیل
اس نے اپنے جسم پر سیاہ ریچھ کی کھال لپیٹی ہوئی تھی۔ یہ بھی
کے سب سے جنگجو قبیلے اوکلی کا سردار تھا۔ اوکلی قبیلہ ایک لحاظ
بھیلوں کا محافظ قبیلہ سمجھا جاتا تھا اور جہاں بھی کسی بھیل قبیلے
کوئی دوسرا قبیلہ حملہ کرتا یا ان کی عورتیں اٹھائی جاتیں تو اوکلی
وہاں پہنچ جاتا اور پھر اس بے جگری اور بہادری سے لڑتا تھا
دوسرے قبیلے ہمیشہ شکست کھا جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سارے
اوکلی قبیلے کی بڑی دہشت تھی اور دوسرے قبیلے اس سے اس طرح
کتراتے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے موت کے نمائندے ہوں۔ اس
آدمی جس کا نام کارگوٹا تھا اوکلی قبیلے کا سردار تھا اور سب سے بہا
اور جنگجو سمجھا جاتا تھا۔

"اوکلی سردار کتنے بہادر تمہارے ساتھ آئے ہیں"......
نے پوچھا۔

"آپ کے حکم کے مطابق دو سو بہادر میرے ساتھ
مہامہان"...... اوکلی سردار نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مودبانہ
میں کہا۔

"ان سب کو بلاؤ تاکہ میں انہیں ہدایات دے

ان نے کہا اور خود وہ ایک اونچی چٹان پر چڑھ کر بڑے فاخرانہ
ین بیٹھ گیا۔
حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... اوکلی سردار نے کہا اور اس کے
ی اس نے منہ سے عجیب و غریب قسم کی اونچی آوازیں نکالنا
کر دیں۔ کافی دیر تک وہ آوازیں نکالتا رہا پھر خاموش ہو گیا۔
دیر بعد ہی ادھر ادھر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں
دینے لگیں اور پھر واقعی دو سو قوی ہیکل آدمی جنہوں نے سیاہ
کی کھالیں باندھ رکھی تھیں وہاں پہنچ گئے اور اپنے سامنے
ہان کو دیکھ کر انہوں نے سر جھکا لئے۔ ان کے کاندھوں سے
اور ترکش لٹک رہے تھے اور ترکش میں سیاہ نوکوں والے تیر
تبکہ ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے نیزے بھی تھے۔
کاجلا کی جے۔ مہامہان کی جے"...... ان سب نے مل کر نعرہ
ران کے اس نعرے سے پوری پہاڑی گونج اٹھی۔
اوکلی کے بہادرو آج تمہیں عظیم متروکام نے وہ فخر عطا کر دیا ہے
کی پوری دنیا کے بھیل اپنے دلوں میں حسرت کرتے ہیں۔ آج
جلا اور متروکام کے معبد شودرمان کے محافظ بن گئے ہو۔ اب یہ
ذمہ داری ہے کہ تم شودرمان کو کاجلا کے دشمنوں سے
مہامہان نے کہا۔
ہم کاجلا کے دشمن پر عظیم متروکام کا قہر بن کر ٹوٹ پڑیں گے
مان"...... ان سب نے مل کر جواب دیا۔

"سنو۔ میری بات غور سے سنو۔ تمہیں معلوم ہے کہ کاجلا کے دشمن کون ہیں جن سے کاجلا اور شودرمان کو خطرہ لاحق ہے"۔ مہامہان نے کہا۔

"نہیں مہامہان"...... اس بار اوکلی سردار نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ یہ چار آدمی ہیں۔ ان میں سے دو پاکیشیائی ہیں اور دو حبشی ہیں۔ ان کے سردار کا نام عمران ہے اور یہ چاروں شودرمان اور کاجلا کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں اور کسی بھی وقت شودرمان پر حملہ کر سکتے ہیں اس لئے تم نے چاروں طرف پھیل کر ان کا خیال رکھنا ہے اور جیسے ہی یہ نظر آئیں تم نے ان پر زہریلے تیروں سے ختم کر دینا ہے۔ میں ان کی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں"...... مہامہان نے کہا۔

"آقا۔ ان کے پاس بھی تو تیر اور نیزے ہوں گے"...... اوکلی سردار نے کہا۔

"نہیں۔ ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ یہ خالی ہاتھ ہیں لیکن انتہائی شاطر لوگ ہیں۔ یہ اپنی ذہانت سے سب کچھ کر سکتے ہیں اس لئے تم نے ان کے سامنے نہیں آنا۔ اچانک ان پر حملہ کر دینا ہے"۔ مہامہان نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مہامہان۔ ان کی روحیں بھی شودرمان کے قریب نہ آسکیں گی۔ ویسے اگر آپ حکم دیں تو میں اپنے قبیلے کو ان کی تلاش پر لگا دوں۔ یہ جہاں بھی ہوں گے وہیں ہلاک کر دیئے جائیں

...... اوکلی سردار نے کہا۔

نہیں۔ اس طرح یہ چوکنا ہو جائیں گے۔ اب انہیں معلوم کہ تم یہاں موجود ہو"...... مہامہان نے کہا۔

آپ کا حکم آقا"...... اوکلی سردار نے کہا تو مہامہان اٹھا اور نیچے اتر کر بڑے مطمئن انداز میں دوبارہ دیوار کے اس خلا بڑھ گیا۔ اب اسے پورا پورا اطمینان ہو گیا تھا کہ کاجلا کے صورت میں مارے جائیں گے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ نہتے اور دشمنوں پر جب اچانک انتہائی زہریلے تیروں کی بارش ہو گی تو پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہو گا۔

سوبو پجاری دبلا پتلا سا آدمی تھا لیکن اس کے چہرے کے نـ
بتا رہے تھے کہ وہ انتہائی شاطر ذہن کا مالک ہے۔ جوزف ا
ہوشی کے عالم میں اٹھا کر واپس آیا تھا جبکہ جوانا اور سردار
دونوں سردار کارٹو کی طرف چلے گئے تھے۔ عمران کے اشار
جوزف نے سوبو پجاری کو غار کے فرش پر لٹا دیا۔

"یہ پجاری ہے اس لئے لازماً یہ کالی طاقتوں کا مالک ہو گا
کرو کہ اس کے ہاتھ اس کی پشت پر باندھ دو اور اس کے منہ
سیاہ لگام ڈال دو"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں باس۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے
آنکھوں میں جھانک کر دیکھ لیا ہے۔ یہ ہر لحاظ سے خالی ہے۔
نے جواب دیا۔

"کیا تم اس سے ملے تھے"...... عمران نے چونک کر پوچھا

یہ جھونپڑی کے اندر تھا اور میں اچانک اندر گیا تو یہ مجھے دیکھ کر
رہ گیا۔ پھر اس نے مجھ سے پوچھا کہ میں کون ہوں کہ میں نے
کنپٹی پر مکہ مارا اور یہ بے ہوش ہو گیا لیکن اس دوران میں نے
آنکھوں میں جھانک لیا تھا"...... جوزف نے جواب دیتے
کہا۔

ٹھیک ہے۔ پھر اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو
نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر
چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار
لگے تو جوزف پیچھے ہٹ گیا۔

باہر جا کر ٹائیگر کو کہہ دو کہ جب تک میں اجازت نہ دوں اس
ور جوانا کو اندر نہ آنے دینا"...... عمران نے جوزف سے کہا اور
سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دوبارہ اندر آیا اور
کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے اس پجاری نے آنکھیں کھول
اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر
حیرت کے تاثرات تھے۔

تمہارا نام سوبو پجاری ہے اور تم نے اس آتما رام سے مل کر
خلاف سازش کی ہے۔ اب دیکھو اس آتما رام کی لاش
عمران نے کہا تو پجاری ایک جھٹکے سے مڑا اور پھر اس کی
ایک طرف پڑی ہوئی آتما رام کی ٹوٹی پھوٹی لاش پر پڑیں تو
حیرت کی شدت سے مسخ ہوتا چلا گیا۔

" یہ - یہ گرو آتما رام ہے - یہ - یہ ہلاک ہو گیا ہے - مہا گرو ہلاک
ہو گیا ہے - اوہ - اوہ - یہ کیسے ممکن ہے "...... پجاری کے منہ سے
اس طرح الفاظ نکلنے لگے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو -
" تمہارا بھی یہی حشر ہو گا سوبو "...... عمران نے انتہائی سرد
میں کہا تو سوبو پجاری بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا -
" تم - تم نے مہا گرو کو ہلاک کیا ہے - میں تمہیں جلا کر راکھ
دوں گا "...... پجاری نے اپنی طرف سے بڑے غصیلے لہجے میں کہا -
" تمہاری یہ جرأت حقیر کیڑے کہ تم باس کو دھمکی دو " - جوز
نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی
تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے دبلا پتلا سوبو پجاری چیختا
اچھل کر کسی گیند کی طرح عقبی دیوار سے ٹکرایا - جوزف کا
پوری قوت سے گھوما تھا اور اس کے زور دار تھپڑ نے سوبو پجاری
کسی گیند کی طرح اچھال دیا تھا - سوبو پجاری کے حلق سے نکلنے
چیخ سے غار گونج اٹھا - وہ دیوار سے ٹکرا کر جیسے ہی نیچے گرا جوزف
اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا -
" اب اگر تم نے کوئی بکواس کی تو تمہاری ایک ایک ہڈی
دوں گا "...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس کی گردن چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا - سوبو پجاری کا چہرہ تکلیف
شدت سے مسخ ہو رہا تھا - اس کا جسم لڑکھڑا رہا تھا لیکن جلد ہی
نے اپنے آپ کو سنبھال لیا -

یکھو سوبو پجاری - ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے
تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں بشرطیکہ تم مجھے شودرمان کے اندر
کا کوئی خفیہ راستہ بتا دو "...... عمران نے کہا -
شودرمان کا راستہ - وہ - وہ تو مہامہان کو معلوم ہو گا - میں تو
شودرمان نہیں گیا "...... سوبو پجاری نے رک رک کر کہا -
چلو یہ بتا دو کہ مہامہان کے علاوہ اور کس کو اس بارے میں
گا کیونکہ تم مہامہان کے دوست رہے ہو "...... عمران نے

مجھے نہیں معلوم - مہامہان نے کبھی اس بارے میں کوئی
ہیں کی - ویسے بھی میرا شودرمان سے کوئی تعلق نہیں ہے "-
پجاری نے جواب دیا -
تمہارا مطلب ہے کہ تم کوئی ایسا آدمی بھی نہیں بتا سکتے جو اس
میں جانتا ہو - پھر تو تمہیں زندہ رکھنا فضول ہے "...... عمران
لہجے میں کہا -
مم - میں سچ کہہ رہا ہوں "...... سوبو پجاری نے خوفزدہ سے
کہا -
زف - اس کی گردن توڑ دو "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا
ڑے جارحانہ انداز میں سوبو پجاری کی طرف بڑھنے لگا -
نے اسے تمہاری گردن توڑنے کا حکم دے دیا ہے - اب
ری گردن کیسے ٹوٹتی ہے "...... عمران نے مقامی زبان

میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... سوبو پجاری
نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ کے اشارے
سے جوزف کو رک جانے کا کہا تو جوزف اس پجاری کے قریب
رک گیا۔

"سچ سچ بتانا ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"شودرمان کے خفیہ راستے کا علم مہامہان کے علاوہ مہاگرو
رام کو تھا اور مہاگرو آتما رام نے مجھے بتایا تھا کہ شودرمان میں جا
کے لئے کالی جھیل کے سامنے والے غار سے راستہ جاتا ہے۔ بس
اتنا معلوم ہے"...... سوبو پجاری نے کہا۔

"کالی جھیل کیا اس پہاڑی میں ہے جس پر شودرمان ہے"
عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اس پہاڑی سے ہٹ کر علیحدہ پہاڑی کے
ہے"...... سوبو پجاری نے کہا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی
گیا کہ وہ شاطرانہ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے دھوکہ دے
ہے۔

"ختم کر دو اسے"...... عمران نے کہا تو جوزف اس طرح
جھپٹ پڑا جیسے کوئی عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے اور دوسرے
سوبو پجاری کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ جوزف کے ہاتھوں
جھول گیا۔ جوزف نے بڑے حقارت بھرے انداز میں اس کی

پر پھینک دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

باس جوانا ایک اور آدمی کو ساتھ لے آیا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

انہیں اندر لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر واپس مڑ گیا۔

ی دیر بعد جوکاٹو اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے ایک اور قوی
نوجوان تھا جو بھیل تھا اور ان دونوں کے پیچھے جوانا اندر داخل

یہ۔ یہ سوبو پجاری ہے۔ کیا ہوا ہے اسے"...... جوکاٹو نے سوبو
ی کی لاش دیکھتے ہی انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ آتما رام کا ساتھی تھا اس لئے میں نے اسے بھی ہلاک کر دیا
تاکہ یہ تمہارے اور تمہارے قبیلے کے خلاف کوئی حرکت نہ کر
...... عمران نے کہا تو جوکاٹو نے بے اختیار ایک طویل سانس
ن وہ خاموش ہو گیا تھا۔ اس نے مزید کوئی بات نہ کی تھی جبکہ
کے ساتھ آنے والا بھیل نوجوان جو یقیناً کارٹو تھا، حیرت بھرے
میں سوبو پجاری اور آتما رام کی لاشوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے
پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

تمہارا نام کارٹو ہے اور تم قبیلے کے سردار ہو اور تمہاری بیوی
کو مہامہان نے زبردستی اپنی بیوی بنا لیا ہے۔ کیوں"۔ عمران
ٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

لیکن وہ مہامہان ہے میں اس کے خلاف کیا کر سکتا
جوکاٹو نے بتایا ہے کہ تم مہامہان سے میری بیوی کو مجھے

واپس دلا سکتے ہو لیکن کیسے"۔ کارٹو نے حیرت بھرے انداز میں کہا
"تم مہامہان کی عدم موجودگی میں کاپھی سے ملتے رہتے ہو۔ اس
طرح اسے بلواتے ہو"...... عمران نے اس کی بات کو نظرانداز
کرتے ہوئے سوال کیا۔
"میں ایک درخت کی چوٹی پر کپڑا باندھ دیتا ہوں۔ اسے دیکھ
کاپھی سمجھ جاتی ہے کہ میں اسے بلا رہا ہوں اور وہ آجاتی ہے
نے جواب دیا۔
"وہ جگہ یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"یہاں سے کچھ دور ہے لیکن تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور
سوبو پجاری کو کیسے ہلاک کر دیا ہے۔ یہ تو پجاری ہے۔ اس کے
تو بہت طاقتیں ہوتی ہیں"...... کارٹو نے انتہائی حیرت بھرے
میں کہا۔
"یہ اس کے ساتھ جو لاش پڑی ہے یہ اس پجاری کے
لاش ہے۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اب
بات غور سے سنو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم بھیل ہو اور مہامہان
بھیلوں کا مہاگرو ہے لیکن کسی مہاگرو کو یہ حق نہیں پہنچتا
زبردستی کسی دوسرے کی بیوی کو اپنی بیوی بنائے۔ یہ کاجلا
اصول کے خلاف ہے اور چونکہ مہامہان نے کاجلا کے
خلاف ورزی کی ہے اس لئے ہم یہاں آئے ہیں کہ اسے سز
سکیں اور تمہاری بیوی تمہیں واپس دلا دیں۔ یہ سوبو پجاری

م دونوں مہامہان کے حمائتی تھے اس لئے ہم نے انہیں ہلاک
ہے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا تم اپنی بیوی کاپھی کو حاصل کرنا
ہو یا نہیں"...... عمران نے کہا۔
حاصل تو کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ کس طرح ہو گا"...... کارٹو
ے رک رک کر کہا۔
یہ ہو جائے گا انتہائی آسانی سے لیکن پہلے مجھے کاپھی سے پوچھنا
گا کہ کیا وہ مہامہان کی بجائے تمہارے پاس واپس آنا چاہتی
نہیں"...... عمران نے کہا۔
وہ تو میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ وہ تو مہامہان کے خلاف ہے
مہامہان کی طاقت کی وجہ سے وہ کچھ نہیں کر سکتی"...... کارٹو
اب دیا۔
یہ بات تم مجھ پر چھوڑ دو۔ مہامہان خود کاپھی کو تمہارے
کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ کیا تم کاپھی کو باہر بلا سکتے ہو تاکہ
سے بات چیت کر سکیں"...... عمران نے کہا۔
ہاں۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں تمہارا احسان مند رہوں گا"۔
نے کہا۔
تو پھر ہمارے ساتھ چلو اور کاپھی کو بلا کر اس سے ہماری بات
...... عمران نے کہا۔
تیار ہوں"...... کارٹو نے کہا۔
کاٹو اب اگر تم چاہو تو واپس جا سکتے ہو۔ تمہارے ساتھی بھی

تمہارے ساتھ جا سکتے ہیں۔ اب تمہیں یا تمہارے ساتھیوں
خطرہ نہیں ہے کیونکہ سوبو پجاری ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران
جو کاٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میرے ساتھی کہاں ہیں"...... جو کاٹو نے کہا۔
"وہ ایک اور غار میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ میرے
انہیں ہوش میں لا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے لیکن مجھے سوبو پجاری اور اس آتما رام کی لاشیں
ساتھ لے جانے کی اجازت دو"...... جو کاٹو نے کہا۔
"ٹھیک ہے لے جاؤ۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"......
نے کہا اور جو کاٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"جوزف اور جوانا تم جو کاٹو کو اس غار میں لے جاؤ اور اس
ساتھیوں کو ہوش دلا دو اور پھر واپس آ جاؤ پھر ہم کارٹو کے ساتھ
سے ملنے جائیں گے"...... عمران نے جوزف اور جوانا سے مخا
کر کہا۔
"یس باس"...... جوزف نے کہا جبکہ جوانا نے اثبات میں
دیا اور پھر وہ دونوں جو کاٹو کو ساتھ لے کر غار سے باہر چلے گئے۔
"آؤ کارٹو اور قطعی بے فکر رہو۔ اگر کاپھی نے کہہ دیا
تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو پھر مہامہان کی جرأت نہیں
وہ اسے روک سکے"...... عمران نے آگے بڑھ کر کارٹو کے کاند
تھپکی دیتے ہوئے کہا اور کارٹو کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اٹھا۔

مہامہان خطرہ۔ مہامہان خطرہ"...... اچانک ایک باریک سی
ہوئی آواز سنائی دی تو کمرے میں ایک تخت پر لیٹا ہوا مہامہان
اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔
کون۔ شنکاری سامنے آؤ"...... مہامہان نے چیخ کر کہا تو
رے لمحے کمرے کی چھت سے ایک سیاہ رنگ کی مکھی اڑتی ہوئی
ور تخت کے سامنے فرش پر آ کر بیٹھ گئی اور پھر اس کا جسم پھولنا
ع ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ خوفناک مکھی خاصے بڑے جسم کی
ئی۔ اس کی سرخ آنکھیں چمک رہی تھیں۔
کیسا خطرہ شنکاری۔ کھل کر بتاؤ"...... مہامہان نے تشویش
لہجے میں کہا۔
مہامہان۔ کاجلا کے دشمن تمہاری بیوی کاپھی سے ملنے جا رہے
کاپھی کا سابقہ شوہر کارٹو بھی ان کے ساتھ ہے اور کاپھی

شو درمان کے خفیہ راستے کے بارے میں جانتی ہے اور کاپھی کارتو کی
بیوی بننے کی خاطر دشمنوں کو خفیہ راستے کے بارے میں بتا دے گی
اور مہامہان تمہارے دشمن ان خفیہ راستوں سے شودرمان کے اندر
پہنچ جائیں گے اور پھر شودرمان اور کاجلا دونوں خطرے میں آ جائیں
گے"...... اس مکھی نے اسی طرح باریک مگر چیختی ہوئی آواز میں کہا۔
"اوہ۔ پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"...... مہامہان نے انتہائی پریشان
ہو کر کہا۔
"تمام خفیہ راستے بند کرا دو۔ تمام راستے"...... شنکاری نے کہا۔
"وہ تو میں کرا دیتا ہوں لیکن اس کاپھی کو بھی سزا دینی ضروری
ہے اور اس کے لئے مجھے شودرمان سے باہر جانا پڑے گا"۔ مہامہان
نے کہا۔
"شودرمان سے باہر مت جانا مہامہان۔ تمہارے دشمن بہت
خطرناک ہیں"...... شنکاری نے کہا۔
"کیا اوکلی ان دشمنوں کو ہلاک کر دیں گے شنکاری"۔ مہامہان
نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔
"ہاں۔ اگر وہ خفیہ راستے سے اندر نہ آ گئے تب۔ اور مہامہان
اگر وہ اندر آ بھی جائیں تو تم کاکوش میں چھپ جانا۔ جب تک
کاکوش میں چھپے رہو گے وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور بس۔
شنکاری اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتی"...... اس مکھی نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ چھوٹی ہوتی چلی گئی اور پھر اڑ کر چھت

ہو گئی۔
ان دشمنوں کے خاتمے کے بعد میں اس کارتو اور کاپھی دونوں کو
ہلاک موت ماروں گا"...... مہامہان نے تخت سے نیچے اترتے
ئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم
اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر راہداری میں آ گیا۔ پھر وہ ایک اور کمرے میں
ل ہوا اور وہاں فرش پر بچھی ہوئی کسی جانور کی انتہائی سڑی بسی
ل پر بیٹھ کر اس کے قریب پڑی ہوئی ایک بڑی سی ہڈی اٹھائی اور
اپنے سر کے گرد گھمانا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں یکے
دیگرے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ کچھ دیر بعد
مہان نے ہڈی واپس فرش پر رکھ دی۔
"سب راستے بند ہو گئے ہیں۔ شنکاری نے واقعی اہم اطلاع دی
ہے۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ کاپھی تک بھی پہنچ
ہیں"...... مہامہان نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں
تے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
مجھے واقعی کاکوش میں رہنا چاہئے جب تک دشمن ہلاک نہیں ہو
...... مہامہان نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کے
ے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کمرے میں
ہوا جس کی دیواروں پر عجیب و غریب اور انتہائی ہیبت ناک
یں بنی ہوئی تھیں۔ اس نے اندر داخل ہو کر منہ ہی منہ میں

کچھ پڑھ کر دروازے پر پھونک ماری تو ایک کڑاکے کے ساتھ دہا
غائب ہو گیا اور مہامہان نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ ا
وہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا تھا کیونکہ کاکوش کی حفاظت متروکام
ذمے تھی اور مہامہان جانتا تھا کہ متروکام کی حفاظت بہت
حفاظت ہے اس لئے وہ ایک طرف پڑے ہوئے تخت جس پر
رنگ کی کھال بچھی ہوئی تھی، کی طرف مطمئن انداز میں بڑھتا
گیا۔ اب وہ اطمینان سے سونا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جب اس
کے دشمن ہلاک ہوں گے تو اس کی اطلاع یہاں کی طاقتیں
خود بخود دے دیں گی۔ گو اسے معلوم تھا کہ کاکوش کو اس طرح
کرنے کا مطلب ہے کہ شودرمان کے اندر جس قدر بھی کابلا
طاقتیں موجود ہیں وہ حرکت میں نہ آسکیں گی اس طرح ایک
سے دشمن اگر شودرمان میں داخل بھی ہو جائیں تو وہ اطمینان
یہاں گھومتے پھریں گے اور ان کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو
لیکن اسے اطمینان تھا کہ خفیہ راستے بند ہو جانے اور باہر اوکلیوں
موجودگی کی وجہ سے دشمن کسی صورت بھی شودرمان میں داخل
نہ ہو سکیں گے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا پھر وہ تخت پر لیٹ
گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر گہرے ا
کے تاثرات نمایاں تھے۔

ران ٹائیگر کے ساتھ ایک کھلے غار میں موجود تھا جبکہ جوزف
کو اس نے کارٹو کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ اس نے کارٹو کو سمجھا
کہ وہ کاپھی کو ساری بات سمجھا کر پھر اسے ساتھ لے کر یہاں
ئے کہ اس سے ابتدائی بات چیت میں وقت ضائع نہ ہو جبکہ
اور جوانا کو اس نے اس لئے اس کے ساتھ بھیج دیا تھا تاکہ
اگر کارٹو کی بات نہ مانے اور واپس جانے لگے تو اسے زبردستی
یہاں لایا جاسکے۔
باس اس مہامہان نے وہ خفیہ راستہ بند کر دیا ہو گا جس کا علم
کو ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔
یقیناً ایسا ہی ہو گا لیکن یہ بندش اس نے آخری حصے میں کی ہو
طرح ہم اس پہاڑی پر چڑھ کر شودرمان تک پہنچنے کی بجائے
خفیہ راستے سے اس عمارت تک پہنچ جائیں گے پھر آگے جو ہو گا

دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں
" باس اس قدر مضبوط عمارت کو ہم کس طرح تباہ کریں
میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آ رہی"...... ٹائیگر نے کہا۔
" گو اس آتما رام نے اس شکتی کے بارے میں بتا دیا ہے اور
شکتی مقدس کلام کے ورد سے فنا ہو جائے گی لیکن میرا خیال ہے
یہ صرف ڈھکوسلا ہے۔ کوئی شکتی کسی عمارت کو صدیوں تک
طرح قائم نہیں رکھ سکتی البتہ یہ عمارت بنائی ہی ایسے
پتھروں سے گئی ہو گی کہ یہ صدیوں تک قائم کھڑی رہے۔ باقی جہا
تک اس کی تباہی کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ اس عمارت کو
کرنا محاورتاً ہی ہو گا۔ اصل مقصد اس مہامہان کا خاتمہ اور اس
موجود شیطان کے مجسموں کا خاتمہ ہو گا ورنہ خالی عمارت کس
مسلمانوں کو یا دوسرے انسانوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے"...... عمرا
نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر
قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران اور ٹائیگر دونوں چونک
پڑے۔ چند لمحوں بعد کارٹو اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک بھیل
لڑکی تھی جو جسمانی لحاظ سے خاصی تنومند اور صحت مند دکھائی
رہی تھی۔ اس کے نقوش بھی تیکھے تھے اور اس لحاظ سے وہ ا
بھیل عورتوں میں خوبصورت قرار دی جا سکتی تھی۔ اس کے چہر
پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے پیچھے جوزف اور ج
اندر داخل ہوئے۔

کاپھی ہے سردار"...... کارٹو نے اس لڑکی کی طرف اشارہ
ئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو کاپھی نے مقامی طور پر
نداز میں اپنا سر عمران کے سامنے جھکا دیا۔
نے کاپھی کو سب کچھ بتا دیا ہے"...... عمران نے کارٹو سے

سردار۔ لیکن اسے اس بات پر یقین ہی نہیں آ رہا کہ
سے میرے حوالے کر سکتا ہے"...... کارٹو نے کہا۔
پھی تم مجھے بتاؤ کہ کیا تم کارٹو کے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا
کے ساتھ "...... عمران نے اس بار براہ راست کاپھی سے
ہو کر کہا۔
کارٹو کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ مجھے کارٹو پسند ہے لیکن
تو مہامہان ہے اسے اگر غصہ آ گیا تو وہ مجھے بھی جلا کر راکھ
گا اور کارٹو کو بھی۔ وہ بہت بڑی طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ
ہے"...... کاپھی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
بات کی فکر مت کرو۔ یہ ہمارا کام ہے۔ مہامہان کو ہماری
ہی پڑے گی کیونکہ مہامہان نے کاجلا کے قدیم اصولوں کی
ڈی کی ہے ہم اسے مجبور کر دیں گے کہ وہ تمہیں خود ہی
حوالے کر دے ورنہ ہم اس کی ساری طاقتیں اس سے چھین
...... عمران نے کہا۔
تم مہامہان سے بھی بڑے مہامہان ہو لیکن تم تو بھیل

نہیں ہو اور کاجلا تو بھیلوں کا مذہب ہے"...... کاپھی نے
عمران اس کی ذہانت پر بے اختیار مسکرا دیا۔

" ہم کاجلا کے پیروکار نہیں ہیں۔ ہمارا تعلق دین اسلام سے ہ
روشنی کا دین ہے اس لئے مہامہان ہمارے سامنے بے بس
کیونکہ کاجلا اندھیرے کا مذہب ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ مہامہان
ہماری یہاں آمد کا علم ہو گیا ہے اس لئے وہ شودرمان میں جا کر
گیا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ ہم اگر چاہیں تو اسے تمہیں کا
واپس کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا اور مہامہان تمہیں واپس نہیں
چاہتا اس لئے تو ہم یہاں آئے ہیں تاکہ تم سے تمہاری مرضی
سکیں۔ اگر تم مہامہان کے ساتھ خوش ہو تو ہم خاموشی سے
چلے جائیں گے اور اگر تم کارٹو کے ساتھ خوش رہ سکتی ہو تو بتا
کہ ہم کس طرح مہامہان کو مجبور کر سکتے ہیں"...... عمران نے

" اوہ۔ تو اسی لئے تمہارے ڈر سے اوکلیوں کو شودرمان
حفاظت کے لئے بلایا گیا ہے"...... کاپھی نے کہا تو عمران چو
پڑا۔

" اوکلی۔ وہ کون ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" اوکلی بھیلوں کا سب سے بہادر اور جنگجو قبیلہ ہے سردار۔ ان
ماروشا کے سارے قبیلے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے انسان موت
ڈرتا ہے"...... کاپھی کی بجائے کارٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں کس نے بتایا کہ مہامہان نے شودرمان کی حفاظت

کو بلایا ہے"...... عمران نے کاپھی سے مخاطب ہو کر
نکہ یہ اس کے لئے نئی بات تھی کہ مہامہان نے کسی قبیلے
ں کو شودرمان کی حفاظت کے لئے بلایا ہے۔

کلی سردار کی بیوی میری سہیلی ہے۔ وہ مجھ سے ملنے آتی رہتی
ں نے بتایا کہ اوکلی سردار دو سو اوکلیوں کو ساتھ لے کر
ن گیا ہے۔ اسے مہامہان نے بلایا ہے تاکہ شودرمان کی باہر
ظت کی جائے اور اس نے بتایا ہے کہ اوکلی سردار واپس آ کر
ل گیا ہے اور اوکلی سردار نے اپنی بیوی کو بتایا کہ کاجلا
ن اور شودرمان کے دشمن شودرمان پر حملہ کرنا چاہتے ہیں اور
آدمی ہیں جن میں سے دو پاکیشیائی ہیں اور دو حبشی اور
ن نے انہیں کاکاس زہر میں بجھے ہوئے تیر اور نیزے دیئے ہیں
یں کہا ہے کہ وہ چھپ کر رہیں اور جیسے ہی دشمن شودرمان کی
کے قریب آئیں ان پر اچانک زہریلے تیر اور نیزے برسائے
اور یہ زہر اس قدر خوفناک ہوتا ہے کہ اگر وہ انسان کے جسم
بھی جائے تو انسان کا پورا جسم دھماکے سے پھٹ جاتا
کاپھی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو تمہیں یقین آ گیا ہو گا کہ مہامہان ہم سے خوفزدہ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب مجھے یقین آ گیا ہے لیکن وہ تو نہیں مانے گا۔ وہ بے حد
...... کاپھی نے جواب دیا۔

" تم اس بات کی فکر مت کرو اسے منوانا ہمارا کام ہے "۔
نے کہا۔
" ٹھیک ہے اگر ایسا ہو جائے تو مجھے بے حد خوشی ہو گی "۔
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور چور نظروں سے کارٹو کی
دیکھا جس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
" لیکن اس کام میں تمہیں بھی ہماری تھوڑی سی مدد کر
گی "...... عمران نے کہا تو کاپھی بے اختیار چونک پڑی۔ کارٹو
چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
" مدد۔ کیسی مدد۔ میں کیا کر سکتی ہوں۔ میں تو کوئی مدد نہیں
سکتی۔ میں تو مہامہان کے خلاف زبان بھی نہیں ہلا سکتی "۔
نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔
" گھبراؤ نہیں۔ تمہیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا پڑے گا جس
تمہیں کوئی تکلیف ہو۔ تمہیں صرف اتنا کرنا ہو گا کہ تم
شودرمان میں جانے والے خفیہ راستوں کے بارے میں بتا
مہامہان اس خوف کی وجہ سے شودرمان میں چھپا ہوا ہے کہ
اس بات پر مجبور نہ کر دیں کہ وہ تمہیں کارٹو کے حوالے کر
لئے اس نے شودرمان کے باہر اوکلی جنگجوؤں کو زہریلے تیر
کر کھڑا کیا ہوا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ بس اچانک اس کے
جائیں اور پھر اسے مجبور کر دیں "...... عمران نے کہا۔
" لیکن میں وہاں جا ہی نہیں سکتی تو کیسے بتاؤں گی "

بتاتے ہوئے کہا۔
ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس یہاں تفصیل
شودرمان کی پہاڑی ہم نے دیکھی ہوئی ہے اس کے
انتہائی گہرائی ہے اور لازماً اس کا خفیہ راستہ اسی گہرائی
آتا ہو گا "...... عمران نے کہا۔
کے آٹھ خفیہ راستے ہیں اور مہامہان کی عادت ہے کہ وہ
ہ جب استعمال کرے تو دوسری بار وہی راستہ استعمال
اس لئے میں نے وہ آٹھوں راستے دیکھے ہیں کیونکہ میں اس
لئی بار شودرمان گئی ہوں۔ وہ اپنی بیویوں میں سے صرف
لے جاتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ عظیم متروکام مجھ سے خوش ہے
مجھے ساتھ لے جاتا ہے لیکن ان میں سے سات راستے ایسے
علم مجھے اس لئے نہیں کہ ان راستوں سے پہلے مہامہان
اں پر ہاتھ رکھ دیتا تھا اور مجھے نیند آ جاتی تھی اور جب میری
تھی تو میں شودرمان کے اندر موجود ہوتی تھی البتہ پہلی بار
ساتھ لے کر گیا تو اس وقت اس نے ایسا نہیں کیا تھا
راستے کا مجھے علم ہے "...... کاپھی نے کہا۔
راستہ بتا دو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
ستہ شودرمان والی پہاڑی کے اس طرف ہے جدھر سے
ہے۔ اس طرف ایک چھوٹا سا ماکینی درختوں کا جنگل ہے
کے درمیان ایک بہت پرانا گڈوسی درخت ہے۔ اس

درخت پر مہامہان نے کچھ پڑھ کر ہاتھ رکھا تو اس درخت
حصہ مہامہان کے استقبال کے لئے کھل گیا اور پھر میں
کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ یہ ایک بڑا لمبا سا راستہ تھا
دور تک سیدھا تھا۔ پھر اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ اس راستے میں
تھیں جو ہمارا استقبال کرتی ہوئی ایک ستون سے باہر
تھیں۔ یہ ستون کاکوش کمرے کے سامنے ہے۔ بس مجھے تو
ہے"...... کاپھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کاکوش کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ ایک بڑا سا کمرہ ہے جس میں عظیم متروکام کی طاقت
تصویریں ہیں۔ مجھے مہامہان نے بتایا تھا کہ اگر وہ اس کمرے
بیٹھ جائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے کچھ نہیں کہہ سکتی
کمرے کی حفاظت عظیم متروکام کی خاص طاقتیں کرتی ہیں
نے جواب دیا۔

"کیا متروکام کا مجسمہ بھی اسی کمرے میں ہے"......
پوچھا۔

"نہیں۔ عظیم متروکام کا مجسمہ دوسرے کمرے میں ہے
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب تم اور مہامہان اس خفیہ راستے سے باہر آئے تو
راستہ کھلا ہوا تھا یا مہامہان نے خاص طور پر وہاں کچھ کیا
عمران نے پوچھا۔

بہت موٹی دیوار تھی اس پر مہامہان نے کچھ پڑھ کر پیر مارا
کھل گیا اور ہم ستون سے باہر آ گئے تھے"...... کاپھی نے
دیا۔

س کافی ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ جاؤ کارٹو تم اسے چھوڑ آؤ اور
فکر رہو اب ہر صورت میں مہامہان کو ہماری بات ماننا پڑے
... عمران نے کہا تو کاپھی اور کارٹو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور
نوں تیز تیز قدم اٹھاتے غار سے باہر چلے گئے۔

ب کیا کرنا ہے ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

ہم نے اس راستے کو ٹرائی کرنا ہے لیکن مسئلہ ان درختوں کا
اپھی ان کے مقامی نام جانتی ہے اور ہم ان درختوں کو ان
سے نہیں پہچان سکتے"...... عمران نے کہا۔

س۔ میرا خیال ہے کہ کارٹو ان درختوں کو پہچانتا ہوگا اور یہ
یقیناً یہاں عام طور پر موجود ہوں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ بہرحال کارٹو آ جائے تو پھر بات
...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کارٹو واپس آ گیا۔

سردار کیا تم واقعی مہامہان کو مجبور کر دو گے"...... کارٹو نے
بھرے لہجے میں کہا۔

۔ تم دیکھنا کہ وہ کس طرح کاپھی کو تمہارے حوالے کرتا
.. عمران نے جواب دیا تو کارٹو کا چہرہ مسرت کی شدت سے
ٹھا۔

"یہ میری زندگی کی سب سے بڑی مسرت ہو گی سردار"...
نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کارٹو کہ یہ اوکلی قبیلے کے جنگجو کس انداز میں
ہیں"...... عمران نے کہا تو کارٹو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب سردار۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... کار
چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرا مطلب ہے کہ وہ چھپ کر وار کرتے ہیں یا بہادرانہ
میں سامنے آکر لڑتے ہیں۔ کیا اکٹھے حملہ کرتے ہیں یا علیحدہ
کرتے ہیں اور اگر اوکلی سردار کو پکڑ لیا جائے تو کیا باقی اوکلی
ڈال دیتے ہیں یا لڑتے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ ہر طرح سے لڑتے ہیں۔ وہ بہت بہادر ہیں۔ ان سے کوئی
نہیں سکتا اور ان میں سے ہر ایک اوکلی بہادر ہے"...... کارٹو
جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جن درختوں کا کاپھی نے ذکر کیا ہے یعنی ماکیٹی درخت
گذوسی درخت کیا تم نے انہیں دیکھا ہوا ہے"...... عمران
پوچھا۔

"ہاں۔ یہ ماردشا کے عام درخت ہیں۔ یہاں باہر بھی
ہیں"...... کارٹو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تو آؤ اور ہمیں یہ درخت دکھاؤ"...... عمرا
کہا تو کارٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب غار سے باہر آ

دیر بعد کارٹو نے دونوں درختوں کی نشاندہی کر دی۔

ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ ہم جلد ہی تمہیں خوشخبری
گے اور پھر تمہارے جشن میں شریک ہوں گے"...... عمران
تو کارٹو نے مسرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر انہیں
ر کے دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"سردار کیا ہم عورتیں بن چکے ہیں"...... ایک اوکلی نے خشمگیں لہجے میں اوکلی سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں بڑی سی جھاڑی کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو ٹموسی۔ ہم عورتیں کیسے بن سکتے ہیں۔ ہم بہادر ہیں جن کا نام سن کر عورتوں کی آنکھیں دہشت سے پتھرا ہیں"...... سردار نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہم عورتوں کی طرح چھپ کر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں وہ چاروں پاکیشیائی اور حبشی آدمی اتنے بہادر ہیں کہ ہم ان عورتوں کی طرح خوفزدہ ہو کر چھپتے رہیں"...... ٹموسی نے بھی لہجے میں کہا۔

"مجھے تو خود یہ بات پسند نہیں ہے لیکن مہامہان کا حکم

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

مہامہان کا حکم صرف اتنا ہے کہ ان دشمنوں کو ہلاک کرنا ہے ۔ اب ہم کس طرح انہیں ہلاک کرتے ہیں اس سے مان کا کیا تعلق"...... ٹموسی نے جواب دیا۔

بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن اگر ہم شودرمان کو چھوڑ کر ان ش میں نکل پڑے تو ہو سکتا ہے وہ کسی دوسرے راستے سے پہنچ جائیں"...... سردار نے کہا۔

تم اپنے چار آدمی چاروں طرف پھیلا دو۔ وہ انہیں تلاش کریں پھر وہ جہاں بھی ہوں وہ تمہیں اطلاع دیں اس کے بعد یہاں دس بہادر چھوڑ کر باقی سب وہاں پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دیں"۔ ٹموسی جواب دیا۔

بہت خوب ٹموسی۔ تم واقعی بہت عقلمند ہو۔ میں ایسا کرتا کیونکہ میں خود اس طرح چھپ کر بیٹھنا پسند نہیں کرتا"۔ سردار کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے زور سے چیخ چیخ کر چار آدمیوں کا نام لے کر انہیں بلایا۔ ٹموسی بھی کھڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد چار اوکلی وہاں پہنچ گئے۔

تم چاروں علیحدہ علیحدہ سمتوں میں جاؤ اور ان دشمنوں کو تلاش اور جہاں بھی وہ ہوں وہاں سے واپس آکر مجھے بتاؤ لیکن تم نے کے سامنے نہیں آنا۔ صرف واپس آکر مجھے اطلاع دینی ہے"۔ ار نے کہا تو وہ چاروں سرہلاتے ہوئے مڑے اور دوڑتے ہوئے

جنگل میں غائب ہو گئے اور اب ٹموسی اور سردار آگے بڑھ کر
اونچی چٹان پر بیٹھ گئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک ایک
سے ایک اوکلی دوڑتا ہوا آیا۔ وہ اس طرح زور زور سے سانس لے
تھا جیسے بہت دور سے مسلسل دوڑتا ہوا آرہا ہو۔

" سردار۔ سردار۔ میں نے انہیں تلاش کر لیا ہے۔ وہ کالا
پہاڑی کے ایک غار میں موجود ہیں اور سردار وہاں میں نے مہاما
کی بیوی کاپھی اور کارٹو سردار کو بھی دیکھا ہے۔ وہ آپس میں باتیں
رہے تھے۔ میں نے اس غار کی دوسری طرف سے ایک سوراخ
کان لگا کر ان کی باتیں سنی ہیں"...... اس آدمی نے قریب آکر کہا۔

" کاپھی اور کارٹو بھی وہاں موجود تھے۔ کیا باتیں کر رہے تھے
سردار نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" کاپھی انہیں شودرمان میں داخل ہونے کا خفیہ راستہ بتا
تھی"...... اس آنے والے نے جواب دیا۔

" کون سا راستہ "...... سردار نے چونک کر حیرت بھرے
میں پوچھا تو آنے والے نے اسے اس راستے کی مکمل تفصیل بتا دی
کاپھی نے بتائی تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ پھر تم ہم آسانی سے انہیں ہلاک کر سکتے ہیں۔ کالی
پہاڑی سے یہاں تک پہنچنے کا راستہ کافی لمبا ہے اس لئے انہیں کافی
وقت لگ جائے گا جبکہ ہم جلدی اور آسانی سے وہاں پہنچ کر اس جنگل
کے ارد گرد درختوں پر چھپ کر بیٹھ سکتے ہیں اور پھر جیسے ہی

پر تیروں کی بوچھاڑ کر دیں گے اس طرح وہ یقینی طور پر
ہو جائیں گے"...... سردار نے کہا۔

یہ ٹھیک ہے سردار۔ وہ چونکہ شودرمان پہاڑی سے دور ہوں
ں لئے انہیں کسی قسم کے خطرے کا احساس بھی نہ ہو گا"۔
نے کہا۔

تمام کو لے چلیں"...... سردار نے اس طرح ٹموسی کی طرف
ہوئے کہا جیسے اس سے رائے طلب کر رہا ہو۔

چار آدمیوں کے لئے چھ آدمی کافی ہیں سردار۔ زیادہ لوگوں کی
سے وہ بھاگ بھی سکتے ہیں"...... ٹموسی نے کہا۔

ٹھیک ہے جاؤ اور اپنی مرضی کے چار اوکلی لے آؤ۔ جمونی، میں
مل کر سات ہو جائیں گے اور اتنے کافی ہیں"...... سردار نے
ٹموسی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ
ھر اس کے ساتھی موجود تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے خبر
والے اوکلی جس کا نام جمونی تھا، کی رہنمائی میں سردار اور
ے اوکلی تیزی سے اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں
درختوں کا وہ جنگل تھا جس کے درمیان پرانا گڈوسی درخت تھا
جلد ہی وہ وہاں پہنچ گئے۔ سردار نے ٹموسی کو اپنے ساتھ ایک
کی اوٹ میں بٹھا لیا جبکہ جمونی کے علاوہ باقی افراد کو اس نے
چھپنے کا کہہ دیا۔

جمونی تم اس پہاڑی پر چڑھ جاؤ اور انہیں دیکھو۔ جب وہ قریب

آئیں تو تم چاگیری کی آواز میں بول پڑنا ہم سنبھل جائیں
سردار نے جمونی سے کہا۔
" ٹھیک ہے سردار"...... جمونی نے کہا اور پھر تیزی سے [illegible]
قریبی پہاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

باس۔ باس"...... اچانک چلتے چلتے جوزف نے یکلخت ٹھٹھک کر
ہوئے کہا تو عمران سمیت باقی ساتھی بھی رک گئے۔
کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
میں ابھی آ رہا ہوں باس۔ تم یہیں ٹھہرنا"...... جوزف نے
جذباتی سے لہجے میں کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ کر اونچی
ں اور درختوں میں غائب ہو گیا۔
سے کیا ہوا ہے ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں

یہ جنگل ہے اور جوزف بہرحال جنگل کا شہزادہ ہے"...... عمران
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ
ر پھر تھوڑی دیر بعد جوزف دوڑتا ہوا واپس آیا تو اسے دیکھ کر وہ
ونک پڑے کیونکہ جوزف نے اپنے کاندھے پر ایک قوی ہیکل

مقامی آدمی کو اٹھایا ہوا تھا۔

"یہ کسے اٹھا لائے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ یہ ہماری نگرانی کر رہا تھا۔ سامنے چوٹی پر ایک چٹان کی اوٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس کی خوشبو سونگھ لی اور پھر میں نے اس خوشبو کا تعاقب کر کے اسے بھی سونگھ لیا۔ اس کے بعد میں ایک چکر کاٹ کر دوسری سائیڈ سے پہاڑی پر چڑھا اور میں نے اسے اچانک چھاپ لیا"...... جوزف نے اسے زمین پر لٹاتے ہوئے بڑے جذباتی سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کون ہے۔ کسی قریبی قبیلے کا آدمی ہو گا۔ آخر لوگ یہاں آتے جاتے رہتے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اجنبی دیکھ کر یہ چھپ کر بیٹھ گیا ہو"...... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس کے پاس ایک ترکش اور کمان بھی ہے اور ایک نیزہ بھی اور تیروں پر آشونی زہر لگا ہوا تھا اور آشونی زہر دنیا کا سب سے زیادہ خوفناک زہر ہوتا ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو یہ یقیناً اوکلی ہو گا لیکن اسے تو شودرمان والی پہاڑی پر ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ یہاں ہماری نگرانی کے لئے موجود ہو

نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تیر اور نیزہ کہاں ہے"...... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"میں نے نہیں اٹھائے۔ وہ انتہائی خطرناک ہیں۔ ان کی سی خراش بھی انسانی جسم کو پھاڑ کر رکھ دیتی ہے"۔ جوزف اوہ سے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر، جوزف کے ساتھ جاؤ اور انہیں احتیاط سے لے آؤ"۔ نے ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ جوزف کو ساتھ لئے سی طرف مڑ گیا جدھر سے جوزف آیا تھا۔

"بیلٹ سے اس کے ہاتھ اس کے عقب میں باندھ دو جوانا"۔ نے جوانا سے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی کھولی اور پھر زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے اس آدمی کے ہاتھ اس نے اس کے عقب میں کر کے بیلٹ سے اس طرح دیئے کہ وہ انہیں کسی طرح بھی آزاد نہ کرا سکے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اس اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس م میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے نکھیں کھول دیں اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی ھری اس نے بے اختیار اچھل کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن

ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اپنا توازن قائم نہ ر
اور دوبارہ نیچے گر گیا۔

"اسے اٹھا کر درخت کے تنے کے ساتھ بٹھا دو جوانا"......
نے کہا تو جوانا آگے بڑھا۔ اس نے جھک کر اس آدمی کی گردن پکڑ
اور اسے ایک جھٹکا دے کر اس نے اسے ساتھ ہی ایک درخت ۔
چوڑے تنے کے ساتھ بٹھا دیا اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔ یہ آدمی جسمانی طو
پر خاصا طاقتور تھا لیکن جوانا نے اسے ایک ہی ہاتھ سے اس طرح
لیا تھا جیسے اس کے جسم میں وزن نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو۔ اس
کا چہرہ گردن پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے پہلے سے زیادہ سیاہ ہو گیا تھا۔

"تم۔ تم۔ دشمن۔ تم"...... اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"تم ادگلی ہو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے
کہا۔

"جمونی۔ جمونی۔ لیکن تم کون ہو"...... جمونی نے رک رک
کہا۔

"تم یہاں ہماری نگرانی کر رہے تھے۔ تمہارے باقی ساتھی
ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ساتھی۔ کون سے ساتھی۔ میں تو یہاں سے گزر رہا تھا کہ
کر بیٹھ گیا تھا"...... جمونی نے کہا۔

"لیکن تم نے پہلے مجھے دشمن کہا ہے۔ کیوں"...... عمران
کہا۔

تم اجنبی ہو اور اجنبی ہمارے دشمن ہوتے ہیں"...... جمونی نے
دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اب وہ ذہنی طور پر سنبھل گیا ہے۔
لمحے جوزف اور ٹائیگر واپس آگئے۔ ٹائیگر نے ترکش سنبھالا ہوا تھا
میں تیر تھے جن کی نوکوں پر سیاہ مادہ سا لگا ہوا تھا جبکہ جوزف
ھ میں نیزہ تھا جس کی انی پر بھی تیروں کی نوکوں جیسا سیاہ مادہ
اتھا۔

یہ نیزہ مجھے دو جوزف"...... عمران نے کہا تو جوزف نے نیزے
نی ایک طرف کر کے اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے
لیا اور اس کی انی کو غور سے دیکھا اور پھر اس نے نیزے کا رخ
ت کے تنے کے ساتھ بیٹھے ہوئے جمونی کی طرف کر دیا۔

تم اچھی طرح جانتے ہو جمونی کہ اس نیزے کی انی پر اور ان
کی نوکوں پر کس قدر خوفناک زہر لگا ہوا ہے اس لئے اگر تم
میرے سوالوں کے درست جواب نہ دیئے تو پھر یہ نیزہ تمہارے
میں مار دیا جائے گا اور اس کے بعد کیا ہو گا۔ یہ تم اچھی طرح
سکتے ہو۔ بولو۔ کہاں ہیں تمہارے ساتھی"...... عمران نے
سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے سے نیزے
نی کے اور قریب کر دیا۔ جمونی بے اختیار سمٹ گیا۔ اس کے
ہ پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... جمونی نے بوکھلائے ہوئے
یں کہا تو عمران نے نیزے کی انی اس کے جسم کے بالکل قریب

کر دی۔

"اب اگر جھوٹ بولا تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے اور اگر سچ بتا دو گے تو میرا وعدہ ہے کہ یہاں سے تمہیں زندہ جانے دوں گا۔ بولو کہاں ہیں تمہارے ساتھی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی جمونی نے اس طرح بے اختیار بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے البتہ اس کی نظریں نیزے کی انی پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا جسم خوف کی شدت سے سمٹا ہوا تھا لیکن اس کی زبان مسلسل حرکت کر رہی تھی اور اس نے تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اوکلی سردار نے اسے بلایا اور انہیں تلاش کرنے کے لئے کہا اور کس طرح اس نے پہاڑی غار میں انہیں دیکھ لیا اور عقبی طرف سے ایک سوراخ سے کان لگا کر ساری باتیں سن لیں اور پھر کس طرح اس نے واپس جا کر اوکلی سردار کو سب کچھ بتا دیا اور پھر کس طرح وہ سات اوکلی اس جنگل کے گرد پہنچے جبکہ اسے سردار نے ان کی نگرانی کے لئے بھیج دیا اور پھر اچانک اس پر کوئی عقب سے کودا اور پھر اسے ہوش نہ رہا۔

"وہاں شودرمان کے باہر اور کتنے اوکلی موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہماری کل تعداد دو سو تھی جن میں سے سات اوکلی یہاں ہیں"...... جمونی نے جواب دیا اور عمران نے نیزہ ہٹا لیا۔

"جوانا اس کے ہاتھ کھول دو"...... عمران نے کہا تو جوانا

کر اس کے بازو کھول کر بیلٹ پکڑ لی۔ جمونی تیزی سے اٹھ

میں نے تمہیں زندہ چھوڑنے کا وعدہ کیا تھا اس لئے تم زندہ جا رہے ہو۔ جا کر اپنے سردار کو بے شک سب کچھ بتا دینا۔ .. عمران نے کہا تو جمونی تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا آگے گیا۔

جوزف۔ اسے زیادہ دور نہیں جانا چاہئے"...... عمران نے کہا تو یکلخت اچھل کر اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔

اسے یہاں بھی ہلاک کیا جا سکتا تھا ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

جس مشن پر ہم ہیں اس میں وعدہ خلافی سے بہت بڑا نقصان ہو ہے اور وعدہ اس لئے ضروری تھا کہ اس سے سچ اگلوایا جائے۔ دیکھو اگر اس ساری صورت حال کا ہمیں علم نہ ہو سکتا تو ہم انتہائی بے بسی سے مارے جاتے۔ اچانک ہمارے جسموں میں نے والے یہ زہریلے تیر ہمیں دوسرا سانس بھی نہ لینے دیتے"۔ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا سی لمحے جوزف واپس آتا دکھائی دیا۔

کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

میں نے اسے زیادہ دور نہیں جانے دیا تھا"...... جوزف نے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار دیئے۔

"گڈ۔ اب سنو۔ ہم نے ان چھ افراد کو اس انداز میں ہلاک ا
ہے کہ وہ سنبھل ہی نہ سکیں"...... عمران نے کہا۔
"باس اگر تین کمانیں مزید بنالی جائیں تو یہ تیر چاروں طرف
ان پر برسائے جا سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"باس۔ ان تیروں کو انسانوں پر ضائع نہ کرو ان پر جو زہر لگایا
ہے یہ زہر تو بڑی بڑی چٹانوں کو پانی بنا دیتا ہے۔ یہ انتہائی نایا
زہر ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"زہر چٹانوں کو پانی بنا دیتا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اگر یہ زہر اس
قدر تیز ہوتا تو اب تک تیر اور نیزہ سب کچھ پانی بن چکے ہوتے ۔
عمران نے کہا۔
"باس یہی اس زہر کی خصوصیت ہے کہ یہ لکڑی اور لوہے پر اثر
نہیں کرتا۔ باقی سب چیزوں پر اس کا اثر انتہائی خوفناک ہوتا ہے
افریقہ کے انتہائی گھنے علاقوں میں ایک قبیلہ آشونی رہتا تھا۔ ا
زہریلے تیروں والا قبیلہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے سب سے پہلے
جڑی بوٹیوں سے نکلنے والے زہروں کو ملا کر یہ زہر تیار کیا تھا اس
افریقہ میں اسے آشونی زہر کہا جاتا ہے۔ اس کی معمولی سی مقدار ا
اگر انسانی جسم سے چھو جائے تو انسان کا جسم ایک لمحے میں زہر
شدت سے پھٹ جاتا ہے اور اس زہر کی یہی خصوصیت ہے ک
لکڑی اور لوہے پر کوئی اثر نہیں کرتا"...... جوزف نے تفصیل
ہوئے کہا۔

چٹانوں کے بارے میں تمہاری بات صحیح ہے یا تم نے صرف
یہ بات کی ہے"...... عمران نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔
میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ آپ تجربہ کر سکتے ہیں"۔ جوزف
ہتائی بااعتماد لہجے میں کہا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے
کو ایک چٹان کے درمیانی رخنے میں پوری قوت سے اتار دیا۔
حد تک اندر چلا گیا اور عمران نے نیزہ چھوڑا اور پیچھے ہٹ

باس آپ اس زہر سے شودرمان کی عمارت کے پتھر پگھلانا چاہتے
ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف

ہاں۔ تم نے ٹھیک سوچا ہے اور مجھے خوشی ہوئی ہے کہ اب تم
بھی گہرائی میں سوچنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے تحسین
لہجے میں کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر عمران کی طرف سے تحسین آمیز
سن کر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ادھر سب کی نظریں
چٹان پر جمی ہوئی تھیں لیکن چٹان ویسے کی ویسے ہی تھی۔
اسے تو کچھ بھی نہیں ہوا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے

باس ابھی معلوم ہو جائے گا۔ بہرحال یہ ٹھوس چٹان ہے انسان
ہے"...... جوزف نے اسی طرح اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب بے

اختیار اچھل پڑے کیونکہ انہوں نے چٹان کی سطح پر سیاہ رنگ۔
دھواں سا پھیلتا ہوا دیکھا۔یوں لگ رہا تھا جیسے چٹان کے اندر
دھواں پھوٹ رہا ہو اور سائے کی طرح اس پر پھیلتا چلا جا رہا ہو
پھر تھوڑی دیر بعد چٹان سے واقعی سیاہ رنگ کے پانی کے قطرے
لگ گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ٹھوس اور بڑی سی چٹان پانی
غائب ہو گئی جبکہ نیزہ اب اس پانی میں گر چکا تھا۔

" اب اسے ہاتھ نہ لگانا باس۔ اب یہ نیزہ بھی مکمل۔زہر بن
ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" حیرت انگیز۔آج تک زہر عشق کے بارے میں تو سنا تھا کہ "
چٹانوں جیسے دل کو بھی موم بنا دیتا ہے لیکن"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب تو آپ کو یقین آ گیا باس"...... جوزف نے مسرت بھ
لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اب واقعی ان تیروں کو ضائع نہیں ہونا چاہئے بلکہ
اوکلیوں کے پاس جو تیر اور نیزے ہیں انہیں بھی ہم نے درست
حالت میں حاصل کرنا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو ہلاک
کیسے کیا جائے۔یہ جنگل کے رہنے والے ہیں اور یہ جنگل میں ہو
والی لڑائی کے تمام داؤ پیچ سے واقف ہوں گے اور ہمارے پاس کس
قسم کا کوئی اسلحہ بھی نہیں ہے"...... عمران نے متفکرانہ لہجے میں
کہا۔

باس ان سب پر ٹابورا قبیلے کی طرح حملہ کرو پھر دیکھو یہ کیسے
نہیں ہوتے"...... جوزف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ سنگ زنی کا مظاہرہ کیا جائے"۔
نے کہا۔

یہ لفظ جو تم نے ادا کیا ہے باس اس کا تو مجھے علم نہیں ہے
فریقہ کے پہاڑی علاقے میں رہنے والا ٹابورا قبیلہ پتھروں کا قبیلہ
تھا۔وہ لوگ پتھروں سے اپنے بڑے بڑے مخالف قبیلے کو ڈھیر
کرتے تھے"...... جوزف نے جواب دیا۔

ہاں۔ میں نے اس قبیلے کے بارے میں کافی کچھ پڑھا ہے لیکن
یہ ہے کہ ان اوکلیوں کے خلاف اس طریقہ جنگ کو کیسے
مال کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

باس۔ ہم چاروں طرف سے انہیں گھیر لیں گے پھر اپنے پاس
کٹھے کر لیں گے۔پہلے ہم چھوٹے پھتروں کی بارش کریں گے پھر
لوگ اپنی پناہ گاہوں سے باہر نکل آئیں گے تو بڑے پتھروں
ہیں ڈھیر کر دیں گے اس طرح ان کے آشونی زہر والے نیزے
بھی صحیح حالت میں ہمارے ہاتھ لگ جائیں گے اور یہ ہلاک
جائیں گے"...... جوزف نے باقاعدہ جنگ کا نقشہ ترتیب دیتے
کہا۔

لیکن اگر تمہاری طرح انہوں نے بھی دور سے ہی ہماری بو
لی تو پھر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ہم ہوا کے رخ کا خاص طور پر خیال رکھیں گے" جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں کافی دیر سے یہ سوچ رہا تھا کہ جوزف نے تو اتنی دور سے اوکلی کی بو سونگھ لی لیکن جب یہ اوکلی اس غار عقبی سائیڈ سے سوراخ کے ساتھ کان لگائے ہماری گفتگو سن رہا تھا جوزف وہاں موجود رہا تھا اسے اس وقت اس اوکلی کی بو کیوں نہ تھی۔ اب جوزف کی بات سے اندازہ ہوا ہے کہ یہ سارا کھیل ہوا رخ کا ہے"...... جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ جنگل میں سارا کھیل ہی ہوا کے رخ پر منحصر ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جوزف تمہاری بات ٹھیک ہے۔ ہم سب نشانے بہرحال اتنے درست ہیں کہ ہم پتھروں سے گولیوں کا کام سکتے ہیں۔ آؤ چلیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔ پھر جوزف نے زہریلے تیروں سے بھرا ترکش اٹھا لیا اور پھر وہ سب جوزف کی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگے عمران نے چونکہ اس جنگل کا راستہ اچھی طرح کاپھی سے سمجھ ہاں سے خفیہ راستہ شودرمان کے اندر جاتا تھا اور اس نے کو بھی اس جگہ کے بارے میں اشارے دے دیئے تھے اس جوزف سب سے آگے تھا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی اس کے چل رہے تھے۔

باس۔ آپ یہاں رکیں میرا خیال ہے کہ ہم ان لوگوں کے یک پہنچ گئے ہیں اور ہوا کا رخ بھی ان سے ہماری طرف ہے کیونکہ انسانوں کی بو مجھے محسوس ہونے لگی ہے۔ میں جا کر صورت حال کر کے آتا ہوں"...... جوزف نے یکلخت رک کر کہا اور عمران مر ہلانے پر اس نے زہریلے تیروں والا ترکش ایک طرف ایک ڑی کے نیچے چھپا کر رکھ دیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر ان کی وں سے اوجھل ہو گیا۔

"جوزف تو آپ کی طرح باقاعدہ لیڈر بن گیا ہے ماسٹر"...... جوانا مسکراتے ہوئے کہا۔

جنگل میں اس کی حسیات اور اس کا تجربہ بہت کام آتا ہے۔ اب کہ وہ ایسا نقشہ جنگ ترتیب دے گا کہ اس میں کس قسم کا جھول نہ ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

باس ویسے یہ پتھروں والا آئیڈیا واقعی انتہائی دلچسپ ہے۔ قدیم کے انسانوں کی طرح پتھروں سے مخالفوں کو ہلاک کرنا۔ مجھے تو کر ایسے محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم انتہائی قدیم دور میں پہنچ ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ واقعی انتہائی موثر ہو گا۔ اوکلیوں کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ پتھر ہم برسا رہے ہیں۔ وہ تو اس جھونی کی طرف سے اطلاع کے ہوں گے اور پھر پتھروں کی وجہ سے انہیں ہم پر شک بھی نہ پڑ پھر جیسے ہی وہ اپنی اوٹوں سے باہر آئیں گے پتھر انہیں چاٹ

جائیں گے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور
تھوڑی دیر بعد جوزف واپس آ گیا۔
" باس۔ ان کی واقعی موت آ گئی ہے۔ ہوا کا رخ بھی ان کی طر
سے ہماری طرف ہے اور وہ قدرے گہرائی میں بھی ہیں البتہ
ہمیں حملہ تین اطراف سے کرنا ہو گا کیونکہ یہاں سے بالکل مخا
سمت میں اگر ہم گئے تو پھر وہاں ہوا کے رخ کی وجہ سے ہماری بو ان
تک پہنچ جائے گی اور وہ چوکنا ہو جائیں گے"...... جوزف نے کہا۔
" ٹھیک ہے لیکن وہاں اسلحے کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے
کہا تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔
" اسلحہ۔ کیسا اسلحہ باس"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
" وہی ٹابورا قبیلے والا اسلحہ یعنی پتھر"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
" میں نے چیک کر لیا ہے۔ چھوٹے بڑے پتھر کافی تعداد میں
موجود ہیں"...... جوزف نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
" تو پھر آؤ۔ لیکن خیال رکھنا اگر تمہارے نشانے خطا ہو گئے تو پھر
اس خوفناک زہر سے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نہ بچا سکے گی"...... عمران
نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
" سنو۔ تم نے پہلے چھوٹے پتھروں کا ڈھیر لگانا ہے اور پھر بڑے
پتھروں کا اور انہیں اس انداز میں رکھنا ہے کہ آسانی سے انہیں

سکو لیکن خود تم نے حتی الوسع اوٹ میں رہنا ہے اور پہلا چھوٹا
ہیں پھینکوں گا۔ اس کے ساتھ ہی تم سب نے اس جنگل کے ارد
جھاڑیوں پر پوری تیز رفتاری سے پتھر برسانے ہیں"...... عمران
نہیں باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر جوزف نے جوانا اور
کو سائیڈوں پر مخصوص سپاٹس پر خود پہنچایا اور خود واپس آ کر وہ
سے ذرا ہٹ کر ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ عمران نے
دوران ارد گرد سے کافی چھوٹے بڑے پتھر اٹھا کر اکٹھے کر لیئے تھے۔
نے بھی بجلی کی سی تیزی سے پتھر اکٹھے کر لیئے تھے۔ عمران کچھ
ت خاموش بیٹھا رہا تاکہ جوانا اور ٹائیگر کو بھی اتنا وقت مل
کہ وہ بھی پتھر اکٹھے کر سکیں۔ چھوٹا سا جنگل اور اس کے گرد
ہوئی اونچی نیچی جھاڑیاں یہاں سے بخوبی نظر آ رہی تھیں لیکن
کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ اوکلی جمونی سے عمران اور اس کے
ھیوں کو بہرحال یہ معلوم ہو چکا تھا کہ موجود افراد کی تعداد چھ ہے
لیئے وہ مطمئن تھے کہ انہیں زیادہ سنگ زنی نہیں کرنی پڑے گی
یسے بھی اگر ان کی تعداد زیادہ ہوتی تو سنگ زنی کی یہ ترکیب
ی نہ سکتی تھی۔ کچھ دیر بعد عمران نے جوزف کو اشارہ کیا اور پھر
پتھر اٹھا کر اس نے سامنے جھاڑی میں پھینک دیا۔ اس کے
ہی جوزف نے پتھر پھینکا اور پھر عمران کے ہاتھ تیزی سے چلنے
وانا اور ٹائیگر نے پتھروں کی بارش شروع کر دی تھی اور چند
بعد ہی جھاڑیوں نے ادکلیوں کو اگلنا شروع کر دیا۔ وہ چیختے

ہوئے انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر بھاگ رہے تھے
انہیں سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اچانک پتھر کہاں سے آنا شروع ہو گئے
ہیں۔

" فائر"...... اچانک عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے
ہی ایک بڑا پتھر اس کے ہاتھ سے نکلا اور ایک اوکلی چیختا ہوا اچھل ا
پہلو کے بل نیچے گرا اور دوسرے لمحے جنگل کے ارد گرد کا علاقہ
اوکلیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ پتھر کھا کھا کر اس طرح گر رہے
تھے جیسے واقعی انہیں گولیاں چاٹ رہی ہوں۔ عمران مسلسل پتھر
برساتا رہا اور ظاہر ہے اس کے ساتھیوں کی بھی پتھروں کی فائرنگ
جاری رہی جب تک وہ چھ کے چھ اوکلی بے حس و حرکت نہ ہو گئے

" فائرنگ بند کر دو"...... عمران نے چٹان کی اوٹ سے سامنے
آتے ہوئے چیخ کر کہا تو پتھروں کی بارش رک گئی۔

" جوزف۔ احتیاط سے نیچے جاؤ اور چیک کرو۔ ہم تمہیں یہاں
کور دیں گے"...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف سر ہلاتا
تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔

" باس۔ یہ سب ختم ہو چکے ہیں"...... جوزف نے ان کے
جا کر انہیں چیک کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اپنے ساتھیوں
نیچے چلنے کا اشارہ کیا اور پھر خود بھی وہ نیچے اترنے لگا۔ مختلف
سے جوانا اور ٹائیگر بھی نیچے آ گئے۔

[illegible] تلاش کرو۔ وہ [illegible] سے زیادہ قیمتی

نا خیال رکھنا ورنہ ان جیسی حالت تمہاری بھی ہو سکتی ہے"۔
ن نے کہا اور سب سر ہلاتے ہوئے ان جھاڑیوں کی طرف بڑھنے
جدھر سے یہ اوکلی باہر آئے تھے جبکہ عمران جنگل کے اندرونی
کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس گڈوسی درخت کا معائنہ کرنا چاہتا تھا
کے بارے میں کاپھی نے بتایا تھا کہ خفیہ راستہ وہاں سے نکلتا
اس چھوٹے سے جنگل کے درمیان میں واقعی کافی پرانا اور
ڑے تنے والا گڈوسی نام کا درخت موجود تھا۔ عمران کاپھی کی بات
سمجھ گیا تھا کہ اس کا راستہ کھولنے کا باقاعدہ کوئی خفیہ میکنزم
گیا ہو گا اس لئے مہامہان اس پر ہاتھ رکھ کر راستہ کھول لیتا تھا
وہ حیران اس بات پر تھا کہ اس قدر جدید میکنزم اس جنگل میں
تیار کیا جا سکتا ہے کہ صرف ہاتھ کے دباؤ سے راستہ کھل
ئے۔ اس نے چوڑے تنے پر جگہ جگہ ہاتھ رکھ کر دبانا شروع کر دیا
ن وہ راستہ نہ کھلنا تھا اور نہ کھلا۔

کیا مطلب۔ یہ راستہ کیوں نہیں کھل رہا۔ کیا واقعی جنتر منتر
استہ کھلتا ہو گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

باس۔ میں بتاتا ہوں کہ یہ راستہ کیسے کھلتا ہے"...... اچانک
کی آواز سنائی دی تو عمران پیچھے مڑ گیا۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر
واپس آ چکے تھے۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر نے بڑے احتیاط
انداز میں نیزے اٹھائے ہوئے تھے۔

کیسے کھلتا ہے"...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے

ہاتھ میں اٹھائے ہوئے نیزے احتیاط سے ایک طرف رکھے اور آگے
بڑھ کر اس نے درخت کے تنے پر ایک جگہ ہاتھ رکھ کر اپنی انگلیوں
کو مخصوص انداز میں ٹیڑھا میڑھا کیا ہی تھا کہ ہلکی سی آواز سے واقعی
وہاں خلا سا نمودار ہو گیا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر جدید میکنزم اور یہاں"...... عمران نے
کہا۔

"باس۔ یہ قدیم قبائلی طریقہ ہے اور چار آنکھوں والے شاطی مندر
کو جانے والا خفیہ راستہ بھی اسی انداز میں کھلتا تھا"۔ جوزف نے
پیچھے ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"لیکن یہ کھلا کیسے۔ کیا اندر کوئی مشینری نصب ہے"۔ عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس اگر پورے ہاتھ کو دبایا جائے تو یہ راستہ نہیں کھل سکتا
اس لئے انگلیوں کو یکے بعد دیگرے دبانا پڑتا ہے پھر راستہ کھلتا ہے
اور یہ مشین سے نہیں کھلتا بلکہ اس کے لئے درخت کے تنے کو کاٹ
کر دوبارہ اس انداز میں جوڑا جاتا ہے کہ معمولی سی لکیر بھی نظر نہیں
آتی۔ جب انگلیوں سے مخصوص جگہوں پر دباؤ پڑتا ہے تو درخت کے
اس حصے کے مخصوص ریشے حرکت میں آجاتے ہیں اور ان ریشوں
کے آخر میں یعنی درخت کی جڑ کے قریب جو باہر سے زمین میں
ہوتی ہے لکڑی کا گٹکا لگا ہوتا ہے جو اندر سے خالی ہوتا ہے اور لا
یہ بڑا حصہ کاٹ کر اس کی نوک بنا کر اس لکڑی کے گٹکے کے اند

میں رکھ دیا جاتا ہے۔ ریشوں کے دباؤ کی وجہ سے وہ حصہ گھوم
ہے اور یہ ٹکڑا گھوم کر درخت کے تنے کے اندرونی حصے میں جا
اس طرح یہ خلا نمودار ہو جاتا ہے"...... جوزف نے باقاعدہ
یم میکنزم کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔

ہ ہاں۔ قدیم دور کے قلعوں میں پھاٹک اس انداز میں بنائے
تھے۔ گڈ۔ اب بات سمجھ میں آ گئی ہے"...... عمران نے
تے ہوئے کہا۔

باس۔ اس جدید دور میں بھی کوٹھیوں کے پھاٹک اس میکنزم
ائے جاتے ہیں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ یہ اب لکڑی کی بجائے
کے بنائے جاتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے
لا میں سرہلا دیا۔

یزے احتیاط سے اٹھا لو اور میرے پیچھے آؤ لیکن خیال رکھنا کا بھی
اتی اندر چمگادڑیں بھی موجود ہیں ایسا نہ ہو کہ ان سے بچنے
میں تم اپنے آپ کو یا دوسروں کو نیزے کی انی مار بیٹھو"۔
نے کہا۔

آپ نے اچھا کیا باس کہ یہ بات بتا دی۔ واقعی اس
میں خطرہ پیش آسکتا تھا"...... جوانا نے کہا اور سب نے
یں سرہلا دیئے اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے احتیاط سے
نے اس سرنگ میں داخل ہو گئے۔ سرنگ انسانی ہاتھوں کی
تھی اور اس میں ایسی بات نہ تھی جس سے معلوم ہوتا کہ

یہ سرنگ طویل عرصے سے بند ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس
تازہ ہوا کے داخل ہونے کے راستے موجود ہیں۔ اس کے ساتھ
اس میں بہرحال اتنی روشنی تھی کہ انہیں کچھ نہ کچھ نظر آ رہا تھا
واقعی وہاں چمگادڑیں اڑتی ہوئی نظر آئیں لیکن وہ ان کے قریب
رہی تھیں۔ وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ سرنگ پہلے تو گہرائی میں ا
چلی گئی پھر سیدھی ہو گئی اور کچھ فاصلے کے بعد اس نے بلندی
طرف اٹھنا شروع کر دیا لیکن یہ سرنگ اس انداز میں بنائی گی
کہ مسلسل بلندی کی طرف اٹھنے کے باوجود انہیں چلنے میں
پریشانی محسوس نہ ہو رہی تھی۔ تقریباً نصف گھنٹے سے زیادہ چلنے
بعد اچانک سرنگ بند ہو گئی۔ اب سامنے انتہائی مضبوط پتھروں
بنی ہوئی دیوار تھی۔ عمران نے پہلے اس کی جڑ میں جگہ جگہ پیر ما
لیکن کچھ نہ ہوا تو وہ سمجھ گیا کہ اس کے کھلنے کا جو بھی میکنزم ہو گا
بہرحال آف کر دیا گیا ہو گا۔

" اب ہم نے ان پتھروں میں نیزے مار کر انہیں پانی بنانا
چٹانوں کے درمیانی رخنوں میں پوری قوت سے نیزے مارو
نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو سب سے پہلے جوزف نے اپنے
موجود دو نیزے رخنوں میں مار دیئے اور پھر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ اس
بعد ٹائیگر نے بھی دو نیزے رخنوں میں اتار دیئے اور سب
میں جوانا نے بھی دونوں نیزے رخنوں میں مار دیئے اس طرح
نیزے چٹانوں کے رخنوں میں اتر گئے۔ اب انہیں ان چٹانوں

کا انتظار تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد چٹانوں پر دھواں سا
وا انہیں نظر آیا تو وہ سب مطمئن ہو گئے کہ ان کی ترکیب
رہی ہے۔
باس ان چٹانوں سے بہنے والا پانی بھی انتہائی زہریلا اور
ک ہوتا ہے اس لئے ہم نے اس سے بھی بچ کر آگے جانا
..... جوزف نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی
ایک ایک کر کے سب نیزے نیچے گرتے چلے گئے اور اس کے
ہی چٹانیں سیاہ پانی میں تبدیل ہو کر نیچے گرنے لگیں۔ عمران
ساتھیوں سمیت ایک سائیڈ پر کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بہرحال
تا راستہ بن گیا تھا کہ وہ اس میں سے آسانی سے گزر سکتے تھے۔
باس۔ جسم کا کوئی حصہ بھی اس راستے کے کناروں سے نہیں
چاہیے "..... جوزف نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا
ران انتہائی احتیاط سے آگے بڑھا اور سر جھکا کر وہ اس خلا کو
کر کے دوسری طرف پہنچ گیا۔ یہ ایک گول سا کمرہ تھا اور
اس کی ساخت دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ اندر سے کھوکھلا
ہے۔ کاپھی نے بھی یہی بتایا تھا کہ وہ ستون سے باہر نکلے تھے
تون سے جس کے قریب وہ کاکوش نام کا کمرہ تھا۔ چند لمحوں بعد
ٹائیگر اور سب سے آخر میں جوزف بھی اندر آ گیا۔ ایک دیوار
ب رسی لٹک رہی تھی۔ عمران نے جب اس رسی کو کھینچا تو
کمرے کی ایک۔ دیوار میں خلا سا نمودار ہوا اور عمران اس خلا

سے دوسری طرف آگیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی باہر آ
عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ بہرحال انتہا
طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد وہ شودرمان میں داخل ہونے
کامیاب ہو گئے تھے۔

"یہاں مہامہان موجود ہو گا۔ اسے تلاش کرو"...... عمران
کہا اور سب تیزی سے ادھر ادھر بکھر گئے جبکہ عمران سامنے بنے ہو
ایک کافی بڑے کمرے کی طرف بڑھ گیا جس پر عجیب و غریب شیا
تصویریں بنی ہوئی تھیں لیکن عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا
چاروں طرف سے یہ کمرہ بند تھا۔ نہ کوئی دروازہ نہ کوئی روشندان
کوئی جھری نہ کوئی رخنہ نہ کوئی کھڑکی۔ عمران واپس مڑا اور
تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔

"باس۔ یہ تو بے حد وسیع عمارت ہے۔ بے شمار کمرے
یہاں لیکن یہاں کوئی آدمی نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔ جوزف
جوانا کا بھی یہی جواب تھا۔

"پھر وہ مہامہان کہاں گیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ بند کمرے میں
گا لیکن اب اسے کیسے کھولا جائے"...... عمران نے خود کلامی کے
انداز میں کہا۔

"باس یہاں ایک کمرے میں ایک عجیب و غریب لیکن دیو
مجسمہ موجود ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مختلف جانوروں کو ملا کر اس
شکل بنائی گئی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

وہ۔ کہاں ہے وہ مجسمہ۔ مجھے دکھاؤ"...... جوزف نے اچھلتے
کہا۔
ہوں کیا کوئی خاص بات ہے اس مجسمے میں"...... عمران نے
کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
س جس طرح ٹائیگر بتا رہا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہ
کا مجسمہ ہے جو کالی دنیا کا سب سے بڑا شیطان کہلاتا ہے"۔
نے کہا۔
وہ اچھا۔ آؤ میں بھی دیکھتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ
ٹائیگر کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ایک بڑے سے
میں واقعی دیوار کے ساتھ ایک دیوہیکل مجسمہ موجود تھا۔ عجیب
شکل کا مجسمہ جس کی آنکھیں زندہ ہو گئی تھیں۔
متروکام کا مجسمہ ہے۔ کالی دنیا کے شیطان کا باس۔ یہاں سے
یہ انتہائی خطرناک شیطان ہے۔ انتہائی خطرناک"۔ جوزف
کو دیکھتے ہی خوفزدہ ہو کر کہا۔
سمے سے ڈرتے ہو نانسنس۔ خبردار اگر آئندہ میرے سامنے
ت کی تو ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا"...... عمران نے غراتے
لہجے میں کہا تو جوزف بے اختیار اس طرح سہم گیا جیسے بچے
ے کی دھمکی سن کر سہم جاتے ہیں۔
انا کوئی ایسی چیز تلاش کرو جس سے اس مجسمے کو توڑا جا
عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن چند لمحوں بعد دور سے
انتہائی تیز چیخ سنائی دی تو وہ تینوں بے اختیار اچھل پڑے۔ دو
لمحے جوانا کی ایک اور تیز چیخ سنائی دی تو عمران بجلی کی سی تیزی
دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے پیچھے جوزف اور ٹائیگر بھی
رفتار سے دوڑ رہے تھے۔ جوانا کی تیسری چیخ سنائی نہ دی تھی۔ عم
دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور پھر تیزی سے گھوم کر ساتھ ہی ا
اور کمرے میں داخل ہو گیا لیکن کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ
اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ کمرے کے فرش پر جوانا ساکت پڑا
تھا۔ اس کی ناک، منہ اور دونوں کانوں سے خون نکل رہا تھا۔ ا
چہرہ اس قدر مسخ نظر آرہا تھا کہ اس کی طرف دیکھا ہی نہ جا سکتا تھا
"اوہ۔ اوہ۔ اس پر کارنامہ کا حملہ ہوا ہے۔ کارنامہ کا۔
اوہ"...... جوزف نے جوانا کو دیکھ کر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے
اور تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور پھر اس نے جیسے ہی اسے ہاتھ
وہ اچھل کر چیختا ہوا پشت کے بل گرا اور اس کے ساتھ ہی اس
بھی اسی طرح مسخ ہوتا چلا گیا۔ اس کے منہ سے تیز چیخیں نکل
تھیں اور فرش پر لوٹ پوٹ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ دونوں ہاتھ
طرح چہرے کے گرد مار رہا تھا جیسے کسی نادیدہ چیز سے اپنے چہرہ
چھڑانے کی کوشش کر رہا ہو لیکن دوسرے لمحے وہ بھی جوانا کی
ساکت ہو گیا۔ اس کے ناک، منہ اور دونوں کانوں سے بھی

باہر آنے لگا تھا۔ ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ
کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ عمران کا چہرہ پتھر کی طرح
گیا تھا۔
باس۔ باس۔ یہ کیا ہو گیا باس"...... اچانک ٹائیگر کی چیختی
واز سنائی دی تو عمران جیسے یکلخت اچھل پڑا۔ اس کے منجمد ہو
والے دماغ میں یکلخت دھماکہ سا ہوا اور دوسرے لمحے وہ چیختا
زف اور جوانا کی طرف بڑھنے لگا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے
اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ ٹائیگر نے جھپٹ کر اس کا بازو
اسے واپس کھینچ لیا تھا۔
باس۔ انہیں ہاتھ مت لگاؤ ورنہ"...... ٹائیگر نے دہشت زدہ
لہجہ میں کہا لیکن عمران نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا اور
سی تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ یکلخت وہ ٹھٹھک کر رک گیا
جوزف اور جوانا دونوں نے نہ صرف آنکھیں کھول دیں تھیں
کی آنکھوں میں تیز چمک نظر آرہی تھی اور پھر وہ دونوں اس
اچھل کر کھڑے ہو گئے جیسے اس کے جسموں میں ہڈیوں کی جگہ
لگ گئے ہوں۔
ہا۔ ہا۔ اب تم بچ کر کہاں جاؤ گے"...... یکلخت جوانا کے منہ
انسانی سی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی
ن پر جھپٹ پڑا۔
پلچھ ہیں ملیچھ۔ ان کی ہڈیاں توڑ دو"...... جوزف کے منہ سے

عزاتی ہوئی آواز نکلی اور وہ بھی جوانا کی طرح تیزی سے عمران
ٹائیگر پر جھپٹا لیکن اسی لمحے عمران کے ذہن میں جیسے جھماکا سا
اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر آیت الکرسی کے الفاظ ابھر آئے
نہ صرف الفاظ ابھرے بلکہ اس کی زبان بھی کسی خودکار مشین
طرح حرکت میں آ گئی اور جیسے ہی اس کے منہ سے آیت الکرسی
الفاظ نکلے جوزف اور جوانا دونوں یکلخت چیختے ہوئے اچھل کر
طرح پیچھے ہٹے جیسے عمران کے منہ سے الفاظ نہ نکلے ہوں بلکہ
نے ان دونوں کو خوفناک انداز میں کوڑے مار دیئے ہوں۔
جیسے عمران کے منہ سے آیت الکرسی کے الفاظ نکل رہے تھے
دونوں اس بری طرح ناچ رہے تھے اور چیخ رہے تھے جیسے انہیں
واقعی کوڑے مارے جا رہے ہوں اور پھر جب آیت الکرسی کے
ختم ہوئے تو اس نے لاشعوری طور پر جوزف اور جوانا کی طرف
پھونک مار دی۔ یہ پھونک جیسے ہی عمران کے منہ سے نکلی تکلیف
شدت سے ناچتے ہوئے جوزف اور جوانا دونوں بے اختیار اچھل
نیچے گرے اور ان دونوں کے جسموں سے سیاہ رنگ کا دھواں
ایک لمحے کے لئے نکلتا نظر آیا اور پھر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ
ان دونوں کی بند ہو جانے والی آنکھیں دوبارہ کھل گئیں۔
" اوہ۔ سوری ماسٹر۔ یہ آپ۔ مجھے کیا ہو گیا تھا"...... جو
بے اختیار اٹھتے ہوئے کہا۔
" باس۔ باس۔ وہ شیطان کا پجاری کارتامہ۔ وہ کہاں

...... جوزف نے بھی اٹھ کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے
کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب ان
کے ناک، منہ اور کانوں سے خون نہ نکل رہا تھا لیکن جو خون
تھا وہ ان کے چہروں پر جما ہوا تھا اور عمران نے دل ہی دل
تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔
کیا ہو گیا تھا تمہیں۔ اور جوزف یہ کارتامہ کیا ہے۔ تم خود
نکار ہو گئے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
سٹر میں اس کمرے میں داخل ہوا اس کے بعد مجھے معلوم نہیں
اب ہوش آیا ہے"...... جوانا نے ہاتھ سے منہ کے کناروں
اخون صاف کرتے ہوئے کہا۔ وہ حیرت سے اپنے ہاتھ کو دیکھ
س پر خون لگا ہوا نظر آ رہا تھا۔
ل کارتامہ اندھیرے کے شیطان کا خاص حربہ ہے۔ یہ انسان
کو جکڑ لیتا ہے۔ اس سے کسی کو چھڑانے کے لئے اس کا ہاتھ
کے ہاتھ کی دو انگلیاں اس کی ناک میں ڈالنی پڑتی ہیں لیکن
جیسے ہی جوانا کا ہاتھ پکڑا میرا اپنا ذہن جکڑا گیا اور اب مجھے
ہے۔ یہ تو انتہائی طاقتور اور خوفناک کارتامہ تھا لیکن باس
یہ گیا"...... جوزف نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر
ئے کہا۔
کا مطلب ہے کہ تم دونوں پر شیطانی قوتوں نے غلبہ کر لیا
ے واقعی غلطی ہوئی ہے۔ ہمیں یہاں آنے سے پہلے شیطانی

قوتوں کے خلاف تحفظ کا سامان کر لینا چاہئے تھا"...... عمران نے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اونچی آواز میں آیت الکرسی
کا ورد شروع کر دیا اور اس نے چار بار اس کا ورد کیا اور اس کے بعد
اس نے تین بار اپنے ساتھیوں پر پھونک ماری اور چوتھی بار اس نے
اپنے سینے پر پھونک ماری۔

"ٹائیگر تم نے مسلسل آیت الکرسی کا ورد کرتے رہنا ہے"۔
عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ میں کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"آؤ پہلے اب اس مجسمے کو ہر صورت میں توڑنا ہو گا۔ آؤ"۔ عمران
نے کہا اور پھر وہ اس کمرے سے باہر نکلا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے
باہر آگئے لیکن پھر جب عمران اس کمرے میں داخل ہوا جس میں
مجسمہ موجود تھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں دیوار خالی تھی
اور مجسمہ غائب ہو چکا تھا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مجسمے کی کوئی خاص اہمیت
اس لئے اسے یہاں سے ہٹا دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر
سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا اچانک کمرے کا دروازہ
دھماکے سے کھلا اور وہ سب تیزی سے دروازے کی طرف مڑے
تھے کہ عمران سمیت وہ سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ کمرے
دروازے سے کاپھی اندر داخل ہو رہی تھی۔ کاپھی کے چہرے
مسکراہٹ تھی۔

"تم کاپھی۔ تم اور یہاں"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"باس۔ یہ کاپھی نہیں ہے۔ یہ کاپھی کے روپ میں شیطانی طاقت
...... اچانک جوزف نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے جس
عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے اس طرح جوزف اس پر جھپٹا اور
جھپکنے میں اس نے اسے اٹھا کر منہ کے بل فرش پر پھینکا اور پھر
کے سر کی پشت پر ہاتھ رکھ کر اس نے اس کا چہرہ پوری قوت سے
سے اس طرح رگڑ دیا جیسے وہ انسان کی بجائے لکڑی کی بنی ہوئی

"چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو"...... ایک عجیب سی چیختی ہوئی
سنائی دی۔

"کیسے چھوڑ دوں۔ اب تم سب کچھ بتاؤ گی"...... جوزف نے اس
زیادہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کا سر پکڑ کر اوپر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کے دوسرے ہاتھ کی
ں اس عورت کے چہرے کی طرف بڑھیں اور پلک جھپکنے میں
یک ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف اچھل
یک طرف ہٹا۔ دوسرے لمحے کاپھی کا جسم اس برح طرح تڑپنے لگا
مومی کاغذ سے بنے ہوئے مجسمے کو آگ پر رکھ دیا گیا ہو۔ جوزف
سے گردن سے پکڑا اور پھر اٹھا لیا۔ اب اس عورت کی آنکھیں
ہو چکی تھیں۔ وہاں اب خوفناک گڑھے سے تھے۔

"چکماری اب تم میرے قبضے میں ہو۔ اب بتاؤ کہ کس کے حکم

پر تم یہاں آئی تھی"...... جوزف نے چیخ کر کہا۔
" مم۔ مم۔ میں جاگومی ہوں۔ جاگومی۔ مجھے یہاں مہامہان
بھیجا تھا۔ تم نے مجھے کیسے پکڑ لیا ہے۔ تم کون ہو"...... اس عو
کے منہ سے عجیب سی آواز نکلی۔ ایسی آواز جیسے پس منظر میں شہد
مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں۔
" اس سے پوچھو کہ مہامہان کہاں ہے"...... عمران نے
سے مخاطب ہو کر کہا۔
" کہاں ہے مہامہان۔ بول جواب دے ورنہ میں تمہیں
دلدل میں دھکیل دوں گا"...... جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔
" کاکوش میں۔ مہامہان کاکوش میں ہے"...... اس عورت
پہلے جیسی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے
سی غراہٹ نکلی اور پھر اس کا جسم سیاہ رنگ کے دھوئیں میں
ہو کر ہوا میں غائب ہو گیا۔ جبکہ جوزف کا ہاتھ ویسے ہی ہوا
رہ گیا جیسے ابھی تک اس نے اس عورت کو گردن سے پکڑ کر
ہوا ہو۔
" باس۔ جوکماری بھاگ گئی ہے۔ مجھ سے غلطی ہوئی میں نے
کے پیر موڑ کر نہ باندھے تھے"...... جوزف نے انتہائی شرمندہ لہجے
کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس سے کوئی بھیانک غلطی ہو گئی
" لعنت بھیجو اس پر۔ چلو باہر"...... عمران نے کہا اور تیزی
اس کمرے کے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ساتھی اس

تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کمرے کے سامنے پہنچ گئے
پر شیطانی تصویریں بنی ہوئی تھیں لیکن اس کا کوئی دروازہ نہ

"یہی وہ کمرہ ہے جس میں مہامہان بند ہے"...... عمران نے اس
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
لیکن باس اسے کھولا کیسے جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔
باس۔ میں اسے کھولتا ہوں۔ آپ پیچھے ہٹ جائیں"۔ جوزف
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا جوزف تیزی
دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے کمرے کی دیوار
انگلی کی مدد سے تیزی سے عجیب و غریب لکیریں سی ڈالنا شروع
یں۔ عمران اور اس کے ساتھی اب حیرت سے اسے ایسا کرتے
رہے تھے۔ چند لمحوں بعد جوزف بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا اور
ن کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔
ابھی راستہ کھل جائے گا باس۔ میں نے اس شیطانی دیوار پر
اکا نقش بنا دیا ہے۔ اس ٹانگورا کا جو شیطان کے لئے بھی راستہ
ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران نے جواب میں صرف سر ہلایا
چند لمحوں بعد ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور
کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے جبکہ جوزف کے چہرے پر
اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ جگہ جہاں جوزف نے
مدد سے لکیریں ڈالی تھیں اس دھماکے سے ٹوٹ کر غائب ہو

گئی تھی اور راستہ کھل گیا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اُ
اور پھر جب وہ اس بڑے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے تیزی سے
گھما کر ادھر ادھر دیکھا لیکن کمرہ خالی تھا۔ وہاں مہاماہان موجود نہ
البتہ ایک دیوار کے ساتھ وہی شیطانی مجسمہ موجود تھا۔ عمران
ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔

"یہ مہاماہان کہاں چلا گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے
کہا۔

"باس پہلے اس شیطانی مجسمے کو توڑ ڈالیں۔ مجھے شیطانی
جاگوش کے پجاری نے ایک بار بتایا تھا کہ شیطان کا مجسمہ اگر
معبد میں ہو تو اس معبد کی ساری طاقتیں اس مجسمے میں ہوتی ہیں
جب تک یہ مجسمہ نہ ٹوٹے اس معبد کو کسی قسم کا کوئی نقصان
پہنچایا جا سکتا"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ شاید اسی لئے مہاماہان نے اس
مجسمے کو وہاں سے اٹھا کر یہاں محفوظ کیا ہے۔ ٹھیک ہے کوئی چیز
ڈھونڈو جس سے اس مجسمے کو توڑا جا سکے"...... عمران نے اثبات میں
سر ہلاتے ہوئے کہا تو جوانا اور ٹائیگر دونوں تیزی سے مڑے اور اس
خلا سے باہر نکل گئے۔

"یہ مہاماہان یہاں سے کہاں جا سکتا ہے۔ لازماً یہاں کوئی
راستہ ہو گا"...... عمران نے ادھر ادھر غور سے دیکھتے ہوئے
کمرے کی دیواروں پر انتہائی خوفناک شیطانی مخلوق کی تصویریں

تھیں۔ عمران کو معلوم تھا کہ چونکہ اس نے اپنے اور اپنے
وں پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری ہوئی ہے اس لئے وہ
انتہائی مضبوط حصار میں ہیں۔ اب یہ شیطانی طاقتیں ان پر حملہ
کر سکتیں ورنہ شاید اس خاص کمرے میں داخل ہوتے ہی یہ
انی طاقتیں ان پر ٹوٹ پڑتیں۔

میں دیواروں کو ٹھونک بجا کر دیکھتا ہوں۔ تم فرش پر پیر مار کر
کرو"...... عمران نے جوزف سے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس
دیواروں پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا جبکہ جوزف فرش پر مسلسل پیر
تھا لیکن کہیں سے بھی کوئی ایسی آواز نہ سنائی دے رہی تھی
سے معلوم ہوتا کہ یہاں کوئی خفیہ راستہ ہے۔ اسی لمحے جوانا
یگر اندر داخل ہوئے تو جوانا کے ہاتھ میں ایک بڑا سا لوہے کا
ٹھوس راڈ تھا جس کا رنگ سیاہ تھا۔

یہ کہاں سے ملا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

یہ ایک کمرے کے فرش میں نیزے کی طرح گڑا ہوا تھا۔
نے اور ٹائیگر نے مل کر اسے اکھاڑا ہے"...... جوانا نے جواب

ٹھیک ہے اب توڑو اس شیطانی مجسمے کو"...... عمران نے کہا تو
انے آگے بڑھ کر پوری قوت سے فولادی راڈ اس مجسمے پر مارا۔
کی آواز ضرور سنائی دی لیکن جوانا کی طاقت اور اس فولادی راڈ
لی سا اثر بھی اس مجسمے پر نہ ہوا۔

"ارے کیا ہوا۔ پوری قوت سے ضرب لگاؤ۔ تم اس وقت
شکن ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا نے ایک
پھر پوری قوت سے مجسمے پر فولادی راڈ کا وار کیا لیکن نتیجہ وہی پہلے
ہی نکلا۔

"مجھے دکھاؤ"...... جوزف نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے
کے ہاتھ سے فولادی راڈ جھپٹ لیا۔ جوانا کے چہرے پر شرمندگی
تاثرات نمایاں تھے۔ پھر جوزف نے دونوں ہاتھوں سے راڈ پکڑا
پوری قوت سے مجسمے پر ضرب لگائی لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے
پات۔ پھر تو جیسے جوزف پر وحشت سوار ہو گئی۔ وہ پاگلوں کے
انداز میں ضربیں لگاتا رہا لیکن مجسمے پر ان ضربوں کا معمولی سا اثر بھی
ہو رہا تھا۔

"حیرت ہے۔ کسی خاص دھات سے بنایا گیا ہے"......
نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے جوزف کے ہاتھ سے فولادی راڈ
پھر اس نے بھی پوری قوت صرف کر دی لیکن نتیجہ وہی پہلے
نکلا۔

"میں کوشش کروں باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"چلو تم بھی اپنی طاقت آزما لو"...... عمران نے پیچھے ہٹتے
کہا اور پھر ٹائیگر نے بھی قوت آزمائی لیکن ظاہر ہے عمران، جوزف
جوانا سے تو وہ بہرحال زیادہ طاقتور نہ تھا اس لئے اس سے بھی
ہوا تھا حالانکہ فولادی راڈ ان ضربوں سے ٹیڑھا ہو گیا تھا لیکن

ولی سی خراش تک نہ آئی تھی۔

باس یہ شیطانی مجسمہ ہے۔ اس طرح نہیں ٹوٹے گا۔ اسے
نے کے لئے پہلے شیطانی قوت کا خاتمہ کرنا ہو گا اور پھر وچ ڈاکٹر
رانی اس کے لئے گراؤنی بوٹی کا دھواں دیا کرتا تھا لیکن باس یہاں
مجھے کہیں گراؤنی بوٹی نظر نہیں آئی"...... جوزف نے کہا تو عمران
اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے دکھاؤ۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ مجسمہ کیسے
یں ٹوٹتا"...... عمران نے انتہائی مسرت اور اعتماد بھرے لہجے میں
اور ٹائیگر جو فولادی راڈ پکڑے کھڑا تھا، نے جلدی سے راڈ عمران
طرف بڑھا دیا۔

"آپ کیا کریں گے باس"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے
کہا۔

"ابھی دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے راڈ پکڑتے ہوئے کہا
دوسرے لمحے کمرہ اللہ اکبر کے نعرے سے گونج اٹھا اور اس نعرے
ساتھ جیسے ہی راڈ مجسمے سے ٹکرایا ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور
اس طرح ٹوٹ کر بکھر گیا جیسے وہ راکھ کا بنا ہوا ہو۔ کمرے میں
تک اللہ اکبر کے نعرے کی گونج جاری تھی کہ مجسمے کو ٹوٹتا دیکھ
ٹیگر نے بھی بے اختیار پوری قوت سے اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ اسی
عمران نے بھی اللہ اکبر کا نعرہ مارتے ہوئے باقی ماندہ مجسمے پر
راڈ کی ضرب لگائی اور پھر پورا مجسمہ واقعی راکھ کے ڈھیر میں

تبدیل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت جیسے پورے شودرمان میں رونے اور چیخنے کی تیز آوازیں ابھریں۔ یوں محسوس ہونے لگا تھا کہ جیسے دنیا بھر کی بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں اور پھر اچانک خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور کمرے کی دیواریں اس طرح لرزنے لگیں جیسے انتہائی خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔

" بھاگو۔ یہ کمرہ گر رہا ہے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

" باس۔ باس۔ یہ سرنگ باس"...... جوزف نے چیخ کر کہا اور دروازے کی طرف آتا ہوا عمران تیزی سے مڑا تو اس کمرے کے ایک کونے میں واقعی فرش غائب ہو چکا تھا اور ایک سرنگ نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

" اوہ۔ مہامہان ادھر ہی گیا ہو گا۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس سرنگ میں داخل ہو گیا۔ کمرے کی دیواروں اور چھتوں کی لرزش اب بہت تیز ہو گئی تھی۔ وہ سب اس سرنگ میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور لرزش سرنگ میں بھی محسوس ہو رہی تھی کہ اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک کہ بھاگتا ہوا عمران اور اس کے پیچھے آنے والے اس کے ساتھی سب اچھل کر بے اختیار منہ کے بل نیچے گرے اور اس کے ساتھ ہی عمران کو محسوس ہوا کہ سرنگ کی چھت اور سائیڈ پر پتھروں کی بنی ہوئی چٹان اس کے جسم پر آ گری ہو۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ سمجھ گیا کہ خوفناک زلزلے کی وجہ سے سرنگ بیٹھ

اور ظاہر ہے اب اس کا بچ نکلنا تقریباً ناممکن تھا اور اس آخری سانس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر گہری تاریکی کسی چادر کی طرح پھیلتی چلی گئی۔

مہامہان کی حالت دیکھنے والی تھی۔ وہ پاگلوں کے سے انداز میں
اپنا ہی منہ نوچ رہا تھا۔
"عظیم متروکام۔ عظیم متروکام۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ کیا ہو گیا۔ اب
میں کیا کروں۔ کیا کروں"...... وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔ وہ اس وقت
کاکوش کمرے میں متروکام کے مجسمے کے سامنے موجود تھا۔ اسے عمران
اور اس کے ساتھیوں کے شودرمان میں داخل ہونے کا علم ہو چکا تھا
کہ اس کے دشمن خفیہ راستے کو کسی پراسرار انداز میں توڑ کر
شودرمان میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اوگلی جنگجو بھی
انہیں شودرمان میں داخل ہونے سے روکنے میں ناکام رہے ہیں
اس کے باوجود وہ مطمئن تھا کہ یہ دشمن اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں
اور اب بھی اس کے پاس کاجلا کی دو ایسی طاقتور شکتیاں موجود
جن کی مدد سے وہ ان لوگوں کا آسانی سے خاتمہ کر دے گا۔ چنانچہ ا

جلا کی سب سے طاقتور شکتی درموکی کو اس کے مخصوص کمرے
ندہ کر دیا اور پھر اسی لمحے اس کا چہرہ یہ دیکھ کر مسرت سے کھل
۔ عمران کا ایک حبشی اس کمرے میں داخل ہوا اور ادھر مہامہان
کم پر درموکی شکتی نے اس قوی ہیکل آدمی پر حملہ کر دیا۔
ی ایسی شکتی تھی جو دماغ پر قبضہ کر لیتی تھی۔ اسی لمحے باقی
بھی اس کمرے میں داخل ہوئے اور پھر عمران کے دوسرے
ساتھی نے اپنے پہلے ساتھی کا ہاتھ پکڑا اور درموکی کو اس پر بھی
کرنے کا موقع مل گیا۔
ان دشمنوں کو ان کے ساتھیوں سے ہلاک کراؤ درموکی"۔
ہان نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ کاکوش کمرے میں بیٹھا سامنے دیوار
منظر دیکھ رہا تھا اور پھر اس کے حکم پر عمران کے یہ دونوں
ی جن کے ذہن درموکی کے قبضے میں تھے عمران اور اس کے
شیائی ساتھی کی طرف جارحانہ انداز میں بڑھے اور مہامہان کو
ہو گیا کہ اب عمران اور اس کا ساتھی یقینی طور پر مارے جائیں
ن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا جب اس نے عمران کے
ے گرد تیز روشنی کا ہالہ سا دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے
ے تیز اور چکاچوند کر دینے والی روشنی کی لہر سی نکل کر اس کے
حبشی ساتھیوں پر پڑی اور مہامہان پاگلوں کی طرح اچھل پڑا
اس نے اس تیز روشنی میں کاجلا کی سب سے طاقتور شکتی
کو فنا ہوتے دیکھ لیا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ کیا ہوا۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا۔
مہامہان نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن وہ بے بس تھا۔
پھر اس نے ان چاروں کے گرد روشنی کے ہالے دیکھے تو اسے اچانک
خیال آ گیا کہ اگر انہوں نے عظیم متروکام کے مجسمے کو توڑ دیا تو
شودرمان تباہ ہو جائے گا اور کاجلا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اس
لئے اس نے سب سے پہلے اس متروکام کے مجسمے کو ان کے ہاتھوں
سے بچانے کا تہیہ کر لیا اور پھر اس نے اپنی دوسری بڑی شکتی کو بلا کر
حکم دیا تو چند لمحوں بعد ہی متروکام کا مجسمہ کاکوش میں پہنچا دیا گیا
مہامہان اس طرف سے تو مطمئن ہو گیا۔

" مارکی کیا تم کاجلا کے دشمنوں کا خاتمہ کر سکتی ہو"۔ مہامہان
نے اپنی دوسری اور آخری بڑی شکتی مارکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں مہامہان۔ یہ میرے لئے انتہائی معمولی بات ہے"۔ ایک
چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔

" تو جاؤ اور انہیں ختم کر دو۔ میں تمہیں چار کالے ریچھوں کی
بھینٹ دوں گا"...... مہامہان نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس کی
نظریں دیوار پر جم گئیں۔ اب عمران اور اس کے ساتھی اس کمرے
میں موجود تھے جس کمرے میں پہلے متروکام کا مجسمہ تھا۔ پھر اسے مارکی
کاپھی کے روپ میں اندر داخل ہوتی دکھائی دی تو وہ سنبھل کر
گیا لیکن دوسرے لمحے جب اس نے عمران کے ایک حبشی ساتھی
مارکی پر جھپٹتے اور مارکی کو نیچے گرتے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھ

گیا۔ مارکی کو جس انداز میں منہ کے بل لٹایا گیا تھا اس سے ظاہر
تھا کہ یہ حبشی مارکی کی سب کمزوریوں کو جانتا ہے اور پھر جب
نے مارکی کی آنکھوں پر مخصوص انداز میں ہاتھ مارا اور مارکی نے
ش کمرے میں مہامہان کی وہاں موجودگی کا بتایا تو مہامہان کے
میں بے اختیار دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ اسے خطرہ لاحق
یا تھا کہ کہیں مارکی اسے کاکوش کمرہ کھولنے کا راز نہ بتا دے۔ پھر
نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونکا تو مارکی فنا ہو گئی اور
ں بن کر ہوا میں غائب ہو گئی۔

" اوہ۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ اب کیا ہو گا۔ اب تو میری اور
درمان کی تمام شکتیاں ختم ہو گئیں"۔ مہامہان نے رو دینے والے
میں کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا مجسمے کے سامنے پہنچ گیا۔

عظیم متروکام۔ عظیم متروکام۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ کیا ہو گیا۔ اب
کیا کروں"...... مہامہان نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔
اور تا نہیں بلکہ حقیقتاً اپنے بال نوچ رہا تھا اور مسلسل چیخ رہا تھا
ہانک کمرے کا فرش ایک جگہ سے پھٹ گیا اور مہامہان تیزی
ڑا۔

اوہ۔ تو میرے لئے اشارہ ہے کہ میں شودرمان سے نکل کر گاری
ں چلا جاؤں"...... مہامہان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ
سے دوڑتا ہوا اس سرنگ میں داخل ہوا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔
کے عقب میں سرنگ کا فرش ایک بار پھر برابر ہو گیا تھا۔ سرنگ

کافی طویل تھی۔ وہ دوڑتا رہا اور پھر اچانک سرنگ ختم ہو گئی۔ اُ
ایک بڑی سی چٹان تھی لیکن جیسے ہی مہامہان نے اس چٹان پر ہاتھ
رکھا دیوار غائب ہو گئی اور مہامہان باہر آ گیا۔ یہ ایک چھوٹا
جنگل تھا جس کے گرد خاصا بڑا علاقہ درختوں سے خالی تھا البتہ وہاں
اونچی اونچی جھاڑیاں تھیں۔ مہامہان جنگل سے نکل کر ان جھاڑیوں
میں سے گزرتا ہوا ایک چھوٹی سی پہاڑی کے قریب پہنچ گیا۔ اس
پہاڑی کی بلندی پر ایک غار کا دہانہ تھا جو ویسے تو ایک بہت بڑی
چٹان سے بند تھا لیکن مہامہان اسے آسانی سے ہٹا سکتا تھا۔ یہ ایک
کافی بڑا غار تھا۔ یہ متروکام کے لئے خصوصی جاپ کی جگہ تھی
مہامہان اس وقت یہاں آتا تھا جب متروکام کی طرف سے اسے اس
کا خصوصی حکم ملتا تھا کیونکہ یہاں شیطان کی خاص پجارن رہتی تھی۔
اس عورت کا نام گارمی تھا۔ مہامہان جب اس غار کے دہانے پر پہنچا
تو غار کے دہانے پر موجود چٹان خود بخود تیزی سے ہٹ گئی اور
مہامہان اس غار میں داخل ہو گیا۔

"آؤ مہامہان۔ آؤ۔ گارمی تمہارے استقبال کے لئے حاضر ہے" ۔
اچانک غار کے ایک کونے میں موجود ایک نوجوان بھیل عورت
نے جس کے جسم پر کالے ریچھ کی کھال تھی آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"مجھے عظیم متروکام نے حکم دیا ہے کہ میں شودرمان سے یہاں
آؤں"...... مہامہان نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے مہامہان۔ آؤ بیٹھو"...... اس عورت

مسکراتے ہوئے کہا۔

"دشمن شودرمان کے اندر موجود ہیں گارمی اور مجھے خطرہ ہے کہ
کہیں عظیم متروکام کے مجسمے کو نقصان نہ پہنچا دیں۔ اگر ایسا ہوا تو
پھر شودرمان ختم ہو جائے گا اور کاجلا بھی"...... مہامہان نے ایک
پتھر پر بیٹھتے ہوئے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"عظیم متروکام اپنی اور شودرمان کی حفاظت خود کرتا ہے
مہامہان۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... اس
رت نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ
رت یکلخت اچھلی اور تیزی سے غار کے اس کونے کی طرف دوڑ پڑی
اں وہ پہلے موجود تھی۔ مہامہان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس
ت نے کونے میں پڑا ہوا ایک پتھر اٹھایا اور پھر پوری قوت سے
منے غار کی دیوار پر مار دیا۔ دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور اس
ساتھ ہی دیوار کا وہ حصہ روشن ہو گیا اور اس پر کاکوش کمرے کا
رونی منظر نظر آنے لگ گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کاکوش کا راستہ کیسے کھل گیا"۔ مہامہان
بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر
حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کاکوش کا راستہ کھولنے والا ساحر حبشی تھا مہامہان"۔ گارمی
کہا۔ اب کمرے میں ایک ایک کر کے چار آدمی داخل ہو رہے

"اوہ۔ یہ۔ یہی دشمن ہیں۔ یہی ہیں کا جلا اور شودرمان کے
اور دیکھو گارمی انہوں نے کاکوش کا راستہ بھی کھول لیا ہے۔
عظیم متروکام کا مجسمہ کاکوش میں ہے"...... مہامہان نے بات
کرتے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"مہامہان۔ عظیم متروکام کا یہ کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تم دیکھ
اب عظیم متروکام انہیں کیسی عبرتناک موت مارتا ہے"...... گ
نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا تو مہامہان کے چہرے پر بھی اطمی
کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ گارمی عظیم متروکام سے براہ را
منسلک تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ گارمی متروکام کے بارے
سب کچھ جانتی ہے اور اگر وہ ایسا کہہ رہی ہے تو پھر ایسا ہی ہو گا۔

"ان کی آوازیں بھی سنواؤ گارمی"۔ مہامہان نے کہا تو گارمی
اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر کونے کی طرف بڑھ گئی۔ اس
وہاں سے ایک چھوٹا سا پتھر اٹھایا اور اسے ایک بار پھر دیوار
دیا۔

"باس۔ پہلے اس شیطانی مجسمے کو توڑ ڈالیں۔ مجھے شیطانی
جاگوش کے پجاری نے ایک بار بتایا تھا کہ شیطان کا مجسمہ اگر
معبد میں ہو تو اس معبد کی ساری طاقتیں اس مجسمے میں ہوتی ہیں
جب تک یہ مجسمہ نہ ٹوٹے اس معبد کو کسی قسم کا کوئی نقصان
پہنچایا جا سکتا"...... ایک حبشی بول رہا تھا۔

"ہونہہ۔ عظیم متروکام کا مجسمہ اور تم توڑ سکو گے۔ ہا

ہان نے کہا اور گارمی بے اختیار ہنس پڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد
انہوں نے انہیں ایک لوہے کا راڈ متروکام کے مجسمے پر مارتے
ئے دیکھا تو وہ دونوں بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑے۔ اس
ہے کے راڈ کا معمولی سا اثر بھی مجسمے پر نہ ہو رہا تھا۔

"ہونہہ۔ نادان۔ ابھی عظیم متروکام کو غصہ آ جائے گا اور وہ
میں ہلاک کر دے گا"...... گارمی نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور روشنی کے نمائندے ہیں اس
ہ میرا دل دھڑک رہا ہے"...... مہامہان نے کہا۔

"تم مہامہان ہو۔ تم کیوں ڈرتے ہو۔ یہ کیا پوری دنیا کے
ے مل کر بھی عظیم متروکام کے مجسمے پر حملہ کر دیں تو پھر بھی اسے
ن تک نہیں پہنچا سکتے"...... گارمی نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن
ی دیر بعد اچانک غار میں اللہ اکبر کا نعرہ گونجا اور گارمی اور
ہان دونوں اس طرح اچھل کر غار کی سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائے
ہ انہیں کسی نے اٹھا کر پٹخ دیا ہو اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گر
ٹھے ہی تھے کہ ایک بار پھر وہی الفاظ غار میں گونجے اور وہ دونوں
بار پھر چیختے ہوئے نیچے گرے۔

عظیم متروکام۔ عظیم متروکام"...... گارمی نے یکلخت ہذیانی انداز
چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا اور پھر
ہان کی آنکھیں بھی خوف سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ ان
کے سامنے متروکام کا مجسمہ ٹوٹ کر راکھ کا ڈھیر بنتا چلا جا رہا

تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شودرمان تباہ ہو گیا۔ شودرمان تباہ ہو گیا۔"

مہامہان نے بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر روتے ہوئے کہا۔ وہ اب واقعی ہچکیاں لے لے کر رو رہا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا کوئی عزیز ترین آدمی اچانک ہلاک ہو گیا ہو۔ اب دیوار پر نظر آنے والا منظر بھی غائب ہو چکا تھا اور آوازیں آنی بھی بند ہو گئی تھیں۔ گارمی چلاتی ہوئی غار سے باہر نکل گئی تھی۔ مہامہان مسلسل دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے رو رہا تھا کہ یکلخت دور سے ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا اور پھر تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں آنے لگیں تو مہامہان بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ یہ پہاڑی بھی بری طرح لرزنے لگی تھی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ عظیم متروکام۔ یہ کیا ہو رہا ہے"۔ مہامہان نے خوف سے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھا اور پھر غار سے نکل کر وہ بجائے نیچے جانے کے اوپر کی طرف چڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ چوٹی پر پہنچا تو اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کی آنکھوں کے سامنے شودرمان کی پہاڑی اور اس پر بنی ہوئی عمارت پہاڑی پتھروں میں تبدیل ہو کر اس طرح اڑ رہی تھی جیسے روئی دھنکی جا رہی ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ شودرمان تباہ ہو گیا۔ کاجلا کا شودرمان تباہ ہو... دشمن کامیاب ہو گئے"...... مہامہان نے بے اختیار زمین پر

ئے کہا۔ اس کے بیٹھنے کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے جسم سے روح جا رہی ہو۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا اور جسم پر لرزہ طاری تھا۔ ں کی نظروں کے سامنے صدیوں سے قائم شودرمان کی عمارت تباہ تی چلی جا رہی تھی اور وہ کاجلا کا مہامہان ہونے کے باوجود بے بس ر لاچار ہو کر بیٹھا تھا۔

"مہامہان۔ مہامہان جلدی آؤ میں تمہارے دشمنوں کو لے آئی ..... اچانک نیچے سے گارمی کی تیز آواز سنائی دی تو مہامہان اختیار اچھل پڑا۔

"تم کیا کہہ رہی ہو گارمی۔ کیا تم پاگل ہو گئی ہو۔ شودرمان تباہ گیا ہے۔ عظیم متروکام کا شودرمان"...... مہامہان نے چیختے ہوئے

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے لیکن میں دشمنوں کو لے آئی ہوں۔ شودرمان کا انتقام ان سے لے سکتے ہیں۔ آؤ جلدی کرو"...... گارمی چیختی ہوئی آواز میں کہا تو مہامہان بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا پھر بھاری بھرکم ہونے کے باوجود وہ اس قدر تیزی سے نیچے اترنے یے اس کے پیروں میں آسمانی بجلی بھر گئی ہو۔ کئی بار وہ لڑھکتے بچ گیا لیکن بہرحال وہ صحیح سلامت غار کے دہانے تک پہنچ گیا گارمی کھڑی تھی۔

آؤ اور دیکھو عظیم متروکام کے دشمنوں کو"...... گارمی نے ت بھرے لہجے میں کہا تو مہامہان اندر داخل ہوا اور اس کی

آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ واقعی غار میں عمران اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ غار کے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب کے سب زخمی تھے۔ جگہ جگہ سے خون نکلتا ہوا نظر آ رہا تھا لیکن ان کے چہرے اور جسم گرد اور مٹی سے اٹے ہوئے تھے اور شاید اس گرد کی وجہ سے زخموں سے خون رسنا بند ہو گیا تھا۔

"یہ کہاں تھے اور تم انہیں کیسے لے آئی ہو گارمی"۔ مہامہان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے عظیم متروکام کا مجسمہ توڑا تو میں سمجھ گئی کہ وہ سرنگ کھل جائے گی جو یہاں آتی ہے اور یہ سب اس راستے سے یہاں آئیں گے۔ چنانچہ میں انہیں پکڑنے کے لئے اس سرنگ کے دہانے پر پہنچ گئی لیکن پھر شودرمان اور پہاڑی کی تباہی کی وجہ سے سرنگ بھی بیٹھ گئی کیونکہ یہ سرنگ بھی شودرمان کا ہی حصہ تھی جو صدیوں سے قائم تھی اس طرح یہ لوگ اس سرنگ میں دب گئے۔ یہ ویسے ہی ہلاک ہو جاتے لیکن میں ان سے عظیم متروکام کے مجسمے کی توہین کا عبرتناک انتقام لینا چاہتی تھی اس لئے میں نے اپنی خاص شکتی کی مدد سے سرنگ کھولی اور شکتیوں کی مدد سے انہیں اٹھا کر یہاں لے آئی ہوں"...... گارمی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم واقعی عظیم متروکام کی خاص پجارن ہو۔ ان کی موت سے عظیم متروکام خوش ہو جائے گا۔ یہ کافرستان کے دشمن شودرمان کے دشمن ہیں اور عظیم متروکام کے دشمن ہیں"۔

نے اس طرح مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا جیسے اسے واقعی ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔

"اب بتاؤ مہامہان۔ انہیں کس طرح ہلاک کیا جائے۔ میرا تو خیال ہے کہ انہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جائے"۔ گارمی نے کہا۔

"نہیں اس طرح انہیں معلوم نہ ہو سکے گا کہ عظیم متروکام نے انہیں سزا دی ہے۔ انہیں ہوش میں لا کر شودرمان کے گرد موجود سادھوؤں اور کلیوں کے ہاتھوں عبرتناک موت مارنا چاہئے"۔ مہامہان نے کہا۔

"وہ سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ شودرمان کی اچانک تباہی کی وجہ سے ان پر بھاری پتھروں کی بارش ہو گئی اور ان میں سے ایک بھی نہ بچ سکا"...... گارمی نے کہا۔

"تو پھر کسی دوسرے قبیلے کے بہادروں کو بلاؤ میں انہیں انتہائی عبرتناک موت مارنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے شودرمان کو تباہ کیا ہے اس لئے ان کی موت بھی انتہائی عبرتناک ہونی چاہئے"۔ مہامہان نے کہا۔

"میں ابھی بلاتی ہوں"...... گارمی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی غار کے دہانے سے باہر نکل گئی۔

عمران کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی کے نقطے سے نمودار
ہوئے اور پھر روشنی کے یہ نقطے تیزی سے پھیلتے چلے گئے۔ اس کے
ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے چونک کر ادھر ادھر
دیکھا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کا آدھے سے زیادہ جسم سخت
زمین کے اندر گڑا ہوا تھا۔ وہ ایک کھلی جگہ پر تھا البتہ چاروں طرف
گھنا جنگل تھا جبکہ جس جگہ عمران موجود تھا وہاں چھوٹی چھوٹی
جھاڑیاں ضرور موجود تھیں۔ عمران نے نظریں گھمائیں تو بے اختیار
اس کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ جوزف، جوانا اور ٹائیگر تینوں کے
جسم بھی آدھے سے زیادہ زمین کے اندر باقاعدہ گاڑے گئے تھے البتہ
ان کی آنکھیں بند تھیں اور وہ تینوں پہلو کے بل ڈھلکے ہوئے تھے۔
اردگرد کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔ ہم تو سرنگ میں تھے۔ پھر۔ پھر یہ یہ

..... عمران نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ
نے اپنے جسم کو ادھر ادھر جھٹکے دینے شروع کر دیئے تاکہ کسی
اپنے آپ کو زمین کی گرفت سے آزاد کرا سکے لیکن صرف اس کا
والا جسم ہی حرکت کر پا رہا تھا۔ جس جگہ انہیں گاڑا گیا تھا اس
اردگرد باقاعدہ چٹانیں تھیں۔ سب سے زیادہ مشکل یہ تھی کہ
ن اور اس کے ساتھیوں کے دونوں ہاتھ بھی کلائیوں سے اوپر
ان کے جسموں کے ساتھ ہی زمین میں دفن تھے اس لئے وہ
ں کو بھی حرکت میں نہ لا سکتا تھا۔ عمران نے یہ کوشش بھی کی
کسی طرح اس کے ہاتھ ہی باہر آجائیں لیکن یہ زمین کسی چٹان کی
ح سخت تھی۔ عمران نے غور سے اپنے سامنے موجود زمین کو دیکھنا
ع کر دیا کیونکہ یہ بات واقعی اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ آخر
کس طرح اس سخت اور ٹھوس چٹان میں گاڑا گیا ہے۔ کسی قسم
بھرائی وغیرہ بھی نظر نہ آرہی تھی۔

"کہیں یہ چٹان جادو وغیرہ کی تو نہیں ہے" ..... عمران کو اچانک
خیال آیا تو اس نے بے اختیار معوذتین کی تلاوت شروع کر دی
بار چٹان پر پھونکیں مارنے لگا لیکن چٹان پر کوئی اثر نہ ہوا تو وہ
گیا کہ یہ چٹان اصلی ہے۔ جادو وغیرہ کی نہیں ہے ورنہ معوذتین
کت سے ایک لمحے میں ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی لیکن
وہ ایک ہی چٹان دکھائی دیتی تھی۔ اس میں نہ ہی کسی جوڑ کی
ی اور نہ کوئی بھرائی نظر آرہی تھی لیکن وہ چاروں طرف سے

عمران کے جسم کے گرد اس قدر تنگ تھی کہ یوں لگتا تھا جیسے
کو کھڑا کر کے اس کے جسم کے گرد چٹان چن دی گئی ہو۔ اس
چٹان کا ایک حصہ ہی نظر آ رہا تھا۔

"حیرت ہے۔ یہ کیسی چٹان ہے" ..... عمران نے کہا اور اسی
لمحے ساتھ ہی موجود جوزف کی کراہ سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ جوزف
ہوش میں آ رہا ہے اور پھر واقعی چند لمحوں بعد جوزف نے آنکھیں
کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھلکا ہوا جسم بھی ایک جھٹکے
سیدھا ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے مسلسل جھٹکے
کھانے شروع کر دیئے۔ ظاہر ہے ہوش میں آتے ہی جوزف نے
لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سمیٹنا چاہا ہو گا لیکن ہاتھوں سمیت
چونکہ چٹان میں پیوست تھا اس لئے وہ لاشعوری طور پر اپنے جسم
مسلسل جھٹکے دے رہا تھا۔

"فضول ہے جوزف۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے ہم آدم زاد
بجائے چٹان زاد ہیں" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف
نے چونک کر گردن گھمائی۔

"باس۔ باس۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ یہ کیا ہوا ہے۔ میرا جسم تو
میں پھنسا ہوا ہے" ..... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھنسا ہوا نہیں ہے باقاعدہ کسی منصوبے کے تحت پھنسایا گیا
ہے اور مجھے یقین ہے کہ ابھی وہ ہم پر بھوکے شیر نہیں تو بھوکے
ضرور چھوڑ دیں گے" ..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

نا کی کراہ بھی سنائی دی اور اس کے بعد ٹائیگر بھی ہوش میں آ گیا۔
دونوں کی بھی وہی کیفیت ہوئی جو اس سے پہلے عمران اور جوزف
ہوئی تھی۔

"باس۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم کراکومی قبیلے کی حدود میں
ہیں" ..... اچانک جوزف نے کہا۔

"کراکومی قبیلہ۔ کیا مطلب۔ یہ الہام تمہیں کیسے ہو گیا ہے۔"
عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"افریقہ میں کراکومی قبیلہ اپنے دشمنوں کو اسی طرح سزا دیا کرتا
تھا باس اور یہ انتہائی عبرتناک سزا ہوتی ہے۔ دشمنوں کو آدھے سے
زیادہ زمین میں دفن کر کے بے بس کر دیا جاتا تھا اور پھر ان کے
جسموں پر نیزے مارے جاتے۔ جب خون نکلنے لگتا تو پھر ان پر آدم خور
چیونٹے چھوڑ دیئے جاتے تھے" ..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں تو چلو زمین میں گاڑا جاتا ہو گا لیکن یہاں تو ہمیں چٹانوں
میں گاڑا گیا ہے۔ یہ ترکیب نجانے انہوں نے کہاں سے سیکھی ہے۔"
عمران نے کہا۔

"باس۔ کراکومی قبیلہ عام زمین پر رہتا تھا۔ یہ قبیلہ پہاڑی پر رہتا
ہے اس لئے" ..... جوزف نے اپنی طرف سے دلیل دیتے ہوئے کہا تو
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ماسٹر یہ کیسی چٹان ہے۔ میں نے پوری قوت صرف کر دی ہے
لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ مجھے تو یوں لگتا ہے

آدھے ہوں"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی نچلے جسم کا تو احساس تک نہیں ہو رہا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور جنگل سے بہت سے آدمیوں کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان کی نظریں ادھر جم گئیں جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں۔ پھر چند لمحوں بعد دس بارہ قبائلی دوڑتے ہوئے درختوں سے باہر آئے۔ ان میں سے ایک کے کاندھے پر ایک عورت جبکہ دوسرے کے کاندھے پر ایک مرد موجود تھا۔ ان کے پیچھے جو قبائلی آ رہے تھے انہوں نے مل کر چار بڑی بڑی چٹانیں اٹھائی ہوئی تھیں جبکہ سب سے آخر میں ایک آدمی کے ہاتھ میں کسی جڑی بوٹی کا ڈھیر سا تھا۔ وہ سب دوڑتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب آئے اور پھر دو چٹانیں نیچے رکھ دی گئیں۔ اس عورت کو گہرائی میں کھڑا کیا گیا تھا۔ دو قبائلیوں نے اس کے اوپر والے جسم کو پکڑ رکھا تھا۔ پھر عمران اس بے ہوش عورت کا چہرہ دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ یہ کاپھی تھی مہامہان کی بیوی۔ باقی قبائلیوں نے دو بڑی چٹانیں اٹھائیں اور کاپھی کے اوپر والے جسم کے گرد رکھ دیں۔ جڑی بوٹی اٹھانے آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جڑی بوٹی کی ایک شاخ توڑ جس میں سے سرخ رنگ کا مادہ سا نکلنے لگا۔ اس نے اس مادے کاپھی کے جسم کے گرد دائرہ سا لگایا اور پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے

چٹانیں بھی واپس ہٹا لی گئیں۔ چند لمحوں بعد چٹانوں کی وہ جگہ ان جڑی بوٹی کے رس سے دائرہ لگایا گیا تھا اس طرح کٹ کر علیحدہ گیا جیسے صابن کو تار سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ اس طرح جڑی بوٹی لے قبائلی نے زرد رنگ کی جڑی بوٹی ڈھیر سے نکالی۔ اس کی شاخ ڑی تو اس میں سے زرد رنگ کا مادہ نکلنے لگا۔ اس نے چٹانوں کے ہوئے حصے پر یہ مادہ لگانا شروع کر دیا۔ جب یہ مادہ سارے کٹے ئے حصے پر لگ گیا تو وہ دونوں چٹانیں ایک بار پھر اٹھا کر کاپھی جسم کے گرد رکھی گئیں اور پھر انہیں دبا کر ایک دوسرے سے ملا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سارے قبائلی پیچھے ہٹ گئے اور چٹان اپنی ٹھوس حالت میں قائم ہو گئی جبکہ بے ہوش کاپھی کا جسم ایک کو ڈھلکا ہوا تھا۔ پھر یہی کارروائی اس مرد کے ساتھ کی جانے لگی جیسے ہی اس مرد کو اٹھا کر کھڑا کیا گیا عمران بے اختیار چونک پڑا نکہ یہ کارٹو تھا۔ سردار کارٹو جس کے ذریعے وہ کاپھی سے ملے تھے۔ کارٹو کو بھی اس طرح چٹان میں جکڑ دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی ے قبائلی دوڑتے ہوئے واپس جنگل کی طرف چلے گئے۔
"اس کا مطلب ہے کہ یہ ساری کارروائیاں اس مہامہان کی ۔ کاپھی اور کارٹو کو ہم سے ملنے کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے"۔ ن نے کہا۔
باس۔ اب میں اپنے آپ کو چھڑوا سکتا ہوں"...... اچانک ے نے کہا اور اس نے سائیڈوں پر جسم کا دباؤ ڈالنا شروع کر دیا

لیکن چند لمحوں کی کوشش کے بعد اس کے چہرے پر مایوس
تاثرات ابھر آئے۔

"میں نے پہلے ہی کوشش کر لی تھی۔ اس جڑی بوٹی کا
انتہائی طاقتور ہے۔ اس نے دونوں چٹانوں کو اس طرح جوڑ دیا
کہ یہ یک جان ہو گئی ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر
کاپھی اور کارٹو بھی ہوش میں آ گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہمیں کٹوکی سزا دی جا رہی ہے۔ اوہ۔ اوہ"۔
کارٹو نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید خوف تھا اور کاپھی
بے اختیار اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔

"سردار کارٹو تم مرد ہو تم کیوں خوفزدہ ہو"...... عمران نے اونچی
آواز میں کہا تو کارٹو نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس
چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اس نے اب عمران اور اس
ساتھیوں کو پہچانا ہو۔

"تم۔ سردار تم۔ تم بھی یہاں موجود ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ اس
کاپھی اور مجھے کٹوکی سزا دی جا رہی ہے۔ اوہ۔ یہ بہت برا ہوا"۔ کارٹو
نے کہا۔ کاپھی بھی اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہی
تھی۔

"کاش میں تم پر اعتماد نہ کرتی۔ تم مہامہان کو تو کیا مجھو
الٹا مہامہان نے تمہیں پکڑ لیا ہے۔ اب میں مفت میں ماری
گی"...... کاپھی نے روتے ہوئے کہا۔

"مہامہان نے ہماری بات نہ مانی تھی اس لئے ہم نے شودرمان
باہ کر دیا ہے۔ یہ تو شودرمان کی ایک سرنگ بیٹھ جانے کی وجہ
ہم بے ہوش ہو گئے تھے ورنہ مہامہان کی جرأت تھی کہ ہمیں
بھی لگا سکتا۔ بہرحال گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر مشکل کا
نہ کوئی حل ہوتا ہے۔ پہلے مجھے بتاؤ کہ یہ کٹوکی سزا کیا ہوتی
...... عمران نے کہا۔

"یہ کارمانی قبیلے کی مخصوص سزا ہے جو مذہب سے بغاوت کرتا ہے
ہے یہ عبرتناک سزا دی جاتی ہے۔ اسے چٹان میں جکڑ دیا جاتا ہے
ر رات پڑتے ہی سارا قبیلہ وہاں اکٹھا ہو جاتا ہے۔ ان کے پاس
فناک بھیڑیئے ہیں جو پجاری نے پالے ہوتے ہیں۔ جسے کٹوکی
ا دی جاتی سارا قبیلہ مل کر اس کے جسم پر نیزوں سے چھوٹے
ٹے زخم ڈالتا ہے اور پھر اس پر بھوکے بھیڑیئے چھوڑ دیئے جاتے
مارو شا کی سب سے خوفناک سزا کہلاتی ہے"...... کارٹو نے
یل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان چٹانوں کو جس جڑی بوٹی سے جوڑا جاتا ہے اسے کیا کہتے
...... عمران نے کہا۔

"یہ زرکانی بوٹی ہے جو زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ بھی کارمانی قبیلے
باقاعدہ پجاری کاشت کرتا ہے"...... کارٹو نے جواب دیا۔
اس کا کوئی توڑ بھی ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
نہیں۔ اس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ آج تک کوئی اس کا توڑ نہیں

نکال سکا"...... کارٹو نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔
"یہ ساری کارروائی رات کو کیوں ہوتی ہے۔ دن کو کیوں نہیں
ہوتی"...... عمران نے پوچھا۔
"یہ پجاری کا حکم ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ رات کو چاند کی روشنی
شکار کو جکڑ لیتی ہے"...... کارٹو نے جواب دیا تو عمران بے اختیا
چونک پڑا۔
"ہاں اب مجھے یاد آگیا ہے۔ کٹوکی کا ایک توڑ موجود ہے"
اچانک جوزف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔
"کیا توڑ ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"کرالومی قبیلہ جب سزا دیتا تھا تو صرف آدھے جسم کو نہ دیتا تھا
بلکہ جب اس آدمی کا آدھا جسم نیزوں سے زخمی کر دیا جاتا تھا تو پ
کراکومی قبیلے کا پجاری آگے بڑھتا اور چٹان پر کارکومی جھیل کا پانی
ڈالتا۔ جیسے ہی یہ پانی چٹان پر بہتا ہوا اس آدمی کے جسم سے لگتا چٹان
کڑاکے سے ٹوٹ جاتی تھی اور اس آدمی کو اٹھا کر اس چٹان پر ڈال دیا
جاتا تھا اور پھر اس کے نچلے جسم پر نیزوں سے زخم لگائے جاتے۔
کے بعد اس پر آدم خور بھیڑیئے چھوڑ دیئے جاتے تھے"...... جوزف
کہا۔

"یہ کیا توڑ ہے۔ ہم اس حالت میں پانی کہاں سے لائیں گے"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"وہ پجاری لازماً یہ پانی لائے گا اور باس جب وہ پانی ڈال کر

ے گا تو پھر میں زخمی ہونے کے باوجود اس کی گردن توڑ دوں
...... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"بشرطیکہ تمہارے اندر اتنی ہمت رہ گئی۔ بہرحال یہ بعد کی بات
کہ کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں۔ ہمیں تو اس سے بچاؤ کا کوئی فوری
سوچنا چاہیئے"...... عمران نے کہا۔
کیا تم نے واقعی شودرمان کو تباہ کر دیا ہے"...... اچانک کاپھی
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہاں کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"اگر تم شودرمان کو تباہ کر سکتے ہو تو پھر تم اس مہامہان کو بھی
ک کر سکتے ہو۔ اس مہامہان نے مجھے کٹوکی کی سزا دے کر یہ ظاہر
دیا ہے کہ وہ اب مجھے زندہ نہیں دیکھنا چاہتا اس لئے اب میں بھی
ا مہامہان کو زندہ نہیں دیکھنا چاہتی چاہے میری جان ہی کیوں نہ
اجائے"...... کاپھی نے انتہائی پرعزم لہجے میں کہا۔
"لیکن تم کیا کر سکتی ہو اس حالت میں"...... عمران نے حیرت
ے لہجے میں کہا۔

"میں اس کا توڑ جانتی ہوں۔ میں بچپن میں کارسانی قبیلے کے
ی کی بیٹی بن کر اس کے ساتھ رہی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس
ہ کو کیسے توڑا جا سکتا ہے۔ گو اس کے لئے مجھے اپنی جان دینی
ے گی لیکن میں ایسا ضرور کروں گی"...... کاپھی نے کہا تو عمران
ساتھ ساتھ کارٹو بھی چونک پڑا کیونکہ کاپھی مقامی زبان میں

باتیں کر رہی تھی اس لئے اس کی بات صرف عمران اور کارنو بن رہے تھے۔

"کیا مطلب۔ تمہاری جان کا اس چٹان سے کیا تعلق"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پجاری بابا نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ کٹو کی سزا جسے دی جائے اگر وہ اپنا سر اس چٹان پر قدر زور سے مارے کہ اس کے سر کے ٹکڑے اڑ جائیں تو چٹان ٹوٹ جاتی ہے اور میں ایسا کر سکتی ہوں"۔ کاپھی نے کہا۔

"لیکن اگر تمہاری چٹان ٹوٹ گئی تو اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ ہم ویسے ہی جکڑے رہ جائیں گے جبکہ تم سر ٹوٹنے کی وجہ سے ہلاک ہو چکی ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں اب سمجھ گیا کہ یہ چٹان کیسے ٹوٹ سکتی ہے۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا باس"...... جوزف نے چونک کر پوچھا تو عمران کاپھی کی بات دوہرا دی۔

"لیکن باس اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بات میری سمجھ میں نہ آئی تھی لیکن اب سمجھ میں آ گئی اس لئے جکڑے جانے والے کے دونوں ہاتھ بھی ساتھ ہی جکڑ

تے ہیں۔ اگر چٹان کے درمیانی حصے پر سخت دباؤ ڈالا جائے تو اس نڈ کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور چٹان ٹوٹ جاتی ہے۔ سر مارنے کا یہی طلب ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے دباؤ ڈالا جائے باس۔ سر مارا گیا تو سر تو واقعی ٹوٹ سکتا ہے۔ یہ چٹان ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ ٹکر ماری جائے۔ سر کی مدد سے بھی تو دباؤ ڈالا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں کوشش کرتا ہوں"...... جوزف نے کہا ور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم آگے کی طرف جھکتا چلا گیا لیکن چونکہ س کا قد کافی لمبا تھا اس لئے اس کے سر کی بجائے اس کا چہرہ اس ن کے باہر قدرتی چٹان پر جا لگا۔ اس نے اپنے جسم کو سمیٹنے کی شش کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر جوانا نے بھی شش کی لیکن اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔

تمہارے قد لمبے ہیں اس لئے تمہارے سر اس چٹان سے باہر جاتے ہیں۔ میں انشاء اللہ کامیاب ہو جاؤں گا"...... عمران نے اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ کوشش کی تو اس کا سر واقعی ن کے آخری کنارے پر ٹک گیا اور پھر عمران نے پوری قوت سے و دبانا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد ہلکا سا کڑاکا ہوا اور چٹان واقعی ں سائیڈوں سے کھل گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران سیدھا ہوا دوسرے لمحے اس نے دونوں ہاتھ بھی نکال کر کھلی ہوئی چٹان پر

رکھے اور اچھل کر باہر آ گیا۔

"شکریہ کاپھی تم نے میری اور میرے ساتھیوں کی جان بچائی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کاپھی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر جوزف کے سامنے چٹان کے کنارے پر دونوں ہاتھ رکھ کر جسم کو زوردار جھٹکا دیا تو کڑاکے کی آواز کے ساتھ ہی جوزف بھی چٹان کی گرفت سے آزاد ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد کاپھی اور کارٹو سمیت سب ان چٹانوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔

"اب بتاؤ وہ مہامہان کہاں ہو گا اس وقت"...... عمران نے کارٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ ظاہر ہے کارمانی قبیلے کے سردار کی جھونپڑی میں ہو گا"۔ کارٹو نے جواب دیا۔

"یہ جھونپڑی قبیلے کے کس طرف ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سردار اور پجاری دونوں کی جھونپڑیاں بستی سے ہٹ کر بنائی جاتی ہیں"...... کارٹو نے جواب دیا۔

"میں جانتی ہوں۔ میں وہاں رہ چکی ہوں"...... کاپھی نے کہا۔

"جوزف اور جوانا تم کاپھی کے ساتھ جاؤ اور اس مہامہان کو اٹھا کر لے آؤ یہاں"...... عمران نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن سردار اگر قبیلے والوں کو معلوم ہو گیا تو وہ قیامت برپا دیں گے۔ یہ ان کا علاقہ ہے"...... کارٹو نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ پہلے اس مہامہان سے نمٹ لیں پھر اس قبیلے کو بھی دیکھ لیں گے"...... عمران نے کہا اور کارٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کاپھی، جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر اس جنگل کی طرف بڑھ گئی جدھر سے وہ قبائلی آئے تھے۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو محتاط رہنے کا کہہ دیا تھا۔

"ویسے باس اگر ہم چٹانوں کو نہ توڑ سکتے تو ہماری موت واقعی عبرتناک ہوتی"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسے عبرتناک ہوتی۔ یہاں کون ہماری موت سے عبرت حاصل کرتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا عبرتناک سے مطلب تکلیف کی زیادتی تھا باس"۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"موت سے بڑھ کر اور کون سی تکلیف ہو سکتی ہے اس دنیا میں البتہ اگلی دنیا میں جہنم کی تکلیف اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہے لیکن یہاں تو سب سے بڑی تکلیف موت کو ہی سمجھا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کارٹو خاموش بیٹھا ہوا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جوزف اور جوانا کاپھی کے ساتھ واپس آتے دکھائی دیئے تو عمران، ٹائیگر اور کارٹو تینوں چونک کر انہیں دیکھنے لگے کیونکہ جوزف کے کاندھوں پر تو ایک

آدمی لدا ہوا تھا جبکہ جوانا نے کسی عورت کو اٹھایا ہوا تھا۔

" یہ عوت کون ہو سکتی ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا لیکن ظاہر ہے ٹائیگر اس کی بات کا کیا جواب دیتا۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہاں پہنچ گئے۔

" کارٹو۔ یہ گارمی بھی مہامہان کے ساتھ تھی۔ میں نے اسے دیکھ لیا تھا اس لئے میں تو ڈر گئی تھی کیونکہ گارمی عظیم متروکام کی خاص پجارن ہے لیکن اس آدمی نے اس کو ایک لمحے میں بے ہوش کر دیا"...... کاپھی نے وہاں پہنچتے ہی تیز تیز لہجے میں کارٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" گارمی۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک عورت ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا"...... کارٹو کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

" ارے ارے۔ مہامہان سے تم نہیں ڈر رہے جبکہ اس عورت سے خوفزدہ ہو رہے ہو۔ کون ہے یہ گارمی"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" سردار۔ یہ گارمی عظیم متروکام کی خاص پجارن ہے۔ اس کے پاس انتہائی طاقتور شکتیاں ہیں۔ مہامہان بھی اس سے ڈرتا ہے"۔ کاپھی نے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ ہمارے پاس افریقہ کا عظیم وچ ڈاکٹر جوزف موجود ہے جو ایسی ساری شکتیوں کو زیرو کر دینے کا ماہر ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب ان کا کیا کرنا ہے باس"...... جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ان کا کریا کرم کرنا ہے لیکن پہلے انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ ان سے معلوم ہو سکے کہ یہ ہمیں اس سرنگ سے یہاں تک کیسے لے آئے ہیں لیکن کاپھی اور کارٹو تو بتا رہے ہیں کہ یہ عورت اس مہامہان سے زیادہ شکتیوں کی مالک ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ کاپھی نے مجھے اشارے سے بتایا تھا باس لیکن میں اس کے منہ میں لگام ڈال دیتا ہوں"...... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جوزف اور جوانا دونوں نے اپنی بیلٹیں اتاریں پھر ان بیلٹوں کی مدد سے انہوں نے مہامہان اور گارمی دونوں کے ہاتھ ان کی پشت پر کر کے باندھ دیئے۔

" سردار۔ شام ہونے والی ہے ایسا نہ ہو کہ قبیلے والے ادھر آ جائیں۔ ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے"...... اچانک کارٹو نے کہا۔

" لیکن اس قبیلے کی حدود کہاں تک ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" زیادہ دور نہیں ہے سردار۔ اس کے بعد ایک کافرستانی قبیلے کی حدود ہے اور وہ بھیلوں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتے اور وہاں کارمانی داخل نہیں ہو سکتے"...... کارٹو نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ پہلے ہمیں وہیں چلنا چاہئے۔ جوزف اور جوانا تم ان دونوں کو اٹھا لو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کارٹو اور

کاپھی کی رہنمائی میں ایک طرف کو بڑھ گئے۔ تقریباً نصف گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد کارٹو نے انہیں بتایا کہ وہ اب کارمانی قبیلے کی حدود سے باہر آ گئے ہیں تو عمران نے مہامہان اور گارمی دونوں کو درختوں کے تنوں سے باندھنے کا حکم دے دیا۔ جوزف نے ادھر ادھر سے ایسی بیلیں اکٹھی کر لیں جن کی مدد سے انہیں باندھا جا سکے اور پھر اس نے جوانا کے ساتھ مل کر ان دونوں کو درختوں کے تنوں سے باندھ دیا۔ اس کے بعد جوزف نے اپنے بوٹ کے تسمے کھولے اور ان دونوں کے منہ میں تسمے ڈال کر ان کے سر کی پشت پر گانٹھ لگا دی۔

" اب ان کی شیطانی طاقتیں ان کا ساتھ نہ دے سکیں گی باس "۔ جوزف نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

" اب انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ اس مشن کو فائنل ٹچ دیا جا سکے "...... عمران نے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر مہامہان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا جبکہ جوانا نے یہی کارروائی گارمی سے کی اور پھر جب ان دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف اور جوانا دونوں پیچھے ہٹ گئے اور عمران کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ کاپھی اور کارٹو بھی وہیں موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے اور پہلے تو وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے سامنے کھڑے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے رہے پھر ان کے جسموں نے جھٹکے کھانے شروع کر دیئے لیکن منہ میں

کی وجہ سے اور دونوں ہاتھ عقب میں بیلوں میں جکڑے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئے تھے۔

" تم کاجلا کے مہامہان ہو اور یہ عورت شیطان کی پجارن گارمی ہے "...... عمران نے مقامی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تو ان دونوں کے منہ سے غوں غوں جیسی آوازیں نکلنے لگیں۔ منہ میں تسمے بندھے ہونے کی وجہ سے الفاظ ان کے منہ سے نہ نکل رہے تھے لیکن عمران جانتا تھا کہ ابھی تسمے خود بخود ایڈجسٹ ہو جائیں گے اور پھر یہ دونوں آسانی سے بولنا شروع کر دیں گے۔

" تم۔ تم کٹو کی چٹانوں سے کیسے نکل آئے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس پر تو تمہاری روشنی کی طاقتیں بھی اثر نہیں کر سکتیں۔ یہ کیا ہو گیا "...... مہامہان نے چند لمحوں کی کوشش کے بعد آخرکار الفاظ بول لئے جبکہ گارمی نے آنکھیں بند کر لی تھیں اور اس کا منہ اس طرح چل رہا تھا جیسے وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہی ہو۔

" تمہاری کوشش فضول ہے گارمی۔ تمہارے منہ میں لگام ڈال دی گئی ہے اس لئے اب تمہاری شیطانی طاقتیں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتیں "...... عمران نے کہا تو گارمی نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم اس طرح بے بس جکڑے رہیں گے اور تم کٹو کی سزا دے کر شودرمان کی تباہی کا انتقام ہم سے لے لو گے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر تم کیسے رہا ہو گئے۔ یہ کیسے ممکن ہے"
مہامہان نے اسی طرح انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہے کیونکہ ہم شیطان کے
خلاف لڑ رہے ہیں اور وہ قادر مطلق ہے اس لئے تمہاری یہ شیطانی
چالیں ناکام رہی ہیں۔ تم خود دیکھو تم نے شودرمان کو بچانے کے
لئے کیا کیا نہیں کیا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا اس لئے وہ
بہرحال تباہ ہو گیا اور شیطان اور شیطانی قوتیں سب بے بس ہو کر رہ
گئیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کاش۔ میں تمہیں اس وقت ہلاک کر دیتا جب تم بے ہوش اور
بے بس پڑے ہوئے تھے۔ مجھے گارمی نے کہا تھا لیکن مجھ سے غلطی ہو
گئی۔ میں تمہیں عبرتناک موت مارنا چاہتا تھا"...... مہامہان نے
انتہائی حسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"وہ بات ختم ہو گئی۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا
جائے۔ ویسے تو تم نے جو موت ہمارے لئے تجویز کی تھی تمہاری
موت اس سے بھی عبرتناک ہونی چاہئے۔ کیا خیال ہے"...... عمران
نے کہا۔
"مجھے معاف کر دو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں عظیم متروکام کا حلف
کر کہتا ہو کہ آئندہ کاجلا اور اس کے مہان کبھی کسی مسلمان
خلاف کام نہیں کریں گے"...... مہامہان نے یکلخت منت بھرے
لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے اس متروکام اور تم پر لعنت بھیجتا ہوں اور یہ بھی
وں کہ شودرمان کی تباہی کی اصل وجہ بھی تم ہو ورنہ تم سے
بھی شودرمان موجود تھا اور کاجلا بھی لیکن تم سے پہلے کسی
مہان نے دولت اور اقتدار کے لالچ میں مسلمانوں کے خلاف کام
کیا تھا لیکن تم نے کافرستان کے مسلمانوں پر بے پناہ ظلم
ئے ہیں اس لئے تم اس حد سے تجاوز کر گئے تھے جس کے بعد
ری اور اس شودرمان کی تباہی کا فیصلہ کر دیا گیا اس لئے تمہاری
تو میرے مشن کا حصہ ہے البتہ اب اس شیطان کی پجارن کی
بھی ضروری ہو گئی ہے کیونکہ یہ بہرحال تمہاری ساتھی ہے۔
عورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔
"مجھے مت مارو۔ میں نے تو تمہاری زندگیاں بچائی ہیں۔ میں ہی
نہیں اس سرنگ سے نکال لائی تھی جہاں تم پتھروں میں دبے
ئے زخمی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ اگر میں ایسا نہ کرتی تو تم
ہلاک ہو جاتے"...... گارمی نے یکلخت انتہائی منت بھرے لہجے
کہا۔
اگر ہماری موت کا وقت آ چکا ہوتا تو تم بھی ہمیں نہ بچا سکتی تھی
تم نے ہمیں ہمدردی کی وجہ سے وہاں سے نہیں نکالا تھا بلکہ تم
عبرتناک موت مار کر اپنے آقا شیطان کو خوش کرنا چاہتی تھی"۔
نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو"...... مہامہان اور گارمی دونوں نے

روروکر التجائیں کرنا شروع کر دیں۔
"کیا خیال ہے کاپھی اور کارٹو۔ کیا انہیں چھوڑ دیا جائے"۔ عمران نے کاپھی اور کارٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔
"سردار اگر تم نے انہیں چھوڑ دیا تو پھر میری اور کاپھی ہم دونوں کی موت انتہائی عبرتناک ہو گی"...... کارٹو نے کہا۔
"تو کیا تم اپنے مہامہان اور اس گارمی کو ہلاک کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔
"اوہ نہیں۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ یہ بہرحال مہامہان ہے اور گارمی متروکام کی خاص پجارن ہے"...... کارٹو نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔
"مم۔ میں کیسے انہیں ہلاک کر سکتی ہوں"...... کاپھی نے بھی کارٹو کی طرح خوفزدہ لہجے میں جواب دیا۔
"پھر تو مجھے انہیں آزاد کرنا پڑے گا کیونکہ ہم بندھے ہوئے اور بے بس آدمیوں پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے"...... عمران نے مقامی زبان میں اور ساتھ ہی اپنی زبان میں بھی یہی بات دوہرا دی۔
"باس یہ شیطان کے پیروکار ہیں عام انسان نہیں ہیں"۔ جوزف نے کہا۔
"کچھ بھی ہو بہرحال ہم اس حالت میں انہیں ہلاک نہیں کر سکتے"۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو جوزف ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ مہامہان اور گارمی دونوں کے چہرے عمران کی با

ر بے اختیار کھل اٹھے تھے۔ گو انہیں اس بات کی سمجھ نہ آئی تھی
ران نے جوزف سے کی تھی لیکن کارٹو اور کاپھی سے ہونے والی
چونکہ مقامی زبان میں کی گئی تھی اس لئے وہ یہ بات سمجھ گئے

پھر تو ہم مارے جائیں گے۔ اوہ اب کیا کریں"...... کارٹو نے
ئی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ کاپھی کا چہرہ بھی زرد ہو گیا تھا۔
"زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم دونوں ہمارے ساتھ چلو۔
ہیں ناپال لے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
نہیں۔ میں اپنے قبیلے کا سردار ہوں۔ اس قبیلے کو چھوڑ کر کیسے جا
ماہوں"...... کارٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اگر مہامہان ہلاک ہو جائے تو پھر نیا مہامہان کون ہو گا"۔
ان نے کہا تو کارٹو اور کاپھی دونوں چونک پڑے۔
"نیا مہامہان"...... ان دونوں نے حیران ہو کر کہا۔
"ہاں۔ آخر کوئی نہ کوئی طریقہ ہوتا ہو گا نیا مہامہان منتخب کرنے
یونکہ بہرحال یہ انسان ہے۔ یہ طبعی موت بھی تو مر سکتا ہے"۔
ن نے کہا۔
"ہمیں نہیں معلوم"...... کارٹو اور کاپھی دونوں نے جواب دیا۔
"تم بتاؤ مہامہان۔ اگر تم ہلاک ہو جاؤ تو نیا مہامہان کون بنے
ر کیسے"...... عمران نے مہامہان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"عظیم متروکام جسے چاہے گا مہامہان بنا دے گا"...... مہامہان

نے جواب دیا۔

"کیا عورت بھی مہامہان بن سکتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ عورت کیسے مہامہان بن سکتی ہے"...... مہامہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس آپ یہ بات کیوں پوچھ رہے ہیں"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ اگر عورت بن سکتی ہے تو میں اس گارمی کو شہہ دے کر اس سے اس مہامہان کا خاتمہ کرا دیتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر آپ انہیں آزاد کر دیں پھر ہم جانیں اور یہ۔ آپ بے شک ہمیں کوئی حکم نہ دیں"...... اچانک جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ ہم سب اس وقت ایک ہی ہیں اور یہ انتہائی نازک مشن ہے۔ میں تو عام مشن میں بھی ایسا نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس اگر یہ مہامہان ہلاک نہیں ہوا تو پھر بھی مشن مکمل نہیں ہو سکے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں مشن کی تکمیل کے لئے اس کی ہلاکت ضروری ہے کیونکہ اس مشن کی اصل وجہ تسمیہ بھی یہی شخص ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر اسے ہلاک نہ کیا گیا تو کاپھی اور کارٹو بھی بے موت مارے جائیں گے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ ان کے ساتھ کیا

جائے"...... عمران نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ ان دونوں کو بے ہوش کر کے ناپال لے چلیں"۔ ٹائیگر کہا۔

"اتنے طویل فاصلے تک انہیں کہاں اٹھائے پھریں گے"۔ عمران منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر خاموش ہو گیا۔ عمران خود ہی طرح الجھ گیا تھا کیونکہ وہ مشن بھی مکمل کرنا چاہتا تھا لیکن یہ بھی چاہتا تھا کہ وہ اس طرح بے بس اور بندھے ہوئے افراد کو ہلاک دے اور تیسری کوئی صورت اسے سمجھ نہ آرہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ انہیں آزاد کر دو۔ اگر کارٹو اور کاپھی ان سے اپنا انتقام نہیں لینا چاہتے تو ہم کیا کر سکتے ہیں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"...... اچانک جوانا نے ہا۔

"کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ماسٹر آپ ان دونوں کو یہیں درختوں سے بندھا ہوا چھوڑ دیں ان کی قسمت ہوئی تو یہ بچ جائیں گے ورنہ اس طرح بندھے بندھے خود بخود ہلاک ہو جائیں گے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ تو اور بھی زیادہ ظلم ہے۔ بہرحال اب یہی ہو سکتا ہے ہم انہیں آزاد کر کے واپس ناپال جائیں اور پھر وہاں سے ایک بار واپس آ کر ان کا خاتمہ کریں۔ انہیں آزاد کر دو"...... عمران نے

کہا تو جوزف آگے بڑھا اور اس نے پہلے اس مہامہان کو آزاد کر دیا۔
پھر اس گارمی کو بھی آزاد کر دیا۔ ان کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی
بیلٹیں بھی اس نے کھول لیں اور مہامہان کے ہاتھوں میں بندھی
ہوئی بیلٹ اس نے جوانا کی طرف بڑھا دی جبکہ گارمی کے ہاتھوں میں
بندھی ہوئی بیلٹ اس نے ایک طرف رکھی اور پھر اس نے ان
دونوں کے منہ پر بندھے ہوئے اپنے بوٹ کے تسمے بھی کھول دیئے۔

"اب تم دونوں آزاد ہو۔ اگر تم چاہو تو بے شک اپنی شیطانی
طاقتوں کو ہمارے خلاف آزما کر دیکھ لینا اور ہاں یہ سن لو کہ ہم نے
کاپھی اور کارٹو سے وعدہ کیا تھا کہ ہم مہامہان سے انہیں اکٹھا رہنے
کی اجازت لے دیں گے اگر تم چاہتے ہو تو ہم تمہیں فوری طور پر کچھ
نہ کہیں تو تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم کاپھی سے دستبردار ہو
جاؤ"...... عمران نے مہامہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں عظیم متروکام کا حلف لے کر کہتا ہوں کہ میں نے کاپھی کو
آزاد کر دیا ہے اور اب کاپھی کارٹو کے ساتھ رہ سکتی ہے اور میں کاپھی
اور کارٹو کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کروں گا"...... مہامہان نے
فوراً ہی ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو کاپھی اور کارٹو دونوں کے چہرے
مسرت سے جگمگا اٹھے۔

"آؤ بھئی اب چلیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور
تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف اور جوانا بھی مڑے
ہی تھے کہ اچانک شائیں کی آواز کے ساتھ ہی درخت سے کوئی چیز

اڑتی ہوئی آئی اور دوسرے لمحے جوزف اور جوانا دونوں بری طرح چیختے
ہوئے نیچے گرے۔ وہ دونوں اپنے چہروں کو اپنے ہاتھوں سے ہی نوچ
رہے تھے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ گارمی سے بچ کر کہاں جا سکو گے"...... گارمی نے
شیطانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران
اور ٹائیگر سنبھلتے اچانک زمین پر پڑا ہوا جوزف کسی سپرنگ کی طرح
اچھلا اور دوسرے لمحے گارمی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے پورا ماحول
گونج اٹھا۔ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے گارمی کو دونوں ہاتھوں پر
اٹھا کر زمین پر سر کے بل دے مارا تھا اور ایک ہی چیخ کے بعد گارمی
کے حلق سے اور کچھ نہ نکل سکا اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہو
گئیں۔ جوزف نے اس کی گردن توڑ ڈالی تھی اور اس کے ساتھ ہی
جوانا بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر جگہ جگہ سے
خون بہہ رہا تھا۔ یہی حال جوزف کے چہرے کا تھا۔

"کارسیکی۔ اوہ گارمی نے اپنی سب سے طاقتور شکتی کارسیکی کو
توڑ دیا تھا لیکن تم نے گارمی کو ہلاک کر دیا۔ اوہ۔ تم نے عظیم
متروکام کی خاص پجارن کو ہلاک کر دیا ہے"...... ساکت کھڑے
ہوئے مہامہان نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور پھر اس کا چہرہ بھی یکلخت
بدلتا چلا گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر بلند کئے۔

"جا گورا۔ جا گورا۔ آؤ۔ آؤ جا گورا"...... مہامہان نے یکلخت پوری
طاقت سے چیختے ہوئے کہا اور ابھی اس کی آواز فضا میں گونج ہی رہی

تھی کہ اچانک ادھر ادھر درختوں سے ایسی آوازیں سنائی دینے جیسے بڑے بڑے پرندے پھڑپھڑا رہے ہوں اور اس کے ساتھ جوزف اور جوانا ایک بار پھر اچھلے اور اس طرح زمین پر گرے کسی نے ان کے جسموں میں مشین گن کے برسٹ اتار دیئے ہو ان دونوں کے جسم اس بری طرح سے پھڑک رہے تھے کہ ان حالت دیکھی نہ جا سکتی تھی لیکن دوسرے لمحے مہامہان کے حلق سے یکلخت بھیانک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گر گیا۔ یہ کام ٹائیگر نے سرانجام دیا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر ایک پتھر اٹھا کر اس پر مار دیا تھا اور پھر مہامہان کے نیچے گرتے ہی جوانا اچھلا اور دوسرے لمحے اٹھتے ہوئے مہامہان پر جا پڑا اور اس کے ہی جنگل ایک بار پھر مہامہان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے اٹھا اور پھر یہ چیخ اس کے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئی اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اب جوزف بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن وہ اب بھی لڑکھڑا رہا تھا جبکہ جوانا کی بھی یہی حالت تھی۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً بس دیکھتا ہی رہ گیا تھا جبکہ کارٹو اور کاپھی دونوں بھی بتوں کی طرح اپنی اپنی جگہ ساکت کھڑے رہ گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا تھا۔ تم دونوں پر ان کے شیطانی عمل کا اثر ہو گیا جبکہ تمہارے جسموں کے گرد تو آیت الکرسی کا حصار تھا"۔۔۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ جوزف اور جوانا دونوں نے وہ بیلٹس ہاتھوں میں پکڑ لی ہیں جو ان کے جسموں سے بندھی ہوئی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ ان وجہ سے ہی ان پر اثرات ہوئے ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ بہرحال اس سے ایک فائدہ ہوا ہے کہ مشن مکمل ہو گیا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل کام ٹائیگر نے کیا ہے باس اگر یہ اس مہامہان کو پتھر مار کر نہ گرا دیتا تو نجانے ہمارا کیا حشر ہوتا"۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"یہ مشن تو تم تینوں نے مل کر مکمل کیا ہے۔ میں تو کارٹو اور کاپھی کی طرح بس تماشہ ہی دیکھتا رہ گیا ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد